

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلداول ○ حصہ دوم

کتاب الحیدین

ابواب الکسوف

کتاب الزکوٰۃ

کتاب الجمعة

ابواب الاستسقاء

کتاب الجنائز

کتاب الصلوٰۃ

ابواب الوتر

ابواب قصہ صلوٰۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
۴۲۴۵  
امادیت معارف نوی علی ندوی علم کاندہ بہار گلشن

# تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صحيح البخاری

جلد اول

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ  
ترجمہ و شرح  
مولانا ظہور الباری اعظمی صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت  
طباعت بیکل پبلشنگ پریس اسلام آباد، کراچی  
ناشر: دارالاشاعت کراچی

ترجمہ کے ذمہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی  
مکتبہ دارالعلوم - کورنگی - کراچی  
ادارۃ المعارف کورنگی - کراچی  
ادارہ اسلامیات علیہ انارکلی، لاہور

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۴۰۱	سجدوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا	۵۳۴			
۴	تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ	۵۳۵			
۴۰۲	جن کے نزدیک پہلا تشہد واجب ہے	۵۳۶			
۴۰۳	قدرۃ اولیٰ میں تشہد	۵۳۷			
۴	آخری قدرہ میں تشہد	۵۳۸			
۴۰۵	سلام پھیرنے سے پہلے کی دعا	۵۳۹			
۴	تشہد کے بعد کسی بھی دعا کا اہتمام	۵۴۰			
۴۰۶	جس نے اپنی پیشانی اور ناک غلام پوری کرنے تک صاف نہیں کی	۵۴۱			
۴۰۷	سلام پھیرنا	۵۴۲			
۴	جب امام سلام پھیرے تو مقتدی	۵۴۳			
۴	کو بھی سلام پھیرنا چاہیے	۵۴۴			
۴	برامام کی طرف سلام پھیرنے کو نہیں کہتے	۵۴۵			
۴۰۸	غناز کے بعد ذکر	۵۴۶			
۴۰۹	سلام پھیرنے کے بعد امام مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو	۵۴۷			
۴۱۰	سلام کے بعد امام کا مصطفیٰ پر ٹھہرنا	۵۴۸			
۴۱۱	جس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور پھر کوئی ضرورت یا دعا کی	۵۴۹			
۴۱۳	دائیں طرف اور بائیں طرف غناز سے غارغ جو نیکے بعد جانا	۵۵۰			
۴	بہن پیارا اور گندے کے متعلق روایات	۵۵۱			
۴۱۴	بچوں کا وضو اور غسل	۵۵۲			
۴۱۶	رات کے وقت عورتوں کا مسجد میں آنا	۵۵۳			
۴۱۸	نماز میں عورتیں مردوں کے پیچھے	۵۵۴			
۴۲۰	عورتیں صبح کی نماز میں جلدی داپس چلی جائیں	۵۵۵			
۴۲۱	مسجد میں جانے کے لیے عورت	۵۵۶			
۴	اچھے شوہر سے اجازت لے لگی	۵۵۷			
۴	کتاب الجمعة	۵۵۸			
۴	جدہ کی فرضیت	۵۵۹			
۴	جدہ کے دن غسل کی فرضیت	۵۶۰			

## چوتھا پارہ

## کتاب الصلوٰۃ

۵۲۷	بال نہ سمیٹنے چاہئیں
۵۲۸	نماز میں کپڑا نہ سمیٹنا چاہیے
۵۲۹	سجدے میں تسبیح و دعا
۵۲۹	دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا
۵۳۰	کپڑے میں گرہ لگانا اور بات نہ کرنا
۵۳۱	سجدوں میں بازوؤں کو پھیلانا
۵۳۲	جو شخص نماز کی طاق رکعت میں بیٹھے
۵۳۳	رکعت سے اٹھتے وقت زمین کا
	کس طرح سہا ہالینا چاہیے



باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۵۵۸	جمع کے دن خوشبو کا استعمال	۴۲۲	۵۸۴	جمع کے دنوں غلبوں کے {	۴۳۹	۶۰۷	بیز منبر کے یہ گاہیں نماز پڑھنے جانا	۴۵۷
۵۵۹	جمع کی فضیلت	۴۲۳		درمیان بیٹھنا		۶۰۸	عید کے پیر پیدل یا سوار ہو کر جانا	۴۵۸
۵۶۰	بانتھ	۴۲۴	۵۸۵	خطبہ پوری توجہ سے سنا جائے	۴۴۳	۶۰۹	عید کے بعد خطبہ	۴۵۹
۵۶۱	جمع کے دن تیل کا استعمال	"	۵۸۶	امام نے خطبہ دیتے وقت دیکھا {	"	۶۱۰	عید اور حرم میں بقیہ رہے جاتے {	۴۶۰
۵۶۲	استساعات کے مطابق اچھا کپڑا پہننا چاہیے	۴۲۵	۵۸۷	خطبہ کے وقت مسجد میں آنے والے {	"	۶۱۱	عید کی نماز سور سے پڑھنا	۴۶۱
۵۶۳	جمع کے دن مسواک	۴۲۶		کو خیر و دل کی کنیں پڑھنی چاہئیں	۴۴۴	۶۱۲	امام تشریف میں عس کی فضیلت	۴۶۲
۵۶۴	دوسرے کی مسواک کا استعمال	"	۵۸۸	خطبہ میں ماتم اٹھانا	"	۶۱۳	مکبیر مری کے دنوں میں	۴۶۳
۵۶۵	جمع کے دن نماز فجر میں کوئی {	۴۲۷	۵۸۹	جمع کے خطبہ میں بارش کے سلا دے	"	۶۱۴	عید کے دن عربہ کی طرف نماز	"
۵۶۶	سردت پڑھی جائے	"	۵۹۰	جمع کے خطبہ میں خاموش رہنا چاہیے	۴۴۵	۶۱۵	امام کے سامنے عید کے دن غمزہ {	۴۶۴
۵۶۷	دیبا قوں اور شہروں میں جمعہ	"	۵۹۱	جمع کے دن دعا قبول ہو سکی گزری	"	"	یا عربہ گاڑنا	"
۵۶۸	عورتیں اور بچے جن کے یہ جمعہ	۴۲۸	۵۹۲	اگر عید میں لوگ امام کو چھو کر چلے جائیں	۴۴۶	۶۱۶	عورتیں اور حرم والیاں عید گاہ میں	۴۶۵
۵۶۹	بارش میں جو پڑھنے کی اجازت	۴۲۹	۵۹۳	جمع کے پہلے اور بعد نماز ادا کرنا	"	۶۱۷	بچے عید گاہ میں	"
۵۷۰	جمع کے کچے کھانے و دوا آنا چاہیے	۴۳۱		اشتر و جل کے اس زمان میں جل کر کم	"	۶۱۸	عید کے خطبہ میں امام کا رخ حاضرین {	"
۵۷۱	جمع کا وقت سورج اُڑنے کے بعد	"	۵۹۴	جیبا زخم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ {	"	"	کی طرف ہونا چاہیے	"
۵۷۲	جمع کے دن اگر گری زیادہ ہو جائے	۴۳۲	۵۹۵	قیلولہ جمع کے بعد	۴۴۷	۶۱۹	عید گاہ کے سٹے نشان	۴۶۶
۵۷۳	جمع کے سٹے چانا	۴۳۳		ابواب صلوٰۃ الخوف	"	۶۲۰	عید کے دن امام کی عورتوں کی نصیحت	۴۶۷
۵۷۴	جمع میں دو آدمیوں کے درمیان تفریق {	"	۵۹۶	صلوٰۃ خوف کی تفصیل	"	۶۲۱	اگر کسی عورت کے پاس عید کے {	۴۶۸
۵۷۵	کوئی شخص جمع کے دن اپنے کسی {	۴۳۴	۵۹۷	اشتر و جل کا ارشاد	۴۴۸	۶۲۲	رہنہ چاورد ہر ؟	۴۶۹
۵۷۶	جمہ کے دن اذان	"	۵۹۸	صلوٰۃ خوف پیدل اور سوار پر	"	۶۲۳	حاضر عورتوں نماز سے صلوات دیں	۴۷۰
۵۷۷	امام منبر پر اذان کا جواب دے	۴۳۶	۵۹۹	صلوٰۃ خوف میں ایک دوسرے کی {	۴۵۰	۶۲۴	عید گاہ میں دسویں تا پندرہ کو قرآنی	۴۷۱
۵۷۸	اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا	"		حفاظت کرنا	"	۶۲۵	عید کے خطبہ میں امام اور عام {	"
۵۷۹	خطبہ کے وقت اذان	۴۳۷	۶۰۰	نماز اس وقت جب ظن کے نکلنے {	۴۵۱	۶۲۶	لوگوں کی گفتگو	"
۵۸۰	منبر پر خطبہ	"	۶۰۱	کی فتح کے امکانات سکھانے میں {	"	۶۲۷	عید کے دن جرات سے بدل کر آنا	۴۷۲
۵۸۱	کھڑے ہو کر خطبہ	"	۶۰۲	وطن کی تلاش میں کھینچنے والے	۴۵۲	۶۲۸	عید کی حامت قتلے کو دودھ {	۴۷۳
۵۸۲	امام جب خطبہ سے قرآن میں مدغم {	۴۳۹	۶۰۳	فجر طلع صبح صادق کے بعد	۴۵۳	۶۲۹	رکعت تنہا پڑھوے	"
۵۸۳	امام کی طرف کر لیں	"	۶۰۴	کتاب العیدین	۴۵۴	۶۳۰	عید کی نماز سے پہلے اور اس {	"
	خطبہ میں شام کے بعد امام ادا کھنا	"	۶۰۵	عیدین اور ان میں ہیئت کے متعلق	"	۶۳۱	کے بعد نماز پڑھنا	"
		"	۶۰۶	حراپ اور ڈھال	۴۵۵	۶۳۲	ابواب الوتر	۴۷۴
		"	۶۰۷	مسازوں کے لیے عید کی سنت	۴۵۶	۶۳۳	وتر کے متعلق احادیث	"
		"	۶۰۸	عید الفطر میں عید گاہ پہنچے پہلے کھانا	۴۵۷	۶۳۴	وتر کے اوقات	۴۷۵
		"	۶۰۹	قرآنی کے دن کھانا	۴۵۸	۶۳۵	وتر کے سٹے اپ گروہوں کو کھاتے تھے	۴۷۶

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۶۳۱	دتررات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھی جائے	۴۷۶	۶۵۱	آپ نے پشت چار کھجور	۴۸۹	۶۷۱	سورج گرہن کی نماز جو عت کیا تھ	۵۰۱
۶۳۲	نماز دترساری پر	"	۶۵۲	کی طرف کس طرح کی تھی ؟	۶۷۲	۶۷۲	سورج گرہن میں عورتوں کی نماز	۵۰۲
۶۳۳	نماز دترسفر میں	"	۶۵۳	نماز استسقاء کی دو رکعتیں ہیں	"	۶۷۳	مردوں کے ساتھ	۵۰۳
۶۳۴	تقوت رکھ کر پڑھے اور اس کے بعد	۴۷۷	۶۵۴	استسقاء عید گاہ میں	۴۹۰	۶۷۴	جس نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا پسند کیا	۵۰۴
۶۳۵	ابواب الاستسقاء	"	۶۵۵	استسقاء قبل کی طرف رخ کرنا	"	۶۷۵	صلوۃ کسوف مسجد میں	۵۰۵
۶۳۶	استسقاء کے لئے آپ تشریف لے جاتے تھے	"	۶۵۶	دعاے استسقاء میں امام کے ساتھ	"	۶۷۶	سورج گرہن کی کی موت حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا	"
۶۳۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا	۴۷۹	۶۵۷	مردوں کا دعا پڑھنا	"	۶۷۷	سورج گرہن میں ذکر	۵۰۶
۶۳۸	قطعی لوگوں کی امام سے دعا	"	۶۵۸	دعاے استسقاء میں امام کا اللہ اعظم	۴۹۱	۶۷۸	سورج گرہن میں دعا	۵۰۷
۶۳۹	استسقاء میں چادر پلٹنا	۴۸۱	۶۵۹	بارش ہونے لگے تو کیا دعا کیجئے	۴۹۲	۶۷۹	سورج گرہن میں دعا	۵۰۸
۶۴۰	جب اللہ رب العزت کی حدود کو توڑ دیا جائے	۴۸۲	۶۶۰	جس بارش میں قصہ اتنی دیر	"	۶۸۰	سورج گرہن میں دعا	۵۰۹
۶۴۱	جامع مسجد میں استسقاء	"	۶۶۱	نہر اگر اس کی دائمی ترنگی	۴۹۳	۶۸۱	سورج گرہن میں دعا	۵۱۰
۶۴۲	تجس کی طرف رخ کیے بغیر استسقاء کی دعا	۴۸۳	۶۶۲	زبان اور نیشوں سے معلق	"	۶۸۲	سورج گرہن میں دعا	۵۱۱
۶۴۳	منبر پر دعاے استسقاء	"	۶۶۳	امادیث	"	۶۸۳	سورج گرہن میں دعا	۵۱۲
۶۴۴	بسنے دعاے استسقاء کے لئے	۴۸۴	۶۶۴	اللہ تعالیٰ کا فرمان	"	۶۸۴	سورج گرہن میں دعا	۵۱۳
۶۴۵	صرف جمعہ کی نماز کافی کبھی	"	۶۶۵	بارش کا حال اللہ تعالیٰ کے سامنے	"	۶۸۵	سورج گرہن میں دعا	۵۱۴
۶۴۶	دعا اس وقت جب بارش کی	۴۸۵	۶۶۶	کسی کو معلوم نہیں ہے	"	۶۸۶	سورج گرہن میں دعا	۵۱۵
۶۴۷	کثرت سے راستہ بند ہو جائیں	"	۶۶۷	ابواب الکسوف	"	۶۸۷	سورج گرہن میں دعا	۵۱۶
۶۴۸	آپ نے جمعہ کے دن دعا استسقاء میں چادر پلٹی تھی	"	۶۶۸	سورج گرہن کی نماز	"	۶۸۸	سورج گرہن میں دعا	۵۱۷
۶۴۹	جب لوگ امام سے دعاے استسقاء کی درخواست کریں	۴۸۶	۶۶۹	سورج گرہن میں صدقہ	"	۶۸۹	سورج گرہن میں دعا	۵۱۸
۶۵۰	اگر قحط میں مشرکین مسلمانوں سے دعا کی درخواست کریں	"	۶۷۰	سورج گرہن میں صدقہ	"	۶۹۰	سورج گرہن میں دعا	۵۱۹
			۶۷۱	سورج گرہن میں صدقہ	"	۶۹۱	سورج گرہن میں دعا	۵۲۰
			۶۷۲	سورج گرہن میں صدقہ	"	۶۹۲	سورج گرہن میں دعا	۵۲۱
			۶۷۳	سورج گرہن میں صدقہ	"	۶۹۳	سورج گرہن میں دعا	۵۲۲
			۶۷۴	سورج گرہن میں صدقہ	"	۶۹۴	سورج گرہن میں دعا	۵۲۳
			۶۷۵	سورج گرہن میں صدقہ	"	۶۹۵	سورج گرہن میں دعا	۵۲۴
			۶۷۶	سورج گرہن میں صدقہ	"	۶۹۶	سورج گرہن میں دعا	۵۲۵
			۶۷۷	سورج گرہن میں صدقہ	"	۶۹۷	سورج گرہن میں دعا	۵۲۶
			۶۷۸	سورج گرہن میں صدقہ	"	۶۹۸	سورج گرہن میں دعا	۵۲۷
			۶۷۹	سورج گرہن میں صدقہ	"	۶۹۹	سورج گرہن میں دعا	۵۲۸
			۶۸۰	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۰۰	سورج گرہن میں دعا	۵۲۹
			۶۸۱	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۰۱	سورج گرہن میں دعا	۵۳۰
			۶۸۲	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۰۲	سورج گرہن میں دعا	۵۳۱
			۶۸۳	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۰۳	سورج گرہن میں دعا	۵۳۲
			۶۸۴	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۰۴	سورج گرہن میں دعا	۵۳۳
			۶۸۵	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۰۵	سورج گرہن میں دعا	۵۳۴
			۶۸۶	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۰۶	سورج گرہن میں دعا	۵۳۵
			۶۸۷	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۰۷	سورج گرہن میں دعا	۵۳۶
			۶۸۸	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۰۸	سورج گرہن میں دعا	۵۳۷
			۶۸۹	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۰۹	سورج گرہن میں دعا	۵۳۸
			۶۹۰	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۱۰	سورج گرہن میں دعا	۵۳۹
			۶۹۱	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۱۱	سورج گرہن میں دعا	۵۴۰
			۶۹۲	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۱۲	سورج گرہن میں دعا	۵۴۱
			۶۹۳	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۱۳	سورج گرہن میں دعا	۵۴۲
			۶۹۴	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۱۴	سورج گرہن میں دعا	۵۴۳
			۶۹۵	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۱۵	سورج گرہن میں دعا	۵۴۴
			۶۹۶	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۱۶	سورج گرہن میں دعا	۵۴۵
			۶۹۷	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۱۷	سورج گرہن میں دعا	۵۴۶
			۶۹۸	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۱۸	سورج گرہن میں دعا	۵۴۷
			۶۹۹	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۱۹	سورج گرہن میں دعا	۵۴۸
			۷۰۰	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۲۰	سورج گرہن میں دعا	۵۴۹
			۷۰۱	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۲۱	سورج گرہن میں دعا	۵۵۰
			۷۰۲	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۲۲	سورج گرہن میں دعا	۵۵۱
			۷۰۳	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۲۳	سورج گرہن میں دعا	۵۵۲
			۷۰۴	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۲۴	سورج گرہن میں دعا	۵۵۳
			۷۰۵	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۲۵	سورج گرہن میں دعا	۵۵۴
			۷۰۶	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۲۶	سورج گرہن میں دعا	۵۵۵
			۷۰۷	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۲۷	سورج گرہن میں دعا	۵۵۶
			۷۰۸	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۲۸	سورج گرہن میں دعا	۵۵۷
			۷۰۹	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۲۹	سورج گرہن میں دعا	۵۵۸
			۷۱۰	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۳۰	سورج گرہن میں دعا	۵۵۹
			۷۱۱	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۳۱	سورج گرہن میں دعا	۵۶۰
			۷۱۲	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۳۲	سورج گرہن میں دعا	۵۶۱
			۷۱۳	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۳۳	سورج گرہن میں دعا	۵۶۲
			۷۱۴	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۳۴	سورج گرہن میں دعا	۵۶۳
			۷۱۵	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۳۵	سورج گرہن میں دعا	۵۶۴
			۷۱۶	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۳۶	سورج گرہن میں دعا	۵۶۵
			۷۱۷	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۳۷	سورج گرہن میں دعا	۵۶۶
			۷۱۸	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۳۸	سورج گرہن میں دعا	۵۶۷
			۷۱۹	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۳۹	سورج گرہن میں دعا	۵۶۸
			۷۲۰	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۴۰	سورج گرہن میں دعا	۵۶۹
			۷۲۱	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۴۱	سورج گرہن میں دعا	۵۷۰
			۷۲۲	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۴۲	سورج گرہن میں دعا	۵۷۱
			۷۲۳	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۴۳	سورج گرہن میں دعا	۵۷۲
			۷۲۴	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۴۴	سورج گرہن میں دعا	۵۷۳
			۷۲۵	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۴۵	سورج گرہن میں دعا	۵۷۴
			۷۲۶	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۴۶	سورج گرہن میں دعا	۵۷۵
			۷۲۷	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۴۷	سورج گرہن میں دعا	۵۷۶
			۷۲۸	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۴۸	سورج گرہن میں دعا	۵۷۷
			۷۲۹	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۴۹	سورج گرہن میں دعا	۵۷۸
			۷۳۰	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۵۰	سورج گرہن میں دعا	۵۷۹
			۷۳۱	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۵۱	سورج گرہن میں دعا	۵۸۰
			۷۳۲	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۵۲	سورج گرہن میں دعا	۵۸۱
			۷۳۳	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۵۳	سورج گرہن میں دعا	۵۸۲
			۷۳۴	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۵۴	سورج گرہن میں دعا	۵۸۳
			۷۳۵	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۵۵	سورج گرہن میں دعا	۵۸۴
			۷۳۶	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۵۶	سورج گرہن میں دعا	۵۸۵
			۷۳۷	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۵۷	سورج گرہن میں دعا	۵۸۶
			۷۳۸	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۵۸	سورج گرہن میں دعا	۵۸۷
			۷۳۹	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۵۹	سورج گرہن میں دعا	۵۸۸
			۷۴۰	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۶۰	سورج گرہن میں دعا	۵۸۹
			۷۴۱	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۶۱	سورج گرہن میں دعا	۵۹۰
			۷۴۲	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۶۲	سورج گرہن میں دعا	۵۹۱
			۷۴۳	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۶۳	سورج گرہن میں دعا	۵۹۲
			۷۴۴	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۶۴	سورج گرہن میں دعا	۵۹۳
			۷۴۵	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۶۵	سورج گرہن میں دعا	۵۹۴
			۷۴۶	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۶۶	سورج گرہن میں دعا	۵۹۵
			۷۴۷	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۶۷	سورج گرہن میں دعا	۵۹۶
			۷۴۸	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۶۸	سورج گرہن میں دعا	۵۹۷
			۷۴۹	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۶۹	سورج گرہن میں دعا	۵۹۸
			۷۵۰	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۷۰	سورج گرہن میں دعا	۵۹۹
			۷۵۱	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۷۱	سورج گرہن میں دعا	۶۰۰
			۷۵۲	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۷۲	سورج گرہن میں دعا	۶۰۱
			۷۵۳	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۷۳	سورج گرہن میں دعا	۶۰۲
			۷۵۴	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۷۴	سورج گرہن میں دعا	۶۰۳
			۷۵۵	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۷۵	سورج گرہن میں دعا	۶۰۴
			۷۵۶	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۷۶	سورج گرہن میں دعا	۶۰۵
			۷۵۷	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۷۷	سورج گرہن میں دعا	۶۰۶
			۷۵۸	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۷۸	سورج گرہن میں دعا	۶۰۷
			۷۵۹	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۷۹	سورج گرہن میں دعا	۶۰۸
			۷۶۰	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۸۰	سورج گرہن میں دعا	۶۰۹
			۷۶۱	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۸۱	سورج گرہن میں دعا	۶۱۰
			۷۶۲	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۸۲	سورج گرہن میں دعا	۶۱۱
			۷۶۳	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۸۳	سورج گرہن میں دعا	۶۱۲
			۷۶۴	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۸۴	سورج گرہن میں دعا	۶۱۳
			۷۶۵	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۸۵	سورج گرہن میں دعا	۶۱۴
			۷۶۶	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۸۶	سورج گرہن میں دعا	۶۱۵
			۷۶۷	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۸۷	سورج گرہن میں دعا	۶۱۶
			۷۶۸	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۸۸	سورج گرہن میں دعا	۶۱۷
			۷۶۹	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۸۹	سورج گرہن میں دعا	۶۱۸
			۷۷۰	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۹۰	سورج گرہن میں دعا	۶۱۹
			۷۷۱	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۹۱	سورج گرہن میں دعا	۶۲۰
			۷۷۲	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۹۲	سورج گرہن میں دعا	۶۲۱
			۷۷۳	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۹۳	سورج گرہن میں دعا	۶۲۲
			۷۷۴	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۹۴	سورج گرہن میں دعا	۶۲۳
			۷۷۵	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۹۵	سورج گرہن میں دعا	۶۲۴
			۷۷۶	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۹۶	سورج گرہن میں دعا	۶۲۵
			۷۷۷	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۹۷	سورج گرہن میں دعا	۶۲۶
			۷۷۸	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۹۸	سورج گرہن میں دعا	۶۲۷
			۷۷۹	سورج گرہن میں صدقہ	"	۷۹۹	سورج گرہن میں دعا	۶۲۸
			۷۸۰	سورج گرہن میں صدقہ	"	۸۰۰	سورج گرہن میں دعا	۶۲۹
			۷۸۱	سورج گرہن میں صدقہ	"	۸۰۱	سورج گرہن میں دعا	۶۳۰
			۷۸۲	سورج گرہن میں صدقہ	"	۸۰۲	سورج گرہن میں دعا	۶۳۱
			۷۸۳	سورج گرہن میں صدقہ	"	۸۰۳	سورج گرہن میں دعا	۶۳۲
			۷۸۴	سورج گرہن میں صدقہ	"	۸۰۴	سورج گرہن میں دعا	۶۳۳
			۷۸۵	سورج گرہن میں صدقہ	"	۸۰۵	سورج گرہن میں دعا	۶۳۴
			۷۸۶	سورج گرہن میں صدقہ	"	۸۰۶	سورج گرہن میں دعا	۶۳۵
			۷۸۷	سورج گرہن میں صدقہ	"	۸۰۷	سورج گرہن میں دعا	۶۳۶
			۷۸۸	سورج گرہن میں صدقہ	"	۸۰۸	سورج گرہن میں دعا	۶۳۷
			۷۸۹	سورج گرہن میں صدقہ	"	۸۰۹	سورج گرہن میں	

باب	معنایں	صفحہ	باب	معنایں	صفحہ	باب	معنایں	صفحہ
۶۹۵	مسی میں نماز	۵۱۳	۴۱۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز اور نوافل کی رغبت دلاتے تھے	۵۳۱	۴۳۷	نہرے پہلے در رکعت	۵۵۰
۶۹۶	حج کے موقع پر آپ نے کتنے دن قیام کیا تھا ؟	۵۱۶	۴۱۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے دور تک سفر سے کہ ہاؤں سوچ جائے	۵۳۳	۴۳۹	نفل نماز باجماعت	۵۵۱
۶۹۷	نماز قصر کے لئے کتنی مسافت ضروری ہے ؟	۵۲۰	۴۲۰	جو شخص صبح کے وقت سو گیا	۵۵۰	۴۵۰	نفل نماز گھر میں	۵۵۲
۶۹۸	اقامت گاہ سے نکلتے ہی نماز قصر کر لینا چاہئے	۵۲۱	۴۲۱	حسوی خانے کے بعد سو یا نین	۵۵۲	۴۵۲	مسجد قبلہ	۵۵۴
۶۹۹	مغرب کی نماز سفر میں بھی صحیح رکعت پڑھی جائے گی	۵۲۳	۴۲۲	رات کی نماز میں طویل قیام	۵۵۳	۴۵۳	جو مسجد قبلہ میں آیا	۵۵۵
۷۰۰	نفل نماز سواری پر	۵۲۴	۴۲۳	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز	۵۵۴	۴۵۴	مسجد قبلہ میں پیدا ہوا اور سواری پر آیا	۵۵۶
۷۰۱	سواری پر شاہروں سے نماز پڑھنا	۵۲۵	۴۲۴	رات میں آپ کی عبادت	۵۵۵	۴۵۵	قبر اور مہر کے درمیان حصے کی نھینت	۵۵۷
۷۰۲	زمن کے لئے سواری سے اتارنا	۵۲۶	۴۲۵	اگر کوئی رات کی نماز نہ پڑھے	۵۵۶	۴۵۶	مسجد بیت المقدس	۵۵۸
۷۰۳	نفل نماز گھر پر	۵۲۷	۴۲۶	جب کوئی شخص نماز پڑھے بغیر سوچائے	۵۵۷	۴۵۷	نماز میں اپنا ہاتھ استعمال کرنا	۵۵۹
۷۰۴	سفر میں نمازوں سے نماز پڑھنا	۵۲۸	۴۲۷	آخر شب میں دعا اور نماز	۵۵۸	۴۵۸	نماز میں بولنے کی ممانعت	۵۶۰
۷۰۵	پہلے اور اسی کے بعد کی سنتیں نہیں پڑھیں	۵۲۹	۴۲۸	جورات کے ابتدائی حصے میں سونا	۵۵۹	۴۵۹	نماز میں مردوں کے لیے بیس اور حمد	۵۶۱
۷۰۶	حج سے سفر میں سنن و نوافل پڑھیں	۵۳۰	۴۲۹	آپ کا رات میں بیدار ہونا	۵۶۰	۴۶۰	جس نے کسی قوم کا نام لیا	۵۶۲
۷۰۷	سفر میں مغرب و عشا ایک ساتھ پڑھی جائے	۵۳۱	۴۳۰	دن رات با وضو رہنا	۵۶۱	۴۶۱	ہاتھ پر ہاتھ مارنا	۵۶۳
۷۰۸	سنت ڈھلے سے پہلے اگر سنن شروع کر دیا	۵۳۲	۴۳۱	عبادت میں شدت اختیار کرنا	۵۶۲	۴۶۲	جو شخص نماز میں پیچھے کی طرف آیا	۵۶۴
۷۰۹	سفر اگر سوچ دھنے کے بعد شروع کیا	۵۳۳	۴۳۲	رات میں جب تک معمولی عبادت کا ہے	۵۶۳	۴۶۳	جب ماں اپنے لڑکے کو نماز میں بگاڑے	۵۶۵
۷۱۰	نماز بیٹھ کر	۵۳۴	۴۳۳	رات کو اٹھ کر نماز پڑھنا	۵۶۴	۴۶۴	نماز میں کسکری مٹانا	۵۶۶
۷۱۱	بیٹھ کر اشاروں سے نماز پڑھنا	۵۳۵	۴۳۴	غبر کی دو رکعتوں پر مداومت	۵۶۵	۴۶۵	نماز میں سجدہ کے لیے کمر ہلانا	۵۶۷
۷۱۲	بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اگر سکت نہ ہو	۵۳۶	۴۳۵	غبر کی دو سنت	۵۶۶	۴۶۶	نماز میں کس طرح کے عمل جائز ہیں	۵۶۸
۷۱۳	بیٹھ کر نماز شروع کی اگر دوران میں نماز ہی صحت یاب ہو گیا	۵۳۷	۴۳۶	جس نے دو رکعتوں کے بعد گفستہ گوئی	۵۶۷	۴۶۷	اگر نماز پڑھنے میں جانور بھاگ پڑے	۵۶۹
۷۱۴	رات میں تہجد پڑھنا	۵۳۸	۴۳۷	نفل نمازوں کو دو رکعت کر کے پڑھنا	۵۶۸	۴۶۸	نماز میں ٹھوکر اور پھونک مارنا	۵۷۰
۷۱۵	رات کی نماز کی نفی	۵۳۹	۴۳۸	نفل نمازوں کو دو رکعت کر کے پڑھنا	۵۶۹	۴۶۹	اگر کوئی مرد نماز میں ہاتھ پر ہاتھ مارے	۵۷۱
۷۱۶	رات کی نمازوں میں طویل سجدہ کرنا	۵۴۰	۴۳۹	غبر کی دو رکعتوں کے بعد گفستہ گوئی	۵۷۰	۴۷۰	نماز پڑھنے والے سے آگے بڑھنے یا انتظار کرنے کے لئے کہنا	۵۷۲
۷۱۷	مرضی کا کھراڑ ہونا	۵۴۱	۴۴۰	غبر کی دو رکعتوں پر مداومت	۵۷۱	۴۷۱	نماز میں سلام کا جواب	۵۷۳
			۴۴۱	غبر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے	۵۷۲	۴۷۲	نماز میں ہاتھ اٹھانا	۵۷۴
			۴۴۲	زمن کے بعد نفل	۵۷۳	۴۷۳	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا	۵۷۵
			۴۴۳	جس نے زمن کے بعد نفل نہیں پڑھے	۵۷۴	۴۷۴	نماز میں کسی چیز کا خیال	۵۷۶
			۴۴۴	سفر میں چاشت کی نماز	۵۷۵	۴۷۵	زمن کی دو رکعتوں کے بعد گفستہ گوئی	۵۷۷
			۴۴۵	جس نے خود چاشت کی نماز نہیں پڑھی	۵۷۶	۴۷۶	اگر پانچ رکعت نماز پڑھی	۵۷۸
			۴۴۶	اقامت کی حالت میں چاشت کی نماز	۵۷۷	۴۷۷	جب دو تین رکعتوں پر سلام پیر دیا	۵۷۹

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۶۰۵	جنازہ کے لئے کھڑے ہوجانا	۸۲۹	۵۸۵	مومن کو کس طرح کفن دیا جائے؟	۸۰۴	۵۶۸	اگر کسی نے سجدہ سہو کے بعد قہر نہیں	۷۷۸
۶۰۶	اگر کوئی جنازہ کے پیچھے رہا ہو	۸۳۰	"	ترپی ہوئی یا بغیر ترپی ہوئی قیصے	۸۰۵	"	پڑھا	۷۷۹
"	جو جنازہ کے پیچھے چل رہا ہے	۸۳۱	"	کا کفن	"	۵۶۹	سجدہ سہو میں جس نے تکبیر کی	۷۸۰
"	یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا	۸۳۲	۵۸۶	قیصے کے بغیر کفن	۸۰۶	۵۷۰	جب یاد دہر ہے کہ کتنی رکعت	۷۸۱
۶۰۷	مرد جنازہ اٹھائیں	۸۳۳	"	کفن عامہ کے بغیر	۸۰۷	"	خاز پڑھی	۷۸۲
"	جنازہ کو تیزی سے لے جانا	۸۳۴	۵۸۷	سارا ہڈی کفن میں	۸۰۸	"	زمن اور نفل میں سہو	۷۸۳
"	میت تابوت میں	۸۳۵	"	بدولبت کیا جائے گا	۸۰۹	"	ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کسی نے	۷۸۴
۶۰۸	امام کے پیچھے جنازہ کی نماز	۸۳۶	۵۸۸	جب ایک کپڑے کے سوا اور کم	۸۱۰	۵۷۱	اس سے گفتگو کرنی چاہی	۷۸۵
"	جنازہ کے لیے صنیین	۸۳۷	"	کچھ نہ ہو	"	۵۷۲	نمازیں اشارہ	۷۸۶
۶۰۹	جنازہ کے لیے بچوں کی صنیین	۸۳۸	"	جب کفن اتار ہو کر سر پا پاؤں	۸۱۱	"	کتاب الجنائز	۷۸۷
"	نماز جنازہ کا طریقہ	۸۳۹	"	میں سے ایک چھپا یا جائے	"	۵۷۳	میت کے احکام	۷۸۸
۶۱۰	جنازہ کے پیچھے چلنے کی نصیحت	۸۴۰	۵۸۹	جنہوں نے آپ کے زمانہ میں	۸۱۲	۵۷۴	جنازے کے پیچھے چلنے کا حکم	۷۸۹
۶۱۱	دفن کے لئے انتظار	۸۴۱	"	کفن تیار رکھا	"	۵۷۵	میت کو جب کفن میں پیشا یا کچا ہو	۷۹۰
۶۱۲	بچوں کی نماز جنازہ	۸۴۲	"	عورتیں جنازے کے ساتھ	۸۱۳	۵۷۷	میت کے عزیزوں کو موت کی خبر دینا	۷۹۱
"	نماز جنازہ حیدر گاہ میں	۸۴۳	"	شوہر کے علاوہ کسی دوسرے	۸۱۴	۵۷۸	جنازہ کی اطلاع دینا	۷۹۲
۶۱۳	قبر پر سجدہ کی تعمیر	۸۴۴	۵۹۱	پر عورت کا سرگ	"	"	اولاد مر جائے اور اجر کی نیت	۷۹۳
"	عورت کا تناس کی حالت میں	۸۴۵	"	قبر کی زیارت	۸۱۵	"	سے صبر کرے	۷۹۴
"	انتقال	"	"	میت کو رونے کی وجہ سے بھین	۸۱۶	۵۸۰	قبر کے پاس یہ کہنا کہ صبر کرو	۷۹۵
۶۱۴	عورت اور مرد کی نماز جنازہ	۸۴۶	۵۹۵	اوقات مذاب ہوتا ہے	"	"	میت کو پانی اور بیری کے پتوں	۷۹۶
"	نماز جنازہ میں چار تکبیریں	۸۴۷	"	کس طرح کا ذکر ناپسند ہے؟	۸۱۷	"	سے غل دینا	۷۹۷
"	نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ	۸۴۸	۵۹۷	مگر بیان چاک کرتا	۸۱۸	"	طاق مرتبہ غسل دینا	۷۹۸
۶۱۵	دفن کے بعد قبر پر نماز جنازہ	۸۴۹	"	سجدین خود کی وفات پر غم	۸۱۹	۵۸۱	غسل دائیں طرف سے شروع کیا جائے	۷۹۹
۶۱۶	مردے پاؤں کی چاپ ہٹتے ہیں	۸۵۰	۵۹۹	مصیبت کے وقت سر منڈانا	۸۲۰	"	میت کے اعضاء وغیرہ	۸۰۰
"	ارض مقدسہ میں دفن ہونے کی آرزو	۸۵۱	"	رخسار پیشنا	۸۲۱	"	عورت کو مرد کے ازار کا کفن	۸۰۱
۶۱۷	رات میں دفن	۸۵۲	"	مصیبت کے وقت جاہلیت کی	۸۲۲	۵۸۲	کا فور کا استہمال	۸۰۲
۶۱۸	قبر پر سجدہ کی تعمیر	۸۵۳	"	باتیں کرے	"	"	عورت کے سر کے بال کھن	۸۰۳
۶۱۸	عورت کی قبر میں کون اتارے	۸۵۴	۶۰۰	جو مصیبت کے وقت ٹنگین دکھائی دے	۸۲۳	۵۸۳	میت کو قیصے کس طرح پہنائی جائے	۸۰۴
"	شہید کی نماز جنازہ	۸۵۵	۶۰۱	مصیبت کے وقت غم کو ظاہر نہ کرنا	۸۲۴	"	کیا عورت کے بال تین حصوں میں کریں؟	۸۰۵
"	دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں	۸۵۶	۶۰۲	صبر صمد کے شروع میں	۸۲۵	۵۸۴	کیا عورت کے بال چھپے کئے جائیں؟	۸۰۶
۶۱۹	میں دفن کرنا	"	۶۰۳	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ	۸۲۶	"	کفن کے لیے سنید پکڑے	۸۰۷
۶۲۰	جوشہاد کا غسل مناسبت نہیں سمجھتے	۸۵۷	۶۰۴	مربعین کے پاس رونا	۸۲۷	"	آؤ پھر لوں میں کفن	۸۰۸
"	لحد میں پھلے کسے رکھا جائے؟	۸۵۸	۶۰۵	نوحہ دیکھا کی عافیت اور مواخذہ	۸۲۸	"	میت کے لئے خوشبو	۸۰۹

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۸۵۹	اذخریا کوئی گناہ جس قبر میں ڈالنا	۶۲۱	۸۸۶	مال کا سب سے موقیع پر خرچ کرنا	۶۵۴	۹۱۴	چاندی کی زکوٰۃ	۶۷۲
۸۶۰	میت کو خاص بنانا بد قبر سے نکالنا	"	۸۸۷	صدقہ میں ریاکاری	"	۹۱۵	سامان و اسباب بطور زکوٰۃ	"
۸۶۱	قبر میں لحد اور شق	۶۲۳	۸۸۸	اللہ تعالیٰ چوری کے مال سے	۶۵۵	۹۱۶	متفرق کو حج نہیں کیا جائے گا	۶۷۳
۸۶۲	بچہ اسلام لایا اور انتقال ہو گیا	"	"	صدقہ قبول نہیں کرتا	"	۹۱۷	دوسرے کیلئے اپنا حابہ برابر کر لیں	۶۷۴
۸۶۳	مشترک کا موت کے وقت لانا ازالہ	"	۸۸۹	صدقہ پاک کمائی سے	"	۹۱۸	ادنیٰ کی زکوٰۃ	۶۷۵
"	اللہ کہتا	۶۲۶	۸۹۰	جب صدقہ لینے والا کوئی باقی	۶۵۶	۹۱۹	کس پر بہت غنا حق واجب ہوئی	"
۸۶۴	قبر پر درخت کی شاخ	۶۲۷	"	نہ رہے	"	۹۲۰	بکری کی زکوٰۃ	۶۷۶
۸۶۵	قبر کے پاس حدیث کی نصیحت	۶۲۸	۸۹۱	جہنم سے بچو	۶۵۷	۹۲۱	زکوٰۃ میں بروٹھے سے جانور نہ	۶۷۷
۸۶۶	خودکشی	۶۲۹	۸۹۲	بچیں اور تندرست کے صدقہ کی	"	"	لیے جائیں	"
۸۶۷	منافقوں کی ناز جنازہ	۶۳۰	"	فضیلت	۶۵۹	۹۲۲	زکوٰۃ میں بکری کا بچہ	۶۷۸
۸۶۸	لوگوں کی زبان پر میت کی تعریف	۶۳۱	۸۹۳	باب ۱۳	"	۹۲۳	زکوٰۃ میں لوگوں کی عمدہ چیزیں	"
۸۶۹	عذاب قبر	"	۸۹۴	سب کے ساتھ صدقہ کرنا	۶۶۰	"	نہی جائیں	"
۸۷۰	قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ	۶۳۵	۸۹۵	پرستیدہ طور پر صدقہ کرنا	"	۹۲۴	پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ	۶۷۹
۸۷۱	قبر کے عذاب کا سبب	۶۳۵	۸۹۶	اگر لامصلیٰ میں لدا رکھ دیا؟	"	۹۲۵	گناہ کی زکوٰۃ	۶۷۹
۸۷۲	میت پر صبح و شام پیش کی جاتی ہے	۶۳۶	۸۹۷	اگر لامصلیٰ میں بیٹھے کو صدقہ دیدیا؟	۶۶۱	۹۲۶	اعزہ و اقارب کو زکوٰۃ دینا	۶۸۰
۸۷۳	جنازہ پر میت کی باتیں	"	۸۹۸	صدقہ دے دینے کے لئے	۶۶۲	۹۲۷	مسلمان پر اس کے گھوڑوں کی	"
۸۷۴	مسلمانوں کی اولاد سے متعلق	"	۸۹۹	جس نے اپنے خادم کو صدقہ	"	"	زکوٰۃ	۶۸۱
<b>چھٹا پارہ</b>		۶۳۸	"	دینے کا حکم دیا	"	۹۲۸	مسلمان پر اس کے غلام کی زکوٰۃ	۶۸۲
		"	۹۰۰	صدقہ اس طرح کہ سرمایہ باقی رہے	۶۶۳	۹۲۹	یتیموں کو صدقہ دینا	۶۸۲
۸۷۵	مشرکین کی نابالغ اولاد سے متعلق	"	۹۰۱	دی ہوئی چیز پر احسان جتنا خواہا	۶۶۵	۹۳۰	یتیم بچوں کو زکوٰۃ دینا	۶۸۳
۸۷۶	امادیت	"	۹۰۲	صدقہ و غیرات میں عبادت پسندی	"	۹۳۱	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۶۸۳
۸۷۷	باب ۱۴	"	۹۰۳	صدقہ کی ترقیب دلانا	"	۹۳۲	سوال سے دامن بچنا	۶۸۵
۸۷۸	دوسرے کے دن موت	۶۴۰	۹۰۴	استقامت بھر صدقہ	۶۶۶	۹۳۳	جسے اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز دی	۶۸۶
۸۷۹	اچانک موت	۶۴۱	۹۰۵	صدقہ گناہوں کا کفارہ	۶۶۷	۹۳۴	کوئی شخص دولت برصانے کے لئے	۶۸۷
۸۸۰	آپ اور ابو بکرؓ و عمرؓ کی قبر سے متعلق	"	۹۰۶	شرک کی حالت میں صدقہ دینا	"	"	سوال کرے؟	"
۸۸۱	مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت	۶۴۴	۹۰۷	خادم کا قراب	۶۶۸	۹۳۵	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	"
۸۸۲	بدترین مردوں کا ذکر	۶۴۵	۹۰۸	عورت کا اجر	"	۹۳۶	کھجور کا اندازہ	۶۹۰
<b>کتاب الزکوٰۃ</b>		"	۹۰۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۶۶۹	۹۳۷	زمین سے سوال حصہ لینا	۶۹۲
۸۸۳	زکوٰۃ کا وجوب	"	۹۱۰	صدقہ دینے والے اور انہی کی مثال	"	۹۳۸	پانچ دن سے کم میں صدقہ نہیں	۶۹۳
۸۸۴	زکوٰۃ دینے پر بیعت	۶۴۹	۹۱۱	کمائی اور تجارت کے مال سے صدقہ	۶۷۰	۹۳۹	پہل توڑنے کے وقت زکوٰۃ	۶۹۴
۸۸۵	زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر گناہ	۶۵۰	۹۱۲	برسلمان پر صدقہ ضروری ہے	۶۷۱	"	لینا	"
۸۸۶	جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی	"	۹۱۳	زکوٰۃ یا صدقہ کس قدر دیا جائے؟	"	۹۴۰	مشرک زکوٰۃ واجب ہوئی کے بعد	"

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۹۴۱	کیا کوئی اپنا دیا ہوا صدقہ خرید سکتا ہے؟	۶۹۵						
۹۴۲	نبیؐ اور آلِ نبیؐ پر صدقہ	۶۹۶						
۹۴۳	ازواجِ نبیؐ کے غلاموں پر صدقہ	"						
۹۴۴	جب صدقہ دے دیا جائے	۶۹۷						
۹۴۵	مالداروں سے صدقہ لیا جائے	"						
۹۴۶	امام کی دعا صدقہ دینے والے کے حق میں	۶۹۸						
۹۴۷	جرچیزیں دریا سے نکالی جاتی ہیں	"						
۹۴۸	رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے	۶۹۹						
۹۴۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۷۰۱						
۹۵۰	صدقہ کے اونٹ اور ان کے دودھ کا استعمال	"						
۹۵۱	صدقہ کے اونٹوں پر نشان	"						
۹۵۲	صدقہ فطر کی فرضیت	۷۰۲						
۹۵۳	تمام مسلمانوں پر صدقہ فطر	"						
۹۵۴	صدقہ فطر ایک صاع جو	۷۰۳						
۹۵۵	صدقہ فطر ایک صاع کھانا ہے	"						
۹۵۶	صدقہ فطر ایک صاع کھجور ہے	"						
۹۵۷	ایک صاع زبیب	"						
۹۵۸	صدقہ فطر عید سے پہلے	۷۰۴						
۹۵۹	صدقہ فطر آزاد اور غلام پر	"						
۹۶۰	صدقہ فطر بڑوں اور چھوٹوں پر	۷۰۵						

## چوتھا پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## نماز کے مسائل

۵۲۷۔ کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا۔ اور جو شخص شرمگاہ کھل جانے کے خوف سے کپڑے کو لپیٹ لے۔

ہم بن بن بن

۴۶۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انھیں سفیان نے ابو حازم کے واسطے سے خبر دی۔ وہ سہیل بن سعد سے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہجد چھوڑنے کی وجہ سے انھیں گردنوں سے باندھ کر مارتے تھے۔ عورتوں سے کہہ دیا گیا تھا کہ جب تک مرد اچھی طرح بیٹھ نہ جائیں، وہ اپنے سروں کو اس عہدہ سے نہ اٹھائیں۔

۵۲۸۔ بال نہ سمیٹنے چاہئیں۔

۴۶۵۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے عمرو بن دینار کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا کہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور بال اور کپڑے نہ سمیٹیں۔

۵۲۹۔ نماز میں کپڑا نہ سمیٹنا چاہیئے۔

۴۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے عمرو کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے کہ آپ نے فرمایا مجھے سات اعضاء پر اس طرح سجدہ کا حکم ہوا ہے کہ بال سمیٹوں اور نہ کپڑا

## کتاب الصلوٰۃ

بَابُ ۵۲۷ عَقْدُ الْقِيَابِ وَشَدُّ هَاذِ مَنْ هَمَّ اِلَيْهِ ثَوْبَهُ اِذَا خَافَ اَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ -

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَنَا سَفِيَانُ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوْا اَسْبِرَهِمْ مِنَ الصُّغْبَةِ عَلَى رِقَابِهِمْ قَبْلَ اللَّيْلِ لَكَ تَرَقُّعُنْ رُوْوسُكَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرَّجَالُ حُلُوْسًا -

## بَابُ ۵۲۸ لَا يَكْفُ شَعْرًا

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ اَعْظَمٍ وَلَا يَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا -

## بَابُ ۵۲۹ لَا يَكْفُ ثَوْبًا فِي الصَّلَاةِ

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا اَبُو عَوَاثَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ اَعْظَمٍ لَا اَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا -

۱۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ شریعت میں مطلوب یہ ہے کہ نماز

## باب ۵۳۰ التَّسْبِيحُ وَالِدُّعَاءُ فِي السُّجُودِ

۴۴۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتْلُو الْقُرْآنَ ۝

## باب ۵۳۱ الْمَكْتُبُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۴۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ أَنَّ مَالِكَ ابْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَى صَاحِبَهُ أَلَّا يُنْبِئَكُمْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَلِكَ فِي غَيْرِ حِينَ صَلَوةٍ فَقَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَلَبَّ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ هَذِيحَةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هَنِيئَةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هَنِيئَةً فَصَلَّى صَلَوةَ عَمْرٍو مِنْ سَلَمَةٍ يَفِيغُنَا هَذَا قَالَ أَبُو يُوَيْسَ كَانَ يَفْعَلُ مِثْلًا لَمْ أَسْأَلْهُمْ يَفْعَلُونَهُ كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الدَّابِعَةِ مَا تَبَيَّنَ لِي صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَضْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ

## ۵۳۰ - سجدہ میں تسبیح اور دعاء

۴۴۶ - ہم سے مسدّد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے سفیان کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے منصور نے مسلم کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور رکوع میں اکثر ترپھا کرتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اِس دس دعا کو پڑھ کر آپ قرآن کے حکم کی تعمیل کرتے تھے۔

## ۵۳۱ - دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

۴۴۸ - ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد نے ایوب کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے کہا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے کہا کہ میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ کیوں نہ سکھا دوں۔ یہ نماز کا وقت نہیں تھا، آپ کھڑے ہوئے، پھر رکوع کیا اور تکبیر کہی پھر سر اٹھایا اور تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا اور تھوڑی دیر کے لیے سجدہ سے سر اٹھایا اور پھر سجدہ کیا اور سجدہ سے تھوڑی دیر کے لیے سر اٹھایا۔ آپ نے ہمارے شیخ عمر بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی ایوب نے بیان کیا کہ وہ نماز میں ایک ایسی چیز کیا کرتے تھے کہ دوسرے لوگوں کو اس طرح کرتے میں نے نہیں دیکھا۔ آپ تیسری یا چوتھی رکعت پر (سجدہ سے فارغ ہو کر کھڑے ہونے سے پہلے) بیٹھتے تھے یعنی (مالک بن حویرث نے بیان کیا کہ)

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) پورے انہماک اور استغراق کے ساتھ پڑھی جائے۔ سر کے بال اگر اتنے بڑھے ہیں کہ زمین پر سجدہ کے وقت پڑ جانے میں یا نماز پڑھتے وقت اگر کپڑے کے گرد آلود ہو جانے کا خطرہ ہے تو کپڑے اور بالوں کو گرد و غبار سے بچانے کے لیے انہیں سمیٹنا نہ چاہیے کہ یہ نماز میں خشوع اور استغراق کے خلاف ہے۔ اگر دل عبادت میں اتنا منہمک اور مستغرق نہیں تو کم از کم ظاہر ہی ایسا رکھنا چاہیے اور خصوصاً سجدہ تو ایک مخصوص ترین حالت ہے جب بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب ہو جاتا ہے یہ وہ وقت ہے کہ بندہ کو اپنے رب میں اس طرح گم ہو جانا چاہیے کہ اپنی بھی کوئی خبر نہ ہو۔

(حاشیہ صفحہ ۱۸) مراوحہ استراحت ہے جو پہلی اور تیسری رکعت کے خاتمہ پر سجدہ سے اٹھتے ہوئے تھوڑی دیر بیٹھ لینے کو کہتے ہیں۔ ایوب رحمہ اللہ علیہ تابعی ہیں اور آپ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب استراحت ان کے زمانہ میں عام طور سے لوگ نہیں کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کی مراوحہ اور تابعین سے ہوگی۔ اس سے بڑی اور کونسی دلیل ہو سکتی ہے کہ ایک ایسا عمل جو اگر مشروع ہوتا تو عام طور پر صحابہ اور تابعین کا عمل ضرور اس پر ہوتا لیکن ایک حلیل القدر تابعی یہ نقل کرتے ہیں کہ اپنے دور میں انھوں نے اس عمل نہیں پایا۔ دین میں ایک قوی ترین دلیل تواریخ اور تفاحل سلف بھی ہے۔ جب جب استراحت جیسی صورت پر صحابہ اور تابعین کا عام طور سے عمل نہیں ہے تو ہم اس کی مشروعیت کو کس طرح تسلیم کر لیں لیکن چونکہ بعض حضرات کا اسی پر عمل تھا اس لیے اسے شریعت کے خلاف بھی نہیں کہا جاسکتا۔



ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے یہاں قیام کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو ایک شخص اذان دے اور سحر بڑا ہو وہ نماز پڑھنے۔

۶۷۹۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو احمد محمد بن عبداللہ زبیری نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مسعر نے حکم کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ عبدالرحمن بن ابی یسیل سے وہ برادر رضی اللہ عنہ سے۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار تقریباً برابر ہوتی تھی۔

۶۸۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہ ہم سے حماد بن زید نے ثابت کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تھا بالکل اسی طرح تم لوگوں کو نماز پڑھنے میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں چھوڑنا۔ ثابت نے بیان کیا کہ انس بن مالک ایک ایسا عمل کرتے تھے جسے میں نہیں کرتے نہیں دیکھتا۔ جب وہ رکوع سے اٹھتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں اور اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں۔

۵۳۲۔ سجدہ میں بازوؤں کو پھیلا کر دینا چاہیے

ابو حمید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں بازوؤں کو نہ بالکل پھیلا دیتے اور نہ بالکل سمیٹ لیتے۔

۶۸۱۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی کہ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے قتادہ سے سنا۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کر کے کہ آپ نے فرمایا کہ سجدہ میں ہاتھوں کو ٹھونڈا رکھو اور اپنے بازوؤں کی طرح پھیلا دیا کرو۔

إِلَى أَهَالِكُمْ صَلُّوا صَلُّوا كَذَا فِي حِينَ كَذَا صَلُّوا صَلُّوا كَذَا فِي حِينَ كَذَا فَإِذَا أَحْضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنُ أَحَدُكُمْ وَلْيَوْمِّكُمْ أَعْبِدُكُمْ۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ النَّبَرَاءِ قَالَ كَانَ سَجْدَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَتَعَوُّدُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِمَّا بَيْنَ السَّوَاءِ۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَرَأُوهُ أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ بِهَا قَالَ ثَابِتٌ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمُ تَفْعَلُونَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلَ مَثَلُ شَيْءٍ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلَ قَدْ شَيْءٌ۔

باب ۵۳۲ كَيْفَ تَرْتِشُ ذِرَاعَيْكَ فِي السُّجُودِ وَذَالَ أَكْبُحُ حُمَيْدٍ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَنِ مَفْتَرِشٍ وَلَا قَائِضِيهَا۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِ لَوَا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ إِلَّا بَسَاطَ الْكُفِّ۔

**باب ۵۳۳** مَنِ اسْتَوَى قَائِمًا فِي وَثَرٍ  
مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ نَهَضَ

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ  
أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَذَّادِ عَنْ  
أَبِي قَلْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ  
الْبَيْهَقِيُّ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وَثَرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ  
يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا

**باب ۵۳۴** كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْأَرْضِ  
إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
وَهْبُ بْنُ أَبِي يُوْبَ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ قَالَ جَاءَنَا  
مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا  
فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ لَكُمُ  
أَبِي لَيْدًا أَنْ أُرِيكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَيُّوبُ نَفَلْتُ لَكَ فِي  
قَلْبِكَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُهُ قَالَ مِثْلَ  
صَلَاةِ شَيْفَانَا هَذَا يَعْنِي عَمُودًا وَبَنَ سَلَمَةً  
قَالَ أَيُّوبُ وَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْءُ بَيْنَهُمُ التَّكْوِينُ  
وَإِذَا سَأَلَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ  
وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ

**باب ۵۳۵** يَكْتَبُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ  
السَّجْدَةِ ثَلَاثِينَ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ  
يَكْتَبُ فِي يَنْهَضِهِ

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۳۳۔ جو شخص نماز کی طاق رکعت پہلی اور تیسری  
میں حقوڑی دیر بیٹھے اور پھر اٹھ جائے۔

۶۸۲۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ہشیم  
نے خبر دی انھیں خالد حذاء نے خبر دی ابو قتادہ کے واسطے سے۔  
انھوں نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن حویرث لیثی نے خبر دی کہ آپ  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ جب طاق  
رکعت میں ہوتے تو رجبہ سے فارغ ہونے کے بعد اس وقت تک  
نہ اٹھتے جب تک حقوڑی دیر بیٹھ نہ لیتے۔

۵۳۴۔ رکعت سے اٹھتے وقت زمین کا کس طرح  
سہارا لینا چاہیے۔

۶۸۳۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہب  
نے ایوب کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابو قتادہ سے انھوں نے بیان  
کیا کہ مالک بن حویرث ہمارے یہاں تشریف لائے اور آپ نے ہماری  
اس مسجد میں نماز پڑھائی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نماز پڑھا رہا ہوں لیکن  
میرا ہتھار کسی فرض کی ادائیگی نہیں ہے بلکہ میں صرف تمہیں یہ دکھانا  
چاہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھایا کرتے تھے۔  
ایوب نے بیان کیا کہ میں نے ابو قتادہ سے پوچھا کہ وہ کس طرح نماز  
پڑھتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ کی  
طرح۔ ایوب نے بیان کیا کہ شیخ تمام تکیرات کہتے تھے، اور  
جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے تو حقوڑی دیر بیٹھتے اور  
زمین کا سہارا لے کر پھر اٹھتے۔

۵۳۵۔ سجدوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا

ابن زبیر رضی اللہ عنہ اٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے  
تھے۔

۶۸۴۔ ہم سے یحییٰ بن مرقا نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ

تمام ذخیرہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں ایک لفظ بھی اس سلسلے میں نہیں ملتا کہ رکعت پوری کر کے سجدہ سے اٹھتے وقت  
زمین کا سہارا لینا چاہیے بلکہ اس کے بالکل خلاف ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ابو داؤد میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع  
کیا تھا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سجدہ سے اٹھتے وقت زمین کا سہارا لینے کے قائل ہیں لیکن حدیث الان کے مذہب کے بالکل خلاف ہے۔ البتہ آثار  
صحابیہ ان کے مذہب کے لیے گنجائش نکل آتی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں اس طرح سہارا لینا مکروہ ہے۔

بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن عاص نے کہا کہ میں ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت سجدہ کرتے وقت پھر اٹھاتے وقت اور دونوں رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت آپ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

۷۸۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عیسان بن جریر نے مطرف کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اور عمران بن حصین نے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ آپ نے جب سجدہ کیا سجدہ سے سر اٹھایا اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تو ہر مرتبہ تکبیر کہی۔ جب آپ نے سلام پھیر دیا تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ انھوں نے واقعی ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھائی یا یہ کہا کہ مجھے انھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلادی۔

۵۳۶۔ تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

ام درود رضی اللہ عنہا فقہی تحقیق اور نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں

۷۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطے سے وہ عبدالرحمن بن قاسم کے واسطے سے وہ عبداللہ بن عبد اللہ سے انھوں نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو وہ ہمیشہ دیکھتے کہ آپ نماز میں چہرہ زانو بیٹھتے ہیں (انھوں نے بیان کیا کہ) میں ابھی نو عمر تھا میں نے بھی اسی طرح کرنا شروع کر دیا لیکن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے روکا اور فرمایا کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ بیٹھنے میں (دایاں پاؤں کھڑا رکھو اور بائیں پاؤں پھیلا دو۔ میں نے کہا کہ آپ نے اسی

فَلَمَّا سَلَّمَ سَلَّمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْنَا أَبُو سَعِيدٍ فَجَمَعَ بَالَتَكْبِيرَيْنِ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَبْرِ عَنْ مَطْرِفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ أَبَا وَ عِمْرَانَ بْنَ الْخَضِرِ صَلَّوْا خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ وَإِذَا انْقَضَتْ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عُمَرَانُ يَدِي فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ بِنَا هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ ذُكِّرْتُ فِي هَذِهِ صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۳۶ سُنَّتِ الْجُلُوسِ فِي الشَّهَادَةِ

وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا حَبْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فِقِيهَةً

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَتَذَرِعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا احْبَسَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَجَابَ مَشِيئًا حَدِيثَ السَّيِّئِ فَقَالَ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَشِيئَ الْيُسْرَى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ

لے اس مسئلہ میں چاروں امام مختلف ہیں۔ حنفیہ کے یہاں وہی معروف و مشہور طریقہ ہے لیکن دوسرے ائمہ کے یہاں الگ الگ اس کے طریقے ہیں اور سب ثابت ہیں۔ صرف اختیار اور استقباب میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے یہاں عورت اور مرد کے بیٹھنے کے طریقے میں بھی اختلاف ہے۔ عورتوں کے لیے "تورک" مستحب ہے اور یہی ال کے لیے مناسب بھی ہے۔ ابودرداء کی ایک مرسل حدیث بھی اس سلسلے میں ہے جو حنفیہ کے مسلک کی تائید کرتی ہے۔

ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا يَدْعُو  
تَحِيَّةً فِي رَأْسِهِ

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو  
بْنِ حَلْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَبْنِ عَطَاءٍ ۛ قَالَ  
وَحَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدُ  
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَبْنِ حَلْفَةَ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَبْنِ عَطَاءٍ ۛ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا  
مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا مَكَلُوفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا كُنْتُ  
أَحْفَظُكُمْ لَصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَ يَدِهِ حَذْوَ  
مَنْكَبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمَّنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ  
ثُمَّ هَضَمَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى  
حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ وَإِذَا اسْتَجَدَّ وَضَعَهُ  
مِذْبَاحُ يَمِينِهِ مُغْتَرِبُ شِوْءٍ وَوَلَدًا يَبْصُرُهُمَا وَاسْتَقْبَلَ  
بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا أَحْبَسَ  
فِي الرُّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى وَ  
نَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا أَحْبَسَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ  
فَدَامَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَقَعَدَ  
عَلَى مَقْعَدِهِ وَسَمِعَ الْبَيْهَقِيُّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ  
وَيَزِيدَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَبْنِ حَلْفَةَ وَابْنَ حَلْفَةَ  
مِنْ ابْنِ عَطَاءٍ ۛ وَقَالَ أَبُو مَالٍجٍ عَنْ الْبَيْهَقِيِّ  
فَقَارَ مَكَانَهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ  
أَبِي حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ  
بْنَ عَمْرٍو وَبْنَ حَلْفَةَ حَدَّثَاهُ كُلُّهُمَا بِهَذَا

میری طرح کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ میرے پاؤں میرا بار  
نہیں اٹھاتا ہے۔

۴۸۷۔ ہم نے یحییٰ بن مکی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے  
خالد کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے محمد بن عمر  
بن حلفہ نے ان سے محمد بن عمرو بن عطاء نے ۛ اور کہا کہ مجھ سے لیث  
نے یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد کے واسطے سے حدیث بیان کی۔

ان سے محمد بن عمرو بن حلفہ نے ان سے محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا  
کہ وہ چند صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ذکر نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا چلا تو ابو حمید ساعدی نے کہا کہ مجھے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تفصیلات اتنی سب سے زیادہ یاد ہیں میں

نے آپ کو دیکھا کہ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک  
لے جاتے، جب رکوع کرتے تو گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پوری  
طرح تمام لیتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو اس

طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ تمام جوڑ درست ہو جاتے۔ جب  
سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ بالکل پھیلا  
ہوا ہوتا اور نہ سمٹا ہوا۔ پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھتے۔

جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پر بیٹھتے اور دایاں  
کھڑا رکھتے اور جب آخری مرتبہ بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو  
آگے کر لیتے اور دائیں کو کھڑا کر جیتے۔ پھر مقعد پر بیٹھتے۔

لیث نے یزید بن ابی حبیب سے حدیث سنی اور یزید نے  
محمد بن حلفہ سے اور ابن حلفہ نے ابن عطاء سے  
اور ابو صالح نے لیث سے کُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ۔ نقل کیا

ہے اور ابن المبارک نے یحییٰ بن ایوب کے واسطے سے  
بیان کیا انھوں نے کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب  
نے حدیث بیان کی کہ محمد بن عمرو بن حلفہ نے

ان سے حدیث میں کُلُّ فَقَارِهِ

بیان کیا ہے

اس حدیث مختلف سندوں کے ساتھ مروی ہے لیکن سب میں دار محمد بن عمرو بن عطاء ہیں لیکن انھوں نے خود ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے  
نہیں دیکھا کہ ان سے ایک دوسرے شخص نے حدیث بیان کی جن کا نام ان دونوں میں نہیں ہے لیکن بعض دوسری روایتوں میں ان کے نام کی تصریح ہے۔

بَاب ۵۳۷ مَنِ لَمْ يَذْكُرِ الشَّهَادَةَ الْاَوَّلَىٰ

وَاجِبًا لِّرَجُلٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ عَلِيٍّ وَسَلِّمْ

فَاَمَرَهُ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ وَ لَمْ يَرْجِعْهُ

۶۸۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ الْمُطَّلَبِ وَقَالَ مَرَّةً مَوْلَى رُبَيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْنَةَ قَالَ وَهُوَ مِنْ اَشَدِّ سُنُومَةٍ وَهُوَ حَلِيفُ لَيْثِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِنَّ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ لَمْ يَحْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّىٰ اِذَا اَقْبَضَ الصَّلَاةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ سَلِيمًا كَبُرَ وَهُوَ حَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ

بَاب ۵۳۸ الشَّهَادَةُ فِي الْاَوَّلَىٰ

۶۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رُبَيْعَةَ عَنْ اَلْعَدْرِجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُبَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ وَ عَلَيْهِمْ حُلُوسٌ فَلَمَّا كَانَ فِي الْاُخْرِ صَلَّوْا تَبَا سَجَدًا سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ حَالِسٌ

۵۳۷۔ جن کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) دو رکعتوں کے بعد کھڑے

ہو گئے اور پھر (بیٹھے) لوٹے نہیں

۶۸۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے

زہری کے واسطے سے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھ سے بنی عبدالمطلب

کے مولیٰ عبدالرحمن بن ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ ایک مرتبہ انھوں نے

ابجائے عبدالمطلب کے مولیٰ کے (ربیعہ بن حارث کے) بیان کیا۔ کہ

عبداللہ بن جبینہ نے فرمایا (ان کا تعلق قبیلہ ازد شمرہ سے تھا۔ آپ

بنی عبدمناف کے حلیف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے)

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی آپ دو رکعتوں کے

بعد کھڑے ہو گئے احد بیٹھے نہیں دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ

کھڑے ہو گئے پھر نماز کے آخری حصہ میں جبکہ لوگ آپ کے

سلام پھرنے کا انتظار کر رہے تھے، آپ نے بیٹھے ہی بیٹھے

تکبیر کی اور سلام سے پہلے دو سجدے کیے پھر سلام

پھیرا۔

۵۳۸۔ قعدہ اولیٰ میں تشہد

۶۸۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے بکر نے

جعفر بن ربیعہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے اعرج نے

ان سے عبداللہ بن مالک بن جبینہ نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھائی۔ آپ کو چاہیے تھا بیٹھنا لیکن آپ

کھڑے ہو گئے۔ پھر نماز کے آخر میں بیٹھے ہی بیٹھے دو سجدے

کئے۔

۱۔ مراد قعدہ اولیٰ ہے اور واجب معنی فرض ہے یعنی جن کے نزدیک قعدہ اولیٰ فرض نہیں ہے۔ کیونکہ اس عنوان کے تحت جو حدیث ہے اس میں ہے کہ قعدہ اولیٰ آپ سے چھوڑ گیا تھا تو اس کی تلافی سجدہ سہو سے فرمائی۔ اگر فرض ہوتا تو اس کی تلافی سجدہ سہو سے ممکن نہیں ہوتی بلکہ نماز ہی فاسد ہو جاتی اور اگر قعدہ اولیٰ صرف سنت ہوتا تو سجدہ سہو کے ذریعہ تلافی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ واجب سے مراد فرض ہے اور خود قعدہ اولیٰ ذاتاً اہم ہے کہ اس کے چھوٹنے سے نماز فاسد ہو جائے اور نہ اتنا غیر اہم کہ اس کے لیے سجدہ سہو بھی دیا جائے بلکہ ان دونوں کے درمیان ہے اور اسی کو احناف "واجب" کہتے ہیں محدثین اور شوافع واجب لفظ اور اصطلاح میں اگرچہ نہیں مانتے لیکن اس کے عملی مظاہر مانے بغیر کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ اس کی ایک مثال یہی ہے۔ حنفیہ نے جب اس طرح کی چیزیں دیکھیں جو وہ فرض میں اور نہ سنت تو انھوں نے "واجب" کی ایک الگ اصطلاح اختراع کی۔

## باب ۵۳۹ التَّشَهُُّدُ فِي الْآخِرَةِ -

۴۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى حَبْرَيْلَ وَمِيكَائِيلَ الْأَسْلَامَ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّيْتُ أَحَدَكُمْ فَلْيَقُلْ الْبَرَكَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ يَتَّبِعُهُ صَلَاحٌ فِي الشَّيْءِ وَالَّذِينَ أَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُوا أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

## باب ۵۴۰ الدُّعَاءُ قَبْلَ السَّلَامِ

۴۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ السَّحَابِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ

## ۵۳۹ - آخری قعود میں تشہد

۴۹۰ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے شقیق بن سلمہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے (ترجمہ) سلام ہو حبریل اور میکائیل پر۔ سلام ہو فُلان اور فُلان پر۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ خدا خود "سلام" ہے اس لیے جب کوئی نماز پڑھے تو یہ کہے (ترجمہ) دوام سلامتی، تمام عبادات اور تمام بہترین تعویذ اللہ کے لیے ہیں۔ آپ پر سلام ہو اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوتی رہیں اہم پر سلام اور اللہ کے صالح بندوں پر سلام (جب تم یہ کہو گے تو آسمان اور زمین میں تمام نیک بندوں کو پہنچے گا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

## ۵۴۰ - سلام پھرنے سے پہلے کی دعا

۴۹۱ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعب بن زہری کے واسطے سے خبر دی۔ انھیں عروہ بن زہیر نے خبر دی انھیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ قبر کے عذاب سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ وحوال کے متن سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہوں سے اور

اس یہ وعدہ کی دعا ہے جسے تشہد کہتے ہیں۔ بندہ پہلے کہتا ہے کہ تحیات اور طیبات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ یہ تین الفاظ عمل و قول کے تمام محاسن کو شامل ہیں یعنی تمام خیر اور بھلائی خداوند قدوس کے لیے ثابت ہے اور اسی کی طرف سے ہے۔ پھر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا گیا اور اس میں خطاب کی صمیمیت اختیار کی گئی کیونکہ صحابہ کو یہ دعا سکھائی گئی تھی اور آپ اس وقت موجود تھے اب جن الفاظ کے ساتھ ہمیں یہ دعا پہنچی ہے اسی طرح پڑھنی چاہیئے۔

اس دعا کی ترتیب یہ ہے کہ جب بندہ نے باب ملکوت پر تحیات و طیبات کی دستک دی اور حرم قدس سے داخل کی اجازت بھی لگئی تو اس عظیم کامیابی پر بندہ کو یاد آئے کہ یہ سب کچھ بنی رحمت کی برکت اور آپ کی اتباع کے صدق میں ہوا ہے اس لیے واللہ وہ بنی کو مخاطب کر کے سلام بھیجتا ہے کہ حبیب اپنے حرم میں موجود ہے۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بخاری رح کی یہی دعا حنفیہ کے یہاں مستحب ہے۔ احادیث میں اس کے لیے دوسری دعائیں بھی آتی ہیں۔

اور قرمن سے کسی یعنی ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حضورؐ سے کہا کہ آپ تو قرمن سے بہت ہی زیادہ پناہ مانگتے ہیں! اس پر آپؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مقرومن ہو جاتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کا پاس نہیں کر پاتا۔ زہری سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر نماز میں وصال کے فتنے سے پناہ مانگتے سنا۔

۶۹۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے یزید بن ابی حبیب کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابو الحخیر نے ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں نماز میں پڑھا کر دل۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کر۔ (ترجمہ) اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے۔ گناہوں کو آپ کے سوا دوسرا کوئی معاف کرنے والا نہیں مجھے اپنے پاس سے بھرپور مغفرت عطا فرمائیے اور مجھ پر رحم کیجئے کہ مغفرت کیلئے اور دم کرنے والے آپ ہی ہیں۔

۵۴۱۔ تشہد کے بعد کسی بھی دعا کا اختیار ہے۔ یہ دعا

قرمن نہیں ہے۔

۶۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے ایش کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے شقیق نے عبد اللہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقدار میں نماز پڑھتے تو ہم (فقود میں) یہ کہتے کہ اللہ پر سلام ہو اس کے بندوں کی طرف سے۔ فلاں اور فلاں پر سلام ہو۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رد کہو کہ ”اللہ پر سلام“ کیونکہ سلام تو خود اللہ کا نام ہے۔ بلکہ یہ کہو (ترجمہ) دوام و بقا۔ تمام عبادات اور تمام بہترین قرعین اللہ کے لیے ہیں آپ پر اے نبی سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے صلہ بندوں پر سلام ہو کیونکہ جب تم یہ کہو گے تو آسمان پر خدا کے تمام بندوں کو پہنچے گا۔ یا یہ کہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان تمام بندوں پر پہنچے گا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے

الْمَسَابِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّاسِ وَالْمَعْرُومِ فَقَالَ لَهَا فَكُلِي مَا أَكْثَرُ مَا اسْتَعِيدُ مِنَ الْمَعْرُومِ فَقَالَ إِنَّ الرَّحْبِلَ إِذَا غَرِمَ حَذَّثَ فَكَذِبَ وَإِذَا وَصَدَ أَخْلَفَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَ فِي عُرْوَةَ بِنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيدُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ۔

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحَخِيرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ دُعَاءُ أَهْمُوا بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي تَخَلَّيْتُ لَفْسِي ظُلُمًا كَثِيرًا وَكَأَنِّي أَخْفِرُكَ مِنَ الْإِثْمِ فَإِنَّكَ تَغْفِرُ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِندِكَ وَأَسْأَلُكَ بِكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

باب ۵۴۱ مَا يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ الشَّهَادَةِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ۔

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الزَّكَّافِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا اسَلَامًا عَلَى النَّبِيِّ مِنْ عِبَادِهِ اسَلَامًا عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا الْكَلِمَاتُ يَتَّبِعُ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اسَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اسَلَامًا مِنْ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَأَنْتُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَمَابَ كُلِّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ أَوْ مِّنَ السَّمَاءِ

وَالَّذِينَ اشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدُوا  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَنْتَخِبَ  
مِنَ الدَّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَذَعُوهُ

**باب ۵۲۲** مَنْ لَمْ يَسْجُدْ جَبْهَتَهُ وَ  
أَنْفَهُ حَتَّى مَاتَ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ آيَةُ الصُّبْحِ  
يَحْتَجُّ بِهَا الْوَحْدَانِ أَنْ لَمْ يَسْجُدْ  
الْجَبْهَةَ فِي الصَّلَاةِ

**۶۹۴** - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَجْجَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ  
سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ ذَلَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ  
وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرِ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ  
**باب ۵۲۳** التَّسْلِيمِ

**۶۹۵** - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ  
عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ  
وَمَكَثَ بَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ ابْنُ  
شِهَابٍ فَأَرَى وَاللَّهِ أَغْلَمَ أَنَّ مَكَثَهُ لَكُنْ  
نَفْذُ النِّسَاءِ قَبْلَ أَنْ يُذِرَ كَهَنَ مِنَ النِّسَاءِ  
مِنَ الْقَوْمِ

**باب ۵۲۴** يَسْلِمُ حِينَ يَسْلِمُ الْإِمَامُ  
وَكَانَ بَنُو عُمَرَ يَقُولُونَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ يَسْلِمَ مَعَهُ

**۶۹۶** - حَدَّثَنَا حَبَابُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ

سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے  
بندے اور رسول ہیں۔ اس کے بعد دعا کا اختیار ہے جو اسے پسند  
ہو اس کی دعا کرے۔

**۵۲۲** - جس نے اپنی پیشانی اور ناک (سے مٹی) نماز  
پوری کرنے تک نہیں صاف کی۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ میں نے  
حمیدی کو اس حدیث سے استدلال کرتے سنا کہ "نماز  
میں پیشانی نہ صاف کرے"

**۶۹۴** - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام  
نے یحییٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے انھوں نے  
فرمایا کہ میں نے ابوسعید خدری سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔  
مٹی کا اثر آپ کی پیشانی پر صاف ظاہر تھا۔

**۵۲۳** - سلام پھیرنا

**۶۹۵** - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے  
ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہری نے ہند بنت  
حارث کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ ام سلمہ نے فرمایا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو سلام کے ختم ہوتے ہی عورتیں کھڑی  
ہو جاتیں (باہر آنے کے لیے) پھر آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی  
دیر بٹھرتے تھے۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، واللہ اعلم!  
میرا خیال ہے کہ آپ کے بٹھرنے کی وجہ یہ تھی کہ مردوں کے  
پاؤں اٹھنے سے پہلے عورتیں جا چکیں۔

بن بن بن

**۵۲۴** - جب امام پھیرے تو مقتدی کو بھی سلام پھیرنا چاہیے  
ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو پسند کرتے تھے کہ مقتدی قنوت سلام پھیرے جب امام سلام پھیرے

**۶۹۶** - ہم سے حباب بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبد اللہ  
نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطے سے خبر دی۔ انھیں محمود  
لے دعا کی مختلف اقسام ہیں جتنی دعائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان میں سے جو چاہے کر سکتا ہے البتہ زیادہ بہتر یہ ہے  
کہ ایسی دعا کرے جو ہر طرح کی خیر و صلاح کی جامع ہو۔



بن ربیع نے انھیں عتبان بن مالک نے آپ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی پھیرا۔

۵۴۵۔ جو امام کی طرف سلام پھیرنے کو نہیں کہتے اور صرف نماز کے سلام پر اکتفا کرتے ہیں

۷۹۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ میں عمر نے زہری کے واسطے سے خبر دی کہا کہ مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی۔ وہ کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد ہیں اور آپ کا میرے گھر کے ڈول سے کلی کرنا بھی یاد ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عتبان بن مالک انصاری سے یہ حدیث سنی۔ پھر بنی سالم کے ایک شخص سے اس کی مزید تصدیق ہوئی۔ عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری آنکھ خراب ہو گئی ہے اور دربارت میں اپانی سے بھرے ہوئے نالے میرے اور قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں۔ میری یہ خواہش ہے کہ آپ غریب خانہ پر تشریف لاکر کسی ایک جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اسے اپنے نماز پڑھنے کے لیے منتخب کر لوں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں تمہاری خواہش پوری کر دوں گا صبح کو جب دن چڑھ گیا تو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ابو بکرؓ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے اذان پڑھنے کی اجازت چاہی اور میں نے دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ پوچھا کہ گھر کے کس حصہ میں نماز پڑھنا پسند کرو گے۔ ایک جگہ کی طرف جسے میں نے نماز پڑھنے کے لیے انتخاب کیا تھا۔ اشارہ کیا۔ آپ نماز کے لیے اگھرے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی پھیرا۔

مَحْمُودُ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ عُبَيْدَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ

باب ۵۴۵ مَن لَّمْ يَزِدْ السَّلَامَ عَنِ الْإِمَامِ وَالْكَفَى بِتَسْلِيمِ الصَّلَاةِ

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْرُوعُ بْنُ الذَّهَبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ رَبِيعٍ وَسَمِعَهُ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ حَبَّةَ حَبَّاءَ مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَانَ بْنَ مَالِكٍ مِنَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ أَحَدًا بَنِي سَالِمٍ قَالَ كُنْتُ أَصْبِي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَتُكْرِمُ بَصْرِي وَإِنَّ السُّيُولَ لَتُحْمَلُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَلَمَّا دُرْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بُكْيَتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا فَقَالَ أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَعَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٌ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ الْخَافُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُمْ فَعَلِمُوا عَجَلِينَ حَتَّى قَالَ أَيْنَ غُيْبُ أَنْ أَصْبِي مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ وَصَفَّقْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ

مَنْ لَمْ يَزِدْ

۱۔ جمہور فقہاء کے نزدیک نماز میں دو سلام ہیں لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے صرف ایک سلام کافی ہے اور نماز باجماعت ہو رہی ہو تو دو سلام ہونے چاہئیں۔ امام کے لیے بھی اور مقتدی کے لیے بھی۔ لیکن اگر مقتدی امام کے بالکل پیچھے ہے یعنی نہ دائیں جانب نہ بائیں جانب تو اسے تین سلام پھیرنے پڑیں گے۔ ایک دائیں طرف کے مصیبل کے لیے دوسرا بائیں طرف والوں کے لیے اور تیسرا امام کے لیے۔ گویا اس سلام میں بھی انھوں نے ملاقات کے سلام کے آداب کا لحاظ رکھا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جمہور کے مسلک کی توجہ فرمائی کر رہے ہیں۔

## باب ۵۴۶ الذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ اَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنَا اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حَيْثُ يَنْصَوِّفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَيْهِ عَهْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا اَنْصَرَفُوا بِذَلِكَ اِذَا سَمِعْتُهُ :

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَعْبُدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ الْفِضَاءَ صَلَوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ قَالَ عَلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَعْبُدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَدًا فِي مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيُّ وَاسْمُهُ مَا فِينَا :

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَ الْفَقْرَاءُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اَذْهَبْ اَهْلُ الدُّنْيَا مِنَ الْاَمْوَالِ بِالْاَسْرَاجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقْبِمِ يَصْلَوْنَ كَمَا نَفْسِي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِّنْ اَمْوَالٍ يَخْجُونَ بِهَا وَيَعْتَبِرُونَ وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِمَا اِنْ اُخَذْتُ مِنْهُمْ اَوْ سَكَنُوا مِنْهُمْ سَبَقَكُمْ وَلَكُمْ

## ۵۴۶۔ نماز کے بعد ذکر

۴۹۸۔ ہم سے اسحق بن اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے خبر دی۔ کہا کہ میں ابن جریج نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولى ابو معبد نے انھیں خبر دی اور انھیں ابن عباس نے خبر دی تھی کہ بلند آواز سے ذکر۔ نرس نماز سے فارغ ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رائج تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ذکر سن کر لوگوں کی نماز سے فراغت کو سمجھ جاتا تھا۔

۴۹۹۔ ہم سے علی بن اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابو معبد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہونے کو تکبیر کی وجہ سے سمجھ جاتا تھا۔ علی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے واسطے سے بیان کیا کہ ابو معبد ابن عباس کے موالی میں سب سے زیادہ قابل اعتماد تھے علی نے بتایا کہ ان کا نام نافذ تھا۔

۸۰۰۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معمر نے عید اللہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے سمعی نے ان سے ابو صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فقراء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ امیر و رئیس لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت کو حاصل کر لیں گے جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے روزے ہم رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں لیکن مال و دولت کی وجہ سے انھیں ہم پر فضیلت حاصل ہے کہ اس کی وجہ سے وہ حج کرتے ہیں۔ عمرہ کرتے ہیں۔ جہاد کرتے ہیں۔ اور صدقے دیتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ لو میں تمھیں ایک ایسا عمل بتاؤں

لے مختلف اوقات میں ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نماز کے اختتام پر سنتوں سے پہلے بھی بہت سے اذکار ثابت ہیں۔ ان کی تفصیل احادیث میں ملتی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان ان اذکار کو بیان کرنا چاہتے ہیں جو نماز کے اختتام پر سنت سے پہلے کیا کرتے تھے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے اختتام پر تکبیر یا ذکر بلند آواز سے کرتے تھے لیکن جہور امت کا مسلک یہ ہے کہ انھیں بلند آواز سے نہ کرنا بہتر ہے۔ دوسری احادیث جہور امت کے مسلک کی تائید کرتی ہیں اور اسی لیے ان احادیث کی بابت توجیہات بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً یہی کو تکبیر انتقالات جو نماز پڑھتے ہوئے ہوتی تھیں۔ ان کا سلسلہ جب ختم ہو جاتا تو میں سمجھتا تھا کہ نماز ختم ہو گئی وغیرہ۔

کہ اگر تم نے اس پر بلا و مست کی توجہ لوگ تم سے آگے بڑھ چکے ہیں انھیں تم پا لو گے اور تمہارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور تم سب سے اچھے ہو جاؤ گے سو ان کے جو یہی عمل شروع کر دیں۔ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) تحمید (الحمد للہ) تکبیر (اللہ اکبر) کہا کرو۔ پھر ہم میں اختلاف ہو گیا کسی نے کہا کہ ہم تسبیح تینتیس مرتبہ۔ تحمید تینتیس مرتبہ اور تکبیر چونتیس مرتبہ کہیں گے میں نے اس پر آپ سے دوبارہ رجوع کیا تو آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر کہہ کر ہر ایک ان میں تینتیس مرتبہ پڑھائے۔ ۸۰۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عبد الملک بن عمیر کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے مغیرہ بن شعبہ کے کاتب و زاد نے۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھوایا۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرمن نماز کے بعد فرماتے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جسے تو دیتا ہے اس سے روکنے والا کوئی نہیں۔ جسے تو دے دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت و مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں گے۔ شعبہ نے بھی عبد الملک کے واسطے سے اسی طرح روایت کی ہے جس نے فرمایا کہ (حدیث میں لفظ) جبکہ معنی مالدار کی ہے میں اور حکم تمام بن عمیر کے واسطے سے وہ و زاد کے واسطے سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ۵۴۴۔ سلام پھیرنے کے بعد امام، مقتدیوں کی طرف متوجہ ہوئے

وَلَمْ يَدْعُوا مَعَهُ أَحَدًا بَعْدَ كَلِمَةٍ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنَ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ سَمِعُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَأَهْلَفْنَا بَيْنَنَا وَقَالَ بَعْضُنَا سَمِعَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَدَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ حَتَّى يَكُونَ مِنْهُمْ كَلِمَةٌ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ ۸۰۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَزَادٍ كَاتِبِ الْمَغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمَلَى عَلَى الْمَغِيرَةِ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَا يَعْ لِي مَا أَعْطَيْتَ وَلَا مَعْطَى لِي مَا مَنَعْتَ وَلَا نَيْفَكَ ذَا الْحَبَةِ مِنْكَ الْحَبَدُ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ جَدَّ غَنِيٍّ وَعَنْ الْحَكَمِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ جَحِيمَةَ عَنْ دَسَادٍ بِهَذَا ۶

## باب ۵۴۴ سُبْحَانَ اللَّهِ تَسْتَقْبِلُ الْإِمَامَ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ تَنَاوَدُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ

۸۰۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو رجاء نے سمروہ بن جندب کے واسطے سے فرمایا کہ جب نماز کے بعد اگر امام اپنے گھر جانا چاہتا ہے تو گھر چلا جائے لیکن اگر مسجد میں بیٹھا چاہتا ہے تو سنت یہ ہے کہ دوسرے موجودہ لوگوں کی طرف رخ کر کے بیٹھے۔ عام طور سے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت دین کی باتیں صحابہ کو بتاتے تھے جیسا کہ اس باب کے تحت مذکورہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ دائیں یا بائیں طرف رخ کر کے بیٹھنے کا عام طور پر رواج ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ یہ سنت ہے اور مستحب جائز ضرور ہے۔ اگر امام دائیں جانب جانا چاہتا ہے تو اسی طرف کو مڑ کر چلا جائے اور اگر بائیں طرف جانا چاہتا ہے تو بائیں طرف مڑ جائے۔

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ صَلَّوْهُ أَوْ قُبِلَ عَلَيْنَا يَوْجُهُهُ :

٨٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ مَالِكِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ  
بْنِ عُثْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَئِيدِ بْنِ خَالِدٍ  
الْبَجْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكُوتَ الصُّبْحِ بِالْحَدِ يَبْتِئُ  
عَلَى أَثَرِ سَمَاءٍ كَأَنَّهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ  
أَتْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُسُونَ مَاذَا قَالَ  
رَبُّكُمْ عَنْ وَجَلٍ قَالُوا اللَّهُ وَسَأَلُوهُ أَعْلَمُ  
قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ فِي وَكَافِرٌ فَمَاذَا  
مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ  
مُؤْمِنٌ فِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ  
مُطِرْنَا بِتَوْهٍ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ فِي وَ  
مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ :

٨٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ  
 بْنَ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
 مَالِكٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ ذَاتُ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ  
 ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ  
 فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ مَدَّ صَلَاتَهُ وَرَقَدَ وَإِنَّكُمْ  
 لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمْ الصَّلَاةَ :

باب ۴۸ مَكْتُبُ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ  
الْعَلَامِ

وَقَالَ لَنَا اَدْمُحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوبَ

فاسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوتے تھے۔

۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے صالح بن کیسان نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے ان سے زید بن خالد جہنی نے۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی۔ رات کو بارش ہو چکی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہیں معلوم ہے تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں (آپ نے فرمایا کہ تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لانے والے ہوئے اور کچھ میرے منکر۔ جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر یہ ہوتی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لاتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے لیکن جس نے کہا کہ بارش فلاں اور فلاں نچھتر کی وجہ سے ہوئی ہے تو وہ میرا منکر ہے اور ستاروں پر ایمان لاتا ہے یہ

۴۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے یزید بن ہارون سے سنا۔ انھیں حمید نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز میں تاخیر فرمائی تقریباً اُسی رات تک۔ پھر باہر تشریف لائے۔ نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہوں گے لیکن تم لوگ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے وہ سب نماز ہی میں شمار ہوا۔

۵۴۸۔ سلام پھیرنے کے بعد امام کا منسلک پر  
مقرر ہوا۔

ہم سے آدم نے کہا کہ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے

۱۔ عرب ستاروں پر یقین رکھتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ بن گیا تھا کہ فطال ستارہ بارش برسات ہے اور فطال فقط سالی لانا ہے اسلام اس کا انکار کرتا ہے ستاروں کے طبعی آثار گرمی اور سردی ضرور ہیں لیکن سعادت اور خوشی میں اس کی کوئی تاثیر نہیں۔ مہربات عقل و تجربہ کے بھی خلاف ہے۔ البتہ جس طرح موسم برسات میں بارش ہوتی ہے اور عام طور سے لوگ بعض شواہد سے یہ سمجھ جاتے ہیں کہ اب بارش ہوگی۔ اسی طرح بعض ستاروں کے طلوع سے بھی بارش کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے لیکن دوسرے موسمی آثار کی طرح یہ بھی کوئی قابل یقین چیز نہیں ہے۔ :

عَنْ تَابِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي  
مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرَسِيَّةَ  
وَفَعَلَهُ النَّاسُ وَمِنْ كَرَمِنَ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَفَعَهُ لَا يَطْلُعُ إِلَّا مَامُ فِي مَكَانِهِ وَ  
لَمْ يَصُحَّ

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَيْلِيدُ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ  
الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدِ ابْنَتِ الْحَارِثِ عَنْ  
أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
إِذَا سَلَّمَ مِثْلَكَ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَالَ ابْنُ  
شِهَابٍ فَذَرْنِي وَاللَّهِ أَعْلَمُ نَكَّى يَنْقُذُ مَنْ  
يَنْصُرُ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا  
تَابِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا ثُنَيْ حِجْفَرُ بْنُ رَيْحَةَ  
أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيَّ قَالَ حَدَّثَنَا هِنْدُ  
ابْنَتُ الْحَارِثِ الْفَرَسِيَّةُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا  
قَالَتْ كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصُرُ النِّسَاءَ فَيَذُلُّ خُلْدَ  
مِثْلَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصُرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنَا هِنْدُ الْفَرَسِيَّةُ  
وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا هِنْدُ الْفَرَسِيَّةُ وَقَالَ  
الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ هِنْدَ ابْنَتَ  
الْحَارِثِ الْفَرَسِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ مَجْدٍ

ایوب نے ان سے نافع نے۔ فرمایا کہ ابن عمر (نفل) اسی  
جگہ پڑھتے تھے جس جگہ فرض پڑھتے۔ قاسم بن محمد بن ابی  
بکر نے بھی اسی طرح کیا۔ ابورویہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً  
منقول ہے کہ امام اپنی (فرض) پڑھنے کی جگہ پر نفل نہ  
پڑھے لیکن یہ صحیح نہیں،

۸۰۵۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی انھوں  
نے کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہری  
نے ہند بنت حارث کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو کچھ دیر  
اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا واللہ اعلم۔ ہم سمجھتے ہیں  
کہ یہ طریض عمل آپ اس لیے اختیار کرتے تھے تاکہ عورتیں پہلے جلی  
جائیں۔ ابن مریم نے کہا کہ میں نافع بن یزید نے خبر دی کہا کہ مجھ سے  
جعفر بن ریحہ نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ نے  
انھیں لکھا کہ مجھ سے ہند بنت حارث فراسیہ نے حدیث بیان کی  
اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے  
ہند ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تمیذ تھیں۔ انھوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو عورتیں جانے لگتیں اور نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کاٹھنے سے پہلے اپنے گھروں میں داخل ہو جکی برتیں۔ اور  
ابن وہب نے یونس کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے  
ابن شہاب نے اور انھیں ہند بنت حارث فراسیہ نے خبر دی،  
اور عثمان بن عمر نے بیان کیا کہ میں یونس نے زہری کے واسطے سے  
خبر دی انھوں نے کہا کہ مجھ سے ہند قریشیہ نے حدیث بیان کی۔ زہری  
نے کہا کہ مجھے زہری نے خبر دی کہ ہند بنت حارث قریشیہ نے انھیں خبر  
دی۔ آپ بزرگہ کے حلیف معبد بن مقداد کی بیوی تھیں، اور

امام انصاری صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سلسلہ میں عام طریقہ یہ تھا کہ فرض کے بعد جب نماز کے لیے آتی ہوئی عورتیں سجدے کے دروازے سے باہر جا چکی ہوں تو آپ  
مسجد میں ٹھہرے بغیر گھر تشریف لاتے اور سنتیں پڑھتے تھے۔ اس باب میں مصنف علیہ الرحمۃ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جہاں فرض پڑھی گئی وہیں پر نفل بھی  
پڑھی جاسکتی ہے۔ حنفیہ کے یہاں مستحب یہ ہے کہ فرض پڑھنے کی جگہ سے ہٹ کر نفل پڑھی جائے حنفیہ کے مسلک کی نائید میں بکثرت احادیث  
موجود ہیں مثلاً مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حکم تھا کہ ایک نماز کے بعد فوراً دوسری نماز شروع کر دیں۔ یہ بات چیت  
کر لیا کریں ورنہ وہاں سے ہٹ کر پڑھیں۔ اس لیے سنت یہ ہے کہ دو نمازوں میں فصل ہو خواہ بات چیت کے ذریعے یا جگہ تبدیل کر کے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج و مطہرات کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور شعیب نے زہری کے واسطے سے کہا کہ مجھ سے ہند قرشی نے حدیث بیان کی اور ابن ابی معین نے زہری کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ہند فراسیہ نے بیان کیا۔ لیث نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے قریش کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا۔

۵۴۹۔ جس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور پھر کوئی ضرورت

یا دکانی تو صفوں کو چھرتا ہوا باہر آیا۔

۸۰۶۔ ہم سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے عمر بن سعید کے واسطے سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ مجھے ابن ابی علیک نے خبر دی۔ ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک مرتبہ عصر کی نماز پڑھی سلام پھیرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھڑے ہوئے اور صفوں کو چھرتے ہوئے آپ کسی زوجہ مطہرہ کے گھر کے حجرہ کی طرف گئے تو آپ کی اس تیزی کی وجہ سے گھبرا گئے تھے چنانچہ آپ جب باہر تشریف لائے اور سرعت کی وجہ سے لوگوں کی حیرت کو محسوس کیا تو فرمایا کہ ہمارے پاس ایک سونے کا ڈالا (تقسیم کرنے سے) بچ گیا تھا اس لیے میں نے پسند نہیں کیا کہ اللہ کی طرف تو جسے وہ مانع ہے چنانچہ میں نے اس کی تقسیم کا حکم دے دیا ہے۔

۵۵۰۔ دائیں طرف اور بائیں طرف و نماز سے

فارغ ہونے کے بعد اوجانا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں

دونوں طرف مڑتے تھے۔ اگر کوئی دائیں طرف

قصداً مڑتا تھا تو اسے پسند نہیں کرتے

تھے یا

بَابُ ۵۴۹ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَدَاكَرَ حَاجَتَهُ فَتَخَطَّاهُمْ  
۸۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْبَةَ قَالَ مَكَلْتُ وَسَاءَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصَى  
فَسَلَّمَ فَقَامَ مُسَدِّدًا فَتَخَطَّاهُمْ رَقَابَ النَّاسِ إِلَى  
بَعْضِ حُجُرِ نِسَائِهِمْ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ  
فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجَبُوا مِنْ  
سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ سُبُحًا مِنْ عِبْدِنَا  
فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِمْ :

بَابُ ۵۵۰ الْإِفْتَالُ وَالْإِنْخِرَافُ عَنِ

الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ

وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْفَتِلُ عَنْ

يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَيَعِيبُ عَلَى مَنْ

يَتَوَخَّى أَوْ مَنْ تَعَمَّدَ الْإِفْتَالَ عَنْ

يَمِينِهِ۔

۱۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقدمہ سند کے ان مختلف طریقوں کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ ہند کا نسب بیان کرنے میں راویوں کا اختلاف ہے۔ بعض روایت قریش کی طرف نسبت کر کے قریشی کہتے ہیں اور بعض بنی فراس کی طرف منسوب کر کے فراسیہ کہتے ہیں۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں میں تطبیق دینے کے لیے ایک طویل محاکرہ کیا ہے۔ منبع الباری جلد ۲ ص ۱۲۸۔ علامہ ابو رشاد صاحب کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ممکن ہے نسب بناء ہونے فراس سے ہوں اور قریش سے بھی موالاة کا تعلق ہو یا اس کے برعکس ہو۔ ۲۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد (یعنی آئندہ مطہر پر)

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْأَسَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ بِالشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَدْرِي أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ فَقَدْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا أَنْ يَنْصَرِفَ عَنْ يَسَارِهِ ۖ

باب ۵۵ مَا جَاءَ فِي الثَّوْمِ الْبَيْتِ وَالْبَصْلِ وَالنَّكَاحَاتِ

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ الثَّوْمَ أَوْ الْبَصَلَ مِنَ الْجَوْعِ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا تَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ حَازِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَرِيْبُ الثَّوْمَ فَلَا بُعْثَانَا فِي مَسْجِدِنَا قُلْتُ مَا يَجِئُ بِهِ قَالَ مَا أَرَاكَ نَبِيًّا إِلَّا نَبِيًّا وَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ يَزِيدَ هَذَا ابْنُ جُرَيْجٍ إِلَّا نَسْنَهُ ۖ

۸۰۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ بن سلیمان کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عمارہ بن عبد اللہ نے ان سے اسود نے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھی شیطان کو نہ دے اس طرح کہ داہنی طرف سے اپنے لیے لوٹنا ضروری سمجھ لے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بائیں طرف لوٹتے دیکھا۔

۵۵۔ لہسن، پیاز اور گندنے کے متعلق

روایات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے لہسن یا پیاز جھوک یا اس کے علاوہ کسی وجہ سے کھائی ہو تو مسجد میں نہ آنا چاہیے۔

۸۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہا کہ میں نے حازم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ دو چیزیں کھائے آپ کی مراد لہسن سے تھی، تو اسے ہماری مسجد میں نہ آنا چاہیئے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کی مراد اس سے کیا تھی انھوں نے جواب دیا کہ آپ کی مراد صرف کچے لہسن سے تھی۔ محمد بن یزید نے ابن جریج کے واسطے سے (الانہ کے بجائے) الانثرہ نقل کیا ہے (یعنی آپ کی مراد صرف لہسن کی بدبو سے تھی) ۵

مستحق ذکر غیر مسلم، گھر جانے کے لیے جہ سے سہولت ہو جاسکتا ہے اس کے لیے داہنے اور بائیں کی کوئی قید نہیں۔ ازدواج مطہرات کے مجھے چونکہ بائیں طرف تھے اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بائیں طرف نماز سے فارغ ہونے کے بعد جاتے تھے۔ آپ کو اسی میں سہولت تھی اس لیے اس عمل سے احتساب یا سنیت ثابت نہیں ہو سکتی۔

(صفحہ ۱۷۱) اسے کسی بھی بدبو دار چیز کو مسجد میں لے جانا یا اس کے استعمال کے بعد مسجد میں جانا مکروہ ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ لوگ اس کی بدبو سے تکلیف ادا ذیت محسوس کریں گے اور پھر مسجد ایک پاک اور مقدس جگہ ہے یہاں خدا کا ذکر ہوتا ہے چنانچہ ایسے کسی بھی شخص سے اگر لوگ بدبو محسوس کرنے لگیں تو مسجد سے اسے باہر کر دینا جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدبو دار چیز استعمال کے بعد مسجد میں جانے کی کراہت بہت زیادہ ہے لہسن وغیرہ کا استعمال حال ہے لیکن نماز اور ذکر کے اوقات میں مکروہ ہے اور اگر انھیں اس طرح استعمال کیا جائے کہ ان کی بدبو جاتی رہے تو ان کے استعمال کے بعد ذکر کرنا نماز پڑھنا یا مسجد میں جانا مکروہ نہیں ہے۔ کیونکہ کراہت کی حواصل وجہ تھی وہ ختم ہو گئی۔ اسلام میں عبادت اور ذکر اللہ کے لیے بہت زیادہ طہارت اور پاکیزگی کا خیال رکھا گیا ہے اور ان مواقع پر اس کا اہتمام زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیئے کہ آدمی ہر حیثیت سے طہر اور پاک ہو۔ حدیث میں ہے کہ صبح اٹھنے کے بعد منہ اچھی طرح صاف کر لیا کر کوئی ذکر اللہ کے ایک ایک کلمہ کو لکھ اپنے پیٹ میں رکھ لیتے ہیں۔ اس سے ذکر اللہ کی عظمت اور اس کی تقدیس کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةٍ  
خَبِرَ مَنْ أَعْلَنَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي  
الشَّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَهُ نَاهٍ

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَهَبَ  
عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثَوْمًا أَوْ  
بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَه  
لِيَقْعُدَ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَقْبَى يَقْدِرُ بِرَيْبِهِ خُضِرَاتٍ مَن يَقُولُ فَوْحِبًا لَهَا  
وَيُحِبُّهَا فَخُضِرَاتُهَا فِيهَا مِنَ النَّبُولِ فَقَالَ  
فَرَبُّهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَاسَةُ الْه  
كَبْرَةٍ أَصْلَحَهَا فَقَالَ كُلُّ مَا فِيهِ أَنَا حِمٌّ مَن لَدَى  
نَنَا حِمٌّ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَالٍ عَنْ وَهْبٍ أُنْقِي  
بِبَدْرِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خُضِرَاتٌ  
وَلَمْ يَنْ كُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ ثَوْبَانَ قِصَّةَ  
الْعُرْمَةِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي  
الْحَدِيثِ

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَسْبَنَ مَالِ بْنِ  
مَا سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ  
فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ  
الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ أَوْ لَا يَصِلَنَّ مَحَلَّاهُ

۸۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے سعید اللہ  
کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ  
عنه کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ  
خبیر کے موقع پر کہا تھا کہ جو شخص اس درخت یعنی لہسن کو کھائے  
بھونے ہو اسے ہماری مسجد میں نہ آنا چاہیئے۔

۸۱۰۔ ہم سے سعید ابن عفیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن  
وہب نے یونس کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب  
نے کہ عطاء جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے، ہونے ہو تو اسے ہم سے دور  
رہنا چاہیئے یا (یہ کہا کہ) ہماری مسجد سے دور رہنا چاہیئے اور گھر  
ہی میں رہنا چاہیئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہانڈی  
لائی گئی جس میں مختلف قسم کی ترکاریاں تھیں۔ آپ نے اس میں بو  
محسوس کی اور اس کے متعلق دریافت کیا۔ اس سالن میں جتنی ترکاریاں  
ڈالی گئی تھیں وہ آپ کو بتا دی گئیں بعض صحابہ موجود تھے۔ آپ نے  
فرمایا کہ ان کی طرف یہ سالن بڑھا دو آپ نے اسے کھانا پسند نہیں فرمایا  
اور فرمایا کہ تم لوگ کھاؤ۔ میری جن سے سرگوشی رہتی ہے تمہاری نہیں رہتی  
احمد بن صالح نے ابن وہب کے واسطے سے نقل کیا ہے۔ کہ سہمی آپ  
کی خدمت میں لائی گئی تھی ابن وہب نے کہا کہ سہمی جس میں ترکاریاں تھیں لیٹ اؤ  
ابو صفوان نے یونس سے روایت میں ہانڈی کا قصہ نہیں بیان کیا ہے۔ اب میں نہیں  
کہہ سکتا کہ یہ ٹکڑا خود زہری کا قول ہے یا حدیث میں داخل ہے۔

۸۱۱۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الوارث نے حدیث  
بیان کی۔ ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک رضی اللہ  
عنه سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
لہسن کے متعلق کیا سنا ہے! انھوں نے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ اس درخت کو کھانے کے  
بعد کوئی ہمارے قریب آئے یا یہ فرمایا کہ ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

لے ملا مانگ سے ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ کی خدمت میں اسی طرح کا ایک سالن پیش کیا گیا: جب آپ نے بدبو محسوس کی تو کھانے سے  
انکار کیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کھانے کی وجہ کیا ہے تو فرمایا کہ اللہ کے ملائکے سے مجھے شرم آتی ہے اور یہ حرام نہیں ہے۔ ابن خرم نے بدبو دار ترکاریوں  
کا کھانا بغیر بدبو کے ازالہ کے حرام کھایا ہے کیونکہ یہ جماعت سے سالن میں اور جماعت ان کے نزدیک فرض میں ہے۔ ابن ظاہر سے کہ ان واضح احادیث کی  
موجودگی میں کہ آپ نے خود فرمایا کہ یہ حرام نہیں ہیں اور آپ کے دور میں عام طور سے یہ ترکاریاں کھائی جاتی رہیں ان کی حرمت کو کس طرح تسلیم کیا جاسکتا ہے۔



**باب ۵۵۲** وَضُوءُ الصَّبِيَّانِ مَتَى يَجِبُ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَالظُّهُورُ وَكُنُوزُهُمُ الْجَمَاعَةُ وَالْيَتِيمَانِ وَالْجَنَائِزُ وَصَفْوُهُمْ

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا ثُنَىُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدُسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَبَرٍ مَنُوبٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفَّوْا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو وَمَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثُنَىُّ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُخْتَلِمٍ

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو قَالَ أَخْبَرَنِي كُزَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيُوتَةٌ لَيْلَةٌ فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۵۵۲۔ بچوں کی وضوء۔ ان پر غسل اور وضوء کہ ضروری ہوگی، جماعت، یتیمین، جنازوں میں ان کی شرکت اور ان کی صف بندی سے متعلق احادیث

۸۱۲۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عندس نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان الشیبانی سے سنا، انھوں نے شعبی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جو ایک مرتبہ انبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ٹوٹی ہوئی قبر سے گزر رہے تھے وہاں انھوں نے صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ لوگ آپ کی اقتداء میں صف بستہ تھے میں نے پوچھا کہ ابو عمرو آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ

۸۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے صفوان بن سلیم نے عطاء کے واسطے حدیث بیان کی ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ کے لیے غسل ضروری ہے

۸۱۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے واسطے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے کرب نے خبر دی ابن عباس کے واسطے سے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ایک رات میں اپنی خالہ میونہ رضی اللہ عنہا

۱۔ بچے ان میں سے کسی بھی چیز کے مکلف نہیں۔ بالغ ہونے کے بعد جب تمام احکام ان پر نافذ ہوں گے جب ہی وہ ان چیزوں کے بھی مکلف ہوں گے۔ البتہ عادت ڈالنے کے لیے نابالغی کے زمانے سے ہی ان باتوں پر ان سے عمل کر دانا شروع کر دینا چاہیے۔

۲۔ جیسا کہ دوسری احادیث میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس وقت تک نابالغ تھے اور آپ نے بھی دوسرے صحابہ کے ساتھ نماز میں شرکت کی حتیٰ اس سے نافرمانی میں نماز پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

۳۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں جمعہ کا غسل واجب ہے حنفیہ کے نزدیک یہ سنت ہے لیکن بعض صورتوں میں ان کے نزدیک بھی واجب ہے یعنی جب کسی کے جسم میں پسینہ وغیرہ کی وجہ سے بدبو پیدا ہوگئی ہو اور وہام لوگوں کو اس بدبو سے تکلیف پہنچے تو غسل واجب ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ لوگوں کے پاس ابتداء اسلام میں کپڑے بہت کم تھے اس لیے کام کرنے میں پسینہ کی وجہ سے کپڑوں میں بدبو پیدا ہو جاتی تھی اور اسی بدبو کو دور کرنے کے لیے اس دور میں جمعہ کے دن غسل واجب تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وسعت دی تو یہ وجہ باقی نہیں رہا اس سے معلوم ہوا کہ اصل وجہ وجوب بدبو سے لوگوں کی اذیت تھی اس لیے اب بھی ایسے افراد پر غسل واجب ہوگا جن کے کپڑے یا پسینے کی بدبو سے لوگ اذیت محسوس کریں غسل صرف بالغ پر واجب ہوتا ہے اسی کو بیان کرنے کے لیے یہ حدیث یہاں لائے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَيْءٍ مُمْلَقٍ  
 وَتَوَضَّأَ خَفِيفًا تَخَفَّفَهُ عَمَّا وَوَقَّعَ لِقَائَهُ جَدًّا  
 ثُمَّ قَامَ بِصَلَاتِهِ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ لِحَاقِ مَسَا  
 تَوْضًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَخَوَّلَنِي  
 فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ مَلَى مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ  
 اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ فَأَنَامَ الْمَنَادُ دُعَاؤُهُ  
 بِالصَّلَاةِ فَنَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ  
 يَتَوَضَّأْ فَنَا لِعَمْرٍو إِنْ نَا سَأَلْتُهُ لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ مَرَّعَيْنَهُ وَلَا يَنَامُ  
 قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٍو سَمِعْتُ هُبَيْدَ بْنَ عَمْرٍو  
 يَقُولُ إِنْ رَأَوْا إِلَّا نَبِيًّا وَحَىٰ ثُمَّ قَرَأَ إِنْ  
 أَشَىٰ فِي الْمَنَامِ إِلَىٰ أَذْهَبَتْ ۚ

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
 إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
 مَالِكٍ أَنَّ حَبَابَةَ مَلِيكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَعَامٍ مَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ  
 فَقَالَ قَوْمٌ فَلِمَ مَلَىٰ بِكُمْ فَقُمْتُ إِلَىٰ حَصْبِي  
 لَنَا قِدَا سَوْدٌ مِنْ طَوْلٍ مَا لَيْسَ فَفَقَعْتُهُ بِمَاءٍ  
 فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبَيْتُ  
 مَعِي وَالصُّجُورُ مِنْ وَرَائِي مَا فَعَلْتُ بِهَا ذِكْرًا كَثِيرًا ۚ

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ  
 ذَاكِبًا عَلَىٰ جَمْرَاتٍ وَأَنَا نَوْمٌ فَذُنَا هَذَتْ  
 الرُّحْلَتَانِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے یہاں سویا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سو گئے۔ پھر رات کے ایک  
 حصہ میں آپ اٹھے اور ایک لٹکی ہوئی مشک سے ہلکی سی وضو کی عمرو  
 درادی حدیث اس وضو کو بہت ہی خفیف اور معمولی بتاتے تھے۔ پھر  
 آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اس کے بعد میں نے بھی اٹھ کر  
 اسی طرح وضو کی، جیسے آپ نے کی تھی اور آپ کے بائیں طرف اگر  
 کھڑا ہو گیا لیکن آپ نے مجھے دامنہ طرف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی  
 دیر چاہا آپ نماز پڑھتے رہے پھر لیٹ کر سو گئے اور سانس لینے لگے۔  
 آخر مؤذن نے اگر آپ کو نماز کی اطلاع دی اور آپ ان کے ساتھ نماز کے  
 لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے (سنی) وضو کئے بغیر نماز پڑھائی ہم نے  
 عمرو سے کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ (سوئے وقت) آپ کی (صرف)  
 آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل بیدار رہتا تھا۔ عمرو نے جواب دیا کہ میں نے  
 عبید بن عمیر سے سنا ہے کہ انبیاء کے خواب بھی وحی ہیں پھر اس آیت کی تلاوت  
 کی (توجہ) میں نے خواب دیکھا ہے کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔

۸۱۵۔ ہم سے اسمعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے اسحق  
 بن عبد اللہ ابن ابی طلحہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے انس  
 بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی دادی ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جسے انھوں نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ  
 نے کھا تا تناول فرمایا اور پھر فرمایا کہ چلو میں تمہیں نماز پڑھا دوں۔ ہمارے یہاں  
 ایک چٹائی تھی جو پرانی ہوئے کی وجہ سے سیاہ ہو گئی تھی میں نے اسے پانی سے  
 صاف کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور پیچھے میرے  
 ساتھ تیمیم کرنا اور میری بولڈھی دلوئی ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔

۸۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان  
 سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ان سے عبد اللہ  
 بن عباس نے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک گدھی پر سوار آیا۔ ابھی میں بئرش کے  
 قریب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں کو دوبار کے علاوہ کسی  
 چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں نصف کے ایک حصہ کے آگے

۱۔ حدیث سے بھی گزر چکی ہے۔ یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نیم کے لفظ سے بچھین سمجھ میں آتا ہے کہ بکواسی کو نیم  
 نہیں کہیں گے۔ گویا ایک بیجا جماعت میں شریک ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کسی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

سے گذر کر اترا۔ گدھی چرنے کے لیے چھوڑ دی خود صفت میں شامل ہو گیا اور اس بات پر کسی نے ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا۔ حالات میں مبالغہ تھا،

پیر ۳۰

۸۱۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے عروہ بن زہری نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں تاخیر کی اور عیاش نے ہم سے عبدالاعلیٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے معمر نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں ایک مرتبہ تاخیر کی۔ بیان تک کہ عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے۔ انھوں نے فرمایا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ روئے زمین پر تھا بے سوا اور کوئی اس نماز کو نہیں پڑھتا اور اس زمانہ میں مدینہ والوں کے سوا اور کوئی نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتا تھا۔

۸۱۸۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن عابس نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے ایک شخص نے یہ پوچھا تھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ عید گاہ گئے تھے۔ ابن عباس نے فرمایا کہ ہاں اور جبنا میں گھر تھا اگر آپ کے دل میں میری قدر نہ ہوتی تو میں آپ کے ساتھ جانا سکتا تھا۔ کثیر بن صلت کے مکان کے پاس جو نشان ہے وہاں آپ تشریف لائے گئے تھے۔ آپ نے خطبہ دیا۔ پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لائے اور انھیں بھی دعاؤں کی۔ آپ نے ان سے صدقہ کرنے کے لیے کہا جب عورتوں نے اپنے زیورات اتار کر ہلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے شروع کر دیئے۔ آخر ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم ہلال رضی اللہ عنہ کی طرح تشریف لائے

۵۵۳۔ رات کے وقت اور صبح اندھیرے میں عورتوں کا

يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمَنْىَ إِلَى غَيْرِهَا، اِرْفَزَتْ بَيْنِي  
بَدَنِي بَعْضَ الصَّفِّ فَتَرْتُ وَأَرْسَلْتُ إِلَيْكَ  
مَدْنَةً وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يَسْكُرْ ذَلِكَ  
عَنِّي أَحَدٌ

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ  
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْطَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَائِمَ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَشَالٍ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ أَعْطَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاَهُ مُرْقَدٌ نَامَ النَّبِيُّ وَ  
الصَّبِيَّانِ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الدَّرَجِ  
يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ عِنْدَكَ كَذَا وَكَذَا يَكُنْ أَحَدٌ  
يَوْمَئِذٍ يُصَلِّي عِنْدَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ  
شَهِدْتُ الْخُرُوجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَ لَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُ  
يَعْنِي مِنْ صُغْرِهِ إِلَى الْعِلْمِ الَّذِي عِنْدَ ذَاكَ كَثِيرٌ  
بَنِي الصَّلَاتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَقَى النَّبَاءَ فَوَعظَهُمْ  
وَذَكَرَهُمْ وَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَقْضُوا فَنُفِخَ بِالنَّافِثَةِ  
الْمَرْقُومَةِ فَهَوَى بِمِدَّهَا إِلَى حُلِيِّهَا سَلَفِي رَفِي  
لَوْ بَدَلْتُ ثُمَّ أَقَى هُوَ وَ بَدَلُ الْبَيْتِ

باب ۵۵۳ خُرُوجُ النَّبِيِّ إِلَى الْمَسَاجِدِ اللَّيْلِ

۱۵۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس وقت عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے بچے بھی آتے رہے ہوں گے۔ جمعیۃ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورتیں اور بچے سو گئے۔

مسجد میں آنا۔

۸۱۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہ کابہ میں شعبیہ نے زہری کے واسطے سے خبر دی کہ کابہ کے مجھے عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز میں اتنی تاخیر کی کہ عمر رضی اللہ عنہ کو کہنا پڑا کہ عورتیں اور بچے سو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ روئے زمین پر اس نماز کا ستارے سوا اور کوئی انشاء نہیں کرتا۔ اس وقت تک مدینہ کے سوا اور کہیں نماز (باجائز) نہیں پڑھی جاتی تھی۔ اور یہاں عشاء کی نماز شفق ڈوبنے کے بعد سے رات کی پہلی تہائی تک پڑھی جاتی تھی۔

۸۲۰۔ ہم سے عید اللہ بن موسیٰ نے حنظلہ کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے سالم بن عبد اللہ نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ اگر تمھاری بیویاں تم سے رات میں مسجد آنے کی اجازت مانگیں تو تم لوگ انھیں اس کی اجازت دے دیا کرو اس روایت کی متابعت شعبیہ نے اعش کے واسطے سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

۸۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہ کابہ کے ہم سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی کہ کابہ میں یونس نے زہری کے واسطے سے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے مہذبیت حارث نے زہری کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زویہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عورتیں فرض نماز سے سلام پھیرنے کے فوراً بعد (باہر آنے کے لیے) اٹھ جاتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مرد نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہتے۔ جب تک اللہ چاہتا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تو دوسرے مرد بھی اٹھتے تھے۔

۸۲۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ح اور ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے خبر دی، انھیں عروہ بنت عبد الرحمن نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح

وَالْفُلَسِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهَيْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ عَنِّي نَادَاةً عُمَرَاوَالنَّبَا وَمَوَاصِبِيَانُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُ هَا أَحَدٌ عِبْرَتُكُمْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِينَ وَلَا يَصَلِّي تَوَمِيذٌ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ وَكَانُوا يَصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فَيَتَأَمَّنُونَ أَنْ يَغِيبَ الشَّمْسُ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ۖ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاءُ وَكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا نَزَلْتُمُ الْبَيْتَ شَعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ ۸۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهَيْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي هُبَيْرُ بْنُ الْمُبَارَبِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا إِذَا اسْتَلَمْنَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَا وَثَبَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ ۖ ۸۲۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ

کی نماز پڑھنے کے بعد عورتیں چادریں لپیٹ کر اپنے گھروں کو واپس جاتی تھیں۔ اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

۸۲۳۔ ہم سے محمد بن مسکین نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے بشر بن بکر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں اوزاعی نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ انصاری نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں۔ میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز طویل کروں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز اس خیال سے مختصر کر دیتا ہوں کہ مال پر بچے کا رونے کا مذاق گذر رہا ہوگا۔

۸۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے خبر دی ان سے عمرہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ انہوں نے فرمایا کہ آج عورتوں میں جو نئی باتیں پیدا ہو گئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ لیتے تو انہیں مجھ میں آنے سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا میں نے پوچھا، اچھا بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ ہاں۔

۵۵۴۔ نماز میں عورتیں مردوں کے پیچھے

۸۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزاع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے منذ بنت حادث نے ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرنے ہی عورتیں اٹھ جاتی تھیں اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹھہرے رہتے تھے۔ زہری نے فرمایا کہ واللہ اعلم یہ اس لیے تھا تاکہ عورتیں مردوں سے پہلے چلی جائیں۔

۵۵۵۔ بن بن

۸۲۶۔ ہم سے ابن نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عبید نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسحق نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کے گھر نماز پڑھائی۔ میں اور یتیم آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور ام سلمہ (دواوی) رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں۔

اللہ مَلَأَ اللَّهُ مَلِكِيهِ وَسَلَّمَ لِيُعَلِّي الصُّبْحَ  
فَيَنْصَرِفَ النِّسَاءُ مُتَلَقِّعَاتٍ بِمِرْدُطِهِنَّ  
مَا يُعْرِضْنَ مِنَ الْغَلَسِ ۝

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَذْنَعِي قَالَ حَدَّثَنِي  
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ  
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَوْهُ قَوْمٌ إِلَى الصَّلَاةِ  
وَأَنَا أَسِيدُ أَنْ أَطْلُوعَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بَكَاءَ الصِّبْيِ  
فَأَتَجَوَّزُ فِي مَهْلُوقِي كَرَاهِيَةٍ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ ۝  
۸۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
عَاصِمَةَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنْعَهُنَّ  
الْمَسْجِدَ كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ  
لِعُمَرَ ۝ أَوْ مَنَعْنَ قَالَتْ نَعَمْ ۝

باب ۵۵۴ من صلوٰۃ النساء وخلف الرجال  
۸۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَاعٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ  
الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ  
حَتَّى يَقْعَنِي تَسْلِيمُهُ وَيَمُكُّهُ هُوَ فِي مَقَامِهِ  
فَيَسِيرُ أَوَّلًا أَنْ يَقُومَ قَالَ نَدَى وَاللَّهِ أَهْلَهُ  
أَنْ ذَلِكَ بَلَى تَفَرَّقَتِ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ  
يَذْرُكَهُنَّ مِنَ الرِّجَالِ ۝

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُمَيْرَةُ عَنْ اسْتَعْقٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقُمْتُ وَبَيْنَهُنَّ  
خَلْفَةٌ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَانَا ۝

۵۵۵۔ عورتیں صبح کی نماز میں جلدی واپس چلی جائیں

اور مسجد میں کم ٹھہریں

۸۲۷۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سعید بن منصور نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے طلحہ بن عبد الرحمن بن قاسم کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں اندھیرے پڑھتے تھے۔ مسلمان عورتیں جب (نماز پڑھ کر) واپس برتیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں پاتا تھا۔ یا (کہا کہ) بعض عورتیں بعض کو پہچان نہیں پاتی تھیں یہ

۵۵۶۔ مسجد میں جانے کے لیے عورت اپنے شوہر

سے اجازت لے گی۔

۸۲۸۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے ان سے ان کے والد نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ جب کسی سے اس کی بیوی نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں آئے گی، اجازت مانگے تو شوہر کو روکنا چاہیے۔

## جمعہ کے مسائل

۵۵۷۔ جمعہ کی فرضیت

خداوند تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ ”جمعہ کے دن جب نماز کے لیے پکارا جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو“ اور خرید و فروخت چھوڑ دو کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم کچھ جاننے ہو“ (آیت میں) فاسعوا فامضوا کے معنی میں ہے۔

باب ۵۵۵ شُرُوعُ انْفِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةُ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ يَغْلِسُ فَيَنْصُفُ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ لَا يُعَدُّنَّ مِنَ الْغُلَسِ أَوْ لَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا

باب ۵۵۶ اسْتِئْذَانُ الْمَرْأَةِ رَوْحَهَا بِالْخَمْرِ وَجَمْعُهَا إِلَى الْمَسْجِدِ

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنْتِ امْرَأًا أَحَدًا كَرِهَ فَلَا يَمْنَعُهَا

## کتاب الجمعة

باب ۵۵۷ فَرَضُ الْجُمُعَةِ

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا نَادَى لِلْمَلَائِكَةِ مِنْ تَحْتِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَاسْعَوْا فَامْضُوا

۱۔ چونکہ نماز ختم ہوتے ہی عورتیں واپس ہوجاتی تھیں اور مسجد میں نماز کے بعد ٹھہرتی نہیں تھیں اس لیے ان کی واپسی کے وقت بھی اتنا اندھیرا رہتا تھا کہ ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتی تھیں لیکن مردوں کا حال اس سے مختلف تھا اور وہ فجر کے بعد عام طور پر نماز کے بعد مسجد میں کچھ دیر کے لیے ٹھہرتے تھے اس سے پہلے متعدد احادیث میں عورتوں کا نماز ختم ہوتے ہی مسجد سے چل پڑنے کا ذکر آچکا ہے۔

۲۔ ”جمعہ“ اس مجلس کی یاد ہے جو آخرت میں بڑا کرے گی اور جس میں مؤمنین، انبیاء اور صدیقین اپنی منزلوں میں جمع ہوا کریں گے اس دن خداوند قدوس کی رویت بھی انہیں حاصل ہوگی رشتہ کا دن یہودیوں کا اور دو شنبہ نصاریٰ کا ”جمعہ“ ہے۔ دنوں کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے جمعہ جس دن پڑتا ہے ایک ہفتہ میں یہی دن اہل کتاب کی تعظیم کا بھی دن تھا لیکن ان کی تحریف کے بعد یہ دن شنبہ اور دو شنبہ ہو گئے ”سبت“ جس کے معنی (یعنی آئندہ صفر پر)

۸۲۹۔ مَا تَنَاسَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْمَرِيِّ مَوْلَى رِبْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُرْوَى أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنَعُ الْآخِرُ وَنَسَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيَدِ أَنْهَهُمْ أَوْ نَوَا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هَذَا أَيُّهُمْ السَّابِقُ فَرَمَ عَلَيْهِمْ مَا خَلَقُوا فِيهِ فَبِمَا آثَرَهُ لَدُنَّا نَسُّ لَنَا فِيهِ تَبَعُ الْيَهُودِ مَعَنَا إِذْ التَّمَارُ بَعْدَ عَدَا

۸۲۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں شیب نے خبر دی کہ کہا کہ ہم سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ربیع بن حارث کے مولى عبد الرحمن بن ہرمز اعرج نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم دنیا میں تمام امتوں کے بعد ہونے کے باوجود قیامت میں سب سے مقدم رہیں گے فرق صرف یہ ہے کہ انھیں کتاب ہم سے پہلے دی گئی تھی۔ یہی (جہ) ان کا بھی دن تھا جو تم پر فرض ہوا ہے لیکن ان کا اس بارے میں اختلاف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں دن بنا دیا اس لیے لوگ اس میں ہمارے تابع ہوں گے۔ یہود دوسرے دن ہوں گے اور نصاریٰ تیسرے دن لے

باب ۵۵۸ فضل الفطر یوم الجمعة وکل علی الصبی سبعة یوم الجمعة وعلی النساء

۵۵۸۔ جمعہ کے دن غسل کی فضیلت، کیا بچے اور عورتیں بھی جمعہ میں آئیں گی؟

۴۴۴

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةُ فَلْيَغْتَسِلْ ۚ ۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ سَلَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۸۳۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطے سے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

۸۳۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے جویریہ نے مالک کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے زہری

(بقیہ صفحہ گذشتہ) عربی میں شنبہ کے ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں یہ لفظ تطہیل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ توراۃ کے بعد میں نبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ ہی کو کہتے تھے۔ اس میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و السلام بنی اسرائیل کو جمعہ کے دن نصیحت کرتے تھے اور انھیں بتاتی تھیں کہ بشارت دیا کرتے تھے۔ انجیل میں ہے کہ بنی اسرائیل نے ایک شخص کو جمعرات کے دن صولی پر چڑھایا اور انھیں جلدی مارنے کی اس وجہ سے کوشش کی کہ سبت، اکادہ نہ آجائے۔ ظاہر ہے کہ جمعرات کے بعد جمعہ ہی ہوتا ہے جس کی تقدیس کو توراۃ سے بنی اسرائیل ڈر رہے تھے۔ اس سے بھی حوم ہوتا ہے کہ سبت ان کے یہاں موجودہ جمعہ کے لیے ہی استعمال ہوتا تھا۔

(مستحق صفحہ ہذا) اس بارے میں علامہ کا اختلاف ہے کہ بعینہ ہی جمعہ ان پر فرض ہوا تھا اور پھر انھوں نے اپنی طبیعت کے مطابق تعظیم اور عبادت کا دن خداوند تعالیٰ کی مرضی کے خلاف اختیار کیا۔ لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس کی ہدایات دے کر تعین خود ان کے اجتہاد پر چھوڑ دی گئی تھی۔ لیکن وہ صحیح تعین نہیں کر سکے۔

۱۵ عشرین دنوں اور امتوں کا حساب دینا کے حساب سے مختلف ہوگا دنیا میں پہلا دن شنبہ کا ہے اور آخری دن جمعہ ہے لیکن محشر میں معاملہ اس کے بالکل عکس ہوگا وہاں پہلا دن جمعہ کا ہوگا اس لیے امت محمدیہ کے حساب سے پہلے ہوگا اور بقیہ امتوں سے اس کے بعد۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ  
بِخَطَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَّنَّا هَذَا فِي  
الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَسُولُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ  
الَّذِينَ لَبَّيْنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَادَا عُمَرُ آتِيَهُ سَاعَةً هَذَا قَالَ إِنِّي شُغِلْتُ  
أَقْلَمُ أَتَقْلِبُ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّازِلِينَ فَكَلَّمْتُ  
أَبْرَدًا أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوءُ أَهْأُ وَفَدْتُ  
عَلَيْكَ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ ۝

۸۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ  
عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۝

### باب ۵۵۹ الطَّيِّبُ الْجُمُعَةِ

۸۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي خَبْرٍ تَابِعِيُّ بَنِي  
عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِمِ  
قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّ نَضَارًا قَالَ  
أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَسْتَنَّْ وَأَنْ يَمْسَحَ  
طَبِيبًا إِنْ وَجَدَ قَالَ عُمَرُ وَأَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّ

نے ان سے سالم بن عبد اللہ بن عمر نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ  
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے خطبہ دے رہے  
تھے کہ اتنے میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین اولین  
میں سے ایک بزرگ تشریف لائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے  
کہا کہ جناب وقت بہت گزر چکا ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں  
مشغول ہو گیا تھا اور گھر واپس آنے ہی اذان کی آواز سنی اس لیے  
میں دھڑ سے نکل آیا اور کچھ غسل اندک کر سکا حضرت عمرؓ نے فرمایا  
کہ اچھا وضو بھی۔ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
غسل کے لیے فرماتے تھے یہ

۸۳۲- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک  
نے صفوان بن سلیم کے واسطے سے خبر دی انھیں عطاء بن یسار نے انھیں  
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
جمعہ کے دن ہر بالغ کے لیے غسل ضروری ہے۔

۝ جنت ۝ جنت ۝

### ۵۵۹- جمعہ کے دن خوشبو کا استعمال

۸۳۳- ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہیں حرمی بن عمار نے  
خبر دی کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابو بکر منکدر کے واسطے سے حدیث بیان کی  
کہا کہ مجھ سے عمر بن سلیم انصاری نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا  
کہ میں شاہد ہوں کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میرے شاہد  
ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر  
بالغ پر غسل ہموک اور خوشبو لگانا، اگر میسر آ سکے ضروری ہے۔  
عمر بن سلیم نے کہا کہ غسل کے متعلق تو میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ

یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں تاخیر میں آنے پر ٹوکا۔ آپ نے غذر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں غسل بھی نہ کر سکا بلکہ صرف وضو کر کے چلا آیا ہوں۔  
اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ گویا آپ نے صرف دیر میں آنے پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ایک دوسری فضیلت غسل کو بھی چھوڑ آئے ہیں۔ اس موقع  
پر قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے غسل کے لیے پھر نہیں کہا۔ ورنہ اگر جمعہ کے دن غسل فرض با واجب ہوتا تو حضرت  
عمرؓ کو ضرور کہنا چاہیے تھا اور یہی وجہ تھی کہ دوسرے بزرگ صحابی جن کا نام دوسری روایتوں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آتا ہے نے بھی  
غسل کو ضروری نہ سمجھ کر صرف وضو پر اکتفا کیا تھا۔ ہم اس سے پہلے بھی جمعہ کے دن کے غسل پر ایک نوٹ لکھ آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ کے طرز عمل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ کے دوران امام امر و نہی کر سکتا ہے۔ لیکن عام لوگوں کو اس کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ انھیں  
خاموشی اور اطمینان کے ساتھ خطبہ سننا چاہیے۔



واجب ہے لیکن سراک اور خوشبو کا علم اللہ تعالیٰ کو زیادہ ہے کہ وہ بھی واجب میں نہیں، لیکن حدیث میں اسی طرح ہے۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ ابو بکر بن منکدر محمد بن منکدر کے بھائی ہیں۔ ان ابو بکر کا نام معلوم نہیں ابو بکر بن کنیت تھی، بکیر بن اشج۔ سعید بن ابی ہلال اور متعدد دوسرے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو بکر بھی ہے اور ابو عبد اللہ بھی۔

#### ۵۶۰۔ مہر کی فضیلت

۸۳۴۔ ہم سے ابو عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی کہ انہیں مالک نے ابو بکر بن عبد الرحمن کے مولیٰ سمی کے واسطے سے خبر دی انہیں ارباب سمان نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کر کے نماز پڑھنے جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی اگر اول وقت جامع مسجد میں پہنچا اور اگر دوسرے وقت گیا تو ایک گائے کی قربانی دی اور جو تیسرے وقت گیا گویا اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو چوتھے وقت گیا تو ایک مرغی کی قربانی دی اور اگر پانچویں وقت گیا تو ایک اندھے کی قربانی دی۔ لیکن جب امام خطبہ کے لیے باہر آجاتا ہے تو ملائکہ ذکر اللہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں یہ

ذین ذنوب

۸۶۱۔

۸۳۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہ انہیں نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک بزرگ داخل ہوئے عمر بن خطاب نے فرمایا کہ

اس حدیث میں ثواب کے پانچ درجے بیان کئے گئے ہیں۔ مجموعی حاضری کا وقت صبح ہی سے شروع ہو جاتا ہے اور سب سے پہلا ثواب اسی کو ملے گا جو صبح کے وقت جمعہ کے لیے مسجد میں آجائے۔ سلف کا اسی پر عمل تھا کہ وہ جمعہ کے دن صبح سویرے مسجد میں چلے جاتے تھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد گھر جاتے تو پھر کھانا کھاتے اور قبیلہ وغیرہ کرتے۔ دوسری احادیث میں ہے کہ جب امام خطبہ کے لیے ممبر پر آجاتا ہے تو ثواب لکھنے والے فرشتے اپنے رجسٹرول کو بند کر دیتے ہیں اور ذکر اللہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

وَاجِبٌ وَأَمَّا الْإِسْتِثْنَانُ وَالطَّبِيبُ فَأَمَّا هَذَا وَاجِبٌ هُوَ أَمَّا لَكِنْ هَذَا فِي الْحَبَابِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ وَلَمْ يَسْمَعْ أَبُو بَكْرٍ هَذَا رَوَى عَنْهُ بَكْرُ بْنُ الْأَشْجِ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ وَغَدَاةٌ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدَرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ

#### باب ۵۶۱ فضل الجمعة

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ ثَمًا قَرِيبَ مِائَةِ ذِمَّةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ ثَمًا قَرِيبَ مِائَةِ ذِمَّةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَ ثَمًا قَرِيبَ مِائَةِ ذِمَّةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ ثَمًا قَرِيبَ مِائَةِ ذِمَّةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ ثَمًا قَرِيبَ مِائَةِ ذِمَّةٍ بَيِّنَةٌ نَادَا أَمْرًا الْإِمَامُ حَضَرُوا الْمَلِكَةَ يُسْمِعُونَ الدُّعَاءَ

#### باب ۵۶۱

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عِيْنِي هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَبِيْنَا هُوَ يَنْطَلِبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ هَمْرٌ

اس حدیث میں ثواب کے پانچ درجے بیان کئے گئے ہیں۔ مجموعی حاضری کا وقت صبح ہی سے شروع ہو جاتا ہے اور سب سے پہلا ثواب اسی کو ملے گا جو صبح کے وقت جمعہ کے لیے مسجد میں آجائے۔ سلف کا اسی پر عمل تھا کہ وہ جمعہ کے دن صبح سویرے مسجد میں چلے جاتے تھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد گھر جاتے تو پھر کھانا کھاتے اور قبیلہ وغیرہ کرتے۔ دوسری احادیث میں ہے کہ جب امام خطبہ کے لیے ممبر پر آجاتا ہے تو ثواب لکھنے والے فرشتے اپنے رجسٹرول کو بند کر دیتے ہیں اور ذکر اللہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

آپ لوگ نماز کے لیے آگے میں کھڑے ہو کر تہجد میں آئے۔ آپ نے فرمایا کہ تہجد صرف اتنی ہوتی کہ اذان سنتے ہی میں نے وضو کی راہ پر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا آپ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہیں سنی ہے کہ جب کوئی جمعہ کے لیے جائے تو غسل کر لینا چاہیے۔

۵۶۲۔ جمعہ کے دن تیل کا استعمال

۸۳۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے سعید مرقی کے واسطے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے ابن ابی ذئب کے واسطے خبر دی ان سے سلمان فارسی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایک شخص جمعہ کے دن غسل کرے، خوب مقدور بھر پاکی حاصل کرے۔ تیل استعمال کرے یا گھر میں جو خوشبو ہو اسے استعمال کرے اور پھر جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھے۔ پھر جتنی ہو سکے نماز پڑھے اور جب امام خطبہ دینے لگے تو خاموش سنا رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۸۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے زہری کے واسطے خبر دی کہ طاؤس نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اگرچہ جنابت نہ ہو لیکن غسل کیا کرو اور اپنے سرور کو دھویا کرو اور خوشبو لگایا کرو۔ ابن عباسؓ نے اس پر فرمایا کہ غسل تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے علم نہیں۔

۸۳۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں ہشام نے خبر دی کہ انھیں ابن جریج نے خبر دی انھوں نے فرمایا کہ مجھے ابراہیم بن میسرہ نے طاؤس کے واسطے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپؐ نے جمعہ کے دن غسل کے متعلق

سے اس سے مراد یہ ہے کہ بالوں کو سنوارے اور ان کی پرانگی کو دور کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن زیادہ سے زیادہ صفائی اور پاکیزگی مطلوب ہے۔

فَبِالْمُطَابَ لَمْ تَحْتَسِبُوا عَنْ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

بَابُ الْدُّهُنِ لِلْجُمُعَةِ

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْقٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْقٍ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَيَدْهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طَبِيبٍ بَيْنَهُ شَمٌّ خَيْرٌ لَهُ وَلَا يَفْرَقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يَمْسِي مَا كَتَبَ لَهُ ثُمَّ يُمْسِي إِذَا أَكَلَهُ الرَّحَامُ إِلَّا عَفِمْهُ مَا بَيْنَهُ وَمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَالْآخِرَةِ۔

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ طَاوُسٌ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسِلُوا دُؤًى وَسَكُؤًى وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا وَأَصَابُكُمْ الطَّبِيبُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا الْغُسْلُ فَتَعَمُّدٌ وَأَمَا الطَّبِيبُ فَلَا أَدْرِي۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ جَبْرِ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا ذکر کیا تو میں نے دریافت کیا کہ کیا تیل اور خوشبو کا استعمال بھی ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

۵۶۳۔ استطاعت کے مطابق بجا کر اپنا چہ بیٹے۔

۸۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ایک مالک نے نافع کے واسطے سے خبر دی۔ انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ریشم کا دھاری دار حسلہ مسجد نبوی کے دروازے پر فروخت ہوتے دیکھا۔ انھوں نے فرمایا کہ یا رسول اللہ بڑا اچھا ہوتا اگر آپ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور وفود جب آتے تو ان کی پذیرائی کے لیے آپ اسے پہنا کرتے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی طرح کے کچھ محلے آئے تو اس میں سے ایک محلہ آپ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے جلتہ پہنا رہے ہیں حالانکہ اس پہلے عطار کے حنول کے بارے میں آپ کو جو کچھ فرماتا تھا فرما لیجئے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسے تمہیں پہننے کے لیے میں نے راجا جنانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے اپنے ایک مضرک بھائی کو دے دیا جو مکے میں رہتا تھا۔

۵۶۴۔ جمعہ کے دن مسواک

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی ہے کہ مسواک کر فی چاہیے۔

۸۴۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ایک کھیل مالک نے ابو الزناد کے واسطے سے خبر دی ان سے اعرج نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ گذرنا یا یہ فرمایا کہ اگر لوگوں پر شاق نہ گذرنا تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کا انھیں حکم دے دیتا۔

فِي الْعَلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَوُكِّلْ بِرَبِّ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
أَمْسَ طَبِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَهُ أَهْلُهُ فَقَالَ  
لَا أَعْلَمُهُ۔

باب ۵۶۳ یَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِبُ

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سَبْرَاءَ مِنْ  
بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَشَّيْتُ  
هَذِهِ فَكَيْسَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَوْ قَدْ إِذَا  
قَدْ مَوَّأَ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَخَلَقَ  
لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةٌ فَأَعْطَى عُمَرَ  
بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ كَسَوْتِنِيهَا وَقَدْ قُلْتُ فِي حُلَّةٍ عَطَاكِ  
مَا قُلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنِّي لَمْ أَكْسُكُمَا بَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بِنْتُ  
الْخَطَّابِ أَخَالَهُ بِكَلَّةٍ مُشْرِكًَا

باب ۵۶۴ السَّوَاكُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَتْكَ

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى  
أُمَّتِي أَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى النَّاسِ لَا مَرَّتُهُمْ  
بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ

لہ آپ کے پاس ایک عام تھا جب وفود آتے تو آپ اسے پہنا کرتے تھے۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ  
الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ  
عَلَيْكُمْ فِي السَّوَالِ؟

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْسُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ  
أَبِي دَاوُدَ عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشْهُو  
فَأَكْبَرُ بِالسَّوَالِ؟

بَابُ ۵۶۵ مَنْ سَوَّلَ بِسَوَالٍ غَيْرِهِ  
۸۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ بْنُ بَكَلٍ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ  
أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ  
سَوَالٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي  
هَذَا السَّوَالِ يَأْبُدُ الرَّحْمَنُ فَأَعْطَانِيهِ  
فَقَصَصْتُهُ ثُمَّ مَضَعْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولُ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّا بِهِ وَهُوَ مُسْتَبِدُّ  
إِلَى صَدْرِي؟

بَابُ ۵۶۶ مَا يَتْرَأُ فِي مَلَوَةِ الْفَجْرِ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ زُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْحَمْدَ ثُمَّ يَنْزِلُ  
وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ؟

۸۴۱۔ ہم سے ابو مسعود نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الوارث  
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعیب بن حبیب نے حدیث  
بیان کی کہا کہ ہم سے انس بن رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی  
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں  
تم سے مسواک کے متعلق بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔

۸۴۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں  
سفیان نے منصور اور حسین کے واسطے سے خبر دی انہیں  
ابو داؤد نے انہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہنا کہ یہ سلی اللہ  
علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو مسواک اسے دے دیتے

۵۶۵ دوسرے کی مسواک کا استعمال

۸۴۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سلیمان  
بن بکال نے حدیث بیان کی کہ ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میرے  
والدہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی انہوں نے  
فرمایا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر ایک مرتبہ اسے ان کے ہاتھ میں  
ایک مسواک تھی جسے وہ استعمال کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نظر اٹھائی۔ میں نے ان سے کہا  
عبدالرحمن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ انہوں نے دے دی۔

میں نے اس کے رہبر کو پہنچا دیا۔ تو پھر اسے چپا کر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وازعہ  
کیا اور آپ اس وقت میرے سینے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

۵۶۶ جمعہ کے دن نماز فجر میں کون سی سورۃ  
پڑھنی جائے؟

۸۴۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان  
نے سعد بن ابی اسیم کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن  
بن ہریر نے ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الحمد تنزیل۔ اور بل اتی  
على الانسان پڑھتے تھے۔

۱۔ ہر ایک کے مرضی الرواۃ کا دائرہ ہے اور آئندہ مرضی الرواۃ کے ذکر میں یہ حدیث دوبارہ آئے گی۔

## باب ۵۶ الجُمُعَةُ فِي الْقُرَى وَالْمَدِينِ

۸۴۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِدْرَاجُ بْنُ طَرْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الصَّبْعِيِّ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ أَوَّلَ جُمُعَةٍ حُبِّتَ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ يَجُوزُ مِنَ التَّحْرِيزِ ۖ

۸۴۶ - حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَلَّكُمْ سَاعَ وَتَمَّ أَدَ اللَّيْلُ قَالَ يُونُسُ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ شِهَابٍ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِوَادِ الْقُرَى هَلْ تَدْرِي أَنْ أُجَمِّعَ وَرَزَقَ عَامِلٌ عَلَى أَرْضٍ يَعْمَلُهَا وَفِيهَا جَمَاعَةٌ مِنَ السُّودَانِ وَعَلَيْهِمْ دَرَسَاتٌ يَوْمَئِذٍ عَلَى أُنْجَكَةٍ فَكَتَبَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَنَا أَسْتَعِيذُ بِمُرُورِي أَنْ يَجْمَعَ بَعْضُهُمْ أَنْ سَالِحًا حَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۶۶ - ویساقول اور شہروں میں جمعہ

۸۴۵ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو عامر عقدی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابراہیم بن طہان نے حدیث بیان کی ان سے ابو جمرہ صبعی نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد سب سے پہلا جمعہ جراتی کے بنو عبد القیس کی مسجد میں جرات جراتی بحرن میں ہے بلکہ

۸۴۶ - ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عبد اللہ نے خبر دی کہ ہم سے یونس نے زہری کے واسطے سے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا تھا کہ تم میں کاہر فرد و نکران ہے اور لیث نے اس میں یہ زیادتی کی ہے کہ یونس نے بیان کیا کہ رزق بن حکیم نے ابن شہاب کو لکھا، ان دنوں میں بھی وادی القریٰ میں ان کے ساتھ تھا کہ کیا میں جمعہ پڑھا سکتا ہوں؟ رزق (ایک طرف میں) ایک زمین کی کاشت کر رہا ہے تھے۔ وہاں حبشہ وغیرہ کے بیت سے لوگ رہتے تھے۔ اس زمانہ میں رزق ایہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز کی طرف سے حاکم تھے ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں لکھوایا میں وہیں سن رہا تھا کہ رزق جمعہ پڑھاؤں ابن شہاب رزق کو یہ خبر دے رہے تھے کہ سالم نے ان سے حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے

۱۰ بعض روایتوں میں ہے کہ جراتی بحرن کا ایک قریہ ہے اور قریہ گاؤں کو کہتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں عربی میں قریہ شہر کو کہتے ہیں خود قرآن مجید میں مکہ اور طائف جیسے بڑے شہروں کو قریہ سے تعبیر کیا گیا ہے عرب کے اشعار اور دوسرے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جراتی بحرن کا نہ صرف ایک بڑا شہر تھا بلکہ وہاں ایک قلعہ بھی تھا امرؤ القیس کے ایک شعر میں اس بات کی طرف صاف اشارہ ہے کہ جراتی ایک تجارتی مرکز ہے اس حدیث میں قابل غور یہ تصریح ہے کہ جراتی میں مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ قائم ہوا بنو عبد القیس یہیں کے رہنے والے تھے بنو عبد القیس کا وفد بارگاہ نبوت میں دوسرے حاضر ہوا تھا پہلے شہر مہری میں اور دوبارہ شہر میں ظاہر ہے کہ وہاں جمعہ اس کے بعد ہی شروع ہوا ہو گا لیکن اسلام اس دوران میں مدینہ کے اطراف و جوانب میں پھیل چکا تھا اور کہیں بھی جمعہ نہیں ہوتا تھا بلکہ سب سے پہلا جمعہ مسجد نبوی کے بعد ہی ہوا صاف ظاہر ہے کہ جمعہ مہری میں ویساقول میں نہیں ہوتا تھا اور جراتی جو ایک شہر تھا اس کے باشندے جب اسلام لائے تو وہاں سب سے پہلا جمعہ ہوا۔

۱۰ یعنی اب تو ایک مرکزی جگہ تھی وہاں جمعہ پڑھانے کے لیے پوچھنے کی ضرورت ہی کیا ہو سکتی تھی لیکن رزق ایک کے عامل ان دنوں ایک کے اطراف میں تھے اور وہاں انھیں جمعہ پڑھانے کی اجازت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے دی لیکن اس کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایہ سے کہیں قریہ ہی جگہ رزق رہے ہوں جو فنا مصر میں شامل رہی ہو اور فنا مصر مصر کے حکم میں داخل ہے لیکن یہاں اصل بات یہ ہے کہ رزق نے شہر اور دیہات میں جمعہ قائم کرنے کے متعلق پوچھا

بَقُولُ كُفَّكُمْ سَاعٍ وَ كُفَّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ  
الرَّحْمَةُ سَاعٍ وَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَ الرَّحْلُ  
رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَ هُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَ  
الْمَزَاةُ رَعِيَّةٌ فِي نَبْتٍ وَ وَجْهًا وَ مَسْئُولَةٌ  
عَنْ رَعِيَّتِهَا وَ الْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالٍ سَيِّدِهِ وَ  
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَ حَسِبْتُ أَنْ يَنْدُ  
قَالَ وَ الرَّحْلُ سَاعٍ فِي مَالٍ أَمْنِهِ وَ هُوَ مَسْئُولٌ  
عَنْ رَعِيَّتِهِ وَ كُفَّكُمْ سَاعٍ وَ كُفَّكُمْ  
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ :

باب ۶۸ ۱۱۱۱ ۱۱۱۱ ۱۱۱۱ ۱۱۱۱ ۱۱۱۱  
عَلَى مَنْ لَمْ يَشْهَدْ الْجُمُعَةَ  
عَلَى مَنْ لَمْ يَشْهَدْ الْجُمُعَةَ  
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا الْغُسْلُ عَلَى مَنْ  
تَجِبَ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

۸۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَنْ حَجَّ مِنْكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ  
۸۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ رَاجِعٌ  
عَلَى كُلِّ غُتْلِيمٍ :

۸۴۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ قَالَ

فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں  
کا ہر فرد نگران ہے اور اس کے نگران کے متعلق اس سے سوال ہوگا  
ہام نگران ہے اور اس سے سوال اس کی رعیت کے بارے میں ہوگا انسان اپنے  
گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا عورت  
اپنے شوہر کے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا  
خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال  
ہوگا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ انسان  
اپنے والد کے مال کا نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا  
گا اور تم میں ہر فرد نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

۵۶۸- عورتیں اور بچے وغیرہ جن کے لیے جمعہ کی شرکت ضروری  
نہیں کیا انہیں بھی غسل کرنا ہوگا ؟  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن غسل انہیں پر  
ہے جن کے لیے جمعہ میں شرکت ضروری ہے

۸۴۷- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہ ابی سعید شعیب نے  
زہری کے واسطے سے شہودی انھوں نے کہا کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے  
حدیث بیان کی۔ انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور آپ نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص جمعہ پڑھنے آئے تو اسے  
غسل کر لینا چاہیے۔

۸۴۸- ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک  
نے ان سے صفوان بن سہیل نے ان سے عطاء بن یسار نے ان سے ابی سعید  
خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ ہر رائج کے لیے جمعہ کے دن غسل ضروری  
ہے۔

۸۴۹- ہم سے مسلم بن ابیہم نے حدیث بیان کی کہ ابی سعید

(فقیر صفر گذشتہ) اسی میں تھا لیکن اس کے سوال کا منشا یہ تھا کہ اگر المؤمنین نے مجھے ایسا کا عامل کیا ہے اور ان کی طرف سے مجھے یہ جانے کی اجازت  
صرف دین کے لیے ہے تو کہا میں ان کی اجازت کے بغیر ایسا کے طرف میں بھی مجبور ہو چکا ہوں۔ اس کا جواب ابن شہاب نے یہ دبا کر دیا کہ یہاں تک کہ  
چنانچہ حدیث میں بھی جواب ابن شہاب نے مکمل ہی شہر اور وہ بات کی کوئی بحث نہیں بلکہ امیر کے فرائض کا ذکر ہے۔  
(صفر نذر) ۱- مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ اس طرف سے کہ غسل جمعہ کے دن کے لیے مسنون ہے یا جمعہ کی نماز کے لیے مشہور یہی ہے کہ نماز کے  
لیے مسنون ہے یعنی غسل ایسے وقت کیا جائے اسی غسل کی وضوء سے جمعہ کی نماز پڑھی جاسکے۔

دہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم دنیا میں آخری امت ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے مقدم ہوں گے فرق صرف یہ ہے کہ انھیں کتاب ہم سے پہلے عطا کی گئی تھی اور ہمیں بعد میں ملے۔ یہ دن جبہ جس کے بارے میں اہل کتاب کا اختلاف ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت فرمائی اس کے بعد دوسرے دن (شعبہ) یہود کی تعلیم کا دن ہے اور تیسرے دن (یکشنبہ) نصاریٰ کی۔ آپ پھر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد فرمایا کہ مسلمان پر حق ہے (اللہ تعالیٰ کا) ہر سات دن میں ایک دن جمعہ غسل کرے جس میں اپنے سر اور بدن کو دھوئے۔ اس حدیث کی روایت ابان بن صالح نے مجاہد کے واسطے سے کی ان سے طاؤس نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا مسلمان پر حق ہے کہ ہر سات دن میں ایک دن جمعہ غسل کرے۔

۸۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سیدنا ہارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وراقہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو بن دینار نے ان سے مجاہد نے ان سے ابن عمر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو رات کے وقت مسجد میں آنے کی اجازت دے دیا کرو۔

۸۵۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ارفع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انھوں نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی تھیں جو صبح اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کے لیے مسجد میں آیا کرتی تھیں۔ ان سے کہا گیا کہ باوجود اس علم کے کہ حضرت عمرؓ اس بات کو پسند نہیں کرتے اور وہ غیرت محسوس کرتے ہیں آپ مسجد میں کیوں جاتی ہیں۔ اس پر انھوں نے جواب دیا۔

لے سخن الآخرون الخ حدیث کا ٹکڑا مصنف اپنی کتاب میں بار بار لائے ہیں اور کہیں جب بات بے حرج ہو گئی تو اشارہ جس نے عنوان سے اس کی مطابقت میں بڑھا موشگافیال کی ہیں۔ اس ٹکڑے کو بار بار ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مصنف کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں تقریباً ستر احادیث لکھی ہوئی تھیں۔ اس صحیفہ کی سب سے پہلی حدیث یہی تھی جب مصنف رد کہیں اس صحیفہ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو علامت کے طور پر اس کی یہ پہلی حدیث بھی ضرور لکھ دیجیے۔

کہ پھر مجھے منع کر دینے میں ان کے لیے کہا نہ ہے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر زمانہ کہ اللہ کی بندوبل کو اس کی مسجدوں میں کئے سے نہ روکو۔  
۵۶۹۔ بارش میں جمعہ پڑھنے کے لیے نہ آنے لے۔  
اجازت -

۸۵۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی کہ اکابر سے انبیاء نے حدیث بیان کی کہ اکابر صاحب زیادہ عبدالحی نے خبر دیا کہ اکابر ہم سے محمد بن سیرین کے چچا زاد بن عبد اللہ بن عمار نے حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے مؤذن سے بارش کے دن کہا کہ اشہد ان محمد رسول اللہ کے بعد اے حی علی الصلوٰۃ (نہ نہ کی طرف آؤ) نہ کہنا بلکہ یہ کہنا کہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قیام گاہوں پر نماز پڑھو (لوگوں نے اس بات میں اجنبیت محسوس کی تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح مجھ سے بہتر انسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تمہیں باہر نکال کر مٹی اور کچھڑ میں چلاؤں۔

۵۷۰۔ جمعہ کے لیے کتنی دور سے آنا چاہیے اور کتنی لوگوں پر جمعہ واجب ہے؟

کوئی نیک خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے "جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے بڑھ چلو" عطا دے فرمایا کہ جب تم اس شہر میں موجود ہو جہاں جمعہ ہو رہا ہے اور جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو تمہارے لیے جمعہ کی نماز پڑھنے کا فرض دیا ہے اذان سنی ہو یا دسنی ہو حضرت انس رضی اللہ عنہ (الفرس) دو فرسخ (تقریباً سولہ کیلو میٹر) دور مقام زاویر میں رہتے تھے آپ یہاں کبھی اپنے قسریں جمعہ پڑھتے تھے اور کبھی یہاں جمعہ نہیں پڑھتے تھے بلکہ بعد میں جمعہ کیلئے تشریف لاتے تھے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَحُوا  
إِلَّا اللَّهَ مَسَاجِدًا لِلَّهِ  
بَابُ فِي الرَّحْمَةِ إِنَّ لَهَا مَحْفُورًا الْجُمُعَةِ  
فِي الْمَطَرِ

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ مَالِكُ بْنُ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمْرِو  
مُسَدَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
فِي يَوْمٍ مِنْ مَطَرٍ إِذَا كُنْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا  
رَسُولُ اللَّهِ فَادْعُ إِلَى الصَّلَاةِ كُلَّ  
مَنْ لَوْ فِي بَيْتِكَ فَكَانَ النَّاسُ اسْتَشْكُوا  
قَالَ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ  
عَزْمَةٌ وَإِنِّي أَكْرَهُتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَمَشُونُ  
فِي الْمَطَرِ بَيْنَ الدَّاحِصِ

بَابُ مِنْ آيِنُ تَوَقَّى الْجُمُعَةُ وَ  
عَلَى مَنْ تَجِبُ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا نَدَى لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ  
يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا كُنْتُ  
فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ تَنَادَى بِالصَّلَاةِ  
مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ حَتَّى عَلَيْكَ أَنْ  
تَشْهَدَ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ إِذْ كُنْ  
تَسْمَعُهُ وَكَانَ النَّاسُ فِي قَرْيَةٍ...  
أَحْيَانًا يَجْتَمِعُ وَأَحْيَانًا لَا يَجْتَمِعُ  
وَهُوَ بِالْأَوَّلِ عَلَى قَرْيَتَيْنِ

۵۷۰ - ۵۷۱

۱۵۔ اس عنوان سے یہ مسئلہ بتایا گیا ہے کہ جب کسی جگہ جمعہ کی شرائط پائی گئیں اور وہاں جمعہ سوا قواب کن لوگوں کے لیے جمعہ کی نماز ضروری ہوگی اور کتنی دور سے جمعہ کے لیے آنا چاہیے۔ حنفیہ کا ایک قول اس سلسلے میں یہ ہے کہ صرف اسی شہر کے لوگوں پر جمعہ واجب ہوگا اس کا اس پاس جو رہائش گاہیں خواہ وہ قریب ہوں یا دور ان پر جمعہ واجب نہیں لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ شہر کے تمام لوگوں پر جمعہ واجب ہو اور اس پاس کے دیہاتوں میں جہاں اس کی آواز پہنچ سکے ان پر بھی واجب ہو فیض الباری جلد ۱۰ - غالباً مصنف نے جو آیت پیش کی ہے اس کا منشا بھی یہی ہے۔





۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَفَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ۝

باب ۵۴۱ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْقُدَّاسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبَدَّ بِالصَّلَاةِ نَعِيْنِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُبَكِّرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ قَالَ بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ يَشْرُبُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ صَلَّى يَا أَمِيرَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَالَ يَا نَسِيءُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الطَّهْرَةَ؟

باب ۵۴۲ الْمَشْيُ إِلَى الْجُمُعَةِ

وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ قَالَ السَّعْيُ الْعَمَلُ وَاللَّهْوُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَسَعَى لِحَا سَعَبًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَجَرُ الْمَبْعِ حَيْثُ شِيتُ وَقَالَ عَطَاءٌ خَدْمُ الصَّنَاعَاتِ كُلِّهَا وَقَالَ ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ الذُّهْرِيَّةِ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يُذَمُّ الْجُمُعَةُ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْكُمْ أَنْ تُشْهَدَ.

۸۵۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں حمید نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم جمعہ پہلے پڑھ لیا کرتے تھے اور قلیلہ جمعہ کے بعد کرتے تھے۔

۵۴۱۔ جمعہ کے دن اگر گرمی زیادہ ہو جائے

۸۵۷۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوخلدہ جن کا نام خالد بن دینار ہے نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ اگر سردی زیادہ پڑتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پہلے پڑھ لینے تھے لیکن جب گرمی زیادہ ہوتی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے۔ آپ کی مراد جمعہ کی نماز سے تھی۔ یونس بن مبکر نے کہا کہ ہمیں ابوخلدہ نے خبر دی انھوں نے صرف نماز کہا۔ جمعہ کا ذکر نہیں کیا اور لشربن ثابت نے کہا کہ ہم سے ابوخلدہ نے حدیث بیان کی کہ امیر نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھانی اور پھر انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کس وقت پڑھتے تھے؟

۵۴۲۔ جمعہ کے لیے چلنا

اور خداوند تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اللہ کے ذکر کی طرف تیزی کے ساتھ چلو“ اور جس نے یہ کہا ہے کہ ”سعی“ طا اور جمعہ کے لئے جانے کے معنی میں ہے۔ خداوند تعالیٰ کے قول ”سعی لہا سعیا“ میں سعی کے یہی معنی ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خرید و فروخت اس وقت کے بعد حرام ہو جاتی ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ تمام کاروبار اس وقت حرام ہو جاتے ہیں۔ ابراہیم ابن سعد نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن جب مؤذن اذان دے تو مسافر کو بھی شرکت کرنی چاہیئے۔

لے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ غالباً اس طرف میلان رکھتے ہیں کہ گرمیوں میں جمعہ بھی ظہر کی طرح ٹھنڈے وقت پڑھنا چاہیئے لیکن یقین کے ساتھ کوئی فیصلہ وہ بھی ذکر سے کیا کہ حدیث میں معنی الجموعہ کے متعلق یہ نہیں چلتا کہ یکس کا قول ہے۔ علامہ نور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ راوی کا اطلاق ہے درہ حدیث ظہر کے متعلق تھی۔ لہٰذا براہ میں بھی ہے کہ اس وقت تمام کاروبار حرام ہو جاتے ہیں۔ اذان سنتے ہی جمعہ کے لیے چل پڑنا چاہیئے لیکن مسافر پر جمعہ واجب نہیں۔ مصنف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سعی سے مراد دور نا نہیں ہے بلکہ خدا کے حکم کی اطاعت میں جمعہ کے لیے بلا تاخیر چل پڑنا ہے۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَابِدُ بْنُ رِافِعَةَ  
قَالَ أَدَسُ كِنِي أَبُو عَبْسٍ وَ أَنَا أَذْهَبُ إِلَى  
الْجُمُعَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْتَرَفَ قَدَمًا  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ ۝

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ  
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِذَا قُيِّمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْكُلُوا تَسْعُونَ  
وَ أَكُلُوا تَسْعُونَ وَ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا  
أَدَمَ كُمْ فَصَلُّوا وَ مَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ۝

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو قُحَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ  
يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ  
لَهُ أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَأُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَ  
عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ ۝

۵۶۴

بَابُ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الثَّانِيَيْنِ يَوْمَ  
الْجُمُعَةِ

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۸۵۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ابی مرثدہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عابد بن رفاعہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں جمعہ کے لیے جا رہا تھا کہ ابو عبس رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس کے قدم خدا کی راہ میں گراؤ اور ہر گئے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔

۸۵۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی زید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہری نے سعید اور ابو سلمہ کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث بیان کی کہ ہمیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے اور انھیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ (اپنی رفتار سے) چلتے ہوئے آؤ۔ پورے وقار کے ساتھ۔ پھر نماز کا جو حصہ (امام کے ساتھ) پالو اسے پڑھو اور جو چھوٹ جائے اسے (لحدیث) پورا کرو۔

۸۶۰۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو قحیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی مبارک کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ، مجھے یقین ہے کہ عبد اللہ نے اپنے والد ابو قتادہ سے روایت کی ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کلاپ نے فرمایا جب تک مجھے دیکھ دو (صف بندی کے لیے) کھڑے نہ بنو اور وقار کو بہر حال ملحوظ رکھو۔

۵۶۴۔ جمعہ میں دو آدمیوں کے درمیان تفسیق نہ کرنی چاہیے

۸۶۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی۔ سبیل اللہ کا لفظ جب حدیث میں آتا ہے تو اس حدیث اس سے جہاد ملو لیتے ہیں چنانچہ امام محمد بن حدیث کے اس حصے کو جہاد ہی سے متعلق سمجھتے ہیں۔ غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں تعمیم ہے اسی لیے انھوں نے تمج کے باب میں اس کا ذکر کیا۔ ۵۶۴ (الحکم صفر پر)

کہا کہ ہمیں ابن ابی ذئب نے خبر دی انھیں سعید مقبری نے انھیں ان کے والد نے انھیں ابن دولیعہ نے انھیں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا۔ خوب پاکی حاصل کی اور تیل اور خوشبو استعمال کی پھر جمعہ کے لیے چلا اور دو آدمیوں میں تفریق نہ کی اور جہاں تک ہر سکا نماز پڑھی پھر جب امام باہر آیا تو خاموش ہو گیا اس کے آج سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ہر روز

۵۶۵۔ کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے کسی (مسلمان)

بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے

۸۶۲۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی کہ کہہ میں غلغلہ بن یزید نے خبر دی کہ کہہ میں ابن جبرئیل نے خبر دی کہ کہہ میں نے نافع سے سنا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے جائے۔ میں نے نافع سے دریافت کیا کہ کیا یہ جمعہ کے لیے ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ تمام دنوں کے لیے یہ حکم ہے۔

۵۶۶۔ جمعہ کے دن اذان

۸۶۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ کہہ میں سے ابن ابی ذئب نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے سائب بن یزید نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پر فروکش ہوتے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب مسلمانوں کی کثرت ہو گئی تو وہ مقام زوراء سے ایک اور اذان دلوانے لگے ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ زوراء مدینہ کے بازار میں ایک جگہ ہے۔

قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَعْبُورِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ ثُمَّ دَهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طَيِّبٍ ثُمَّ سَاحَ وَلَمْ يَغْرِقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُنْتُ لَهُ ثُمَّ إِذَا حُذِرَ الزَّوْمَامُ أَنْصَتَ عَقِبَهُ مَا بَيْنَهُ وَمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَالْأُخْرَى

باب ۵۶۵ لَا يَقْبِضُ الرَّحُلُ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبِضَ الرَّحُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَجَلِيسَتِهِ مِنْهُ قُلْتُ لِمَ يَا فِجَ الْجُمُعَةِ قَالَ الْجُمُعَةُ وَغَيْرُهَا

باب ۵۶۶ الْأَذَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ إِذْ يُؤَمِّرُ الْجُمُعَةَ أَوَّلَهُ إِذَا حَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ سَأَلَ النَّبِيَّ أَوْ النَّبِيَّ عَلَى الزُّوْرَاءِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الزُّوْرَاءُ مَوْضِعٌ بِالْمَدِينَةِ

(صفو گذشتہ ص ۴) یعنی دو شخص بیٹھے ہیں۔ بیچ میں کسی تیسرے کے لیے کوئی جگہ نہیں لیکن کوئی صاحب درمیان میں اپنے لیے جگہ بنانے کی کوشش کرنے لگیں تو یہ بہت بڑی بدتہذیبی ہے۔ اسلام میں یہ بات قطعاً پسند نہیں کیونکہ اس سے دوا دیوں کو تکلیف پہنچتی ہے عبادت اس طرح کرنی چاہیے کہ کسی کو تکلیف اور اذیت نہ پہنچنے پائے۔ (صفحہ ۴۳۵) جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (بقیۃ اللہ صفحہ ۴۳۵)

۵۷۷۔ جمعہ کے لیے ایک مؤذن

۸۶۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ صاحب ثبوت نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے ان سے سائب بن یزید نے کہ جمعہ میں تیسری اذان کی زیادتی کرنے والے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ جب کہ مدینہ میں لوگ بہت زیادہ ہو گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرف ایک مؤذن تھے اور جمعہ کی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پر فروکش ہوتے۔

۵۷۸۔ امام منبر پر اذان کا جواب

۸۶۵۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں عبد اللہ بن زہری نے کہا کہ میں ابو یوسف بن عثمان بن سہل بن حنیف نے خبر دی۔ انھیں ابو امام بن سہل بن حنیف نے کہا کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ مؤذن نے اذان شروع کی "اللہ اکبر اللہ اکبر" معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "اللہ اکبر اللہ اکبر" مؤذن نے کہا "اشہدان لا الہ الا اللہ" معاویہ نے جواب دیا "وآنا" اور میں بھی خدا کی وحدانیت کی شہادت دینا ہوں مؤذن نے کہا "اشہدان محمد رسول اللہ" معاویہ نے فرمایا "وآنا اورد میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتا ہوں" جب مؤذن نے اذان پوری کر لی تو آپ نے فرمایا حاضرین! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی مجلس میں مؤذن

در متعلقہ گذشتہ صفحہ اور صاحبین رضوان اللہ علیہم کے مہر میں اذان جمعہ کے لیے بھی ایک ہی تھی۔ یہ اذان مسجد سے باہر دی جاتی تھی۔ اور اذان کی ایک حدیث میں ہے کہ جب مسلمانوں کی کثرت ہوتی تو زور دار سے ایک اور اذان دی جانے لگی اور مقصد اس سے یہ تھا کہ لوگ خرید و فروخت بند کر دیں۔ بظاہر اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ دوسری اذان جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحبین کے عہد میں پہلی تھی بجاٹے مسجد سے باہر کہ اب مسجد ہی میں امام کے سامنے دی جانے لگی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اذان اس کے بجائے باہر دی جانے لگی تھی۔ اس کے بعد امت کا برابر اس پر عمل رہا اور حالات کے یہ طریقہ مناسب بھی تھا۔ اس لیے بعد میں اثر نے بھی اسی کے مطابق عمل کیا۔ اس حدیث میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تیسری اذان کی زیادتی کی تھی۔ راوی نے اس میں اقامت کو بھی اذان میں شمار کیا ہے ورنہ جمعہ میں واقعی اذان وہیں۔ اور تیسری اقامت۔

باب ۵۷۷ المؤذن الواحد يوم الجمعة  
۸۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ النَّاسِحِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَّى التَّأْذِينَ ثَلَاثَ يَوْمٍ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَكَأَنَّهُ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ عَيْنٌ وَاحِدٌ كَانَ التَّأْذِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَى مَا هُوَ لَاحِظٌ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب ۵۷۸ إِذَا سَمِعَ التَّأْذِينَ

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُهْرِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو يُوْسُفَ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلٍ بْنُ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا أَرْسُولُ اللَّهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَلَمَّا أَنْ فُتِيَ النَّادِئُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

هَذَا الْمَجْلِسُ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مَا مِيعَتُهُمْ مِيعَتِي  
مِنْ مَقَالَتِي

باب ۵۹ الجلوس على المنبر عند التأذين

۸۶۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
اللَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ  
بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا أَنَّ التَّائِذِينَ الثَّانِي كَيَوْمِ  
الْجُمُعَةِ أَمَرَهُمُ عُمَانُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ  
الْمَسْجِدِ وَكَانَ التَّائِذِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ  
يَجْلِسُ الْإِمَامُ

باب ۵۸ التَّائِذِينَ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

۸۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ...  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ إِنَّ الْأَذَانَ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلَهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَانَ وَكَثُرُوا أَمَرَ  
عُمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّانِي تَأْذِينَ  
بِهِ عَلَى الدُّرُورِ أَمْ قُتِبَتِ الْأُمْرُ عَلَى ذَلِكَ

باب ۵۸ الخطبة على المنبر  
وَقَالَ أَنَسُ خُطِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ

۸۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ الْقَارِئِ الْفَرَسِيِّ إِلَّا سَكَنَهُ رَأْفَتِي قَالَ

کے اذان دیتے وقت اسی طرح اذان کا جواب دیتے سنا جیسے  
تم نے مجھ سے سنا۔

۵۷۹- اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا

۸۶۶- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
لیث نے عقیل کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب  
نے کہ سائب بن یزید نے انھیں خبر دی کہ جمعہ کی دوسری اذان کا حکم  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس وقت دیا تھا جب نمازی بہت زیادہ ہو  
گئے تھے ورنہ پہلے اذان (صرف اسی وقت) ابوتی تھی جب امام  
(منبر پر) بیٹھ جاتے تھے

۵۸۰- خطبہ کے وقت اذان

۸۶۷- ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں یونس  
نے زہری کے واسطے سے خبر دی۔ کہا کہ میں نے سائب بن یزید رضی  
اللہ عنہ سے یہ سنا تھا کہ جمعہ کی اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور  
ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں پہلی اس وقت دی جاتی تھی جب  
امام منبر پر تشریف رکھتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا  
جب دور آیا اور نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ نے جمعہ کے دن  
ایک تیسری اذان کا حکم دیا (اقامت کے ساتھ تین اذانیں) یہ اذان  
ذو رائے سے دی جاتی تھی اور بعد میں امت کا برابر اسی پر عمل رہا۔

۵۸۱- منبر پر خطبہ

۵۸۱- منبر پر خطبہ  
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے منبر پر خطبہ دیا۔

۸۶۸- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
یعقوب بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری قرشی  
اسکندرائی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو حازم بن دینار

۱۔ مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی اذان کا طریقہ پنجوقتہ اذان سے مختلف تھا اور دنوں میں اذان نماز سے کچھ پہلے دی جاتی تھی لیکن جمعہ کی  
اذان کے ساتھ ہی خطبہ شروع ہو جاتا تھا اور اس کے بعد فوراً نماز شروع کر دی جاتی۔ یہ یاد رہے کہ جمعہ کی یہ اذان مسجد سے باہر دی جاتی تھی،  
ایک اندامی کے گھر کی چھت پر یہ اذان نماز کے لیے تھی۔ خطبہ کے لیے کوئی اذان نہیں دی جاتی تھی۔

حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَمَوًا سَمِعَ  
 مِنْ سَعْدِ بْنِ السَّاعِدِيَّ وَقَدْ امْتَنَرُوا فِي الْمُنْبَرِ  
 مِنْ عَوْدِهِمْ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنْ  
 لَمْ عُرِفْ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ سَأَلْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وَضَعَهُ  
 وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِلَى فَلَانَةٍ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا  
 سَهْلًا مَثَرِي فَلَمَّا مَلَكَ النَّجَّارُ أَنْ يُجَسِدَ فِي  
 أَعْوَادٍ أَحْلَسَ عَلَيْهِمْ إِذَا احْكَمْتُ النَّاسَ  
 فَأَمَرْتُهُ فَعَمِلَ مِمَّا مِنْ طَرَفِي الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ  
 بِهَا فَأَمَّا سَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُهُمَا فَوَضِعَتْ هَاهُنَا ثُمَّ سَأَلْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِمَا  
 وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ  
 نَزَلَ الْفَهْقَرَى فَمَجَّدَ فِي أَصْلِ الْمُنْبَرِ ثُمَّ عَادَ  
 فَلَمَّا فَرَّغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا  
 النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتُمُّوا فِي وَ  
 لَتَعْلَمُوا أَمَلُوا فِي ۝

نے حدیث بیان کی کہ کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے  
 پاس آئے۔ ان لوگوں کا آپس میں اس بات پر اختلاف رائے تھا  
 کہ منبر نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی کدھی کس چیز کی ہے  
 اس لیے سعد رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے  
 فرمایا۔ خدا گواہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ منبر کس کدھی کا ہے۔ پہلے  
 دن جب وہ رکھا گیا اور سب سے پہلے جب اس پر رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فروکش ہوئے تو میں دال موجود تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے انصار کی فلال عورت کے پاس جن کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ  
 نے نام بھی بتایا تھا آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھی غلام سے میرے لیے  
 کدھیاں جوڑ دینے کے لیے کہیں تاکہ جب مجھے لوگوں سے کہنا ہوگا کہ اسے تو  
 اس پر بیٹھا کر دل چاہنا پھر انھوں نے اپنے غلام سے کہا اور وہ غارہ کے  
 چھاؤ سے اسے بنا کر لائے۔ انصاری خاتون نے اسے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ اُن حضورؐ نے اسے یہاں رکھوایا میں  
 نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پر رکھ کر نماز پڑھائی۔  
 اسی پر کھڑے کھڑے تکبیر کہی۔ اسی پر رکوع کیا پھر اٹھ پاؤں لوٹے اور منبر  
 سے بالکل متصل سجدہ کیا اور پھر دوبارہ اسی طرح کیا جب آپؐ فارغ ہوئے  
 تو لوگوں کو خطاب فرمایا۔ لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا تاکہ تم میری اقتداء کرو اور  
 میری نماز کا طریقہ سیکھ لو یعنی کھلی صاف چالے بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیں۔

۸۶۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
 محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن  
 سعید نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے ابن انس نے خبر دی۔ انھوں نے  
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک تنہا تھا جس پر نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے جب آپؐ کے  
 لیے منبر بن گیا اور آپؐ نے تنے پر ٹیک نہیں لگایا تو ہم نے اس سے  
 قریب الاولاد اونٹنی کی طرح رونے کی آواز سنی۔ پھر نبی کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے منبر سے اتر کر دست مبارک اس پر رکھا اور  
 سلیمان نے کچھ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھیں حفص بن  
 عبد اللہ بن انس نے خبر دی اور انھوں نے جابر سے حدیث سنی۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْكَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى  
 بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَنَسٍ أَنَّ سَمِعَ  
 حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ حَيْذُ يَقُومُ عَلَيْهِ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَضَعَهُ لَهُ  
 الْمُنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْعَبْدِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَاءِ  
 حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ  
 حَيْذُ عَلَيْهِ وَقَالَ سَلِيمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي  
 حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ سَمِعَ حَابِرَ

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ  
فَلْيَغْتَسِلْ

### باب ۵۸۱ الخطبة قائما

وَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِي  
قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ تَاجِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا  
ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ

باب ۵۸۲ اسْتِقْبَالُ النَّاسِ إِلَّا مَا رَأَى  
خَطْبًا

وَأَسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا إِلَّا مَا رَأَى

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُصَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَيْشَامُ بْنُ عَمِّيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَّارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ  
ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ  
بَاب ۵۸۳ مَنْ قَالَ فِي خُطْبَةِ النَّسَاءِ  
أَمَّا بَعْدُ

وَأَكْرَمَكُمْ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۶۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
ابن ابی ذنب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم  
نے ان سے ان کے والد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا۔ آپ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جمعہ  
کے لیے آنے سے پہلے غسل کر لیا کرو۔

### ۵۸۱۔ کھڑے ہو کر خطبہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔

۸۶۱۔ ہم سے عبید اللہ بن عمر قواری نے حدیث بیان کی کہا  
کہ ہم سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ  
بن عمر نے تاجع کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ  
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر بیٹھ جاتے  
تھے اور پھر کھڑے ہوتے تھے جیسے تم لوگ بھی آجکل کرتے ہو۔

۵۸۲۔ امام حبيب خطبہ دے تو سامعین رخ امام  
کی طرف کر لیں۔

ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم امام کی طرف  
خطبہ کے وقت رخ کرتے تھے۔

۸۶۲۔ ہم سے معاذ بن فضال نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے  
حشام نے عجمی کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن ابی  
میمونہ نے کہا کہ ہم سے عطاء بن یسار نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے  
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر  
قریش فرما رہے تھے اور ہم صحابہ آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے یہ  
۵۸۳۔ جس نے خطبہ میں نساء کے بعد اما بعد  
کہا۔

اس کی روایت عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کی اور آپ  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۔ سلف کے دور میں بھی خطبہ سننے کا یہ طریقہ تھا کہ وہ خطبہ سننے کے لیے اس طرح بیٹھ جایا کرتے تھے جیسے آجکل تقریر اور وعظ وغیرہ سے جاتے  
ہیں یعنی صف بندی کے بغیر بیٹھتے تھے۔ راوی کی مراد بھی اسی طریقہ کو بیان کرنا ہے لیکن بعد میں صف بندی کا رواج ہو گیا یہ بدعت نہیں ہے وہیں  
میں کوئی برائی ہے بلکہ مقصود صرف یہ ہے کہ خطبہ سننے وقت رخ امام کی طرف ہو۔



۸۶۳۔ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اُسَمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَ النَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَاسْتَأْذَنَتْ يَدْأِي سَهْمًا اِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ اَيْتُ فَاسْتَأْذَنَتْ يَدْأِي سَهْمًا اَنْ نَعْمَ قَالَتْ فَاَطَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْدًا حَتَّى تَخْدَرَنِي الْعُشَى وَ اِلَى جَنْبِي قَرِيبَةً فِيهِمَا مَاءٌ فَقَضَيْتُمَا فَجَعَلْتُ اَمْسَبُ مِنْهَا عَلَى نَاسِي فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ تَجَلَّاتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَمَدَّ اللَّهُ بِهَا هَوَاهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَ لَخَطَ نِسْوَةٌ مِنَ الْاُنْثَى فَاَنْكَفَتِ الرِّجَالُ رُكُوعًا فَقُلْتُ لِمَ تَفْعَلْنَ مَا قَالَتْ قَالَتْ مَا مِنْ شَيْءٍ بَرُّ لَكُمْ اَوْ رِيئَةٌ اِلَّا وَ قَدْ سَرَّ اَبْنُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ اِنَّهُ قَدْ اَوْحَى اِلَى اَنْتُمْ تَفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ اَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ يُؤْتِي أَحَدَكُمْ فَيَقَالُ لَهُ مَا عَلَيْكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْ قَالَ الْمُؤَقِّمُ شَكَ هِشَامٌ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُحَمَّدٌ حَامِدًا يَا لَيْتَنَاتِ وَ الْهُدَى فَاَمِنًا فَاَحْبَبْنَا وَ اتَّبَعْنَا وَ قَدْ قُنَا فَيَقَالُ لَهُ لَحْمًا لِحَافَةً كُنَّا نَعْلَمُ اِنْ كُنْتَ كُفْرًا بِمَا بِهِ وَ اَمَّا الْمُنَافِقُ اَوْ الْمُرْتَابُ شَكَ هِشَامٌ فَيَقَالُ لَهُ مَا عَلَيْكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ اَوْ اَدْرِجِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ هِشَامٌ فَلَقَنِي فَاَطِمَهُ فَاَوْعَيْتُهُ عَنَّا اَنْهَا ذَكَرْتُ مَا يُغْلِظُ عَلَيْكَ

۴۴۰ ۴۴۰ ۴۴۰ ۴۴۰ ۴۴۰

• بن • بن • بن •

میں نے یاد رکھا۔ البتہ انھوں نے قبر میں منافقوں پر سخت عذاب کی بھی تفصیل بیان کی تھی (اور وہ مجھے یاد نہیں)

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ تَغْلِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى بِمَالٍ أَوْ سَبِي فَقَسَمَ فَأَعْطَى رَجُلًا وَتَرَكَ رَجُلًا فَبَلَغَهُ أَنَّ الْوَلَدَيْنِ قُتِلَا عَتَبُوا فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَوَدِدْتُ إِنْ أُعْطِيَ الرَّجُلُ أَدْعُ الرَّجُلَ وَالسَّادِي أَدْعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِيَ وَلَكِنْ أُعْطِيَ أَحْوَا مَا لَمَّا أَسَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَبَرِ وَالْهَلَكِ وَآكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغَيْثِ وَالْخَيْبِ فِيهِمْ عُمَرُو بْنُ تَغْلِبٍ فَوَدِدْتُ مَا أُحِبُّ أَنْ فِي بَيْكَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُرُ النُّعْمِ

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ حَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَجُلٌ يَصَلُّوهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَأَجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلُّوا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ

۸۶۴۔ ہم سے محمد بن معمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو عاصم نے حباب بن حارث کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حسن سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے عمر بن تغلب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال یا قیدی لائے گئے۔ آپ نے بعض صحابہ کو اس میں سے عطا کیا اور بعض کو کچھ نہیں دیا۔ پھر آپ کو معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو آپ نے نہیں دیا تھا انھیں اس کا رنج ہوا اس لیے آپ نے اللہ کی حمد اور تعریف کی پھر فرمایا۔ انا بعد نجد میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا لیکن میں جس کو نہیں دیتا وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے جسے میں دیتا ہوں میں تو ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دل میں بے صبری اور لالچ محسوس کرتا ہوں لیکن جن کے دل اللہ تعالیٰ نے خیر اور بے نیاز بنانے میں ان پر اعتماد کرتا ہوں۔ عمر بن تغلب بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ہے بخدا میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک کلمہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

۸۶۵۔ ہم سے یحییٰ بن مکین نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت اٹھ کر مسجد میں نماز پڑھی اور چند صحابہ بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ صبح کو ان صحابہ رضوان اللہ علیہم نے دوسرے لوگوں سے اس کا تذکرہ کیا چنانچہ دوسرے دن اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور آپ کی

(مستقلہ صفحہ گذشتہ ۸۶۴) یہ طویل حدیث اس عنوان کے تحت اس لیے لائی گئی ہے کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ابا بعد فرمایا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ ابا بعد کتنا سنت کے مطابق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ کہا تھا۔ آپ کا فضل خطاب بھی یہی ہے۔ پہلے خداوند قدوس کی حمد و تعریف پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجا گیا اور ابا بعد نے اس تنہید کو اصل خطاب سے جدا کر دیا۔ ابا بعد کا مطلب یہ ہے کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد اہل خطاب شروع ہو گا اس حدیث میں بعض اہم مباحث ہیں جن کا ذکر اپنے موقع پر ہو گا۔ حدیث پھر دوبارہ بھی آئے گی۔ یہ۔ (مستقلہ صفحہ ۸۶۵) سرخ اونٹ عرب میں نہایت قیمتی ہوتے تھے اور وہ لوگ علماء کسی چیز کی عظمت اور اس کے عزیز ہونے کو تمثیل اس کے ذریعہ واضح کرتے تھے۔

اقتدار میں نماز پڑھی۔ دوسری صبح کو اس کا اور زیادہ چرچا ہوا۔ پھر کیا تھا تیسری رات بڑی تعداد میں نمازی صبح ہو گئے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو ان صحابہؓ نے بھی آپ کے پیچھے نماز شروع کر دی۔ جو چھٹی رات جو آئی تو مسجد میں نمازیوں کی کثرت سے نل کھنے کی بھی جگہ نہیں تھی لیکن آج رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی اور فجر کے بعد لوگوں سے خطاب فرمایا پہلے آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر فرمایا۔ اے اللہ مجھے تمہاری اس حاضری سے کوئی اندیشہ نہیں لیکن میں اس بات سے ڈرا کہ میں تمہارے اس شدت اشتیاق کو دیکھ کر ایماندار تم پر فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز نہ ہو جاؤ۔ اس روایت کی متابعت یونس نے کی ہے۔

۸۶۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعب بن زہری کے واسطے سے خبر دی انھوں نے کہا کہ مجھے عمرو نے ابوجمید سعدی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں کھڑے ہوئے۔ پہلے آپ نے کلمہ شہادت پڑھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب اس کی تعریف کی اور پھر فرمایا۔ اے اللہ! اس روایت کی متابعت ابومعاویہ اور ابواسامہ نے ہشام کے واسطے سے کی انھوں نے اپنے والد سے اس کی روایت کی انھوں نے ابوجمید سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ! اور اس کی متابعت عدی نے سفیان کے واسطے سے ابوجمید کے ذکر میں کی۔

۸۶۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعب بن زہری کے واسطے سے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے علی بن حسین نے مسور بن مخزوم کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے میں نے سنا کہ کلمہ شہادت کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے اللہ! اس روایت کی متابعت زبیدی نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

۸۶۸۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن غنیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر

مِنَ النَّبِيِّ الثَّلَاثَةِ فَنَزَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّلَاثَةَ عَجَزَ الْمُسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَرَأَيْتُمْ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لِكَيْ خَشِيتُ أَنْ تَقْرَأَ مِنْ عَلَيْكُمْ فَتَعَجِدُوا عَنَّا تَابِعُوا يُونُسَ

پہلے پڑھو پڑھو پڑھو

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا فِرْعَوْنٌ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَاسْتَأْنَى عَلَى اللَّهِ مِمَّا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ تَابِعُوا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ تَابِعُوا الْعَدَنِي عَنْ سُفْيَانَ فِي أَمَّا بَعْدُ

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ عَزْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَعَتْهُ جِدَنٌ تَشَهَّدَ وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ تَابِعُوا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْخَسْبِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ

۱۔ جامعہ کی خصوصیات میں ایک وجہ بھی ہے۔ اسی وجہ سے رات کی اس نماز کو آپ نے گھروں میں تنہا پڑھنے کا حکم دیا اور اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے تنہا پڑھنے کو پسند فرماتے تھے۔ یہ تو آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ یہ تہجد کی نماز کا ذکر ہے۔

وَكَانَ آخِرُ تَجْلِسِ حَلَسَهُ مُتَعَدِّيًا وَلَمَحْنَةً عَلَى مُنْكِبَيْهِ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعَصَا بَدَنِيَّةٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَآمَنَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فُتِنَا بَوَاءَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَا الْيَوْمَ مِنَ الْأَنْصَارِ يَحْلُونَ وَحَيْكُورُ النَّاسِ فَمَنْ وَلى شَيْئًا مِنْ أُمَّةٍ مُعْتَدٍ فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَقُتِلَ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ أَحَدًا فَلْيَقْبَلُ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتْبَاوْا عَنْ مُسِيئِهِمْ

### باب ۵۸۵ الفقه بين الخطبتين يوم الجمعة

۸۶۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقَعُ بَيْنَهُمَا

### باب ۵۸۶ الاجتماع إلى الخطبة

۸۸۰ - حَدَّثَنَا آدمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّاعِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَفَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى

پر تشریف لائے۔ منبر پر یہ آپ کی آخری مجلس تھی۔ دونوں شانوں سے چادر لپیٹے ہوئے آپ بیٹھے تھے اور سر مبارک پر ایک نئی بازو رکھی تھی۔ آپ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ لوگو! میری بات سنو۔ چنانچہ لوگ آپ کی طرف کلام مبارک سننے کے لیے متوجہ ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا انا بعد۔ یہ قبیلہ انصار کے لوگ آنے والے دوڑیں، تعداد میں بہت کم ہو جائیں گے اور دوسرے لوگ بہت زیادہ ہو جائیں گے پس محمد مصلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا جو شخص بھی حاکم ہو اور اسے نفع اور نقصان پہنچانے کی طاقت ہو تو انصار کے صالح لوگوں کی پذیرائی کرے اور برے سے درگزر کرے یہ

۵۸۵ - جمعہ کے دونوں خطبوں کے درمیان

بیٹھنا۔

۸۶۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے بشیر بن الفضل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں دو خطبے دیتے تھے۔ اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔

۵۸۶ - خطبہ پوری تو جمعہ سنا جائے

۸۸۰ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے۔ ان سے ابو عبد اللہ افغانی نے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے آنے والوں کے نام لکھتے جاتے ہیں۔ ترتیب وار سب

لے یہ آپ مسجد نبوی میں سب آخری خطبہ تھا آپ کی یہ پیشین گوئی واقعات کی روشنی میں کس قدر صحیح ہے! انصار اب دنیا میں کہیں خال خال ہی ملتے ہیں اور مہاجرین اور دوسرے شیوخ عرب کی نسلیں تمام عالم اسلامی میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس شان کری پر قربان جائیے اس احسان کے بدل میں کہ انصار نے آپ کی اور اسلام کی کس پیروی اور مصیبت کے وقت مدد کی تھی آپ اپنی تمام امت کو اس کی تلقین فرما رہے ہیں کہ انصار کو اپنا محسن سمجھیں۔ ان میں جو اچھے ہوں ان کے ساتھ حسن معاملت بڑھ چڑھ کر کریں اور برے سے درگزر کریں کہ ان کے آہار نے اسلام کی بڑی کس پیروی کے عالم میں مدد کی تھی۔

اس باب میں جتنی حدیثیں آئی ہیں وہ مختلف موضوع سے متعلق ہیں اور یہاں ان کا ذکر صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ کسی خطبہ وغیرہ کے موقع پر انا بعد کا اس میں ذکر ہے۔ ان میں سے بعض احادیث پہلے بھی گذر چکی ہیں اور کچھ آئندہ آئیں گی۔ ان میں جو بحث طلب ہوں گی ان پر موقوفہ سے بحث کی جائے گی۔

۵۸۵ - عام نمازیوں پر خطبہ سننا واجب ہے۔ البتہ امام ضرورت کے وقت خطبہ کے دوران امر و نہی کر سکتا ہے۔ اگر نمازیوں میں سے کوئی شور و شغب کرے تو کوئی بھی نمازی انھیں صرف اشاروں سے منع کر سکے گا۔

سے پہلے آنے والا اور اٹھ کی قربانی دینے والے کی طرح ہے۔ اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی دینے والے کی طرح ہے۔ پھر مینڈھے کی قربانی کا ثواب رہتا ہے۔ اس کے بعد مرغی کا اس کے بعد انڈے کا۔ لیکن جب امام خطبہ دینے کے لیے ابھر آجاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے جبریل ہند کر دیتے ہیں اور ذکر سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

۵۸۔ امام نے خطبہ دینے وقت دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور پھر اس سے دو رکعت پڑھنے کے لیے کہا

۸۸۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو بن دینار نے ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ اسے خدا کی کیا تم نے نماز پڑھ لی اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھ لیجئے

۵۸۔ خطبہ کے وقت مسجد آنے والے کو صرف دو ہلکی رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔

۸۸۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے سفیان نے عمرو کے واسطے سے حدیث بیان کی، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ نے سنا کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے آنے والے نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھ لو۔ (تحفۃ المسجد)۔

۵۸۔ خطبہ میں ہاتھ اٹھانا

۸۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد العزیز نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حماد بن زید سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مولیٰ میں اور کبریاں ہلاک ہو گئیں

اس حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی منبر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ شخص ذکر کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی آپ نے خطبہ شروع نہیں کیا تھا! اصناف کے نزدیک خطبہ جبریل شروع ہو چکا ہوا سنہیں یا تحفۃ المسجد پڑھنی چاہیے کہ خطبہ سننا چاہیے کہ واجب ہے، اور وہ صرف سنت۔

بَابُ الْمُسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ وَالْأَوَّلَ وَ  
مَثَلُ الْمُتَجَبَّرِ كَمَثَلِ الذِّئْبِ يَهْدِي مَذْبَحَهُ ثُمَّ  
عَالِدًا فِي يَمِينِهِ بَاقِي بَقَعًا ثُمَّ كَبَشًا ثُمَّ  
دَحَا حَةً ثُمَّ بَيْعَةً فَإِذَا أَخْرَجَ الْإِمَامُ طَرَفًا  
مِنْهُمْ وَيَسْتَعِينُونَ إِلَيْكَ

يَا ب ۵۸۱ إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا  
جَاءَ وَهُوَ يَخْطُبُ أَمْرًا أَنْ يَهْجُو  
رَكَعَتَيْنِ

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ يَا  
فُلَانُ فَقَالَ لَا قَالَ فَمَنْ زَكَهُ

يَا ب ۵۸۲ مَنْ جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ  
صَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَخْطُبُ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ فَصَلِّ  
رَكَعَتَيْنِ

۴ ۴ ۴ ۴ ۴

يَا ب ۵۸۳ رَفَعَ الْيَدَيْنِ فِي الْخُطْبَةِ

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ  
قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْكَرَاعُ

بارش نہ ہونے کی وجہ سے آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش برسائیں  
چنانچہ آپ نے ہاتھ اٹھایا اور دعا کی یہ  
۵۹۰۔ جمعہ کے خطبہ میں بارش کے لیے  
دعا۔

هَكَذَا الشَّاءُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُبْقِيَنَا قَمَدًا  
مَدَّ يَهُ وَدَعَا  
۵۹۰۔ اَللّٰهُمَّ سَبِّحْ فِي الْخُطْبَةِ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۸۸۴۔ ہم سے براہیم بن منذر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو عمرو نے حدیث بیان  
کی۔ کہا کہ مجھ سے اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی۔ ان  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
عہد میں قحط پڑا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ  
ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! مال تباہ ہو گیا اور اہل و عیال و انول  
کو ترس گئے۔ آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ آپ  
نے ہاتھ اٹھائے۔ اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر نظر نہیں آ  
رہا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے ابھی  
آپ نے اقول کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ سپاڑوں کی طرح گھٹا اٹھ  
آئی اور بھی منبر سے اترے بھی نہیں تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپ  
کی ریش مبارک سے ٹپک رہا تھا۔ اس دن اس کے بعد اور پھر متواتر  
اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی (دوسرے جمعہ کو یہی اعرابی پھر کھڑا  
ہوایا کہا کہ کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہماری  
منہدم ہو گئیں اور مال و اسباب ڈوب گئے۔ آپ ہمارے لیے دعا کیجئے۔  
آپ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ اب دوسری طرف بارش  
برساتیے اور ہم سے روک دیجئے۔ آپ ہاتھ سے بادل کے جس طرف  
بھی اشارہ کرتے اور مطلع صاف ہو جاتا سارا زمین تالاب کی طرح بن  
گیا تھا۔ وادیاں مہینہ بھر برابر بہتی رہیں اور اطراف و حواہب سے گئے  
والے بھی اپنے یہاں بھر لوہ بارش کی خبر دیتے تھے۔

۵۹۱۔ جمعہ کے خطبہ میں خاموش رہیں

چاہیے۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيهِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابُو عَمْرٍو قَالَ  
حَدَّثَنِي اسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَمَّا بَنِي النَّاسِ سَنَةً عَلَى  
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ  
اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَذَا الْمَالُ وَحَبَاغِ  
الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَدَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا مَكَرَى  
فِي السَّمَاءِ فَزَعَتْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا  
وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ امْتَالَ الْجِبَالُ ثَلَمَهُ  
يَنْزِلُ عَنْ مَنَابِرِهِ حَتَّى سَأَيْتُ الْمَطَرُ يَتَخَادَرُ  
لِحَيْثِهِ فَمَطَرْنَا يَوْمَئِذٍ ذَلِكُ وَمِنَ الْعَدْوِ وَمِنَ  
بَعْدِ الْعَدْوِ وَالَّذِي يَكِلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ اَلْخُدَى  
مَقَامُ ذَلِكِ اَلْاَعْرَابِيُّ اَوْ قَالَ عَيْنُهُ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ تَهَلَّلْ مِنَ الْبَسَاءِ وَخَفِّقْ الْمَالَ  
فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَدَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
هَوِّ الْكَيْفَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا لَيْشِيرُ بَيِّدَهُ اِلَى نَاحِيَةِ مَن  
السَّحَابِ اِلَى الْفَرْجِ وَصَارَتِ الْمَنَابِرُ مِثْلَ الْجَوَابِ  
وَسَالَ الْوَادِي قُنَاتُهُ شَهْرًا وَلَمْ يَخْفُ أَحَدٌ  
مِنَ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَتْ بِالْحَبْوَةِ

۵۹۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنْصَادِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ  
اَلِ مَا مَخْطُبُ

۱۔ عام طور پر علماء اس حدیث پر سمجھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی طرح ہاتھ نہیں اٹھائے تھے بلکہ جیسے آج کل مقررین خطاب  
کے وقت اقول سے اشارے کرتے ہیں آپ نے بھی اسی طرح کیا تھا اور یہاں راوی کے طرز بیان سے ملاحظہ ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اقول کو  
دعا کی طرح اٹھانے پر نا پسندیدگی ثابت ہے۔

وَإِذَا قَالَ لِصَاحِبِهِ أَنْصِتْ فَقَدْ لَعَنَ  
قَالَ سَلْمَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ إِلَيْ مَا مَرُّ

اور یہ بھی لغو حرکت ہے کہ اپنے قریب بیٹھے ہوئے شخص  
سے کوئی کہے کہ چپ رہو، رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے کہ امام جب خطبہ شروع  
کرتے تو خاموش ہو جانا چاہیے۔

۸۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا قُلْتُ لِمَا جِئْتُكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ  
وَالْإِمَامَ يُخَاطَبُ فَقَدْ لَعَنَ :

۸۸۵- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
لیث نے عقیل کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے ابن  
شہاب نے۔ انھوں نے کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ  
ابن شہاب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے قریب بیٹھے ہوئے  
شخص سے کہو کہ ”چپ رہو“ تو یہ بھی لغو حرکت ہے۔

بَابُ الْسَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۵۹۲- جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی گھڑی

۸۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ  
لَا يَوَاقِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيُ  
سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَاءَ  
يَسِدَةً يُقَبِّلُهَا :

۸۸۶- ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک کے واسطے سے حدیث  
بیان کی۔ ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج سے ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے ذکر میں  
ایک مرتبہ فرمایا کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اگر کوئی مسلم  
بندہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی چیز خداوند قدوس سے مانگ رہا  
ہو تو خداوند اس سے وہ چیز ضرور دیتا ہے۔ اٹھ کے اشارے سے  
آپ نے اس وقت کی کمی ظاہر کی۔

بَابُ إِذَا انْقَرَأَ النَّاسُ عَنِ الْإِمَامِ فِي

۵۹۳- اگر جمعہ کی نماز میں لوگ امام کو چھوڑ کر

صَلَاةَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا إِلَيْ مَا مَرَّ  
مَنْ بَقِيَ حَائِزًا :

چلے جائیں تو امام اور باقی ماندہ نمازیوں کی نماز  
جائز ہے۔

۸۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي الْعَبْدِ قَالَ  
حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَيْنِمَا نَصَلِّيُ مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلْتُ عَيْشَ  
تَحْسِلُ طَعَامًا فَالْتَمَعْتُوْا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا

۸۸۷- ہم سے محمّد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زائد نے  
حصین کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم بن ابی جعد نے  
کہا کہ ہم سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں غلہ لیے  
ہوئے چند تجارتی اونٹ ادھر سے گزرے اور حاضری اسی طرف  
متوجہ ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کل بارہ آدمی باقی رہ گئے

۱۵ یہ ساعت اجابت ہے اکثر احادیث میں جمعہ کے دن صبح و مغرب کے درمیان کی تعین بھی ملتی ہے کہ اپنی نمازوں کے درمیان میں تھوڑی دیر کے لیے  
یہ ساعت آتی ہے۔ امام احمد اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہم سے بھی یہ منقول ہے کہ یہ ساعت عصر کے بعد ہے۔ اس کی تعین میں اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔

اس پر یہ آیت اتری۔ (توجہ) اور جب یہ لوگ تجارت اور کھیل دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔  
۵۹۴۔ جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نماز

۸۸۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطے سے خبر دی۔ ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اپنے گھر میں پڑھتے تھے۔ اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں جب واپس ہوتے تھے پڑھتے تھے۔

بن ہب بن ثابت باب

۵۹۵۔ اللہ عزوجل کے اس فرمان سے متعلق کہ جب نماز میں ہوجائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل و روزی و معاش کی تلاش کرو۔

۸۸۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو حسان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے سہل کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے بتایا کہ ہمارے یہاں ایک خاتون تھیں ناول کے پاس ایک کھیت میں انھوں نے چقند بونکے تھے۔ جمعہ کا دن آتا تو وہ چقند اکھاڑ لاتی اور اسے ایک ہانڈی میں پکاتیں پھر اوپر سے ایک مٹی اٹا چھڑک دیتیں۔ اس طرح یہ چقند گوشت کی طرح ہوجاتے۔ جمعہ سے واپسی میں ہم انھیں سلام کرنے

فَكَرَرْنَا هَذِهِ الْأَيَّةَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

باب ۵۹۴

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِدٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي نَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

باب ۵۹۵

قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَأَنْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ بَيْتِنَا امْرَأَةً تَجْعَلُ عَلَى أَرْبَعَاءٍ فِي مَرْبَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِيحُ امْرُؤٍ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي جَدَارِ بَيْتِهَا تَجْعَلُ عَلَيْهِ قُبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْعُمُهَا فَتَكُونُ امْرُؤُ السِّلْقِ عَرَقَةً وَكُنَّا نَتَفَرَّقُ مِنْ صَلَاةِ

۱۔ یہ واقعہ اسلام کے ابتدائی دور کا ہے۔ دوسری صبح رواہ ترمذی میں ہے کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ ابتداء اسلام میں جمعہ کے خطبہ کا بھی وہی طریق تھا جو آج کل عیدین کا ہے یعنی نماز کے بعد خطبہ ہوتا تھا۔ نسائی کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز کے بعد فرمادیتے تھے کہ جس کا جی چاہے وہ ٹھہر جائے اور جس کا جی چاہے چلا جائے غالباً ابتداء میں عیدین کے خطبہ کی اتنی اہمیت نہیں تھی اور اسی بناء پر صحابہ نے جمعہ کے خطبہ کو بھی سمجھا ہوگا کہ اس کا سنا ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ سہل سامان تجارت دیکھا تو ضرورت مند صحابہؓ خرید و فروخت کے لیے چلے گئے لیکن اس پر بھی سخت تنبیہ کی گئی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عنون میں "نماز" ہی کا ذکر کیا ہے لیکن صرف حدیث کے الفاظ کے تتبع میں یعنی جو کہ حدیث میں تعلقات نماز پر نماز کا اطلاق ہوا ہے امام صاحبؒ نے بھی وہ تعبیراتی دکھی۔

۲۔ غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط کے مطابق انھیں کوئی ایسی حدیث نہیں ملی جس میں یہ ذکر ہو کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید سے پہلے بھی اور بعد میں بھی سنبھیں پڑھتے تھے اسی لیے انھوں نے عنون توجہ کا لگایا لیکن حدیث میں صرف ظہر سے پہلے اور بعد کی سنتوں کا ذکر ہے اور جمعہ کی صرف بعد والی سنتوں کا ذکر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جمعہ ظہر ہی کا قائم مقام ہے۔ دوسری احادیث میں جمعہ سے پہلے اور بعد کی دونوں سنتوں کا ذکر ہے۔ ممکن ہے عنون میں انھیں احادیث سے فائدہ اٹھایا ہو۔



الْجُمُعَةِ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا مَقَرَّبَ ذَاكَ الطَّعَامَ  
إِلَيْنَا فَنَلَعْنَهُ وَكُنَّا نَحْمِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
يَطْعَامَهَا ذَاكَ ۝

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ سَمِعْنَا  
ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
بِهَذَا إِذْ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَعَدَّى إِلَّا  
بَعْدَ الْجُمُعَةِ ۝

باب ۵۹۶ الْفَائِلَةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ  
۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقَبَةَ الشَّيْبَانِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كُنَّا نَبْكِرُ يَوْمَ  
الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيلُ ۝

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سُعَيْبُ بْنُ أَبِي مَزْيَدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْفَائِلَةُ ۝

## ابواب صلوة الخوف

باب ۵۹۷ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا  
خَرَجْتُمْ فِي الدَّعَائِظِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ  
جُنَاحٌ إِنْ قُلْتُمْ عَذَابًا مُهِينًا

کے لیے حاضر ہوتے تو یہی بچوان ہمارے آگے کر دیتیں اور ہم خوب  
مزے لے کر کھاتے۔ ہم لوگ ہر جمعہ کو ان کے اس کھانے کے خواہشمند  
رہتے تھے۔

۸۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی اپنے والد کے واسطے اور  
ان سے سہل بن سعد نے ہی حدیث بیان کی اور فرمایا کہ قیلولہ اور دوسرے  
کا کھانا ہم جمعہ کے بعد کھاتے تھے۔

۵۹۶۔ قیلولہ جمعہ کے بعد

۸۹۱۔ ہم سے محمد بن عقبہ شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے  
ابو اسحق فزاری نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے انھوں نے  
انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ ہم جمعہ پہلے پڑھتے  
تھے اور اس کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

۸۹۲۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
ابو عسان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ محمد سے ابو حازم نے رضی  
اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے اور قیلولہ اس کے بعد پڑھتے تھے۔

## صلوة خوف کی تفصیلات

۵۹۷۔ اللہ عزوجل کے ارشاد وَإِذَا مَخِرْتُمْ فِي الدَّعَائِظِ  
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ ۝ سے عَذَابًا مُهِينًا تک  
(اسی سے متعلق تصریحات ہیں)

لے ذیل کی احادیث میں اس نماز کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں جو خوف اور دشمن سے مقابلہ کے وقت کے لیے خاص طور سے مشروع ہوئی تھی۔  
غزوات میں نماز کے اوقات بھی آتے تھے۔ اور دشمن مقابل میں کھڑے ہوتے۔ تمام مسلمانوں کی یہ خواہش ہوئی کہ نماز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
ہی کی اقتداء میں پڑھیں لیکن جس طرح کی صورت حال سامنے ہے اگر بیک وقت تمام مسلمان نماز میں مشغول ہو جائیں تو ہر وقت دشمن کے اچانک  
حملہ کا خطرہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ صلوة خوف صرف اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک کے لیے مشروع  
تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ تمام مسلمان آپ ہی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے خواہشمند ہوتے تھے لیکن آپ کے بعد اس نماز کی مشروعیت منسوخ ہو گئی  
کو نہ کہ کوئی ایسی مرکزی شخصیت، پیغمبر جیسی، مسلمانوں میں نہیں ہے جس کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی اس درجہ تڑپ اور خواہش ہو اس لیے خوف  
اور دشمن کے مقابلہ کے اوقات میں اب نماز اس مخصوص طریقہ سے نہیں پڑھی جاسکتی بلکہ متعدد جماعتیں کرنی چاہئیں گی اور ان کے امام بھی علیحدہ  
ہوں گے اور عام طریقہ کے مطابق نماز پڑھیں گے لیکن عام علامت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلوة خوف اپنے اسی مخصوص طریقہ کے ساتھ (یعنی آنحضرتؐ)

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ صَلَاةِ الْخَوْفِ فَقَالَ أَخْبَرَنَا سَالِحٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَنْبٍ قَوَازِينَا الْعَدُوَّ فَصَلَّاهُمْ لِهَاجِرَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَأَبْلَكَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْنُ مَعَهُ وَتَجَدَّ سَجْدَةً كُنْ شَدَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي كُنْ نَصَلُ فَبَاوُوا فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ سَجْدَةً وَتَجَدَّ سَجْدَةً ثَلَاثِينَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ سَجْدَةً وَاحِدَةً مِنْهُمْ فَذَكَرَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَتَجَدَّ سَجْدَةً ثَلَاثِينَ ۝

۸۹۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی۔ انھوں نے زہری سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ خوف پڑھی تھی؟ اس پر انھوں نے فرمایا کہ ہمیں سالم نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نجد کے اطراف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک تھا۔ مقابلہ کے وقت ہم صف بستہ ہو گئے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی مسلمانوں میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز پڑھنے میں شریک ہو گئی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر کھڑی رہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اقتدار میں نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے پھر یہ لوگ اس جماعت کی جگہ واپس آ گئے جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ اب دوسری جماعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ ان کے ساتھ بھی آپ ایک رکوع اور دو سجدے کئے پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد دونوں جماعتوں نے (باری باری) اسی سابقہ جگہ آکر ایک ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔

۝ ۝ ۝ ۝ ۝

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اب بھی باقی ہے اور اس کی مشروعیات منسوخ نہیں ہوئی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اس کی تفصیلات ہیں اور نسخ کے لیے کوئی اشارہ مل کر نہیں پھر اگرچہ پیغمبر جیسی مرکزی شخصیت اب کوئی نہیں لیکن مسلمانوں میں ایسے مقتدا تو ہر حال ہو سکتے ہیں جن کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے عام مسلمان غلام شہید ہوں۔ اس لیے جب شریعت نے مسلمانوں کی ایک خواہش کی رعایت کی ہے اور خود اپنی حکمت بالغہ کے پیش نظر خوف کی نماز کا ایک مخصوص طریقہ بتایا ہے تو اسے اب بھی رکھنے میں کیا چیز مانع بن سکتی ہے۔ اسی لیے علماء نے لکھا ہے کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھی اس کے خلاف قول کی نسبت صحیح نہیں معلوم ہوتی۔

قرآن مجید میں کسی بھی نماز کی تفصیلات بیان نہیں ہوئی ہیں۔ بلکہ صرف اشاروں پر اکتفا کیا گیا ہے۔ نماز کے جب تفصیلات خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل کے ذریعہ واضح کی تھیں۔ البتہ صرف صلوٰۃ خوف کے طریقہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں جیسا کہ اس باب میں دی ہوئی آیت سے واضح ہے۔ گو پوری تفصیل یہاں بھی نہیں ہے۔

صلوٰۃ خوف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف طریقوں سے منقول ہے۔ ابو داؤد و نسائی میں ان طریقوں کی تفصیلات زیادہ وضاحت کے ساتھ ملتی ہیں۔ ابن تیمیہ نے زاد المعاد میں ان تمام روایتوں کا تجزیہ کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ اگر ان تمام روایتوں پر غور کیا جائے تو چھ طریقے ان سے مسجد میں آتے ہیں۔ چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود یہ نماز مختلف طریقوں سے منقول ہے۔ اس لیے ائمہ کا اس سلسلے میں اختلاف بھی ناگزیر تھا۔ حضرت علامہ ابن رشد صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ قرآن نے فقہاء صلوٰۃ خوف کے طریقہ میں اجمال سے کام لیا۔ تاکہ توسع و جو شریعت کا مقصود ہے باقی رہے اور کسی قسم کی تنگی نہ پیدا ہونے پائے۔ اگر قرآن میں صرف کسی ایک طریقہ کی تعیین ہو جاتی تو اس کے خلاف ممکن نہیں تھا۔ (بقیہ صفحہ آئندہ)

## ۵۹۸۔ صلوٰۃ الخوف رجالاً و

رُكْبًا نَأْتِي أَحَدٌ قَاتِلًا

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَبْرِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ تَخَوُّوا مِنْ قَوْلِ جَبَاهِدٍ إِذَا اخْتَلَطُوا قِيَامًا وَنَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبًا نَأْتِي

۴۴۴

## ۵۹۸۔ صلوٰۃ خوف پیدل اور سواری پر راجل رسیدل چلنے والا

یہاں اکھڑے ہونے والے کے معنی میں ہے۔

۹۸۴۔ ہم سے سعید بن یحییٰ قرشی نے حدیث بیان کی کہ ایک مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجاہد کی روایت کی طرح بیان کیا کہ جب جنگ میں لوگ ایک دوسرے سے گنہ جاتیں تو کھڑے کھڑے دوسرے اشارہ سے نماز پڑھیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی روایت میں اضافہ یہ کیا ہے کہ اگر لوگ اس سے بھی زیادہ ہوں تو پیدل اور سواری جس طرح بھی ہو سکے نماز پڑھیں۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) حنفی فقہ کی کتابوں میں عام طور سے صلوٰۃ خوف کا یہ طریقہ لکھا ہے کہ فوج کے وہ حصے کر لیے جائیں۔ ایک حصہ نماز پڑھتا رہے اور دوسرا نماز پڑھنے کے لیے آئے۔ امام اس جماعت کو ایک رکعت جب پڑھا چکے تو یہ امام کے پیچھے سے بٹ جاتے اور نماز پڑھا کر کھڑا ہو جاتے اب وہ لوگ نماز پڑھنے کے لیے آئیں گے جو ابھی نماز پڑھتے رہے۔ یہ بھی صرف ایک رکعت امام کی اقتداء میں پڑھیں گے۔ امام کی نماز اب پوری ہو چکی لیکن مقتدیوں میں سے کسی کی بھی پوری نہیں ہوئی۔ اس لیے امام تو فارغ ہو گیا البتہ مقتدی اپنی سابقہ جگہ پر نماز پوری کریں۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ جن لوگوں نے پہلے امام کی اقتداء میں ایک رکعت پڑھی تھی اب وہ پھر اسی سابقہ جگہ پر آئیں گے۔ اسی دوران میں دوسری جماعت نماز پڑھا چکی ہوگی اور یہ پہلی جماعت اپنی باقی ماندہ ایک رکعت پوری کر کے جب نماز پڑھا جائے گی تو دوسری جماعت بھی اسی جگہ آکر باقی ماندہ ایک رکعت پڑھے گی۔ یہ صورت صرف اس لیے اختیار کی جائے گی تاکہ دشمن کے چاہک حملہ کا تحفظ کیا جائے۔ اس نماز میں بہت سی رعایتیں ایسی ہیں جو عام حالات میں نہیں ہوتیں۔ مثلاً نماز پڑھنے ہی میں لوگ آج بھی سکتے ہیں۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ یہ نماز کی حالت میں چلنا ہے (المشي في الصلوة) اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ نماز چلتے ہوئے پڑھنے (الصلوة ماشيًا) سے فاسد ہوتی ہے۔ یہ ایک نکتہ فہرہ ہے لیکن بہر حال عام حالات میں تو اس حد تک "المشي في الصلوة" کی بھی اجازت نہیں! البتہ اگر جنگ دست بدست ہو رہی ہو تو نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب میں جنگ کی وجہ سے نماز قضا کی تھی اور عصر مغرب بعد پڑھی تھی۔ دوسرے ائمہ کے یہاں اس نماز کے دوسرے طریقے بھی ہیں۔ حنفیہ کے بیان کردہ طریقہ سے فقوڑے بہت مختلف۔ غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حنفیہ کے ہی طریقہ کو پسند فرمایا ہے۔ حدیث میں جتنے طریقے بیان ہوئے۔ جائز سب ہیں۔ اختلاف صرف استحباب میں ہے۔

(متعلقہ صفحہ ۱۵) اس روایت میں بڑا اشکال یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول نقل نہیں کیا ہے کہیں اور بھی امام بخاری نے یہ نہیں لکھا کہ یہ چل سکتا کہ ابن عمر نے کیا فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ کہنا یہ چاہیے تھا کہ مجاہد نے ابن عمر کی طرح روایت کی ہے لیکن کہہ رہے اس کے برعکس۔ حالانکہ مجاہد تابعی ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ صحابی اس لیے مدارقہ کے لحاظ سے ابن عمر کو بتنا چاہیے تھا۔ پھر اس کے بعد جو قول نقل کیا ہے اس کا کچھ مطلب صاف نہیں سمجھ میں آتا کہ کہنا کیا چاہتے ہیں اور اسی وجہ سے شارحین کا اس عبارت کے مفہوم متعین کرنے میں بڑا اختلاف ہے۔ اس عبارت میں شرط تو موجود ہے لیکن جواز کا کچھ پتہ نہیں۔ ہم نے ترجمہ میں عبارت کے مفہوم کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ جنگ دست بدست ہو رہی ہو اور نماز پڑھنی مشکل ہو جائے تو اشارہ دل سے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ہمارے یہاں بھی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

## باب ۵۹۹ عِزُّسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي

## صَلَاةِ الْخَوْفِ

۸۹۵- حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُقَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ وَ رَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَمَعَهُ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَآتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي فِي صَلَاةٍ وَلَكِنْ عِزُّسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا .

۴۰۰ بن بن بن بن

## باب ۶۰۰ الصَّلَاةُ عِنْدَ مَنَاصِفَ الْحُصُونِ وَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

وَقَالَ الْأَوْسَاعِيُّ إِنْ كَانَ تَهَيُّا الْقَوْمِ وَلَمْ يَقْبَلُوا دُعَاءَ عَلَى الصَّلَاةِ صَلُّوا لِأَيِّامٍ كُلِّ أَمْرٍ يَنْفُسِهِ فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوا دُعَاءَ عَلَى الْأَيَّامِ أَخْرَجُوا الصَّلَاةَ حَتَّى يَنْكَبِ الْفِتَالُ أَوْ يَأْمُرُوا فَيَصَلُّوا وَكَعْتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوا صَلُّوا سَكْعَةً وَ سَجَدَ تَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوا فَلَا يُجِيزُهُمْ التَّكْبِيرُ وَيُؤَخِّرُونَهَا حَتَّى يَأْمُرُوا بِهِ قَالَ مَكْهُولٌ وَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ مَنَاصِفَ حِصْنِ سُرٍّ عِنْدَ إِسْمَاعِيلَ وَ الْفَجْرِ وَ اسْتَدْنَا

## ۵۹۹- صلوٰۃ خوف میں ایک دوسرے کی حفاظت کرے۔

۸۹۵- ہم سے حیوۃ بن شریح نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن حرب نے زبیدی کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبید اللہ بن عتبہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کی اقتدار میں کھڑے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ آپ نے رکوع کیا تو لوگوں نے بھی کیا جب آپ سجدہ میں گئے تو آپ کے مقتدی بھی سجدہ میں گئے۔ پھر جب آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ لوگ حضوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی حتیٰ اٹھ اٹھے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اب دوسری جماعت آئی (جواب تک حفاظت کے لیے دشمن کے سامنے کھڑی تھی) اور اس نے بھی رکوع اور سجدہ کئے سب لوگ نماز میں تھے لیکن لوگ ایک دوسرے کی حفاظت کر رہے تھے۔

۴۰۰۔ نماز اس وقت (جب دشمن کے) قلعوں کی فتح کے امکانات زیادہ روشن ہو جائیں اور جنگ دست بردست ہو رہی ہو۔

اوزاعی نے فرمایا کہ جب فتح سامنے ہو، اور نماز پڑھنی ممکن نہ رہے تو ہر شخص تنہا اشاروں سے نماز پڑھے اور اگر اشاروں سے نماز پڑھنے کا بھی امکان نہ رہے تو قضا کرے اور جب جنگ بند ہو جائے یا حفاظت و امن کی کوئی صورت پیدا ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھے اگر دو رکعت پڑھنی ممکن نہ ہو تو ایک رکوع اور دو سجدے پر اکتفا کرے اور اگر اس کا بھی امکان نہ رہے تو صرف تکبیر سے کام نہیں چلے گا بلکہ نماز قضا کی جائے گی اور پھر امن کے بعد پڑھی جائے گی۔ مکحول کا بھی یہی مسلک تھا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبح صادق تک تسبیح کے قلعہ کی فتح کے امکانات روشن ہو گئے تھے (حضرت عمر

راقیہؓ کو دشمن سوار کے لیے اشارے سے نماز پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اشْتَعَالَ الْقِتَالُ فَخَلَعَ بَقْدَارٌ وَاعْلَى  
الصَّلَاةُ فَخَلَعَ نَصْلٌ إِلَّا بَعْدَ  
إِبْرَاقِهَا لِنَحَارٍ فَصَلَّيْنَاهَا وَ  
خُنَّ مَعَ أَبِي مُوسَى فَفَتِحَ  
لَنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَمَا  
شَرَّفَنِي بِتِلْكَ الصَّلَاةِ  
الَّتِي نَبَا وَمَا

فِيهَا -

۸۹۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ  
عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ خَبَلٌ بِسَبْ كَفَّارٍ  
قُدْرِيثٍ وَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَلَّيْتُ  
الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاللَّهُ مَا  
صَلَّيْتُهَا بَعْدَ مَا قَالَ فَنَزَلَ إِلَيْنَا فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى  
الْعَصْرَ بَعْدَ مَا نَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمُعَرَّبَ بَعْدَهَا  
بِأَنَّكَ صَلَّوْا الطَّابِ وَالْمَطْلُوبُ  
وَأَكْبَرُ وَإِيمَامٌ -

وَقَالَ الْوَلِيدُ ذَكَرْتُ لِلدَّوْدِ بْنِ  
صَلَاةَ شَرَحِيلَ بْنِ السَّيْطِ وَأَمَّا بِي  
عَلَى فَهَذَا السَّابِقُ فَقَالَ كَذَلِكَ الرَّحْمَةُ  
عِنْدَنَا إِذَا اخْتَوَفَ الْغَوْتُ وَ اخْتَفَجَ  
الْوَلِيدُ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَمْلِكُ أَحَدٌ الْعَصْرَ قَالَ  
إِلَّا فِي بَيْتِي قَدْ لُحِقَ -

یعنی اللہ عزہ کے عہد خدانت میں (اور جنگ انتہائی شدت  
کے ساتھ ہونے لگی تھی کہ مسلمانوں کے لیے نماز  
پڑھنا ممکن نہ رہا اس لیے دن چڑھنے پر نماز پڑھی گئی۔  
ہم نے نماز ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں  
پڑھی اور قلعہ فتح ہو چکا تھا۔ انس بن مالک رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نماز کے بدلہ میں ہمیں دنیا اور  
اس کی تمام نعمتوں کو حاصل کر کے بھی کوئی خوشی نہیں  
ہو سکتی تھی۔

۸۹۶- ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وکیع نے  
علی بن مبارک کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن  
ابی کثیر نے ان سے ابوسلمہ نے ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
غزوہ خندق کے موقع پر ایک دن کفار کو ہرا بھگا کہتے ہوئے آئے۔  
آپ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! سورج ڈوبنے والا ہے اور میں نے  
اب تک نماز نہیں پڑھی۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ بخدا میں نے بھی  
اب تک نماز نہیں پڑھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آپ بلحان کی طرف گئے  
اور وہ ضرور کر کے آپ نے وہاں سورج غروب ہونے کے بعد عصر  
پڑھی۔ پھر اس کے بعد مغرب پڑھی۔

۴۰۱- دشمن کی تلاش میں نکلنے والے اور جن کی تلاش میں  
دشمن ہوں، ان کی نماز سواہی پر اور اشاروں سے۔

ولید نے کہا کہ میں نے اوزاعی سے شرح حیل بن سہم اور ان  
کے ساتھ حیل کی سواہی پر نماز کے متعلق پوچھا تو انھوں نے  
فرمایا کہ جب نماز چھوٹ جانے کا خوف ہو تو ہمارا  
مسک بھی یہی ہے۔ اور ولید بنی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے اس فرمان کو دلیل میں پیش کرتے ہیں،  
کہ بنی قریظہ پیچھے سے پہلے کوئی شخص عصر  
نہ پڑھے۔

۱- یعنی اگرچہ قلعہ ہر گیارہ اور یہ خدا کی ایک بہت بڑی نعمت تھی لیکن نماز کے چھوڑنے کا جو اندسوس میں ہوا اللہ کی فتح کی خوشی اسے دور نہیں کر سکتی تھی  
دوسری نعمت اللہ کی فتح کی خوشی بھی دینی مقصد کے ہی تحت تھی لیکن نماز چھوڑنے کا الیہ بہت بڑا تھا۔ ہم اس سے پہلے بھی کچھ جگہ میں کہ عین حالت  
جنگ میں مغیرہ کے بیان نماز نہیں پڑھی چاہیے بلکہ نماز چھوڑ دینی ضروری ہے اور پھر بعد میں قصا کی جائے گی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دتھیر پڑھو انھیں

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ  
قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعْنَا  
مِنَ الْحَزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْعَصْرَ إِلَّا فِي  
بَيْتٍ مُزَيَّنَةٍ فَإِذَا ذَكَرَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي  
السَّطْرِ فَقِي وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ نَصَلِّيَ حَتَّى  
مَاتِينَا وَ قَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نَمُوتُ لَمْ يَرُدْ  
مِنَّا ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَمْ يُعْنَقْ أَحَدًا  
مِنْهُمْ -

باب التَّكْبِيرِ فِي الْعَلَسِ بِالصَّبْرِ  
وَالصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِعْسَاءَةِ وَالْحَرْبِ

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَهْمَبٍ وَ ثَابِتِ بْنِ الْبَاقِ

(تقریباً معمر گزشتہ) نے خود غزوہ احزاب میں روائی کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تھی۔

۸۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم  
سے جویریہ نے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی  
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب سے فارغ  
ہوتے ہی ہم سے یہ فرمایا تھا کہ کوئی شخص بنو قریظہ پہنچنے سے پہلے عصر  
نہ پڑھے لیکن جب عصر کا وقت آیا تو بعض صحابہؓ نے راستے ہی میں  
نماز پڑھ لی اور بعض صحابہؓ نے کہا کہ بنو قریظہ پہنچنے سے پہلے ہم نماز  
نہیں پڑھیں گے اور کچھ حضرات کا خیال یہ تھا کہ ہمیں نماز پڑھ لینا  
چاہیئے۔ کیونکہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ نہیں تھا کہ نماز  
ہی نہ پڑھی جائے۔ بلکہ صرف جلدی پہنچنے کی کوشش کرنے کے لیے  
آپؐ نے فرمایا تھا ابھر جب آپؐ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے  
کسی پر بھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا۔

۹۰۲۔ فجر طلوع صبح صادق کے بعد اندھیرے ہی میں پڑھ لینا  
اور حملہ اور جنگ کے وقت نماز

۸۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مہمب اور ثابت بن الباقی

طالب یعنی دشمن کی تلاش میں نکلنے والے کی نماز احناف کے بیان اشاروں سے صحیح نہیں البتہ مطلوب یعنی جس کی تلاش میں دشمن ہرل سواری پر نماز  
پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص مکہ جلدی کے ساتھ اپنی جان بچانے کی تدابیر کرتا ہے۔ شرعی بن سمط اور ان کے ساتھی خطرہ کی حالت میں تھے۔ فجر  
کا وقت قریب تھا اس لیے انھوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ فجر کی نماز سواری پر ہی پڑھ لیں لیکن اشتر نخعی نے اتر کر نماز پڑھی۔ اس پر شرعی بن سمط  
علیہ نے فرمایا کہ اشتر نے اللہ کی اپنے اس عمل سے مخالفت کی ہے۔

صفحہ ۱۵۱ غزوہ احزاب جب ختم ہو گیا اور کفار ناکام ہو کر چلے گئے تو آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ہی مجاہدین کو حکم دیا کہ اسی حالت میں خیبر  
چلیں جہاں مدینہ کے یہودی رہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان یہودیوں نے ایک معاہدہ کے تحت ایک دوسرے کے خلاف  
کسی جنگی کارروائی میں حصہ نہ لینے کا عہد کیا تھا۔ خطیہ طور پر یہودی پہلے بھی مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہے تھے لیکن اس موقع پر انھوں نے  
کھل کر کفار کا ساتھ دیا۔ کیونکہ کفار کی طرف سے یہ بہت بڑی کارروائی تھی اور اگر اس میں انھیں کامیابی ہو جاتی تو مسلمانوں کی ہمیشہ کے پسپائی یقینی  
تھی۔ یہود نے بھی یہ سمجھ کر اس میں شرکت کی تھی کہ یہ آخری اور فیصلہ کن روائی ہوگی۔ وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کی اس میں شکست یقینی ہے۔ معاہدہ کی  
رو سے یہودیوں کی اس کارروائی میں شرکت ایک سنگین جرم تھا اس لیے آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ بغیر کسی مہلت کے انھیں جالیا جائے اور اسی  
وجہ سے آپؐ نے فرمایا تھا کہ عصر بنو قریظہ میں جا کر پڑھی جائے کیونکہ راستے میں اگر کہیں لشکر نماز کے لیے ٹھہرتا تو بہت دیر ہو جاتی۔ چنانچہ بعض صحابہؓ نے  
میں اس سے یہی سمجھا کہ آپؐ کا مقصد صرف عجلت بنو قریظہ پہنچنا تھا۔ اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ انھوں نے سواری پر ہی نماز پڑھی تھی یا نیچے اتر کر  
اس لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث سے استدلال درست نہیں ہو سکتا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغُلَسٍ ثُمَّ ذَكِبَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ حَرَبْتُ خَيْرًا تَأْذَانًا لَنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَتَجَوَّأُوا سِعُونَ فِي السَّكَلِ وَيَهْوُونَ حُمْدًا وَالْحَمِيسُ قَالَ الْحَمِيسُ الْجَيْشُ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ الْقَاتِلَةَ وَ سَبَى الدَّارِيَّ فَصَارَتْ صِفِيَّةُ لِدَ حُتَيْبَةَ الْكَلْبِيِّ وَصَارَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُثْمًا تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صِدَاقَهَا عِتْقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ لِشَابِتٍ يَا أَبَا حُمَيْدٍ أَنْتَ سَأَلْتَ أَنْسًا مَتَا أَمْهَرَهَا فَقَالَ أَمْهَرَهَا نَفْسَهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ

## کتاب العیدین

بَاب مَا جَاءَ فِي الْعِيدَيْنِ وَالتَّحْمِيلِ فِيهَا

۸۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ عُمَرُ حُبَّةً مِّنْ اسْتَبْرَقِ تَبَاعٍ فِي السُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ تَحْمِلُ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُخُودِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِّنْ لَّوَخَلَّاقٍ لِّدَا فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبِثَ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُهُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھا دی پھر سواری پر بیٹھ کر فرمایا کہ خیر پر بربادی آگئی۔ ہم جب کسی قوم کے میدانوں میں اتر جائیں تو ڈرانے ہوئے لوگوں کی صبح خوفناک ہو جاتی ہے۔ اس وقت خیر کے یہودی ٹکڑے میں یہ کہتے ہوئے بھاگ رہے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الشکر لے کر آگئے۔ راوی نے کہا کہ (روایت میں) خمیس لشکر کے معنی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح ہوئی۔ جنگ کے قابل لوگ قتل کر دیئے گئے۔ عورتیں اور بچے قید ہوئے۔ صفیہ دھمکی کے حصہ میں آئیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طیس اور آپ نے ان سے نکاح کیا۔ آزادی آپ کی مہر قرار پائی۔ عبدالعزیز نے ثابت سے پوچھا ابو محمد! کیا انس رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ حضرت صفیہ کا مہر آپ نے کیا مقرر کیا تھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ خود انھیں کو مہر کے طور پر انھیں دے دیا تھا یعنی غلام تھیں اور انھیں آزاد کر دیا تھا یہی مہر تھا! کہا کہ ابو محمد اس پر مسکرا دیئے۔

## عیدین کے مسائل

۴۰۳ - عیدین اور ان میں آراستگی اور زینت کے متعلق روایتیں۔

۸۹۹ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعب نے ذہری کے واسطے سے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک استبرق درلغیم کا جبہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ بازار میں بکتا تھا۔ آپ نے فرمایا، یا رسول اللہ! اسے خرید لیجئے اور عید اور وفود کی پذیرائی کے لیے اسے پہنا کیجئے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اس کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔ اس کے بعد جب تک خدانے چاہا عمر رہے۔ پھر ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا رجب آپ کے پاس وہ پہنچ گیا تو اسے لیے آل حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ!





۶۰۵۔ مسلمانوں کے لیے عید کی سنت

۹۰۱۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ انھیں زبید نے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے شعبی سے سنا۔ ان سے براہِ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلا کام جس سے ہم آج کے دن (عید الفطری) کی ابتداء کریں گے یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں اور پھر واپس آکر قربانی کریں، جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت پر عمل کیا۔

۹۰۲۔ ہم سے عبیدہ بن اسمعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی لڑائی کے موقع پر کہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گانے والیاں نہیں تھیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں یہ شیطانی حرکت ہو رہی ہے۔ یہ عید کا دن تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری ہے۔

بَابُ سُنَّةِ الْعِيدِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ  
۹۰۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ الشُّبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نَتَّصِلَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَتَنْتَفِرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا ۝

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ اسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو آسَمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي حَارِيتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تَغْنِيَانِ نِجَاءً وَكَلَّتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بَعَاثَ قَالَتْ وَلَتَبَيِّنَا بِمُعْتَبَرَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا ۝

(بقیہ صفحہ گزشتہ) یہ سمجھ میں آتا ہے کہ عید گاہ سے واپسی کے بعد "اصحابِ حراب" نے مظاہرہ کیا تھا۔ ابنِ منیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اس عنوان سے مقصد یہ ہے کہ عید کے دن عام دنوں سے زیادہ خوشی اور انبساط کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

۳۵۔ مدینہ سے دژ دن کے فاصلہ پر ایک گاؤں کا نام ہے۔ انصار کے قبیلہ ادس کا یہاں ایک قلعہ بھی تھا۔ انصار کے دو قبیلوں اوس و خزرج کے درمیان عرب کی مشہور لڑائی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ ایک سو تیس سال تک اس لڑائی کا سلسلہ قائم رہا اوس نے خزرج کے بہت سے ممتاز سرداروں کو اس لڑائی میں مارا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اس جنگ کے موقع پر جو نظمیں کہی گئی تھیں انھیں وہ لڑکیاں پڑھ رہی تھیں۔

۳۶۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوبکر! انھیں پڑھنے دو۔ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ بخاری ہی میں یہ حدیث دوبارہ بھی آئے گی اس میں ہے کہ وہ لڑکیاں گانے والیاں نہیں تھیں۔ قرطبی نے اس پر لکھا ہے کہ عام طور سے گانے والی عورتیں جس طرح ہوتی ہیں یہ ان میں سے نہیں تھیں بلکہ عید کی خوشی میں پڑھ رہی تھیں۔ یہ یاد رہے کہ اجنبیہ کے گھر سے اور انھوں کو دیکھنا جائز ہے لیکن جب حالات خراب ہو گئے تو سدباب ذریعہ کے طور پر اس کی بھی ممانعت کر دی گئی۔ یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل پر بھی غور کرنا چاہیے کہ آپ نے اگرچہ دو کاہنیں لیکن خود انہیں شرکت بھی نہیں کی بلکہ چہرہ دوسری طرف کر لیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ چیز جائز ہے لیکن کچھ شریعت کی نظر میں پسندیدہ بھی نہیں اور اس سے اشتغال تو ہرگز پسندیدہ نہیں ہو سکتا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بعض باحِ ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر اہل گناہ مغیرہ بن جاتا ہے۔

## باب ۶۰۶۔ اَزْ كُلِّ يَوْمٍ الْفِطْرُ قَبْلَ الْخُرُوجِ

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَكْرَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفِطُّ وَيَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ فَمَرَاتٍ وَقَالَ مَرْثَدُ بْنُ سَجَّاهٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَكْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْكُلُهُنَّ وَيَتَرَاءَى

## باب ۶۰۷۔ اَزْ كُلِّ يَوْمٍ التَّحَرُّ

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هُشَيْمِ بْنِ سَيِّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَكَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ هَذَا يَوْمٌ نَشْتُمِي فِيهِ اللَّحْمَ وَذَكَرُوا مِنْ جَبِيزَانِهِمْ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَدًا قَدْ قَالَ وَعَيْنِي جَبِيزَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَزَخَصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَذْرَى بَكَخَتِ الرُّخَصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا ؟

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيدٌ عَنْ مَسْرُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

## ۶۰۶۔ عِيدُ الْفِطْرِ مِی عید گاہ جانے سے پہلے کھانا

۹۰۳۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی۔ انھیں سعید بن سلیمان نے خبر دی انھیں ہشیم نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں عیاض بن ابی بکر بن انس نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے چند کھجوریں کھا لیتے تھے جریر بن رجاؤ نے کہا کہ مجھ سے عیاض بن ابی بکر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ طاق عدد کھجوروں کی کھاتے تھے۔

## ۶۰۷۔ قربانی کے دن کھانا

۹۰۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسماعیل بن محمد بن سیرین کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز سے پہلے قربانی کر دے اسے دوبارہ کرنی چاہیئے اس پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ ایسا دن ہے جس میں گوشت کی خواہش زیادہ ہوتی ہے اور اس نے اپنے بڑوسیوں کے مستحق بھی کہا۔ پھر شاید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی۔ اس شخص نے کہا کہ میرے پاس ایک چار مہینے کا جانور ہے جو دو بکرے کے گوشت سے بھی مجھے زیادہ محبوب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اسے رخصت دے دی تھی۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ رخصت دوسروں کے لیے بھی تھی یا صرف اسی کے لیے تھی۔

۹۰۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے شعبی نے ان سے براہین عازب

۱۵۔ اس سے پہلے جو عید الفطر کے سلسلے میں حدیث بیان ہوئی اس میں تھا کہ عید گاہ جانے سے پہلے آپ کچھ کھاتے تھے اس لیے عنوان میں بھی اس کی قید لگا دی لیکن عید الفطر سے متعلق حدیث میں اس طرح کا کوئی لفظ نہیں اس لیے یہاں بھی مطلق رکھا۔ عید الفطر میں مستحب یہ ہے کہ قربانی کا گوشت سب سے پہلے کھائے۔ اسی حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ اس شخص نے کہا تھا کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے۔ اسلامی لفظ نظر سے بھی یہ دن خوشی منانے اور کھانے پینے کا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو چار مہینے کے جانور کی قربانی کی اجازت دے دی تھی۔ اس کے بعد راوی کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت اس کے لیے خاص تھی یا تمام امت کے لیے۔ اس حدیث کی بعض روایتوں میں صاف ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے علاوہ اور کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں۔

خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
الْأَمْنِيِّ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا  
وَسُكَّتَ لُسُكْنَا فَقَدْ أَصَابَ النَّسْكَ وَمَنْ  
نَسَّكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ قَبْلُ الصَّلَاةِ  
وَلَا نُسْكَ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ دِينَارٍ  
خَالَ الْبَرَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي نَسَّكَتُ شَأْنِي  
قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَهْلِ  
وَشُرُوبٍ وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَأْنِي أَقُولُ  
شَأْنِي شَأْنِي فِي بَيْتِي فَمَا بَعَثْتُ شَأْنِي وَتَعَدَّيْتُ  
قَبْلَ أَنْ أَتِيَ الصَّلَاةَ قَالَ شَأْنُكَ شَأْنُ الْحَجْرِ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَّا قَالَتَا  
حَبَدَةَ عَنْ أَحَبِّ إِلَيْنَا مِنْ  
شَأْنَيْنِ أَفْتَحْنِي عَنِّي  
قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ تَحْجِزْنِي  
عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

**باب ۶۰۷** الْخُرُوجُ إِلَى الْمُصَلَّى بِغَيْرِ

مِنْبَرٍ

۹۰۶۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْجٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ  
بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَوْحٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى  
إِلَى الْمُصَلَّى فَأُولَ شَيْءٍ يُبْدِئُ بِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ  
يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ  
عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَقُطِّعُهُمْ وَيُؤَمِّنُهُمْ وَيَأْمُرُهُمْ  
فَإِنْ كَانَ كَيْدُ حَيْدٍ أَنْ يَقُطِّعَهُمْ بَعَثًا فَطَعَهُ أَذْيَا مَرْ  
بُشًى أَمْزِيهِمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ  
فَكَرَّ يَنْزِلُ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ  
مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي الْأَضْحَى أَوْ فِطْرِ

رضی اللہ عنہ۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الضحیٰ کی  
نماز کے بعد خطبہ دینے پر مجھے فرمایا تھا کہ جس نے ہماری طرح  
نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس نے قربانی ٹھیک طرح کی  
لیکن جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے گا وہ نماز سے پہلے کی  
قربانی ہے اور وہ کوئی قربانی نہیں۔ براء کے مامول ابو بردہ بن دینار  
یہ سن کر بولے کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری کی قربانی نماز سے  
پہلے کر دی ہے۔ میں نے سوچا کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے۔ میری  
بکری اگر گھر کا پہلا ذبیحہ بنے تو بہت اچھا ہو، اس خیال سے میں نے  
بکری ذبح کر دی اور نماز کے لیے آئے سے پہلے ہی اس کا گوشت  
بھی کھالیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر تمہاری بکری گوشت کی بکری  
ہوئی (یعنی قربانی نہیں ہوئی)، ابو بردہ بن دینار نے کہا کہ میرے  
پاس ایک چارہ مہینہ کا بکری کا بچہ ہے اور مجھے وہ دو بکریوں کے  
برابر می بھی زیادہ عزیز ہے۔ کیا اس سے میری قربانی ہو جائے گی آپ  
نے فرمایا کہ ہاں۔ لیکن تمہارے بعد کسی کی قربانی اس عمر کے بچے سے  
نہیں ہوگی۔

**۶۰۸۔** بغير منبر کی عید گاہ میں نماز پڑھنے

جانا

۹۰۶۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن  
جعفر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی۔ انھیں  
عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح نے انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ  
نے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الضحیٰ کے  
دن عید گاہ تشریف لے جاتے تھے۔ سب سے پہلے آپ نماز پڑھتے  
نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تمام لوگ  
اپنی صفوں میں بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ آپ انھیں وعظ و نصیحت  
کرتے۔ اچھی باتوں کا حکم دیتے اگر جہاد کے لیے کس لشکر بھیجنے کا ارادہ نہ تھا  
تو اس کے لیے تیار ہو جانے کے لیے فرماتے۔ کسی بات کا حکم دینا ہوتا  
تو حکم دیتے۔ اس کے بعد واپس تشریف لاتے، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ لوگ برابر اسی سنت پر قائم رہے لیکن پھر میں مروان کے  
ساتھ عید الفطر یا عید الضحیٰ کے دن عید گاہ آیا جب یہ مدینہ کا امیر ہوا۔ ہم

فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَصَلَّةَ إِذَا مِنْبَرٌ بَيْنَنَا وَكَثِيرٌ مِنَ  
الصَّلَاتِ فَإِذَا امْدَوَّانُ يُرِيدُ أَنْ يَدْ تَقْبِيَهُ  
قَبْلَ أَنْ يَصِلَ فَبَدَأَتْ يَتَوَبَّه فَبَدَأَتْ فِي  
فَأَمَّا تَقَعُ فَخَطَبٌ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَمْ  
عَبْدُ لَمْ وَاللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ ذَهَبَ  
مَا نَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللَّهِ خَيْرٌ  
مِمَّا أَنْ أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ لَكُم  
يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ  
فَجَعَلْنَا قَبْلَ الصَّلَاةِ

بِأَرْبَعِ الْمَشَى وَالرَّكُوبِ إِلَى الْعِيدِ  
وَالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ آذَانٍ

وَلَا إِقَامَةَ

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصِلُ فِي الْأَضْحَى وَالْفَطْرِ  
ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا  
هَاشِمُ بْنُ جَرِيحٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَطَاءُ بْنُ حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ  
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ  
الْفَطْرِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ وَ  
أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أُرْسِلَ إِلَى ابْنِ

حب عید گاہ پہنچے تو وہاں میں نے کثیر بن صلت کا بنایا ہوا ایک  
منبر دیکھا جاتے ہی مروان نے چاہا کہ اس پر نماز سے پہلے خطبہ  
دینے کے لیے اتر پڑے اس لیے میں نے اس کا واسن پکڑ کر ٹھپنی  
لیکن وہ جھٹک کر اوپر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا میں نے  
اس سے کہا کہ واللہ تم نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو بدل  
دیا۔ اس نے کہا کہ اے ابوسعید جو تم سمجھتے ہو وہ بات ختم ہو گئی میں  
نے کہا کہ بھڑا۔ جو میں جانتا ہوں اس سے بہتر ہے جو نہیں جانتا۔  
اس نے کہا کہ ہمارے دور میں لوگ نماز کے بعد خطبہ سننے کے لیے  
نہیں بیٹھتے اس لیے میں نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا۔

۹۰۹۔ عید کے لیے مہدی یا سوار ہو کر جانا اور نماز  
خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر

ذکر

۹۰۷۔ ہم سے ابوسعید بن منذر حمصی نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ  
ہم سے انس بن عیاض نے عبد اللہ کے واسطے سے حدیث بیان  
کی ان سے نافع نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید الضحیٰ یا عید الفطر کی نماز پڑھتے تو  
خطبہ نماز کے بعد دیتے تھے۔

۹۰۸۔ ہم سے ابوسعید بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہمیں ہشام  
نے خبر دی کہ ابن جریج نے انھیں خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے عطاء  
نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی کہ آپ کو میں نے  
یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں تشریف  
لائے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ ابن جریج نے کہا کہ مجھے عطاء  
نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک

۱۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عید گاہ میں منبر نہیں رکھا جاتا تھا۔ آپ کے دور میں عید گاہ  
کے لیے کوئی خاص عمارت بھی نہیں تھی۔ بلکہ میدان میں عید اور بقر عید کی نماز پڑھی جاتی تھی۔ مروان جب مدینہ کا امیر ہوا تو اس نے عید گاہ میں  
خطبہ کے لیے منبر بھجوا دیا۔ لیکن عام طور سے اس طرز عمل کو جب لوگوں نے پسند نہیں کیا تو اس نے منبر بھجوانا بند کر دیا تھا اور اس کے بجائے کچی اینٹوں کا منبر  
خود عید گاہ میں بنوا دیا تھا۔ عیدین میں خطبہ نماز کے بعد دینا چاہیے تھا لیکن مروان نے سنت کے خلاف پہلے ہی خطبہ شروع کر دیا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ  
مروان کو اس خلاف سنت عمل پر بار بار تنبیہ کی گئی مروان نے اس کی وجہ بیان کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے خود اپنے اجتہاد سے یہ فیصلہ کیا تھا یہ روایت  
میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی نماز سے پہلے عید کا خطبہ دیا تھا لیکن انھوں نے عذر کی وجہ سے ایسا کیا تھا۔

شخص کو اس زمانہ میں بھیجا جب آپ کے ہاتھوں پر خلافت کے لیے  
 مسجیت کی گئی تھی (آپ نے کہلایا کہ عید الفطر کی نماز کے لیے اذان نہیں  
 دی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا۔ اور مجھے عطاء نے ابن  
 عباس اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے واسطے سے خبر دی کہ عید الفطر  
 یا عید الفصحیٰ کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی (یعنی نبی کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں) اور جابر بن عبد اللہ  
 سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پہلے آپ  
 نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ اس سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 عورتوں کی طرف گئے اور انھیں نصیحت کی۔ آپ ہلال رضی اللہ عنہ کے  
 ہاتھ کا سہارا لیے ہوئے تھے اور ہلال نے اپنا کپڑا اٹھار کھینچا عورتیں  
 اس میں مدد دے رہی تھیں۔ میں نے اس پر عطاء سے پوچھا کہ کیا اس  
 زمانہ میں بھی آپ امام پر حجت سمجھتے ہیں کہ وہ عورتوں کے پاس اگر انھیں  
 نصیحت کرے۔ فارغ ہونے کے بعد انھوں نے فرمایا کہ ہاں یہ ان  
 پر حجت ہے اور انھیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے!

۶۱۰۔ عید کے بعد خطبہ

۹۰۹۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں ابن جریج سے  
 خبر دی۔ کہا کہ مجھے حسن بن مسلم نے خبر دی انھیں طاؤس نے، انھیں  
 ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ میں عید کے دن نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب کے ساتھ گیا ہوں  
 یہ لوگ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

۹۱۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے  
 ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے نافع کے  
 واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے  
 پڑھتے تھے۔

۹۱۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ  
 نے عدی بن ثابت کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے سعید بن  
 جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے عید الفطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی۔ نماز اس سے پہلے آپ

الذَّبِيرُ فِي أَوَّلِ مَا يُؤَيِّعُ لَهُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ  
 يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَإِنَّمَا الْخُطْبَةُ  
 بَعْدَ الصَّلَاةِ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ  
 عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ  
 يَكُنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى  
 وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ قَبْلَ آيَاتِ الصَّلَاةِ ثُمَّ خَطَبَ  
 النَّاسَ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَرَهُنَّ  
 وَهُوَ يَقُولُ كَأُ عَلَى يَدَيْ يَدَيَّ وَبَلَدٍ  
 بِأَسْطِ ثَوْبِهِ تَلْقَى فِيهِ النِّسَاءَ مَهْدَةً  
 ثَلَاثَ لَعَطَاءٍ أَرَى حَقًّا عَلَى الذِّمَامِ أَنَّ يَسَاقِي  
 النِّسَاءَ فَبَيَّنَ كَيْتَهُنَّ حِينَ يَفْرُغُ قَالَ إِنَّ ذَلِكَ  
 لَحَقٌّ عَلَيْكُمْ وَمَا لَكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا؟

بَابُ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا بَنُو  
 جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ  
 طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعِيدَ  
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآفِي بَكْرِ  
 وَعثْمَانَ فَكَلَّمَهُمْ كَمَا تَوَصَّلُونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
 حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ  
 نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَ بَيْنَ  
 قَبْلِ الْخُطْبَةِ

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ كَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَكَأَنَّ

نے دن نکلنے کے بعد، پڑھی اور اس کے بعد پڑھی۔ پھر آپ عقیل کی طرف آئے۔ آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ ان سے آپ نے صدقہ کے لیے کہا چنانچہ وہ ڈالنے لگیں اور اپنی بلبل اور ہار تک ڈال دیئے۔

۹۱۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ بن حدیف بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زبید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، ان سے براد بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس دن سب سے پہلے نماز پڑھیں گے اور پھر واپس ہو کر قربانی کریں گے جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کے مطابق عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو اس ذبیحہ کا گوشت گویا وہ اپنے گھر والوں کے لیے لایا ہے قربانی کا اس سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ ایک انصاریؒ نے جن کا نام ابو بردہ بن دینار تھا جو نے کہ یا رسول اللہ! میں نے تو روزے سے پہلے ہی ذبح کر دیا۔ لیکن میرے پاس ایک چار مہینہ کا بچہ ہے جو سال بھر کے جانور سے بھی اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں اسی کی قربانی کر لو۔ تمہارے بعد یہ کسی اور کے لئے کافی نہیں ہوگا۔

۹۱۱۔ عید اور حرم میں ہتھیار لے جانے پر ناپسندیدگی

کا اظہار

حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عید کے دن ہتھیار لے جانے کی ممانعت تھی۔ اگر دشمن کا خوف ہو تو یہ صورت اس مستثنیٰ ہے۔

۹۱۳۔ ہم سے ذکریٰ بن یحییٰ ابو الکیس نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محارب بنی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن سوقة نے سعید بن جبیر کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ میں اس دن ابن عمرؓ کے ساتھ تھا جب یزیدؓ کی آئی آپ کے پاؤں کے تلے میں خمبہ گئی تھی جس کی وجہ سے آپ کا پاؤں رکاب سے چپک گیا۔ پھر میں نے اتر کر اسے نکالا۔ یہ واقعہ منیٰ میں پیش آیا تھا جب حجاج کو معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد حجاز کا امیر تھا، تو وہ عیادت کے لیے آیا۔ حجاج نے کہا کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کس نے آپ کو زخمی کیا ہے تو ہم اسے سزا دیتے

بعضہ ما ثمة فی النساء و معہ بلال  
فأمرهن بالصلاة ففعلن  
صليتين صلى المرأة يحد صمما  
وسينا بها

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نَصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَتَضَرَّعُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ آمَنَ بَاسْمَتِنَا وَمَنْ خَرَّ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّا هُوَ لَعَنُهُ قَدْ مَلَأْنَا لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ رَحِبُّ مِنَ الْأَنْصَارِ لِقَالِ لَهُ أَبُو بَرْزَةَ بْنُ دِينَارٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذُجْتُ وَهَيْبِي جَذَعَةً خَيْرَيْنِ مُسَقَّةٍ قَالَ أَجْعَلُهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُؤْفَى أَوْ تُجْبَزَى عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

بِأَيِّ مَا يَكُونُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ

فِي الْعِيدِ وَالْحَرَمِ

وَقَالَ الْحُسَيْنُ لَهْوَ أَنْ تَحْمِلُوا السِّلَاحَ

يَوْمَ الْعِيدِ إِنَّ أَنْ تَحْمِلُوا عَدُوًّا

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى أَبُو السُّكَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَمَّا بِهِ سِنَانُ الدُّخَانِ فِي أَحْتَمِ قَدَمِهِ فَلَزَقَتْ قَدَمُهُ بِالرَّكَابِ فَانْزَلْتُ فَتَرَعْتُهَا وَذَلِكَ بِمَنْى فَبَلَغَ الْحَجَّاجُ لِحَاظَ يَهُودِيٍّ فَقَالَ الْحَجَّاجُ كَوْنُكُمْ مِنْ أَمَّا بِهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنْتَ أَصْبَيْتَنِي قَالَ وَكَيْفَ قَالَ حَمَلْتُ السِّلَاحَ

فِي يَوْمٍ لَّمْ يَكُنْ يَحْتَمِلُ فِيهِ  
وَأَذْهَلْتُ السَّلَاحَ الْحَرَمَ وَ  
لَمْ يَكُنِ السَّلَاحُ يُدْخَلُ  
فِي الْحَرَمِ

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ  
حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سَعِيدٍ  
الْعَاصِمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ الْحَجَّاجُ  
عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَآنَا عِنْدَهُ قَالَ كَيْفَ  
هُوَ قَالَ صَالِحٌ فَقَالَ مَنْ أَصَابَكَ ثَانٌ  
أَمْ صَاحِبِي مَنْ أَمَرَ بِحُلِّ السَّلَاحِ  
فِي يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يَحْتَمِلُ فِيهِ  
يَعْنِي الْحَجَّاجُ

بَابُ التَّبَكُّيْرِ لِلْعِيدِ  
وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مُسْلِمٍ كُنَّا فَرَعْنَا فِي  
هَذِهِ السَّاعَةِ وَذَلِكَ حِينَ السُّبُحِ

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ  
السَّبَّاحِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ خَطَبَنَا الْيَتِيُّ مَكِّي  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْمًا التَّحْرِيفُ قَالَ إِنْ أَقُولَ  
مَا بَدَأْتُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ تَصَلِّيَ  
لَمْ تَزِدْجُمْ فَتُخَرِّقُنِي فَعَلَّ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ  
سُتْنًا وَمَنْ ذُبِحَ قَبْلَ أَنْ تَصَلِّيَ فَإِنَّمَا لَحْمٌ مَجْلَلٌ

اس پر ابن عمرؓ نے فرمایا کہ یہ تو مختار ہی کا نام ہے۔ حجّاج نے پوچھا کہ  
وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اس دن ہتھیار اپنے ساتھ لائے جس  
دن پہلے کبھی ہتھیار ساتھ نہیں لایا جاتا تھا (عیدین کے دن) تم  
ہتھیار حرم میں لائے حالانکہ حرم میں ہتھیار نہیں لایا جاتا تھا۔  
۹۱۴۔ ہم سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم  
سے اسحق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد کے  
واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے فرمایا کہ حجّاج، ابن عمرؓ رضی  
اللہ عنہ کے یہاں آیا۔ میں بھی آپ کی خدمت میں موجود تھا۔ حجّاج  
نے مزاج پوچھا، ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اچھا ہوں۔ اس نے پوچھا کہ آپ  
کو زخمی کس نے کیا؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے اس شخص نے زخمی کیا  
جس نے اس دن ہتھیار ساتھ لے جانے کی اجازت دی جس دن ہتھیار  
ساتھ نہیں لے جایا جاتا تھا۔ آپ کی مراد حجّاج ہی سے تھی یہ

۹۱۴۔ عید کی نماز سویرے پڑھنا

عبداللہ بن بسرؓ نے فرمایا کہ ہم نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے  
تھے جب آپؐ نے یہ فرمایا تو نماز تسبیح کا وقت تھا۔

۹۱۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے  
شعبہؓ نے زبید کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہؓ نے  
ان سے براد بن عازب رضی اللہ عنہ نے انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی کے دن خطبہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس دن  
سب سے پہلے ہمیں نماز پڑھنی چاہیے۔ پھر واپس آکر قرآنی کوئی  
چاہیے جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کے مطابق کیا  
اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو یہ فوج ایک ایسا گوشت ہوگا

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے حرم میں یا عید کے دن ہتھیار لے کر کوئی نہیں نکلتا تھا لیکن تم نے اس کی اجازت دی۔ عید کا دن خوشی اور  
انبساط کا دن ہے اس میں ہتھیار لگا کر یوں جایا جائے۔ پھر ارڈ عام اور لوگوں کے ہجر میں ہتھیار سے زخمی ہو جانے کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے اس  
لیے اگر تم نے ایسے موقع پر ہتھیار ساتھ لے جانے کی اجازت دی اور ایک شخص کے ہتھیار سے میں زخمی ہو گیا تو بالواسطہ تم ہی اس زخم کا سبب ہو یہ  
بھی کہا گیا ہے کہ خود حجّاج نے ابن عمرؓ کے خلاف یہ سازش کی تھی۔ عام لوگوں کو رجحان آپ کی طرف بہت زیادہ تھا حجّاج اسے پسند نہیں کرتا تھا۔ اس نے  
ایک شخص کو تیار کیا جس نے زہر میں بجھے ہوئے نیزے سے آپ کو زخمی کر دیا۔ ابن عمرؓ رضی اللہ عنہ اس زخم سے جانبر نہ ہو سکے اور اسی میں آپ  
کا انتقال ہو گیا۔ شاید آپ نے اسی طرف اشارہ کیا ہو۔

۲۔ منورۃ تسبیح سورج نکلنے کے بعد جب کردہ وقت نکل جائے تو پڑھی جاتی ہے عید کی نماز میں سنت بھی یہی ہے کہ وقت مکروہ نکل جانے کے بعد ہی پڑھی جائے۔

جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی سے تیار کر لیا ہے قربانی قطعاً نہیں ہو سکتی۔ اس پر میرے ماموں بردہ بن دینار نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ میں نے تو نماز پڑھنے سے پہلے ہی ذبح کر لیا البتہ میرے پاس ایک چار مہینے کا بچہ ہے جو ایک سال کے جانور سے بھی زیادہ بہتر ہے، اُن حضورؐ نے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں اسے ذبح کر لیا یہ فرمایا کہ اسے ذبح کر لو اور تمہارے بعد چار مہینے کے جانور کسی کے لیے کافی نہیں ہوں گے۔

۶۱۳۔ ایام تشریق میں عمل کی فضیلت

ابن عباس رضی اللہ عنہ (اس آیت) اور اللہ تعالیٰ کا ذکر معلوم دنوں میں کہ وہ (میں) ایام معلومات سے مراد اذی الحجہ کے دس دن لیتے تھے اور ایام معدودہ سے مراد ایام تشریق لیتے تھے، ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما ان دس دنوں میں بزرگی طرف لکل جاتے اور لوگ ان بزرگوں کی تکبیر سن کر تکبیر کہتے، اور محمد بن علی نقل نمازوں کے بعد بھی تکبیر کہتے تھے لے

۶۱۶۔ ہم سے محمد بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سلیمان کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے مسلم بن عیون نے ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں کے عمل سے زیادہ کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں۔ لوگوں نے پوچھا اور جہاد میں بھی نہیں آپ نے فرمایا کہ اہل جہاد میں بھی نہیں۔ سوا اس شخص کے جو اپنی جان و مال خطر میں ڈال کر جہاد کے لیے نکلا اور واپس آیا تو سب کچھ کھو چکا تھا۔

۶۱۴۔ تکبیر، منی کے دنوں میں، اور جب عرفہ جائے۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ منی میں اپنے خیمہ کے اندر تکبیر کہتے تو مسجد میں موجود لوگ اسے سنتے تھے اور وہ بھی تکبیر کہنے لگتے،

لے ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں عبادت سال کے تمام دنوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ کہا گیا ہے کہ ذی الحجہ کے دس دن تمام دنوں میں سب سے زیادہ افضل ہیں اور رمضان کی راتیں تمام راتوں میں سب سے افضل ہیں۔ ذی الحجہ کے ان دس دنوں کی خاص عبادت جس پر سلف کا عمل تھا تکبیر کہنا اور روزے رکھنا ہے۔ اس عنوان کی تشریحات میں ہے کہ ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما جب تکبیر کہتے تو عام لوگ بھی ان کے ساتھ جہیر کہتے تھے اور تکبیر میں مطلوب بھی یہی ہے کہ جب کسی کو کہتے ہوئے سنیں نواز دگر دہنتے بھی آدمی ہوں سب بلند آواز سے تکبیر کہیں۔



پھر بازار میں موجود لوگ بھی تکبیر کہنے لگے اور منیٰ تکبیر سے گونج اٹھتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ منیٰ میں ان دنوں میں نمازوں کے بعد بستر پر خمیہ میں مجلس میں، راستے میں اور دن کے تمام ہی حصوں میں تکبیر کہتے تھے۔ مہمور رضی اللہ عنہا دوسری تاریخ میں تکبیر کہتی تھیں اور عورتیں ابان بن عثمان، اور عبدالعزیز کے پیچھے مسجد میں مردوں کے ساتھ تکبیر کربٹا کرتی تھیں۔

بن بن بن بن

۹۱۷۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی کہ اکرم مجھ سے محمد بن ابی بکر ثقفی نے حدیث بیان کی کہ اکرم میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے تلبیہ کے متعلق دریافت کیا کہ آپ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسے کس طرح کہتے تھے۔ اس وقت ہم منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے انھوں نے فرمایا کہ تلبیہ کہنے والے تلبیہ کہتے اور تکبیر کہنے والے تکبیر۔ اس میں کوئی اجنبیت محسوس نہیں کی جاتی تھی۔

۹۱۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی کہ اکرم مجھ سے میرے والد نے عاصم کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے حفصہ نے ان سے ام عطیہ نے، انھوں نے فرمایا کہ ہمیں عید کے دن عید گاہ میں جانے کا حکم تھا۔ کنواری لڑکیاں اور حائفہ عورتیں بھی پردہ کر کے باہر آتی تھیں۔ یہ سب مردوں کے پیچھے پردہ میں رہتیں۔ جب مرد تکبیر کہتے تو یہ بھی کہتیں اور جب وہ دعا کرتے تو یہ بھی کرتیں۔ اس دن کی برکت و طہارت سے ان کی توجہ بھی والستہ تھیں۔

۹۱۵۔ عید کے دن حربہ کی طرف (سترہ بنا کر)

منار

۹۱۹۔ ہم سے محمد بن بشاش نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے عید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے

۱۔ تکبیر ان دنوں کا شعار ہے اور تلبیہ سے بھی زیادہ اسے اہمیت حاصل ہے۔ عورتوں کی تکبیر سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ بھی بلند آواز سے کہتی ہوں گی۔ ترمذی کی حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے۔

فَيُكَبِّرُونَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الْأَسْوَاقِ حَتَّى تَزُولَ مِنِّي ظِلُّكَ وَأَوْ كَانَ ابْنُ عَسَرَ يُكَبِّرُ بِرَبِّي ذَلِكَ الْيَوْمَ وَخَلْفَ الصَّلَاتِ وَعَلَى فِزَائِهِمْ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَجَلْسِيهِ وَمَشَاهِدِهِ وَذَلِكَ الْيَوْمَ جَبِينًا وَكَانَتْ مِيمُونَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ الْحَرِّ وَكَانَ الشَّيْءُ يُكَبِّرُونَ خَلْفَ أَبَا بَرٍّ عُمَانَ وَعَبْدَ الْعَزِيزِ لِيَالِي الشَّرِيفِ مَحَ الْوَحَالِ فِي الْمَسْجِدِ

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَاوِيَانِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنْ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُكَبِّرُ الْمَكِّيُّ وَلَهُ يُكَبِّرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمَكْبَرُ فَلَا يُكَبِّرُ عَلَيْهِ

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ كُنَّا نَوْمُرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى نَخْرُجَ الْبَكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتَّى نَخْرُجَ الْحَقِيقَ فَيُكَبِّرُ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرُونَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَذْعُونَ بِدَعَائِهِمْ يَذْهَبُونَ بَرَكَةً ذَلِكَ الْيَوْمَ وَطَهْرَتِهِ

بِأَنَّ الصَّلَاةَ إِلَى الْعُزْبَةِ

يَوْمَ الْعِيدِ

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

نافع نے اور ان سے ابن عمرؓ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے الفطر اور عید الفطی کی نماز کے لیے حربہ (جھوٹا نیزہ) گاڑ دیا جاتا تھا پھر آپ اسی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

۴۱۶۔ امام کے سامنے عید دن عمروہ

یا حربہ گاڑنا

۹۲۰۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو عمر اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ جانے تو عمروہ روہ وڈ جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو، آپ کے ساتھ لے جایا جاتا تھا۔ پھر عید گاہ میں آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا اور آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

۴۱۷۔ عورتیں اور حیض والیاں عید گاہ

میں

۹۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عیسیٰ بن ابی جابر نے ام عمر رضی اللہ عنہا نے، آپ نے فرمایا کہ ہمیں حکم تھا کہ پردہ والی دو خیزاؤں کو عید گاہ لے جائیں اور ایوب نے حفصہ کے واسطے سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ حفصہ کی حدیث میں یہ زیادتی ہے کہ دو خیزائیں اور پردہ والیاں (عید گاہ) جائیں، اور عائشہ عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔

۴۱۸۔ بچے عید گاہ میں

۹۲۲۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے

عبدالرحمن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عبدالرحمن بن عابس کے واسطے سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے

۱۷۔ کیونکہ میدان میں پڑھی جاتی تھی اور میدان میں نماز پڑھنے کے لیے سترہ ضروری ہے اس لیے جھوٹا سا نیزہ لے لیتے تھے جو سترہ کے لیے کافی ہو سکے اور اسے آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گاڑ دیتے تھے۔ نیزہ اس لیے لیتے تھے کہ اسے گاڑنے میں آسانی ہوتی تھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس سے پہلے لکھ آئے ہیں کہ عید گاہ میں ہتھیار نہ لے جانا چاہیے۔ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ضرورت ہو تو لے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ خود آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سترہ کے لیے لے جایا جاتا تھا۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكُزُ لَهُ الْخَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ يُصَلِّي بِهَا  
بَابُ حَيْلِ الْعَنْزَةِ وَالْخَرْبَةِ  
بَيْنَ يَدَيْهِ مَا يَوْمَ الْعِيدِ

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ أَنَّ الْمُتَدِيرَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو أَنَّ دُرَّاعَةَ أَرَعَنِي قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُ إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنْزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تَحْمِلُهُ وَتَنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ وَالْحَيْضِ إِلَى الْمُصَلَّى

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ بِخُجُوعٍ وَمِنْ أَدْنَى حَدِيثِ حَفْصَةَ قَالَ أَوْ قَالَتِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَيَعْتَزِلْنَ الْحَيْضَ الْمُصَلَّى

بَابُ خُرُوجِ الصِّبْيَانِ إِلَى الْمُصَلَّى

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں عید الفطر یا عید الضحیٰ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ آپ نے نماز پڑھنے کے بعد خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کی طرف آئے اور انہیں وعظ و تذکیر کی اور صدقہ کے لیے فرمایا۔

۶۱۹۔ عید کے خطبہ میں امام کا رخ حاضرین کی طرف ہونا چاہیے۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوتے تھے۔

۹۲۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے زبید نے، ان سے شعبی نے ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الضحیٰ کے دن بقیع کی طرف تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر ساری طرف چہرہ مبارک کر کے فرمایا کہ سب سے مقدم عبادت ہمارے اس دن کی یہ ہے کہ پہلے ہم نماز پڑھیں اور پھر واپس ہو کر قربانی کریں اس لیے جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقہ کے مطابق کیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو وہ ایسی چیز ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لیے حبس کر دیا ہے اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے تو پہلے ہی ذبح کر دیا لیکن میرے پاس ایک چار مہینے کا جانور ہے اور وہ سال بھر کے جانور سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خیر تم ذبح کر لو لیکن تمہارا بعد کسی کی قربانی اس سے نہیں ہوگی۔

۶۲۰۔ عید گاہ کے لیے نشان

۹۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے سفیان کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن عباس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ سے دریافت کیا گیا تھا کہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اور اگر باوجود کم عمری کے میری قدر و منزلت آپ کے سیوا نہ ہوتی تو

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنَهُ فِطْرًا أَوْ أَضْحًى فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَقَى النِّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ

بِالصَّدَقَةِ

بَابُ الْإِسْتِقْبَالِ لِلدَّامِرِ النَّاسِ

فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ

قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

أَضْحًى إِلَى الْبَقِيعِ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ

عَلَيْنَا يَوْجُهُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِي

يَوْمِنَا هَذَا أَنْ تَبْدَأَ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ تَرْجِعَ

فَتَصُفِّرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا

وَمَنْ ذَكَرَ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَجَلُهُ

بِدَهِلِهِمْ لَيْسَ مِنَ التَّمْلِكِ فِي شَيْءٍ فَكَانَ رَجُلٌ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَبَحْتُ وَعَيْدِي

حَبْنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مَسْنَدِي قَالَ

أَذْجَعُهَا وَكَأَنَّ

هَذَا أَحَدٌ

بَعْدَكَ

بَابُ الْعَلَمِ بِالْمَصَلَةِ

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبَّاسٍ

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ أَشَقِيذَاتُ

الْعِيدِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثَانِ نَعَمْ وَكَوْنُكَ مَكَافِي مِنَ الْعُغْرِ مَا

شَهِدْتُكَ حَتَّى أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ

ذَارَ كَثِيرٌ بَنِي الصَّلَاتِ فَصَلَّى ثُمَّ آتَى النِّسَاءَ  
وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ  
وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَتْهُنَّ  
يَهْوِينَ بِأَيْدِيَهُنَّ يَقْدِفْنَهُ فِي  
ثَوْبٍ بِلَالٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ  
بِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ

**باب ۶۲۱** مَوْعِظَةُ الْإِمَامِ النِّسَاءَ  
يَوْمَ الْعِيدِ

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ  
نَصْرِ بْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّشَاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ  
حَبْرِي قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَنَادَى بِالصَّلَاةِ  
ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَرَهُنَّ  
وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بِاسِطٌ ثَوْبُهُ  
تَلْقَى بَيْنَهُ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكَاةٌ  
يَوْمَ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلَكِنْ مَدَقَّةٌ يَتَصَدَّقَنَّ  
حِينَئِذٍ تَلْقَى فَتَحْمِلُهَا وَيُقْبِلْنَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ  
أَمْزَى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ ذَلِكَ وَيَذْكُرُهُنَّ  
قَالَ إِنَّهُ لَحَقَّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَهُ  
قَالَ ابْنُ حَبْرِيٍّ وَأَخْبَرَنِي الْخَسَنُ بْنُ  
مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَا  
الْفِطْرَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَإِبْنِ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَصْطَلُونَهَا  
قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا  
حِينَ يَجْلِسُ يَبْدُوهُ ثُمَّ أَقْبَلَ لِيَقْفَهُمْ حَتَّى جَاءَ

میں نہیں جاسکتا تھا۔ آپ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن  
صلت کے گھر کے قریب ہے۔ وہاں آپ نے نماز پڑھی۔ پھر خطبہ  
دیا۔ اس کے بعد عورتوں کی طرف آئے۔ آپ کے ساتھ بلالؓ بھی  
تھے۔ آپ نے انھیں وعظ و تذکیر کی اور صدقہ کے لیے کہا چنانچہ  
میں نے دیکھا کہ عورتیں اپنے ہاتھوں سے بلالؓ کے کپڑے میں  
ڈالے جا رہے تھیں۔ پھر آں حضورؐ اور بلالؓ گھر واپس ہوئے۔  
۶۲۱۔ عید کے دن امام کی عورتوں کو  
نصیحت

۹۲۵۔ ہم سے اسحق بن ابراہیم بن نصر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم  
سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریر نے خبر دی  
کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہ حباب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو میں نے  
یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی نماز پڑھی۔ پہلے  
آپؐ نے نماز پڑھی تھی پھر اس کے بعد خطبہ دیا جب آپ خطبہ سے  
فارغ ہو گئے تو اتر آئے اور عورتوں کی طرف آئے پھر انھیں نصیحت  
کی۔ آپ اس وقت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا سہارا لیے ہوئے تھے  
بلالؓ نے اپنا کپڑا اچھیدا رکھا تھا۔ جس میں عورتیں ڈالے جا رہی تھیں  
میں نے عطاء سے پوچھا کیا یہ عید الفطر کے دن کی زکوٰۃ تھی؟ انھوں  
نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ وہ صدقہ کے طور پر ہے یہی تھیں اس وقت  
عورتیں اپنے چھلے وغیرہ برابر ڈال رہی تھیں۔ پھر میں نے عطاء سے  
دریافت کیا کہ کیا آپ امام پر اس کا حق سمجھتے ہیں کہ وہ عورتوں کو  
نصیحت کرے؟ انھوں نے فرمایا ہاں ان پر یہ حق ہے اور کیا وجہ  
ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے؟ ابن جریر نے کہا کہ حسن بن مسلم نے مجھے  
خبر دی انھیں طاووس نے انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انھوں  
نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عثمان رضی اللہ  
عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز پڑھنے گیا ہوں یہ سب حضرات خطبہ  
سے پہلے نماز پڑھتے تھے اور خطبہ بعد میں دیتے تھے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم آئے، میری نظروں کے سامنے وہ منظر ہے جب آپؐ لوگوں

لے اگرچہ عید نبوی میں عید گاہ کے لیے کوئی عمارت نہیں تھی اور جہاں عیدین کی نماز پڑھی جاتی تھی وہاں کوئی منبر بھی نہیں تھا  
لیکن اس عمارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بند جگہ تھی جس پر چڑھ کر آپ خطبہ دیتے تھے۔

النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا  
 حَاضَتْ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايَعْنَكَ الزَّوْجَةُ ثُمَّ قَالَ  
 حِينَ فَرَّغَ مِنْهَا ثَلَاثًا عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ  
 امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَحِيْبُهُ غَيْرُهَا  
 نَعْمَ لَا حَيْدَرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ  
 فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكُنَّ  
 فِدَاءً أَيْ أُنْحَا فَيُلْقَيْنِ الْفَتْحَ وَالْحَوَائِثَ  
 فِي ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ عَنِ الرَّسَائِ  
 الْفَتْحُ الْخَوَائِثُ الْعِظَامُ  
 كَانَتْ فِي الْحَايِلِيَّةِ

## باب ۶۲۲ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جَلْبَابٌ

فِي الْعِيدِ

۹۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
 قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ  
 قَالَتْ كُنَّا نُنْعِمُ جَوَارِيَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيدِ  
 لِحَاضَتِ امْرَأَةٍ فَذَلِكَ فَحَرَّ بَنِي خَلْفٍ فَأَكْبَحْنَاهَا  
 فَقَالَتْ أَنْ زَوْجٍ أَخْبِنَا عَزَامَةَ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِي عَشْرَةَ عَزْوَةً فَكَانَتْ  
 أُخْتَهَا مَعَهُ فِي سِتَّةِ عَزَوَاتٍ قَالَتْ فَكُنَّا نَقُومُ  
 عَلَى الْمَرْضَى وَنَدْعُو الْكَلْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَعَلَى إِحْسَانٍ أَنَا بَاسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جَلْبَابٌ  
 أَلَا تَخْرُجُ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جَلْبَابِهَا  
 فَلَيْسَ هَذَانِ الْخَبَرُ وَغَرَّةَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ

کو اٹھ کے اشارہ سے بٹھا رہے تھے۔ پھر آپ صفوں سے گزرتے  
 ہوئے عورتوں کی طرف آئے۔ آپ کے ساتھ بلالؓ تھے۔ آپ  
 نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”اے بنی مہاجر! تمہارے پاس مومنات بیعت  
 کے لیے آئیں“ الایہ۔ پھر جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کیا تم  
 اس پر قائم ہو، ایک عورت نے جواب دیا کہ ہاں۔ ان کے علاوہ کوئی عورت  
 مجھی نہ بولی۔ حسن کو معلوم نہیں کہ بولنے والی خاتون کون تھیں۔ آپ  
 نے صدقہ کے لیے فرمایا اور بلالؓ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور کہا کہ لاؤ  
 تم پر میرے مال باپ فدا ہوں۔ چنانچہ عورتیں جھیلے اور انگوٹھیاں ہلال  
 کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ عبدالرزاق نے کہا کہ ”فتح“ بڑی انگوٹھی  
 (چھتے) کو کہتے ہیں جس کا جاہلیت کے زمانہ میں استعمال تھا۔

۶۲۲۔ اگر کسی عورت کے پاس عید کے دن

چادر نہ ہو۔

۹۲۶۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے  
 حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے حفصہ بنت سیرین کے واسطے  
 سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم اپنی لڑکیوں کو عید گاہ جانے  
 سے روکتے تھے۔ پھر ایک خاتون آئیں اور فقیر بنو خلف میں انھوں نے  
 قیام کیا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انھوں نے بیان کیا کہ ان  
 کی بہن کے شوہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ عزوات میں شریک  
 رہے تھے اور خود ان کی بہن اپنے شوہر کے ساتھ چھ عزوات میں شریک  
 ہوئی تھیں۔ ان کا بیان تھا کہ ہم مرثیوں کی خدمت کیا کرتے تھے اور  
 زنجیوں کی مرسم پٹی کرتے تھے انھوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا اگر  
 ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو اور اس وجہ سے وہ عید کے دن  
 عید گاہ نہ جائے تو کوئی حرج ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی سہیلی اپنی

سہ یعنی جب اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کے سامنے خطبہ دے چکے تو لوگوں نے سمجھا کہ اب خطبہ ختم ہو گیا ہے اور انھیں واپس جانا چاہیے چنانچہ لوگ واپس  
 کے لیے اٹھنے لگے لیکن انھوں نے انھیں ہاتھ کے اشارہ سے روکا کہ ابھی بیٹھ رہیں کیونکہ آن حضور عورتوں کو خطبہ دینے جا رہے تھے۔

سہ دوسری روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاتون اسماء بنت یزید تھیں جو اپنی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے ”خطیبۃ النساء“ کے نام سے مشہور تھیں  
 انھیں کی ایک روایت میں ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی طرف آئے تو میں بھی ان میں موجود تھی۔ آپ نے فرمایا کہ عورتو! تم جنہم کے  
 اندھن زیادہ بڑگی۔ میں نے آپ کو لپکا کر کہا کیونکہ میں آپ کے ساتھ سب سے ڈینٹھ تھی۔ کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہوگا؟ آپ نے فرمایا اس لیے  
 کہ تم لوگ من طعن بہت زیادہ کرتی ہو۔ اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ الحدیث

حَفَصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أَتَيْتُهَا  
فَسَأَلْتُهَا أَسَمِعْتَ فِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَتْ  
نَعَمْ يَا بِي وَفَلَمَّا ذُكِرَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَتْ يَا بِي قَالَ لِيُخْرِجِ  
الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ أَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ  
وَذَوَاتُ الْخُدُورِ شَتَّى أَتُوبُ وَالْحَيُّ  
فَتَعَزَّلُ الْحَيُّ الْمُصَلَّى وَلَيْسَ هَذَا  
الضَّيْدُ وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ  
فَقُلْتُ لَهَا الْحَيُّ قَالَتْ نَعَمْ  
أَكَيْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ  
عَدَاةً وَتَشْهَدُ  
كَذَا وَتَشْهَدُ

كَذَا ۝

**باب ۶۲۳ - اعْتَزَلَ الْحَيُّ الْمُصَلَّى**  
۹۲۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ  
قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أَمَرْنَا أَنْ تُخْرِجَ  
فَتُخْرِجَ الْحَيُّ وَالْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ  
الْخُدُورِ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ أَوِ الْعَوَاتِقُ  
وَذَوَاتُ الْخُدُورِ يَأْتِي الْحَيُّ فَيُشْهَدُ خِيَامَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَةُ  
وَيَعْتَزِّلُ مَصَلَاَهُمْ ۝

**باب ۶۲۴ - النَّحْرُ وَالذَّحِيمُ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلَّى**  
۹۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ مُزَقْدٍ عَنْ  
ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَنْحَرُ أَوْ حَيْزُ الْجَمْعِ بِالْمُصَلَّى ۝

چادر کا ایک حصہ اسے اڑھا دے اور پھر وہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں  
شریک ہوں حَفَصَةُ نے بیان کیا کہ پھر جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا تشریف  
لائیں تو میں ان کی خدمت میں بھی حاضر ہوئی اور دریافت کیا کہ آپ  
نے فلاں فلاں بات سنی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ ہاں میرے باپ  
آپ پر نذرا ہوں۔ ام عطیہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں  
تو یہ منورہ کہتیں کہ میرے باپ آپ پر نذرا ہوں دہاں تو آپ نے بیان  
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ والی دو شیرازیں بائیں  
اعینہ کے دن عید گاہ جانے کے لیے یا آں حضور نے فرمایا کہ دو شیرازیں  
اور پردہ والیاں (عید گاہ جائیں) مشرب الوب کو تھا۔ العبدہ حائضہ عورتیں  
عید گاہ سے علیحدہ ہو کر بیٹھیں انھیں خیر اور مسلمانوں کی دعا میں نذر  
شریک ہونا چاہیے حَفَصَةُ نے کہا کہ میں نے ام عطیہ سے دریافت کیا  
کہ حائضہ عورتیں بھی؟ انھوں نے فرمایا کیا حائضہ عورتیں عرفات نہیں جاتیں  
اور فلاں فلاں جگہوں میں شریک نہیں ہوتیں۔

۶۲۳۔ حائضہ عورتیں عید گاہ سے علیحدہ رہیں

۹۲۷۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابن ابی حری  
نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عون نے ان سے محمد نے کہ ام عطیہ رضی  
اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں حکم تھا کہ حائضہ عورتوں، دو شیرازوں اور  
پردہ والیوں کو عید گاہ لے جائیں۔ ان عون نے کہا کہ یا (حدیث میں)  
پردہ والی دو شیرازیں ہے۔ العبدہ حائضہ عورتیں مسلمانوں کی جماعت  
اور دعاؤں میں شریک ہوں اور عید گاہ سے علیحدہ رہیں۔

بن بن بن بن

۶۲۴۔ عید گاہ میں دسویں تاریخ کو قربانی

۹۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ہم سے  
لیث نے حدیث بیان کی کہ ہم سے کثیر بن فرقہ نے نافع کے  
واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی کرتے تھے۔

۱۔ اس حدیث پر نوٹ اس سے پہلے گزر چکا ہے۔ پہلے بھی لکھا گیا تھا کہ حَفَصَةُ کے سوال کی وجہ یہ تھی کہ جب حائضہ پر ناز ہی فرض نہیں اور وہ ناز پڑھ سکتی ہے تو عید گاہ میں اس کی شرکت سے کیا فائدہ ہوگا۔ محدثین نے لکھا ہے کہ اس کے باوجود حائضہ عورتوں کی شرکت اس وجہ سے مناسب سمجھی گئی ہے کہ مسلمانوں کی شان و شوکت کا اظہار ہو سکے۔

۶۲۵۔ عید کے خطبہ میں امام اور عام لوگوں کی گفتگو، اور خطبہ کے وقت امام سے سوال

بَابُ ۶۲۵ - كَلَامُ الرَّامِ وَالنَّاسِ فِي الْخُطْبَةِ الْعِيدِ وَإِذَا سُئِلَ الرَّامُ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مُخْطَبٌ

۹۲۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوالاحوس نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے منصور بن معمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے ان سے برادر بن عازب رضی اللہ عنہ نے، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے دن نماز کے بعد خطبہ پڑھتے ہوئے فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی۔ اس کی قربانی مددست ہے لیکن جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ ذبیحہ صرف گوشت کے لیے ہوگا۔ اس پر ابو بردہ بن دینار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ میں نے تو نماز کے لئے آنے سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی۔ یہی سمجھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے اسی لیے میں نے حدیث کی اور خود بھی کھایا اور گھر والوں اور پڑوسیوں کو بھی کھلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر حال یہ ذبیحہ صرف گوشت کے لیے ہوگا۔ انھوں نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک بکری کا چار مہینے کا بچہ ہے۔ وہ چھوٹا سا، بچہ دو بکریوں کے گوشت سے بھی زیادہ بہتر ہے کیا میری قربانی اس سے ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں لیکن تمھارے علاوہ کسی کی قربانی ایسے بچے سے صحیح نہیں ہوگی۔

۹۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَجْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتِنَا وَتَسَكَّئَ نُسَكْنَا فَقَدْ أَصَابَ التُّسَكَّ وَمَنْ تَسَكَّ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَنِلَتْ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ دِينَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ نُسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَدَنْتُ أَنْ الْيَوْمَ يَوْمًا كُلُّ وَشْرُبٍ فَتَجَلَّيْتُ وَأَكَلْتُ وَأَطَعْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلَيْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ يَا نَبِيَّ عِنْدِي مَنَّا قَاجِرَةٌ لَهَا خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَهَلْ تَجِزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ تَجِزِي عَنِّي أَحَبُّ بَعْدَكَ :

۹۳۰۔ ہم سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے ان سے ایوب نے ان سے محمد نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے دن نماز پڑھ کر خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا اسے دوبارہ قربانی کرنی چاہیے۔ اس پر انصار میں سے ایک صاحب اٹھے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے کچھ فریب پڑوسی ہیں انھوں نے خصاصہ کا لفظ استعمال کیا یا فقر کا؟ راوی کو شرب ہے، اس لیے میں نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا البتہ میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بھی زیادہ مجھے عزیز ہے۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دے دی تھی۔

۹۳۰ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَجْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَهُ ذَبْحُهُ وَفَمِنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِيرَانِي إِمَّا قَالَ بِهِمْ خِصَاصَةٌ وَإِمَّا قَالَ بِهِمْ فِقْرٌ وَإِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعِنْدِي عَنَّا قَاجِرَةٌ أَحَبُّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَخَصَصَ لَهَا فَبِحَاصَةٍ :

۹۳۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۹۳۱۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی

الرَّسُولِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْتَحْرُفَةِ خَطَبَ  
شَمَازِجَهُ وَقَالَ مَنْ ذَا جَحٍّ قَبْلَ أَنْ يُقَالَتْ  
فَلَبَّ بِجَمْدٍ مُخْدَى مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ  
فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ

**باب ۲۲۶** مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ إِذَا  
رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ

۹۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَنَا أَبُو  
ثَمِيلَةَ الْحَيْثِيُّ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ فَيْكِهِ بْنِ سُلَيْمَانَ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ  
عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ تَابَعَهُ يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
عَنْ فَيْكِهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدَّثَهُ  
جَابِرُ بْنُ أَصْحَمٍ

**باب ۲۲۷** إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ فَيَصِلِي  
رَكَعَتَيْنِ

وَكَذَلِكَ النَّسَاءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ  
وَالْقُرَى يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَذَا عِيدٌ يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ  
وَأَمَّا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَُوْلَا ابْنِ أَبِي  
عُثْبَةَ بِالزَّوَادِيَةِ فَمَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيَهُ  
وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمَضِيِّ وَتَكْبِيرِهِمْ  
وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ  
فِي الْعِيدِ يَصِلُونَ رَكَعَتَيْنِ كَمَا  
يَصْنَعُ الرَّبُّ مَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا فَاتَهُ  
الْعِيدُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ

۹۳۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

ان سے اسود نے ان سے جندب نے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بقرہ عید کے دن نماز پڑھنے کے بعد خطبہ دیا اور پھر قرآنی  
کی۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو تو اسے دوسرا  
جانور بدلہ میں ذبح کرنا چاہیئے اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا  
ہو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۲۲۶۔ عید کے دن جو راستہ بدل کر  
آیا۔

۹۳۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ سہیل الوتیلیہ یحییٰ بن  
واصف نے خبر دی انھیں سلیمان بن سلیمان نے انھیں سعید بن حارث  
نے انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن  
(عید گاہ سے) راستہ بدل کر آتے تھے۔ اس روایت کی متابعت  
یونس بن محمد نے یلیح کے واسطے سے کی۔ ان سے سعید نے اور ان  
سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ لیکن جابر کی حدیث زیادہ  
صحیح ہے۔

۲۲۷۔ عید کی نماز نہ ملے تو دو رکعت (تہا)  
پڑھ لے۔

اور یہی عورتیں بھی کریں اور وہ لوگ بھی جو گھر والوں اور  
دیہاتوں میں رہتے ہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کا فرمان ہے کہ اسلام والو! یہ ہماری عید ہے۔  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مولا ابن ابی عتبہ زادیہ میں  
رہتے تھے۔ انھیں آپ نے حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں  
اور بچوں کو جمع کر کے شہر والوں کی طرح نماز پڑھیں اور تکبیریں  
عکس کرنے شہر کے قرب و جوار میں آباد لوگوں کے متعلق فرمایا کہ  
جس طرح امام کرتا ہے یہ لوگ بھی عید کے دن جمع ہو کر رکعت  
نماز پڑھیں۔ عطاء نے فرمایا کہ عید کی نماز چھوٹ جائے  
تو دو رکعت قضا پڑھنی چاہیئے۔

۹۳۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے

اس باب کی احادیث کے درجہ معنی رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عیدین کے خطبہ میں عید کے خطبہ کی بر نسبت زیادہ توسع ہے اور عیدین  
کے خطبہ کے دوران عام لوگ امام سے سوال بھی کر سکتے ہیں اور باہم گفتگو بھی کر سکتے ہیں۔ ۲۷۷ صفحہ فقہ کی کتاب میں ہے کہ عید کی نماز (بقیہ صفحہ آئندہ)



عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ ثَمَّةٍ  
 أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَلَّ عَلَيَّهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ  
 فِي آيَاتِهِمَا تَدْقِقَانِ وَنَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْغَشٍ بِثَوْبِهِ فَأَتَتْهُمَا  
 أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهُمَا  
 أَمَّا مَعِي وَذَلِكَ الرَّيَّا مَرَّيَا مَرِّئِي وَقَالَتْ  
 مَا شَيْئٌ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سِتْرُفِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَ  
 هُمْ يَتَعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ  
 عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 دَعَهُمْ أَمَّا بَنِي أَرْفَدَةَ يَعْثُبُنِي مِنَ الْأَمْنِ  
**باب ۶۲۸** الصَّلَاةُ قَبْلَ الْعِيدِ وَيَقُولُ  
 وَقَالَ أَبُو الْمَعَالِ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ كَرِهَ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ  
**۹۳۴۔** حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
 شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ مَالِكِ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ  
 سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ  
 الْفِطْرِ فَصَلَّى ذَكَرَتَيْنِ لَمْ يَصِلْ  
 قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا وَمَعَهُ  
 بِلَالٌ

حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے  
 عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو بکرؓ ان کے یہاں تشریف  
 لائے۔ اس وقت گھر میں دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں نبی کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے تشریف فرما تھے  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے چہرہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا کہ ابو بکر! انھیں ان کے  
 حال پر چھوڑ دو کہ یہ عید کے دن ہیں یہ قربانی کے دن تھے عائشہ  
 رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ  
 آپؐ نے مجھے چمپا رکھا تھا اور میں حبشہ کے لوگوں کو دیکھ رہی  
 تھی جو مسجد میں (نیز دل کا) کھیل دکھا رہے تھے۔ عمر رضی اللہ  
 عنہ نے انھیں ڈانٹا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں  
 کھیلنے دو۔ جو ارفدہ! تم اطمینان سے کھیل دکھاؤ۔

۹۳۸۔ عید کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نماز پڑھنا؟  
 ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ میں نے سعید سے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ  
 روایت کرتے تھے کہ آپ عید سے پہلے نماز پسند نہیں کرتے تھے  
**۹۳۴۔** ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ  
 نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی۔ انھوں نے  
 کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے  
 واسطے سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے  
 دن عید گاہ میں تشریف لے گئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔  
 آپؐ نے نماز سے پہلے نماز پڑھی تھی اور نماز کے بعد آپؐ کے  
 ساتھ بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) اگر چھوٹ جائے تو اس کی قضا دو بار پھر گھر میں پڑھی جائیں گی۔ چونکہ عید کی نماز خود سنت ہے اس لیے یہ سنت کی  
 قضا ہوگی۔ فرض نماز چھوٹ جائے تو اس کی قضا واجب ہوتی ہے اور سنت کی بھی قضا ہوتی ہے لیکن صرف استحباب کے درجہ میں۔ اس کی  
 وجہ یہ ہے کہ سنتیں ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی عمل پر استمرا سے ثابت ہوتی ہیں یعنی کوئی عمل ان حضور کسی خاص وقت میں ہمیشہ کرتے  
 تھے تو اس دوام سے اس عمل کی سنت کا استنباط ہوگا اس لیے سنتوں میں وقت کی خصوصیت بھی ہوتی ہے اور جب وہ چھوٹ جاتی ہیں تو وقت نکل  
 جانے کے بعد اس کا کوئی دوسرا داعیہ باقی نہیں رہتا لیکن فرض اور واجب شارع کے حکم سے ثابت ہوتے ہیں اور وقت نکل جانے کے بعد بھی سابق حکم باقی رہتا ہے۔  
 (مختلفہ صفحہ ۷۱) اسے عید کے دن فجر کی نماز کے بعد نماز مکروہ ہے۔ اس دن انحراف کی نماز بھی نہیں پڑھ سکتا۔ العید عید کی نماز کے بعد گھر  
 میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ عید گاہ میں اس وقت بھی اجازت نہیں ہے۔

# ابواب الوتر

باب ۶۲۹ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى فَإِذَا عَشَى أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ تَوَضَّعَ لَهَا مَا قَدَرُ صَلَاةٍ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْلِمُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوُتْرِ بِأَمْرٍ بَعْضُ حَاجَتِهِ ۹۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَأَضْطَجَعَتْ فِي عَرْضِ الْوَسَادَةِ وَأَضْطَجَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُكُهُ فِي طَوْلِهَا مَنَامٌ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ فَاسْتَيْقَظَ بَيْنَهُمُ التَّوَمُّعُ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنَ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَيْئٍ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَصَنَعْتُ مِثْلَهُ وَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَّعَ يَدَايَ الْيُمْنَى عَلَى ذَايُسَى وَآخِذًا بِأُذُنِي

# نماز وتر کے مسائل

۶۲۹۔ وتر سے متعلق احادیث

۹۳۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ایک کہ نہیں مالک نے نافع اور عبد اللہ بن دینار کے واسطے سے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات میں نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ رات میں دو دو رکعت کر کے نماز پڑھنی چاہیے اور جب طلوع صادق کا وقت قریب ہو جائے تو ایک رکعت اس کے ساتھ ملا یعنی چاہیے جو ساری نماز کو طاق بنا دے اور نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر و زکیہ دو رکعت اور ایک آخری رکعت کے درمیان سلام پھرتے تھے اور کسی اپنی ضرورت کے متعلق حکم بھی دیتے تھے۔ ۹۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے مخنف بن سلیمان نے ان سے کریم نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ ایک رات اپنی خانہ میمیز رضی اللہ عنہا کے یہاں سوئے آپ نے فرمایا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہل طول میں لیٹیں پھر آپ سو گئے۔ تقریباً نصف شب میں آپ بیدار ہوئے نیند کے اثر کو ہیرہ مبارک سے آپ نے دور کیا۔ اس کے بعد آل عمران کی وس آیتیں پڑھیں پھر ایک لٹکے ہوئے مشکیرہ کے پاس گئے اور وضو کی۔ تمام آداب و مستحبات کے ساتھ۔ اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آپ نے دامنا ہاتھ میرے سر پر رکھ کر کان پکڑ لیا اور اسے نکلنے لگے۔

۱۔ بعض محدثین نے لکھا ہے کہ چونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بچے تھے اس لیے عالمی کی وجہ سے بائیں طرف کھڑے ہو گئے آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا کان بائیں طرف سے دائیں طرف کرنے کے لیے پکڑا تھا۔ اس تفصیل کے ساتھ بھی روایتیں ملتی ہیں۔ لیکن ایک دوسری روایت میں ہے کہ بابر کان پکڑ کر آپ اس لیے ملنے لگے تھے تاکہ رات کی تاریکی میں آپ کے دست مبارک سے میں مانوس ہو جاؤں اور گھبراہٹ نہ ہو۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں روایتیں الگ ہیں۔ آپ نے ابن عباس کا کان بائیں سے دائیں طرف کرنے کے لیے بھی پکڑا تھا اور پھر تاریکی میں انھیں مانوس کرنے کے لیے آپ ان کا کان ملنے بھی لگے تھے۔ آپ کو آپ کے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سونے کے لیے بھیجا تھا تاکہ آپ کی رات کے وقت کی عبارت کی تفصیل ایک عینی شاہد کے ذریعہ معلوم کریں۔ چونکہ آپ بچے تھے اور پھر آنحضور سے آپ کی قربت تھی امام المؤمنین حضرت میمون رضی اللہ عنہ بھی آپ کی خالہ تھیں (بقیہ بر صفحہ ۴۷۴)

يَعْنِيَنَّاهُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ  
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ  
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ اُدْبِرْ ثُمَّ اضْطَجِعْ حَتَّى جَاءَكَ  
السُّؤْدُنُ فَتَقَامِرْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خُذْ  
فَصَلِّ الصُّبْحَ ۝

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ  
الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَةُ  
اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا أَرَادْتَ أَنْ تُنْصَرِفَ  
فَارْكَعْ رَكَعَةً تَوَكَّلْ مَا صَلَّيْتَ قَالَ الْقَاسِمُ  
وَكُنَّا بِنَا نَسَامُنَادُ دُرُكُنَا يُدْرُونَ بِنَادِي وَإِنْ كَلَّا  
لَوَاسِمُ أَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بَشْيَ مِنْهُ بَاسٌ ۝

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ  
أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً كَانَتْ  
تِلْكَ صَلَوَتُهُ يُعْنَى بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ  
مِنْ ذَلِكَ قَدَرًا يُقَرَأُ أَحَدُ كُتُبِ عَمْسَيْنِ آيَةً  
قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَوَةِ الْفَجْرِ  
ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقْبِهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ السُّؤْدُنُ لِلصَّلَاةِ

آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو دو رکعت پڑھی۔ پھر دو رکعت  
پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی۔ پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت  
پڑھی اور اس کے بعد انھیں طاق بنا یا پھر لیٹ گئے۔ جب مؤذن  
طلوع صبح صادق کی اطلاع دینے آیا تو آپ نے پھر کھڑے ہو کر  
دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر باہر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھی۔

۹۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد  
بن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عمرو بن حارث نے خبر  
دی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد کے واسطے سے حدیث  
بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کی نمازیں دو دو رکعت کر کے پڑھو اور جب  
ختم کرنے کا ارادہ ہو تو ایک رکعت اور ملا جو ساری نماز کو طاق بنا  
دے۔ قاسم نے بیان کیا کہ ہم سے بہت سوں کو تین رکعت وتر  
پڑھتے بھی پایا ہے۔ سب ہی کی اجازت ہے اور مجھے امید ہے کہ  
ان میں سے کسی طریقہ میں بھی کوئی حرج نہ ہوگا۔

۹۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعبہ نے  
زہری کے واسطے سے خبر دی انھوں نے کہا کہ مجھ سے عروہ نے حدیث  
بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
وسلم گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ آپ کی یہی نماز تھی مراد ان کی رات کی  
نماز سے تھی۔ آپ کا مسجدہ ان رکعتوں میں آٹا طویں ہونا تھا کہ سر اٹھانے  
سے پہلے تم میں سے کوئی شخص بھی سچاس آیتیں پڑھ سکتا ہے اور فجر  
کی نماز سے پہلے آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کے بعد اہلنے پہلو  
پر لیٹ رہتے۔ آخر مؤذن نماز کی اطلاع دینے آتا۔

(تفسیر گزشتہ) اس لیے جس دن ان حضورؐ کی ان کے یہاں سونے کی باری تھی۔ آپ نے تکلفی کے ساتھ چلے گئے اور وہیں رات بھر رہے بچنے کے باوجود انتہائی  
ذکی و فہیم تھے اس لیے ساری تفصیلات یاد رکھیں۔

(مستحق صغیر) اسے وتر کی نماز سے متعلق علماء کا اختلاف ہے کہ واجب ہے یا سنت؟ وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ ایک ہی سلام سے پڑھی جائے گی یا دو سلاموں سے۔  
رات کی نماز (صلوات اہل) سے یہاں مراد مغرب اور عشاء کے علاوہ ہے اور جسے نماز تہجد کہتے ہیں۔ محدثین عام طور سے صلاۃ لیل اور وتر کو علیحدہ ذکر کرتے ہیں  
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر اور صلاۃ لیل ان کے یہاں دو نمازیں ہیں لیکن چونکہ دونوں میں باہم ربط قوی ہے چنانچہ اگر کوئی تہجد پڑھنا چاہے تو مستحب ہی  
ہے کہ وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھے اور یہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی معمول تھا۔ اس لیے صلاۃ لیل (تہجد) کو وتر کے ابواب میں اور وتر کو صلاۃ لیل کے  
ابواب میں بھی ذکر کر دیتے ہیں جغفیہ کا بھی لفظ نظر بالکل یہی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمول سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وتر (تہجد) بڑھتا

۶۳۰۔ وتر کے اوقات

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر سونے سے پہلے پڑھ لیتے کی ہدایت کی تھی۔

۶۳۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن سیرین نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نماز صبح سے پہلے کی دو رکعتوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کیا میں ان میں طویل قرات کر سکتا ہوں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتے تھے اور ایک رکعت سے (آخر میں) وتر بنا لیتے تھے اور صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتیں (سنت فجر) اس طرح پڑھنے کو یا اذان (اقامت) اب ہونے ہی والی ہے۔ حماد نے بیان کیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جلدی پڑھ لیتے تھے یہ

باب ۶۳۱ سَاعَاتِ الْوُتْرِ

قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَوْمَ أَذْهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوُتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عُمَرَ أَسَآئِبُ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِذَاةِ أَطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَيِّدُنِي مِنَ النَّبِيلِ مَثْنِي مَثْنِي وَالْوُتْرُ بِرُكْعَةٍ وَبُعَيِّدُنِي سَاعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِذَاةِ وَكَانَ الْأَذَانُ بِأَذْنِيهِ قَالَ حَمَادُ أَنَّهُ يُسْرِعُهُ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) بھی صلاۃ یل ہی کا ایک حصہ ہے اور اس کے بعد جو دوسری قرات۔ رکعات اور صفات کی تعیین کی وجہ سے ایک مستقل نماز بن گئی ہے لیکن شوافع رحمہم اللہ کے نزدیک ان میں کوئی فرق نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وتر کی کم سے کم ایک رکعت اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعتیں ہیں یعنی شوافع نے تیرہ رکعتیں بھی بتائی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک وتر واجب بھی نہیں۔ احناف چونکہ صلاۃ یل اور وتر میں فرق کرتے ہیں اور دونوں کی صفات میں بھی فرق کرتے ہیں اس لیے انھوں نے کہا کہ وتر صرف تین رکعت ہے اور واجب ہے۔ لیکن جو لوگ نماز وتر اور صلاۃ یل کے لیے نہیں کرتے ان کے نزدیک یہ واجب بھی نہیں۔ احادیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کو وتر کے لیے جگاتے تھے لیکن صلاۃ یل کے لیے نہیں جگاتے تھے۔ اسی طرح آپ کا حکم اس کے متعلق تھا کہ آخر شب میں پڑھی جائے لیکن جو صحابہ آخر شب میں بیدار ہونے کا پوری طرح اعتقاد و یقین نہ رکھتے ہوں انھیں حکم تھا کہ ادا دل شب ہی اسے پڑھ لیں پھر اگر وتر چھوٹ جائے تو اس کی قضا بھی ضروری ہے۔ عام سنن کے خلاف اس کی رکعتیں اور وقت بھی متعین ہیں اور اس پر بھی صبا کا اتفاق ہے کہ اس کا ترک جائز نہیں ہے پھر ہمارا اور شوافع کا اس میں اور کیا اختلاف باقی رہا سو اس کے کہ ہم لفظ ”واجب“ اس کے لیے استعمال کرتے ہیں اور وہ اس لفظ کا استعمال نہیں کرتے غیر اختلاف یہ ہے کہ ان کے بیان افضل وتر کو دو مرتبہ سلاموں کے ساتھ پڑھنا ہے۔ لیکن ہمارے یہاں اس کے لیے صرف ایک مرتبہ سلام پھر ناچاہیئے۔ حدیث میں جو طریقے بیان ہوئے ہیں ان میں دونوں طرح گنجائش ہے۔ اختلاف صرف افضلیت کا ہے۔

صفحہ ۶۳۰۔ لے اس سلسلے کی احادیث کا جملہ یہ ہے کہ عشاء کے بعد ساری رات وتر کے لیے ہے طلع صبح صادق سے پہلے جس وقت بھی چاہے پڑھ سکتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول آخر شب میں صلاۃ یل کے بعد اسے پڑھنے کا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آخر شب میں اٹھنے کا پوری طرح یقین نہیں ہوتا تھا اس لیے وہ عشاء کے بعد ہی پڑھ لیتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کا معمول آخر شب میں پڑھنے کا تھا۔

لے اس حدیث میں ”اذان“ سے مراد اقامت ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ فجر کی سنتوں میں آپ قرات طویل نہیں کرتے تھے بلکہ ان میں ہلکی قرات کرتے تھے اور جس طرح اقامت کی آواز سنتے ہی سنتیں عبادی غم کر کے نمازی فرض نماز میں شرکت کی کوشش کرتا ہے اسی طرح انھوں صلی اللہ علیہ وسلم بھی فجر کی سنتیں جلدی پڑھ لیتے تھے۔ گویا سائل کا جواب ہو گیا کہ فجر کی سنتوں میں قرات طویل ذکر فی جابتیہ لیکن یہ ان کے لیے ہے جنھوں نے رات میں تہجد پڑھی ہو۔

۹۲۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے عائشہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسروق نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے بر حصہ میں ہی وتر پڑھی ہے اور آپ کی وتر کا آخری وقت صبح صادق سے پہلے تک تھا یہ

۹۲۱۔ وتر کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر والوں کو جگانے تھے۔

۹۲۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے تھے (رات میں) اور میں آپ کے بستر پر عرض میں لیٹی رہتی تھی۔ جب آپ کو وتر شروع کرنی ہوتی تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں بھی دز پڑھ لیتی۔

۹۲۲۔ وترات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھی جاتے۔

۹۲۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبید اللہ نے۔ ان سے نافع نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وترات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھا کر دو۔

۹۲۳۔ نماز وتر سواری پر

۹۲۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک نے ابوبکر بن عمر بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب کے

۱۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ آپ نے وتر اول شب میں بھی پڑھی، درمیان شب میں بھی اور آخر شب میں بھی گویا عشاء کے بعد سے صبح صادق کے پہلے تک وتر پڑھنا آپ سے ثابت ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مختلف حالات میں آپ نے وتر مختلف اوقات میں پڑھی۔ غالباً تکلیف اور مرض وغیرہ میں اول شب میں پڑھتے تھے اور مسافرت کی حالت میں درمیان شب میں۔ لیکن عام معمول آپ کا اسے آخری شب ہی میں پڑھنے کا تھا۔ ۲۔ یعنی اگر تہجد پڑھنا ہے تو وتر تہجد کے بعد پڑھی جائے۔ شرعیات میں مطلوب یہ ہے کہ رات کی سب سے آخری نماز وتر ہو۔ یہی وجہ ہے کہ وتر کے بعد بھی رات کی نماز میں جو دو دو رکعت سنتوں کا ذکر آتا ہے انہیں بیٹھ کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الزَّعَمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا ثُنَيْ مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُلُّ اللَّيْلِ أَوْتَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَحْيَى وَتَرَّهُ

إِلَى السَّحَرَةِ  
بَابُ إِيقَاطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ بِالْوُتْرِ

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُتِي وَأَنَا نَائِمَةٌ مُعْتَرِضَةً عَلَى قَدَائِمِهِ فَإِذَا أَسَادَ أَنْ يُوقِدَ أَيقظني فَأَوْتَرْتُ

بَابُ لِيَجْعَلَ آخِرَ صَلَوتِهِ وَتَرًا  
۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ثُنَيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرًا

بَابُ الْوُتْرِ عَلَى الدَّائِمَةِ  
۹۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي مَكْبُرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

واسط سے حدیث بیان کی اور ان سے سعید بن مسیر نے فرمایا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کے راستہ میں تھا سعید نے فرمایا کہ جب (راستے میں) مجھے طلوع صبح صادق کا خطرہ ہوا تو سواری سے اتر کر میں نے وتر پڑھ لی اور پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جا ملا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کہاں رک گئے تھے؟ میں نے کہا کہ اب صبح کا وقت ہونے ہی والا ہے۔ اس لیے میں سواری سے اتر کر وتر پڑھنے لگا تھا۔ اس پر عبداللہ بن عمر بولے کہ کیا تمہارے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکمل اسوۂ حسنہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یقیناً ہے آپ نے فرمایا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ ہی پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

۴۳۴۔ نماز وتر سفر میں

۴۳۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جویریہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنی سواری ہی پر نماز پڑھ لیتے تھے۔ خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہو جاتا آپ اشادوں سے نماز پڑھتے تھے صلاۃ بیل میں آپ ایسا کرتے تھے۔ فرائض اس طرح نہیں پڑھتے تھے اور وتر سواری پر پڑھ لیتے تھے۔

۴۳۵۔ قنوت رکوع سے پہلے اور اس کے بعد

۴۳۵۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے محمد بن سیرین نے انھوں نے فرمایا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے آپ نے اس دعا کو

بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ كَيْسٍ أَدَّاهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَذَوْتُ ثُمَّ لَحَقْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِنَّكَ كُنْتَ فَقُلْتَ خَشِيتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَأَذَوْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَكُنَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى الْبُعَيْرِ

باب ۲۳۴ الْوُتْرُ فِي السَّفَرِ

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ فِي بُعَيْرٍ أَوْ بِمَاءٍ صُلَحَ اللَّيْلُ الْأَفْرَاطُ وَيُؤْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ

باب ۲۳۵ الْقَنُوتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ ۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَقْبَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ أَذَقْنْتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ

۱۵۔ دوسری متعدد روایتوں میں ہے کہ خود ابن عمر رضی اللہ عنہ وتر کی نماز کے لیے سواری سے اترے ہیں اور آپ نے یہ نماز سواری پر نہیں پڑھی دونوں حدیثوں کے تعارض کو محدثین نے اس طرح ختم کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ان صحابہ میں تھے جو وتر اور صلاۃ بیل میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے اور سب پر ہی وتر کا اطلاق کرتے تھے۔ اس لیے بخاری کی اس حدیث کے متعلق کہا جانے لگا کہ صلاۃ بیل کے متعلق آپ نے یہ ہدایت وتر کے عنوان سے دی تھی لیکن جن دوسری روایتوں میں ہے کہ وتر پڑھنے کے لیے آپ سواری سے اتر جاتے تھے اور زمین پر پڑھتے تھے وہ حقیقی وتر ہے۔ احناف کا مسک بھی یہی ہے کہ وتر سواری پر نہ پڑھی جائے۔

الرُّكُوعُ بِسَبْعِينَ :

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْوَّاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّنَوُّتِ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ أَنِ الْقَنُوتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قَالَ فَإِنْ سَلَّمَ نَا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَوْ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يَقُولُ لَهُمُ الْقِرَاءَةُ زُهَاءً سَبْعِينَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الشُّرَكِيِّينَ دُونَ ذَلِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا

وَسَلَّمَ شَهْرًا

يَدْعُو عَلَيْهِمْ

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي الثَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي حَزِيمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رَجُلٍ وَذَكَوَانِ :

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سَمْعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْقَنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ :

پڑھتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع کے تھڑی دیر بعد ۔

۹۴۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عاصم نے حدیث بیان کی انھوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ دعائے قنوت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پڑھی جاتی تھی۔ میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اس کے بعد۔ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔ عاصم نے کہا کہ آپ ہی کے ہوا سے نال شخص نے مجھے خبر دی ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد فرمایا تھا۔ اس کا جواب حضرت انس نے یہ دیا کہ انھوں نے غلط سمجھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ دعا قنوت پڑھی تھی۔ غالباً دس وقت جب آپ نے قاریوں کی ایک جماعت کو جس میں تقریباً ستر صحابہ تھے مشرکوں کے قبیلہ میں بھیجا تھا۔ بدعہدی کہنے والوں کے یہاں آپ نے انھیں نہیں بھیجا تھا۔ بدعہدی کہنے والوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں معاہدہ تھا لیکن انھوں نے عہد شکنی کی، تو انھوں نے ایک مہینہ تک ان کے حق میں بددعا کی (یہ حدیث اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ کتاب المغازی میں آئے گی)۔

۹۴۷۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زائدہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے تمی نے ان سے ابو جہز نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک دعا قنوت پڑھی تھی۔ اور اس میں قبائل رحل و ذکوان پر بددعا کی تھی۔

۹۴۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں سہیل نے خبر دی کہا کہ ہمیں خالد نے خبر دی انھیں ابو قتادہ نے انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ ان حضور کے بعد میں قنوت مغرب اور فجر میں پڑھی ہے

۱۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس "قنوت وزر" سے متعلق کوئی حدیث نہیں تھی۔ اسی لیے انھوں نے اس عنوان کے تحت جتنی احادیث لکھی ہیں وہ سب "قنوت نازہ" سے متعلق ہیں جو کسی آفت یا افتاد کے وقت کے لیے مشروع ہے۔ ایسے مواقع پر اب بھی یہ قنوت پڑھی جاتی ہے "قنوت وزر" حنفیہ کے مسلک میں سال بھر پڑھی جائے گی۔ وتری آخری رکعت میں رکوع سے پہلے، لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قنوت فجر میں ہمیشہ پڑھی جائے گی اور وزر میں صرف رمضان کے آخری دنوں میں۔

# ابواب الاستسقاء

باب ۲۳۶ الاستسقاء وحَرْوُجِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَكْرُزٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَمِيْمٍ عَنْ عَمِيْمٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَحَوْلَ سَادَ آتَاءُ

باب ۲۳۷ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ أَجْعَلْهَا سِينِينَ كَسَيْتِي يُوسُفُ

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ ابْنِ عَجْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# استسقاء کے مسائل

۲۳۶۔ استسقاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے

لیے تشریف لے جانے تھے۔

۹۴۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عبد اللہ بن ابی بکر کے واسطے حدیث بیان کی۔ ان سے عباد بن عمیم نے اور ان سے ان کے چچانے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے تشریف لے گئے اور اپنی چادر کو پٹا۔

۲۳۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ کفار کو یوسف علیہ

السلام کے زمانہ کے سے خط میں مبتلا کر دے۔

۹۵۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سہارک آفری

لے صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ استسقاء نام ہے دعاء اور استسقاء کا۔ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ استسقاء کے موقع پر نماز نہیں پڑھی۔ بلکہ بعض مرتبہ بغیر نماز بھی دعاء استسقاء کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصلاً استسقاء دعاء اور استسقاء ہی کا نام ہے اور اس دعاء کے لیے اس سے پہلے نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے کہ یہ دعاء کو قبول کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ دعاء استسقاء کے مختلف طریقے ہیں عام حالات میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء کی جاتی ہے۔ نماز کے بعد کی جاتی ہے اور شہر سے باہر عید گاہ میں جا کر کی جاتی ہے۔ صلوٰۃ استسقاء کے لیے غلبہ سنون نہیں ہے لیکن صاحبین اس سے اختلاف کرتے ہیں اور عمل بھی صاحبین ہی کے مسلک پر ہے۔ اس عنوان کی بعض احادیث میں اس کا ذکر ہے کہ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رواد مبارک بھی اس موقع پر پڑھ دی تھی۔ یہ صرف امام کے لیے مستحب ہے۔ رواد کا اب استعمال نہیں ہے اس لیے اگر امام کے پاس بڑا سار و مال ہو تو اسی کو پڑھ لے۔ عیدین اور کسوف کی نماز اسی طرح استسقاء واجب نہیں ہیں۔ لیکن شیخ شمس الدین سرحدی نے ہدایہ کی شرح میں نقل کیا ہے کہ امام وقت کے حکم سے یہ چیزیں واجب ہو جاتی ہیں جموی نے الاشباہ والنظائر کے حاشیہ میں اس کی تصریح کی ہے کہ ناسی کے حکم سے روزہ واجب ہو سکتا ہے۔ اسی طرح استسقاء کے لیے اگر امام حکم جاری کر دے تو یہ بھی واجب اور ضروری ہو جاتے گا۔ اسلام میں امیر المؤمنین کو فقیہ اور انتظامی امور میں اسی طرح کے اختیارات ہوتے ہیں اور ان کے حکم پر وجوب صرف انھیں کے دوزنک رہے گا۔ ان کے بعد خود بخود یہ وجوب ختم ہو جائے گا۔ یہ یاد رہے کہ امیر المؤمنین کے حکم کو شرعی احکام میں کوئی دخل نہیں ہے۔ خلفہ راشدین کا درجہ دوسرے امراء مؤمنین کے مقابلہ میں اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ انھیں شارع کی حیثیت و اختیارات اگرچہ حاصل نہیں ہیں لیکن بعض امور میں امت نے ان کے عمل کو شرعی حیثیت بھی دی ہے مثلاً ترازو کے لیے جماعت وغیرہ۔ اس کے علاوہ بہت سے امور انتظامیہ جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں جاری کیا تھا بعد میں فقہاء نے انھیں ایک مذہب کی حیثیت دے دی اور ان پر احکام شرعیہ کی طرح عمل کیا۔ اس طرز عمل کی بنیاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفائے راشدین کا منصب شارع اور عام خلفاء مسلمین کے درمیان ایک الگ منصب ہے جس کا وجوب شارع سے کم اور عام خلفاء سے بڑھ کر ہے۔ (فیض الباری صفحہ ۶۸۸۔ ۶۸۹، جلد دوم)



رکعت (کے رکوع) سے اٹھاتے تو فرماتے کہ اے اللہ ولید بن ولید کو  
نجات دلائیے۔ اے اللہ! کمزور اور ناتواں مسلمانوں کو نجات دلائیے  
رکعت سے اے اللہ! مضر کو سختی کے ساتھ پال کر دیکھئے، اے اللہ  
انھیں یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے سے قحط میں مبتلا کر دیکھئے، اور  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ مغفرت کرے۔  
قبیلہ اسلم کو اللہ محفوظ رکھے۔ ابن ابی الزناد نے اپنے والد کے واسطے  
سے بیان کیا کہ یہ ساری دعائیں آپ صبح کی نماز میں کرتے تھے۔

۴ - ۳ - ۲ - ۱

۹۵۱۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے  
حدیث بیان کی ان سے اعش نے ان سے ابو النعمانی نے ان سے  
مسروق نے ان سے عبد اللہ نے ۱۶۷ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے  
حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے منصور کے واسطے حدیث  
بیان کی اور ان سے ابو النعمانی نے ان سے مسروق نے انھوں نے بیان  
کیا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے  
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو اپنے  
فرمایا کہ اے اللہ انھیں یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے سے قحط میں  
مبتلا کر دیکھئے چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہو گئی اور لوگوں نے  
چمڑے اور مردار تک کھانے شروع کر دیئے۔ مہجور کی شدت کا  
ریحان ہوتا تھا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھاتی جاتی تو دھوئیں کی طرح  
معلوم ہوتا تھا۔ آخر ابوسفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اے  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کو اللہ کی طاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے  
ہیں۔ اب آپ کی قوم برباد ہو رہی ہے اس لیے آپ خدا سے ان کے  
حق میں دعا کیجئے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس دن کا انتظار کرو  
جب آسمان پر صاف دھواں آنے لگا۔ آیت "انکم عائدون تک (نیز)  
جب ہم سختی کے ساتھ ان کی گرفت کریں گے (کفار کی) سخت گرفت بدر کی

كَانَ إِذَا رَفَعَ دَاسَهُ مِنْ الرِّكَعَةِ الْآخِرَةِ يَقُولُ  
اللَّهُمَّ اِنِّجْ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ اِنِّجْ سَلَمَةَ  
بْنَ مِشَامٍ اللَّهُمَّ اِنِّجْ الْوَلِيدَ ابْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ  
اِنِّجْ السُّتْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اَشْدُدْ وَ  
طَاثًا عَلَى مَعْرِ اللَّهِ اَجْعَلْهَا سَبِينًا كَسَيِّئِي يُوسُفَ  
وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِفَارُ غَفَرُ اللَّهِ لَهَا  
وَأَسْلَمَ سَالِمًا اللَّهُ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ  
هَذَا أَكْثَرُهُ فِي الصُّبْحِ

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُيَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ  
عَنْ الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ  
مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذَا بَارَأَ  
فَقَالَ اللَّهُمَّ سَبِّحْ كَسْبِجِ يُوسُفَ فَاحْذُكُمُ  
سَنَةَ حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْحُلُودَ  
وَالْمَيْتَةَ وَالْجَيْفَ وَيَنْظُرُ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ  
فَيَذَرِي الدُّخَانَ مِنَ الْجُودِ فَأَتَاهُ أَبُو سَفِيَانٍ  
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ  
وَبِمِلَّةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ كَذَا هَكَذَا  
فَأَذَى اللَّهُ لَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
فَأَسْأَلُكَ كَيْومَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ  
مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ  
كَيْومَ سَبَّحُشِ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى فَالْبَطْشَةُ  
كَيْومَ سَبَّحُشِ مَهْنَتِ الدُّخَانِ

۱۔ یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف رکھتے تھے قحط کی شدت کا یہ عالم تھا کہ قحط زدہ عساکر  
ویرانے بن گئے تھے۔ ابوسفیان نے اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور صلہ رحمی کا واسطہ دے کر ہم کی درخواست کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر  
دعا فرمائی اور قحط ختم ہوا۔ اس عنوان کے تحت ان احادیث کا ذکر ہے جن میں آپ کی بددعا کے نتیجے میں قحط پڑ جانے کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں  
ان احادیث کے بعض مباحث اُسند اپنے موطعہ پر آئیں گے۔

طائی میں ہوئی تھی۔ دوسریں کا معاملہ بھی گزر چکا (جب سخت قحط پڑا تھا) اخذو بطش اور آیت روم ساری پیشین گوئیاں پوری ہو چکیں۔  
۴۳۸۔ قحط میں لوگوں کی امام سے دعا استسقاء کی درخواست۔

۹۵۲۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے سنا تھا (ترجمہ) سفید رو، جن کے واسطے سے بارش کی دعا کی جاتی ہے۔ یتیموں کے مادی اور بیواؤں کے معیار اور عمر بن حمزہ نے بیان کیا کہ ہم سے سالم نے اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ اکثر مجھے شاعر کا شعر یاد آ جاتا ہے۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا تھا کہ آپ دعا استسقاء (منبر پر) کر رہے ہیں اور ابھی دعا سے فارغ ہو کر اترے بھی نہیں تھے کہ تمام نالے لبریز ہو گئے۔ وَأَمِيقُ يَنْتَسِقِي الْعَنَامُ بِوَجْهِهِ ۖ ثَمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِذِي رَامِلٍ۔ ابوطالب کا شعر ہے (ترجمہ گزر چکا)

۹۵۳۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو عبد اللہ بن شعیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثامر بن عبد اللہ بن انس نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب کبھی قحط پڑتا تو عمر رضی اللہ عنہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا استسقاء کرتے۔ آپ فرماتے کہ اے اللہ! ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بناتے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے آپ بارش برساتے تھے اب ہم اپنے نبی کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں۔ آپ بارش برساتیے! انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ چنانچہ بارش خوب برستی رہی۔

۱۔ خیر القرون میں دعا کا یہی طریقہ تھا اور سلف کا عمل بھی اسی پر رہا کہ مردوں کو وسیلہ بنا کر وہ دعا نہیں کرتے تھے کہ انھیں تو عام حالات میں دعا کا شعور بھی نہیں ہوتا بلکہ کسی زندہ مقرب بارگاہ ایزدی کو آگے بڑھایا جیتے تھے۔ آگے بڑھ کر وہ دعا کرتے جاتے اور لوگ ان کی دعا پر آمین کہتے جاتے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اسی طرح توسل کیا گیا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر موجود یا مردوں کو وسیلہ بنانے کی کوئی صورت محض عز کے سائے نہیں تھی ورنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے بڑھ کر وسیلہ بنانے کے لیے اور کوئی ذات ہو سکتی تھی۔ (بقیہ صفحہ آئندہ)

وَالْبَطْشَةُ وَالزَّامُ وَالْيَتَامَى  
السُّؤَالُ  
بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ إِذَا مَا رَأَوْا اسْتِسْقَاءَ  
إِذَا قَحَطُوا

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو قَتِيبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ  
عُمَرَ يَمُكِّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ ۖ وَأَمِيقُ يَنْتَسِقِي  
الْعَنَامُ بِوَجْهِهِ ۖ ثَمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِذِي رَامِلٍ ۖ  
وَقَالَ عُمَرُو بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ  
وَمَا بَدَا ذِكْرُ قَوْلِ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى  
وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَسِقِي فَمَا  
يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيئَهُ كَعْلٌ مِيزَابٍ وَأَمِيقُ  
يَنْتَسِقِي الْعَنَامُ بِوَجْهِهِ ۖ ثَمَالُ الْيَتَامَى  
مِصْنَةُ لِذِي رَامِلٍ ۖ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ ۖ

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى  
بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ  
اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ بِكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ بِكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا  
فَا سَقِّنَا قَالَ فَتَسْقُونَ ۖ

## باب ۶۳۹ تَحْوِيلُ الرِّدَّةِ إِلَى الْإِسْتِسْقَاءِ

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَّبَ رِدَاءَهُ ۖ

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ شُعْبَةَ بْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَصْنَى فَاسْتَسْقَى فَاسْتَقْبَلَ الْفَيْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ لَدَى مَنًى رَكَعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ كَانَ ابْنُ عَمِيْنَةَ يَقُولُ هُوَ صَاحِبُ الْأَذَانِ وَلَكِنَّهُمْ فِيهِ لَرَأْيٌ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَاصِمٍ السَّازِي فِي مَا زِلْ الْأَنْصَارِيَّةِ

۴۸۲ بن بن بن

## باب ۶۴۰ إِنْتِقَالُ الرِّدَّةِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ بِالْخَطِّ إِذَا تَخَلَّصَتْ مُخَارِصُهُ

## ۶۳۹۔ استسقاء میں چادر پلٹنا

۹۵۴۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی انھیں محمد بن ابی بکر نے انھیں عبد بن قیس نے انھیں عبد اللہ بن زید نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء استسقاء کی تو اپنی چادر بھی پلٹی۔

۹۵۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عبد اللہ بن ابی بکر کے واسطے سے حدیث بیان کی انھوں نے عبد بن قیس سے سنا وہ اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے ان کے چچا عبد اللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف گئے۔ آپ نے دہان دعاء استسقاء کی تہہ رو ہر کر۔ آپ نے چادر بھی پلٹی اور دو رکعت نماز پڑھی۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ ابن عیینہ کہتے تھے کہ حدیث کے راوی عبد اللہ بن زید وہ ہیں جنھوں نے طریقہ اذان خواب میں دیکھا تھا۔ لیکن ان سے غلطی ہوئی کیونکہ عبد اللہ بن زید بن عامر مازنی ہیں۔ انصار کی شاخ بنو مازن سے ان کا تعلق ہے۔ و عرب کے سبب سے قبائل میں مازن نام کی شاخیں تھیں۔ اس لیے مازن انصار کے ذریعہ تعیین کر دی۔

۶۴۰۔ جب اللہ رب العزت کے نام کردہ حدود کو توڑ دیا جائے ہے تو اس کا انتقام خط کی صورت میں نازل ہوتا ہے۔

(تفسیر صفحہ گذشتہ) مردے یا غیر موجود سے توسل کے جواز کا فتویٰ مشافہین کا ہے لیکن حاتم بن تمیم نے اسے ناجائز قرار دیا ہے۔ حال اگر حافظ ابن تیمیہ کی طرح اس مسئلہ میں شدت و محی اختیار کی جائے پھر بھی مردوں سے توسل کرنا ہی بہتر ہوگا کہ سلف کا یہی معمول تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طرز عمل اس مسئلہ میں بہت زیادہ واضح ہے۔ اور کچھ نہیں تو اس بدعت و فساد کے دور میں سد باب ذریعہ کے طور پر یہی ہے اس طرح کے توسل سے لوگوں کو روکنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس کی دعا بھی نقل کی ہے آپ نے استسقاء کی دعا اس طرح کی تھی اے اللہ! آفت اور مصیبت بفرما کہ مازن نہیں ہوتی اور تو جبکہ میری طبیعت ہے۔ آپ کے نبی کے یہاں میری قدر و منزلت تھی اس لیے قوم مجھے آگے بڑھا کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوئی ہے۔ یہاں سے مانتے ہیں جن سے ہم نے گناہ کئے تھے اور تو بے کیسے ہماری پیش نیاں بخود دے رہی ہیں۔ باران رحمت سے ہمیں سیراب کیجئے۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر خط پڑھتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا معاملہ تھا جیسے بیٹے کا باپ کے ساتھ ہوتا ہے۔ پس لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار کردہ اور خدا کی بارگاہ میں ان کے چچا کو سیراب نہاؤ۔ چنانچہ دعاء استسقاء کے بعد اس دور کی بارش ہوئی کہ تا حد نظر پانی ہی پانی تھا۔

دوسرے ہذا اس عنوان کے تحت دو کوئی حدیث بیان ہوئی ہے اور دوسری صحابی کا قول۔ ابن ربیع نے کہا ہے کہ غالباً یہ عنوان کسی غالی صوفی پر تھی۔ مصنف کا ارادہ یہ رہا ہوگا کہ اس کے تحت کوئی حدیث لکھیں لیکن پھر وہ بھی رہا ہوگا اور جس کے علاوہ اسے بھی سے صحیح بخاری میں بھی کسی فقرہ کے شامل کر لیا۔ بخاری میں بعض ایسی احادیث ہیں جو اس عنوان کے تحت آسکتی تھیں۔

۶۴۱۔ جامع مسجد میں استعداد

۹۵۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو عمرہ انس بن عیاض نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شریک بن عبداللہ بن ابی عمر نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ آپ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو منبر کے سامنے والے دروازہ سے حجر کے دن مسجد نبوی میں آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے بھی کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہا۔ یا رسول اللہ! مال و اسباب تباہ ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ یعنی انسان اور سواہل محبوں کی وجہ سے کہیں کئے جانے کے قابل نہیں رہیں اگر اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا فرمائیے۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا دیئے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں سیلاب کیجئے۔ اے اللہ ہمیں سیلاب کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا کہ میں دور دور تک بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہیں آتا تھا۔ پھر اسے اور سلع پہاڑی کے درمیان کوئی مکان بھی نہیں تھا کہ ہم بادل ہرنے کے باوجود نہ دیکھ سکتے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ سلع پہاڑی کے چمچے سے ڈھال کی طرح بادل خود اسٹرا اور یزید آسمان تک پہنچ کر چاروں طرف پھیل گیا اور بارش شروع ہو گئی۔ پھر انھوں نے سورج ایک ہفتہ تک نہیں دیکھا۔ پھر ایک شخص دوسرے حجر کو اسی دروازہ سے آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے اور اس شخص نے کھڑے کھڑے آپ کو مخاطب کیا۔ یا رسول اللہ! مال و اسباب تباہ ہو گئی اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش روک دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھائے اور دعا کی کہ اب ہمارے ارد گرد بارش برساتی ہے ہم سے اسے روک دیجئے۔ ٹیلوں، پہاڑوں، پہاڑیوں، وادیوں اور باغوں کو سیلاب کیجئے (یعنی مینہ کے چاروں طرف جہاں بارش نہیں ہوئی ہے وہاں برساتیے) انھوں نے بیان کیا کہ اس دعا سے بارش کا سلسلہ بند ہو گیا اور ہم نکلے تو دھوپ نکل چکی تھی۔ شریک نے کہا کہ میں انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا یہ وہی شخص تھا تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

۶۴۲۔ قبل کی طرف رخ کئے بغیر حجر کے خطبہ کے دوران استعداد کی دعا۔

باب الاستعداد فی المسجد الجامع  
۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نُمَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابِ كَانَ وَحْدَهُ الْمُنْبَرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُخَاطِبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتَ الْأُمُورُ وَالْفُقُوعُ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُغَيِّثَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا اللَّهُمَّ اسْقِنَا قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا دَانَ اللَّهُ مَا فَدَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَكَلَّ قَرَعَهُ وَلَا شَيْئًا وَلَا بَيْنًا وَمَيْنَ سِلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَابَّ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنَ وَصَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ الثَّرَيسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ امْطَرَتْ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ الشَّيْءَ سَبَّأً ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُخَاطِبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتَ الْأُمُورُ وَالْفُقُوعُ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُسْكِنَهُمَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ خَوِّلْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْحَجَّامِ وَالْجَبَّالِ وَالْقِرَاطِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَا نَقَطَتْ وَخَرَجْنَا كُنُشَى فِي السَّمَاءِ قَالَ شَرِيكٌ فَسَأَلْتُ أَنَسًا هُوَ الرَّجُلُ أَوَّلُ قَالَ لَا أَدْرِي -

باب الاستعداد فی خطبة الجمعة  
غیر مستغیل القبلہ

۹۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے اسمعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شریک نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا۔ اب جہاں دار القضاہ ہے۔ اسی طرف کے دروازے سے وہ آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے بھی کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا۔ کہا کہ یا رسول اللہ مال و منال تباہ ہو گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کیجئے کہ میں سیراب کرے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ اے اللہ! میں سیراب کیجئے، اے اللہ! میں سیراب کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ بخدا آسمان پر بادل کا کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ ہمارے اور سلع پیاری کے درمیان مکانات بھی نہیں تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ پیاری کے پیچھے سے بادل نمودار ہوا، طحال کی طرح، اور آسمان کے بیچ میں بیچ کر چاروں طرف پھیل گیا۔ بخدا ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا پھر دوسرے جمعہ کو ایک شخص اسی دروازہ سے داخل ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے اس لیے اس نے کھڑے کھڑے کہا یا رسول اللہ مال و اسباب برباد ہو گئے اور راستے بند! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش بند ہو جائے۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اے اللہ! ہمارے اطراف میں بارش برسائیے ارجاں ضرورت ہے اہم رہے برساتیے۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑیوں، وادیوں اور باغوں کو سیراب کیجئے چنانچہ بارش کا سلسلہ بند ہو گیا اور ہم باہر آئے تو دھوپ نکل چکی تھی شریک نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا یہ پہاڑ ہی شخص تھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔

۶۴۳۔ منبر پر دعا استسقاء

۹۵۸۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا

اے سلع مدینہ کی مشہور پیاری ہے ادھر ہی مسند رہتا۔ ولوی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بادل کا کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ سلع کی طرف بادل کا امکان ہو سکتا تھا لیکن اس طرف بھی بادل نہیں تھا کیونکہ پیاری صاف نظر آ رہی تھی درمیان میں مکانات وغیرہ بھی نہیں تھے۔ اگر بادل ہوتے تو ضرور نظر آتے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے بعد بادل ادھر ہی سے آئے:

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ يُخَوِّدُ الْفُلْهَ أَوْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنِصَرَ يُخْطَبُ فَأَسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتَ الْأَمْوَالُ وَالْقَطْعَتِ السُّبُلُ فَأَدْعُ اللَّهَ يُبَيِّدُكَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَغْنِنَا اللَّهُمَّ أَغْنِنَا فَإِنَّ أَسْرًا وَلَا وَاللَّهِ مَا نَدْرِي فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَرْعَةً وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَابٍّ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ قَعَائِهِ مَحَابِدٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ انْتَشَرَتْ فَلَمَّا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سُبْحًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكِ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ يُخْطَبُ فَأَسْتَقْبَلَهُ فَأَمَّا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتَ الْأَمْوَالُ وَالْقَطْعَتِ السُّبُلُ فَأَدْعُ اللَّهَ يُبَيِّدُكَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَغْنِنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْكَافِرِ وَالظَّالِمِ وَبَطُونِ الْأَذْوِيَّةِ وَمَنَايِطِ الشَّجَرِ قَالَ فَطَلَعَتْ وَخَرَجَتْ فَتَشْتَبِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكَ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهَؤُلَاءِ الْجُلُودُ قَالَ قُلُوبُ مَا أَدْرِي

باب ۶۴۳ استسقاء علی المنبر

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُرْوَةَ عَنْ تَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْطَبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَهُ

رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَطَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ  
اللَّهَ - أَنْ يَسْتَقْبِلَنَا فِدَا فَمَطَرْنَا فَمَا كُنَّا  
أَنْ نَقِيلَ إِلَى مَنَازِلِنَا نُنْظِرَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ  
قَالَ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْغَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَقْبِرَهُ عَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَوَاكِنَا  
وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَلَقَا وَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ  
يَمِينًا وَشِمَالًا يُنْطَرُونَ وَلَا يُسْطَرُّ  
أَهْلُ الْمَدِينَةِ ۝

**باب ۶۴** مَنِ اكْتَفَى بِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ  
فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

کہ یا رسول اللہ! پانی کا قطر پڑ گیا ہے۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ میں سیراب  
کرے چنانچہ آپ نے دعا کی اور بارش اس طرح شروع ہوئی کہ  
گھروں تک پہنچنا مشکل ہو گیا، دوسرے جمعہ تک بارش کی جھڑی بڑھی  
رہی۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر وہی شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض  
کیا کہ یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بارش کا رخ کسی اور طرف  
موڑ دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ!  
اطراف و جوانب میں بارش برساتیے ہم پر نہ برساتیے۔ انھوں نے بیان  
فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ بادل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دائیں بائیں طرف  
چلے گئے پھر وہاں بارش شروع ہو گئی اور مدینہ میں اس کا سلسلہ بند ہوا۔

۶۴۴ - جس نے دعا و استسقاء کے لیے صرف جمعہ  
کی نماز کافی سمجھی۔

۹۵۹ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک  
نے ان سے شریک بن عبد اللہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض  
کیا کہ مویشی ہلاک ہو گئے۔ اور راستے بند ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے  
دعا کی اور ایک ہفتہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک شخص آیا اور عرض  
کیا کہ گھر گر گئے راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ چنانچہ  
آپ نے پھر کھڑے ہو کر دعا کی کہ اے اللہ! بارش طیلوں، پہاڑیوں،  
واویلوں اور باغوں میں برساتیے (دعا کے نتیجے میں) بادل مدینہ سے  
اس طرح چھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

۶۴۵ - دعا اس وقت جب بارش کی کثرت سے راستے  
بند ہو جائیں۔

۹۶۰ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے شریک  
بن عبد اللہ بن ابی نضر کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن  
مالک نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوا۔ عرض کی۔ یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے  
آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو  
ایک ہفتہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر دوسرے جمعہ کو ایک شخص حاضر  
خدمت ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ! امکانات منہدم ہو گئے راستے بند ہو گئے۔

۹۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَبَاءُ  
رَجُلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ هَكَكَتِ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فِدَا  
فَمَطَرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ  
فَدَا مَتَى الْبَيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَ  
هَكَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَامَ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَى الْأَعْرَابِ  
وَالطَّرَابِ وَالْأَدْوِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ  
فَاغْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ الْغِيَابَ الْتَوَّابَ ۝  
**باب ۶۴** إِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ  
مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ

۹۶۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ حَبَاءُ رَجُلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَكَتِ الْمَوَاشِي وَ  
تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ فِدَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَطَرُوا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى  
الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا فرمائی کہ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، وادیلوں اور باغات کی طرف بارش کا رخ کر دیجئے (جہاں بارش کی کمی ہے) چنانچہ بادل اس طرح چھٹ گیا جیسے کڑا چھٹ جایا کرتا ہے۔

۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

۴۴۶ - اس روایت سے متعلق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے دن کی دعا استعمال میں چادر پٹی تھی۔

۹۶۱ - ہم سے حسن بن بشر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معانی بن عمران نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے ان سے اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مال کی بربادی اور اہل عیال کی بھوک کی شکایت کی تو خط کی وجہ سے چنانچہ آپ نے دعا استعمال کی۔ راوی نے اس موقع پر چادر پٹنے کا ذکر کیا تھا۔ اور نہ قبر کی طرف رخ کرنے کا۔

۴۴۸ - جب لوگ امام سے دعا استعمال کی درخواست کریں تو رد نہ کرنی چاہیے۔

۹۶۲ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں مالک نے شریک بن عبد اللہ بن ابی نمیر کے واسطے سے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند۔ آپ اللہ سے دعا کیجئے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی اور ایک سہفتہ تک برابر بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! گھر منہدم ہو گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! بارش کا رخ پہاڑوں، ٹیلوں، وادیلوں اور باغات کی طرف ٹوڑ دیجئے چنانچہ بادل مریز سے اس طرح چھٹ گیا جیسے کڑا چھٹ جایا کرتا ہے۔

۹۶۸ - اگر خط میں مشرکین مسلمانوں سے دعا کی درخواست کریں؟

وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدِي مَتَّ الْبُيُوتُ وَتَقَطُّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ عَلَى رُؤُوسِ الْجِبَالِ وَالْأَكَامِرِ وَطُيُونِ الْأَذْدِيَّةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَا تَجَابِتُ عَنِ الْمَدِينَةِ الْخِيَابَ الثَّوَابِ ؟  
**بَابُ مَا قِيلَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُجَوِّدَ آدَاءَهُ فِي الدُّسْتَقَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ**

۹۶۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَانِي بْنُ عِمْرَانَ عَنْ عَدَاةٍ وَشَايِعٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا شَكَاَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمَالُ وَجَفَدَتِ الْعِيَالُ فَدَعَا اللَّهَ سِتِينَ نَفْسًا وَلَمْ يَزِدْ كَرَحْوَلَةٍ سِوَا آدَاءٍ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ؟

**بَابُ مَا قِيلَ إِذَا شَدَّ حَوَالِي الرِّجَامِ لَيْسَتْ لَهُ نَفْسٌ لَمْ يَرُدَّ هُمْ**

۹۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِيرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ آدَاءَ حَبَاةٍ وَحُلٍّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَتَقَطُّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ فَدَعَا اللَّهَ فَمُطَرَّتَا مِنَ الصَّبْحَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ حَبَاةٍ وَحُلٍّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدِي مَتَّ الْبُيُوتُ وَتَقَطُّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ عَلَى رُؤُوسِ الْجِبَالِ وَالْأَكَامِرِ وَطُيُونِ الْأَذْدِيَّةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَا تَجَابِتُ عَنِ الْمَدِينَةِ الْخِيَابَ الثَّوَابِ ؟

**بَابُ مَا قِيلَ إِذَا اسْتَسْقَمَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْقَحْطِ ؟**

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْعُودٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّمَى عَنْ مَسْعُودٍ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ قَرِئْتُ أَكْبُتُوا عَنْ أَبِي سَلَاةٍ قَالَ عَالِيَهُمُ الْبَيْتُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ ثَمَرَهُ سَنَةً حَتَّى هَلَكَوْا فِيهَا وَآكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُ بِصَلَاةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكَُوا فَأَدَامَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَرَأَ قَارِئُ قَبْرِ يَوْمَهُ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ أَدْبَاةً نَحْنُ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ تَبْطِشُ الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى يَوْمَ سَدَّيْ وَنَادَا أَسْبَاطُ عَنْ مَنْصُورٍ جَدُّ عَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقُوا الْعَيْتَ فَأُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَ النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَاخْتَارَتْ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَسَقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ

۹۶۳۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے مسعود اور اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابو الضمی نے ان سے مسروق نے، آپ نے فرمایا کہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا کہ قریش کا اسلام سے اعراض راجع کیا تو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں بددعا کی۔ اس بددعا کے نتیجے میں ایسا قحط پڑا کہ کھانے کے لگے اور مردار کو بڑیاں تک کھانے لگے۔ پھر ابو سفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلہ رحمی کا درس دیتے ہیں لیکن آپ کی قوم تباہ ہو رہی ہے۔ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (تو جہم) اس دن کا انتظار کرو جب آسمان پر صاف دھواں آئے گا، الایہ لیکن وہ پھر بھی کفر کرتے رہے۔ اس پر خداوند تعالیٰ کا یہ فرمان ان کے متعلق نازل ہوا۔ تخریجہ جس دن ہم ان کی سختی کے ساتھ گرفت کریں گے، اور یہ گرفت بدر کی لڑائی میں وقوع پذیر ہوئی یہ اور اسباب نے منصور کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا الاستسقاء کی (مدینہ میں) جس کے نتیجے میں خوب بارش ہوئی کہ سات دن تک اس کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ آخر لوگوں نے بارش کی زیادتی کی شکایت کی تو حضور اکرم نے دعا کی کہ اے اللہ ہمارے اطراف و جوانب میں بارش برسا دے۔ مدینہ میں بارش کا سلسلہ ختم کر دیجئے چنانچہ بادل آسمان سے چھٹ گیا اور مدینہ کے اطراف و جوانب میں بارش ہوئی یہ

۱۷ سیاح تک جو واقعہ بیان ہوا اس کا تعلق مکہ سے ہے۔ کفار کی سرکشی اور نافرمانی سے عاجز آکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بددعا کی اور اس کے نتیجے میں سخت قحط پڑا تو ابو سفیان جو ابھی تک کافر تھے حاضر خدمت ہوئے اور کہا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں لیکن خود اپنی قوم کے حق میں اتنی سخت بددعا کر دی۔ اب کم از کم آپ کو دعا کرنی چاہیے کہ قوم کی بیریشانی دور ہو۔ حدیث میں اس کی تصریح نہیں ہے کہ آپ نے ان کے حق میں دوبارہ دعا فرمائی لیکن حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دعا کی تھی جیسی تو قحط کا سلسلہ ختم ہوا لیکن قوم کی سرکشی برابر جاری رہی اور پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ یَوْمَ تَبْطِشُ الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى، یہ ”بطش کبریٰ“ بدر کی لڑائی میں وقوع پذیر ہوئی۔ جب قریش کے بہترین افراد لڑائی میں کام آئے اور انھیں بری طرح لپکا ہوا پڑا۔ دمیاط نے لکھا ہے کہ سب سے پہلی بددعا حضور اکرم نے اس وقت کی تھی جب کفار نے حرم میں سجدہ کی حالت میں آپ پر چڑھ کر ڈال دی تھی اور پھر خوب اس ”کارنامے پر خوش ہوئے اور ہتھیار لگائے تھے۔ قوم کی سرکشی اور فساد اس درجہ بڑھ گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے حلیم الطبع، بردبار اور صابر نبی کی زبان سے بھی بددعا نکل گئی۔ جب ایمان لانے کی کسی درجہ میں بھی آمین نہیں ہوئی۔ بلکہ قوم کا وجود دنیا میں صرف شر و فساد کا باعث بن کر رہ جاتا ہے تو اس شر کو ختم کرنے کی آخری تدبیر بددعا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ (بقیہ بر صفحہ ۸۸۷)



۶۲۹ بِإِذْنِ اللَّهِ إِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ  
حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

۹۶۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَكْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ النَّاسُ  
فَصَاحُوا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خُطِّ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ  
الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ النِّجْمَاتُ فَأَذَعُ أَنْ يُسْقِنَا فَقَالَ  
اللَّهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَآمِنِ اللَّهُ مَا نَدْنِي  
فِي السَّمَاءِ قُرْعَةً مِنْ سَحَابٍ تَنْشَأُ سَحَابَةٌ  
وَأَمْطَرَتْ وَكَذَلِكَ عَنْ الْمَثْبُورِ فَصَلَّى فَلَمَّا  
انْقَضَتْ لَمْ يَزَلْ يُنْطَرِدُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي  
تَلِيهَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَخْطُبُ مَاحِوًا إِلَيْهِ فَقَدْ مِنَ الْبُيُوتِ وَ  
انْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَأَذَعُ اللَّهُ يَخْبِسُهَا عَنَّا  
فَتَبَسَّخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا ذَكَرًا عَلَيْنَا وَ  
وَكُلَّ شَيْءٍ الْمَدِينَةِ فَبَعَثَتْ تُطْعِمُ حَوَالِيَهَا  
وَمَا تُطْعِمُ بِالْمَدِينَةِ نَبْتَهُ قَطَرًا فَتَنْظُرُ  
إِلَى الْمَدِينَةِ نَبْتَهُ وَإِنَّمَا لَيْفِي مِثْلُ

إِلَى كَلِيلٍ ۝

۶۲۹۔ جب بارش کی زیادتی ہو جائے تو اس بات کی دعا کہ ہمارے  
بارش بند ہو جائے اور اطراف و جوار میں برسے

۹۶۴۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معمر  
نے عبد اللہ کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ثابت نے ان  
سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ لوگوں نے کھڑے ہو کر فریاد شروع  
کر دی۔ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! بارش کے نام ایک بوند بھی نہیں۔  
درخت سرخ ہو چکے ہیں (یعنی تمام پتے خشک ہو گئے) اور مویشی  
ہلاک ہو رہے ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں سیراب کرے۔  
چنانچہ آپ نے دعا کی۔ اے اللہ! ہمیں سیراب کیجئے۔ دو مہر تیرے آپ  
نے اسی طرح کہا۔ خدا گواہ ہے۔ اس وقت آسمان پر بادل کہیں کہیں  
دور دور نظر نہیں آتا تھا لیکن اچانک ایک بادل آیا اور بارش شروع  
ہو گئی۔ آپ منبر سے اتر گئے اور نماز پڑھی جب آپ واپس ہوتے تو  
بارش ہو رہی تھی اور اگلے جمعہ تک برابر ہوتی رہی۔ پھر جب حضور اکرم  
خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے فریاد کی کہ مکانات منہدم  
ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش بند  
کر دے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور دعا کی اے اللہ!  
ہمارے اطراف میں اب بارش برسا دے۔ مدینہ میں اس کا سلسلہ  
بند کر دیجئے۔ مدینہ سے بادل چھٹ گئے اور بارش ہمارے اطراف  
میں ہونے لگی۔ اس شان سے کہ اب مدینہ میں ایک بوند بھی نہیں پڑتی  
تھی۔ میں نے مدینہ کو دیکھا کہ وہ تاج کی طرح (صاف اور روشن) تھا۔

(تفسیر صفحہ گذشتہ) علیہ وسلم کی زبان مبارک سے پھر بھی کبھی ایسی بد دعائیں نکلی جو ساری قوم کی تباہی کا باعث ہوتی کیونکہ عرب کے اکثر افراد کا ایمان مقدر  
تھا۔ اس روایت میں اسباط کے واسطے سے جو حد بیان ہوا ہے اس کا تعلق مکہ سے نہیں بلکہ مدینہ سے ہے۔

۱۔ اسباط نے منصور کے واسطے سے جو حدیث نقل کی ہے اس کی تفصیل اس سے پہلے متعدد ابواب میں گزر چکی ہے۔ مصنف نے دو حدیثوں کو ملا کر  
ایک جگہ بیان کر دیا یہ غلط کسی راوی کا نہیں بلکہ جیسا کہ دیباچے نے کہا ہے خود مصنف کا ہے۔

(صفحہ ۱۸) ۲۔ یہ حدیث اس سے پہلے متعدد راویوں میں گزر چکی ہے اس میں کچھ اضافے اور تبدیلیاں بھی ہیں مثلاً یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھ رہے تھے  
تو عام لوگوں نے فریاد کی۔ ظاہر ہے کہ سب لوگ پریشان حال تھے جب ایک شخص نے آپ سے دعا کی درخواست کی ہوگی تو دوسرے صحابہ نے بھی اس کی تائید  
کی ہوگی کسی واقعہ سے متعلق راوی واقعہ کی ساری تفصیلات بیان نہیں کر سکتا اسی لئے اس طرح کی بعض روایتوں میں بظاہر اختلاف ماحول معلوم ہوتا ہے ورنہ بات سب  
صحیح کہتے ہیں۔ مدینہ میں تو بارش پڑ چکی تھی کہ لوگوں کو اب سیلاب کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اطراف میں بارش کی اب بھی کمی تھی اس لئے آپ نے دعا کی کہ اب اطراف مدینہ میں جہاں بارش کی کمی تھی بارش پڑے۔

**باب ۵۱ الدُّعَاءُ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ قَائِمًا**  
وَقَالَ لَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي اسْحَنِ  
خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ إِلَى نَصَارَى وَ  
خَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ  
بْنُ أَرْقَمٍ فَاسْتَسْقَى فَقَامَ لَهُمْ عَلَى  
رِجْلَيْهِ عَلَى غَيْرِ مِيزَبٍ فَاسْتَسْقَى ثُمَّ  
صَلَّى رَكَعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ  
يُؤَذِّنْ وَلَمْ يَقْرَأْ قَالَ أَبُو اسْحَنِ وَ  
رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ  
عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ  
بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ دُعَاءُ اللَّهِ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ  
إِلَى الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِجْلَيْهِ قَائِمًا فَقَامُوا:

**باب ۵۲ النُّجَّةُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ**

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
ذَرٍّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ  
خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَتَوَجَّهَ  
إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو وَحَوَّلَ رِجْلَيْهِ قَائِمًا ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ  
يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ:

**باب ۵۳ كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**

وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو خَرَجَ  
يَسْتَسْقِي قَالَ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ

۹۶۵۔ استسقاء کی دعا کھڑے ہو کر

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا ان سے زہری نے اور  
ان سے ابو اسحق نے کہ عبد اللہ بن زید انصاری باہر تشریف  
لے گئے ان کے ساتھ برادر بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ  
عنہم ابھی تھے۔ حضرت عبد اللہ نے دعا شروع کی مہر  
پر نہیں بلکہ آپ زمین پر کھڑے تھے اور اسی طرح آپ  
نے دعا استسقاء کی۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی جس میں  
قرأت بلند آواز سے کی، اذان ہوئی تھی اور دعا اقامت۔ ابو  
اسحق نے کہا کہ عبد اللہ بن زید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دیکھا تھا۔

۹۶۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں شعیب نے  
خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عباد بن تیم نے حدیث بیان  
کی کہ ان کے چچانے جو صحابی تھے انھیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر دعا استسقاء کے لیے نکلے اور آپ نے  
کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے اپنی  
چادر پٹی چنانچہ بارش خوب ہوئی۔

۹۶۶۔ استسقاء کی نماز میں قرآن مجید بلند آواز سے

۹۶۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذہب  
نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن تیم نے  
اور ان سے ان کے چچانے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے  
لیے باہر نکلے اور قبلہ رو ہو کر دعا کی پھر اپنی چادر پٹی اور دو رکعت  
نماز پڑھی۔ نماز میں آپ نے قرأت قرآن بلند آواز سے کی۔

۹۶۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پشت مبارک صحابہ کی

طرف کس طرح کی تھی؟

۹۶۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی ذہب نے  
زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن تیم نے ان  
ان کے چچانے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ استسقاء  
کے لیے باہر نکلے تھے، دیکھا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ آپ نے

یعنی آپ صحابی تھے اور جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے دعا استسقاء کرتے دیکھا ہوگا آپ نے بھی دعا اسی طرح کی ہوگی۔

الْقِبْلَةَ يَدْعُو ثُمَّ حَوَّلَ سِدَاهُ لَا ثُمَّ صَلَّى  
لَنَا رَكَعَتَيْنِ جَمَعَ فِيهِمَا

بِالْفَرَاحَةِ

بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ رَكَعَتَيْنِ

۹۶۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبْرٍ عَنْ هَبَّادِ بْنِ  
مُثَيِّبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ

بَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ فِي الْمُصَلَّى

۹۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبْرٍ عَنْ هَبَّادِ  
بْنِ مَثِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى لِيَسْتَسْقِيَ وَاسْتَقْبَلَ  
الْقِبْلَةَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ قَالَ  
سُفْيَانُ وَ أَخْبَرَنِي الْمُسَوْدِيُّ عَنْ أَبِي حَبْرٍ  
قَالَ جَعَلَ الْيَمِينُ عَلَى

الشِّمَالِ

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

۹۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَبْرٍ  
بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَبَادَ بْنَ مَثِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ زَيْدَ بْنَ عَصَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى لِيَقْبَلَ رَأْسَهُ  
لَمَّا دَعَا وَاسْتَدَّ أَنْ يَدْعُو اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ  
وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ  
هَذَا مَا رَفَعِي وَالْأَوَّلُ كَوْنِي هُوَ ابْنُ يَزِيدَ

بَابُ رَفْعِ النَّاسِ أَيْدِيَهُمْ مَعَ

الرِّدَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

وَقَالَ أَبُو الْيُونُبِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا

پشت مبارک صحابہ کی طرف کردی اور قبلہ رو ہو کر دعا کی پھر چادر  
پٹی اور دو رکعت نماز پڑھی جس کی قرأت قرآن میں آپ نے جہر  
کیا تھا۔

۹۶۸ - استسقاء کی نماز دو رکعتیں ہیں۔

۹۶۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے  
سفیان نے عبد اللہ بن ابی حبر کے واسطے سے حدیث بیان کی ان  
سے عباد بن تمیم نے ان سے ان کے چچا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دعا استسقاء کی پھر دو رکعت نماز پڑھی اور ردا مبارک پٹی۔

۹۶۹ - استسقاء عید گاہ میں

۹۶۹ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے  
سفیان نے عبد اللہ بن ابی حبر کے واسطے سے حدیث بیان کی۔  
انھوں نے عباد بن تمیم سے سنا اور عباد اپنے چچا کے واسطے سے  
حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا استسقاء کے  
لیے عید گاہ تک گئے اور قبلہ رو ہو کر دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر  
چادر مبارک پٹی۔ سفیان نے بیان کیا کہ مجھے مسعودی نے  
ابو حبر کے حوالہ سے خبر دی تھی کہ آپ نے چادر کے دائیں کنارے  
کو بائیں طرف ڈال لیا تھا۔

۹۷۰ - استسقاء میں قبلہ کی طرف رخ کرنا

۹۷۰ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبد الوہاب نے  
خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔  
کہا کہ مجھے ابو حبر بن محمد نے خبر دی کہ عباد بن تمیم نے انھیں خبر دی اور انھیں  
عبد اللہ بن زید انصاری نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ تک  
گئے نماز استسقاء پڑھنے کے لیے اور جب آپ نے دعا کی یاد راوی  
نے یہ کہا کہ دعا کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو کر چادر مبارک پٹی۔ ابو عبد اللہ (امام  
بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہنا ہے کہ اس سند کے ابو عبد اللہ بن زید زانی ہیں اور  
اس سے پہلی سند کے کوئی تھے۔ ان کے والد کا نام یزید تھا۔

۹۷۱ - دعا استسقاء میں امام کے ساتھ عام لوگوں

کا ہاتھ اٹھانا۔

اور ابو الیوب بن سلیمان نے کہا کہ مجھ سے ابو حبر بن ابی الیس

أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي أَوْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ  
بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ مَنَ  
أَهْلَ النَّبِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
هَلَكَتِ النَّاسِيَةُ هَلَكَ الْعِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ  
فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدَيْهِ يَدْعُو دَرَفَةً النَّاسُ أَبْدِيهِمْ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَ  
قَالَ فَمَا هَذَا جَاءَ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى مَطَرْنَا  
فَمَازِلْنَا نُنْكِرُ حَتَّى كَانَتْ الْجُمُعَةُ الْآخِرَى  
فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بُشِقَ الْمَسَافِرُ وَمَنْعَ الطَّرِيقِ  
بُشِقَ أَمْرٌ مَلَّ وَقَالَ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكَ قَالَ سَمِعْنَا  
أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ  
يَدَيْهِ حَتَّى تَرَى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ  
**باب رفع اليدين في**  
**الاستسقاء**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
وَأَبْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ  
مِنَ دَعَائِهِمْ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ وَإِنَّهُ  
يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

نے سلیمان بن بلال کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ یحییٰ  
بن سعید نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا  
تھا کہ ایک بدوی جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے یہاں آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مریعی ہلاک ہو گئے،  
اہل دیہات اور تمام لوگ مری رہے ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ آپ کے ساتھ اور لوگوں  
نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ انھوں نے بیان کیا  
کہ ابھی ہم مسجد سے نکلے بھی نہیں تھے کہ بارش شروع ہو  
گئی تھی اور اسی طرح ایک سہفتہ تک برابر بارش ہوتی رہی  
دوسرے جمعہ پھر ایک شخص آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ!  
مسافروں کے لیے چلنا پھرنا دوسم ہو گیا اور راستے بند  
ہو گئے (بُشِقَ مَجْنَعٌ نَلَّ) اویسی نے کہا کہ مجھ سے محمد بن  
جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید اور شریک  
نے۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہاتھ اٹھاتے ہوئے تھے کہ  
میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی تھی

۶۵۷ وعاد الاستسقاء میں امام کا ہاتھ اٹھانا

ب ب ب ب ب

ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے  
یحییٰ اور ابن عدی نے سعید کے واسطے سے حدیث  
بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ  
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عاد استسقاء کے سوا اور کسی  
دعا کے لیے ہاتھ (زیادہ) نہیں اٹھاتے تھے اور استسقاء  
میں ہاتھ اتنا اٹھاتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

۱۱۱ ابو داؤد کی مرسل روایتوں میں یہ حدیث اس طرح ہے کہ "استسقاء کے سوا اور پوری طرح آپ کسی دعا میں بھی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے" اس سے معلوم ہوتا ہے  
کہ بخاری کی اس روایت میں ہاتھ اٹھانے کے انکار سے مراد یہ ہے کہ کیا ہاتھ اٹھانے میں کسی طرح بھی ثابت نہیں ہو سکتا کہ  
آپ دعاؤں میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ شیخ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے انیس ایسی احادیث لکھی ہیں جن سے دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ثبوت ملتا ہے  
اس لیے یہ ایک وہم اور قطعاً غلط بات ہے کہ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

**یا ۲۵۸** مَا يُقَالُ إِذَا مَطَرَتْ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَصَيْبِ الْمَطَرِ وَقَالَ  
غَيْرُهُ صَابٌ وَأَصَابَ نَفْسُوبٌ

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ  
اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ جَحْيَى  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَرَأَاهُ الْوَسَّاءِيُّ وَعُقَيْلٌ  
عَنْ نَافِعٍ

**یا ۲۵۹** مَنْ تَنَطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتَّى  
يَتَجَادَرَ عَلَى لِحْيَتِهِ

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اسْتَحْقُ  
بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو بَكْرٍ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
فَأَمَرَ أَهْرَافِيًّا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْكَ الْمَالُ وَحَاقَ  
الْعِيَالُ فَأَدْرُمُ اللَّهَ لَنَا أَنْ يَسْتَفِينَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ  
فَزَعَةٌ قَالَ فَنَازَتْ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَحَ  
سَيُزَلُّ عَنْ مَنبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَجَادَرُ  
عَلَى لِحْيَتِهِ قَالَ فَمَطَرْنَا يَوْمَئِذٍ وَمِنْ الْغَدْرِ  
وَمِنْ بَعْدِ الْغَدَاةِ وَالَّذِي يَلْبِسُهُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْآخِرَى

۲۵۸۔ بارش ہونے لگے تو کیا دعا کی جائے ؟  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن میں اِصَابَ کے  
صیب سے مراد بارش ہے اور دوسرے کہا کہ صاب۔ اصحاب یعقوب مستحق

۹۶۱۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبد اللہ  
نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں عبید اللہ نے نافع کے واسطے سے خبر دی۔ انھیں  
قاسم بن محمد نے انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم جب بارش ہوتی دیکھتے تو یہ دعا کرتے۔ اے اللہ! نفع بخش  
بارش برسا۔ اس روایت کی متابعت قاسم بن جحییٰ نے عبید اللہ کے  
واسطے سے کی اور اس کی روایت اوزاعی اور عقیل نے نافع کے  
واسطے سے کی ہے۔

۲۵۹۔ جو بارش میں قصداً اتنی دیر ٹھہرا کہ اس کی ڈاڑھی  
سے پانی بہنے لگا۔

۹۶۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبد اللہ  
نے خبر دی کہا کہ ہمیں اوزاعی نے خبر دی۔ کہا کہ ہم سے اسحق بن عبد اللہ  
بن ابی طلحہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ مجھ سے انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے عہد میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ اپنی دونوں ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبے سے رہے تھے کہ ایک عربی نے کھڑے  
ہو کر کہا یا رسول اللہ! مال برباد ہو گیا اور اہل عیال فاقہ پر فاقے  
کہ رہے ہیں اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمیں سیراب کرے۔ اس رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ دعا کے لیے اٹھا  
وہی آسمان پر دو دو تک بادل کا نام و نشان ٹانہ نہیں تھا۔ لیکن  
آپ کی دعا سے اہل بادل پہاڑوں کی طرح گر جتے ہوئے آگئے۔ ابھی حضور  
اکرم منبر سے اترے بھی نہیں تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپ کی  
ڈاڑھی سے بہہ رہا تھا آپ نے فرمایا کہ بارش دن بھر ہوتی رہی۔ دوسرے

۱۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصداً خطبہ کو طول دیا تھا چھرب بارش کا پانی جسید اطہر پر خوب اچھو طرح پڑا۔  
چکا اور اس کے قطرات آپ کی ڈاڑھی سے ٹپکنے لگے تو آپ منبر سے اترے۔ اگر پہلے ہی آپ بارش سے بچنا چاہتے تو چھت کے نیچے آسکتے تھے مسلم کی  
ایک حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بارش میں اپنا کپڑا اکھول دیا تھا تاکہ بارش کے پانی سے کپڑا بھیگ جائے اور آپ نے فرمایا  
تھا کہ ”حدیث مہربانہ“ یعنی عالم بشریت سے ابھی یہ موت نہیں ہوئی ہے اور اللہ رب العزت کے حضور سے تازہ وارد ہوئی ہے۔ بخاری کی تفسیر مرقاۃ

دن، تیسرے دن بھی اور برابر اسی طرح ہوتی رہی تا آنکہ دوسرا جمعہ آ گیا۔ پھر یہی بدوی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ! عمارتیں منہم ہر گیش اور مال و اسباب ڈوب گیا۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا پڑھا اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے اطراف میں برساتیسا درہم پڑے برساتیسا آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم اپنے ہاتھوں سے آسمان کی جس طرف بھی اشارہ کرتے باطل اور ہر سے چھٹ جاتا۔ اب مدینہ مناب کی طرح بن چکا تھا اور اس کے بعد وادی قتاة ایک مہینہ تک بہتی رہی اور اس نے بیان کیا کہ اس کے بعد مدینہ کے اطراف سے سو بھی آیا اس نے خوب سیرابی کی خبر سنائی۔

۶۶۰۔ جب ہوا چلتی

۹۶۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے حمید نے خبر دی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب تیز ہوا چلتی تو اس کا اثر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر محسوس ہوتا تھا۔

۶۶۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ نہ پڑا ہوا کے ذریعہ مجھے مدد پہنچائی گئی ہے۔

۹۶۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے جی ہڈے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پڑوا ہوا کے ذریعہ مدد پہنچائی گئی اور شاہ غزوہ احزاب کی طرف ہے اور قوم عادی پھوٹا ہوا کے ذریعہ ہلاک کر دی گئی تھی۔

۶۶۲۔ زلزلے اور زلزالوں سے متعلق احادیث

فَقَامَ ذَلِكَ الزَّعْرَاجِيُّ أَوْ زَجَلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْدَامُ الْبَنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَأَدْعُ اللَّهَ لَنَا فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَحَوْلَ عَلَيْنَا قَالَ فَمَا جَعَلَ يُبَشِّرُ بِيَدَيْهِ إِلَى تَأْخِيَةِ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّقَتْ حَتَّى صَارَتْ الْمَدِينَةُ فِي مِثْلِ الْحُبْلَةِ حَتَّى سَأَلَ الْوَادِي وَادِي قَنَاةَ شَفَرًا قَالَ فَلَمَّ يَجِيءُ أَحَدًا مِّنْ تَأْخِيَةِ الزَّحَدِ

بِالْحُبْلِ

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمِيدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَتْ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ إِذَا هَبَّتْ عَرِيفٌ ذَلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالْبَابِ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرِيَّتُ الصَّبَا

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُهَاجِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَصْرِيَّتُ الصَّبَا وَأَهْلِيَّتُ عَادٍ

بِالْبَابِ

بِالْبَابِ مَا يُقَالُ فِي الزَّلَازِلِ وَالْأَيَاتِ

واقیہ صفحہ گزشتہ) ۱۰۰۰۰ الافرد میں ہے کہ کسی درخت کی فصل کے سب سے پہلے چل کو آپ اپنی آنکھوں پر رکھتے تھے یا طرح تری میم ہے کہ فعل کا پہلا چل، آپ کے پاس اگر کوئی بچہ ہوتا تو اسے دیتے تھے ان تمام احادیث سے ایک مفہوم مدنی سمجھ می آتا ہے اور اسی کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ میں بیان کرنا چاہتے ہیں (صفحہ ۱۰۰۰۰) یعنی دعا و استسقاء کا مقصد بارش کی طلب ہے اور بعض اوقات بارش کے ساتھ ہوا بھی ہوتی ہے اس لیے ایسے وقت حضور پر کیا کیفیت گزرتی تھی اور آپ کیا کرتے تھے اسی کو اس باب میں بیان کرنا چاہتے ہیں آدھی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثر ثبوت تھے اور دعا کرتے تھے ایک دعا یہ ہے اللهم انی استثلث من خیر ما امرت به واعدت من شرو ما امرت به



کہ صبح ہوتی ہے تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے ہوئے اٹھتے ہیں اور کچھ میرا انکار کئے ہوئے۔ جو یہ کہتا ہے کہ بارش اللہ کے فعل اور اس کی رحمت سے ہوتی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لاتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ بارش فلال اور فلال خجہتر سے ہوتی تو وہ میرا انکار کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان لاتا ہے۔

۴۶۳۔ بارش کا حال اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نقل کیا ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا

۹۶۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عبد اللہ بن دینار کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیب کی پانچ کھیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے کوئی نہیں جانتا کہ رقم ماور میں کیا ہے۔ کل کیا کرنا ہوگا اس کا کسی کو علم نہیں۔ نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ موت کس خطہ دارض میں آئے گی اور نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ بارش کب ہوگی۔

قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصَبَكُمْ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنِينَ وَكَافِرِينَ فَمَا مِنْ قَالٍ مُطِرْنَا بِفَعْلٍ اللَّهُ وَرَحْمَتِهِ فَمَذَلِكُ مُؤْمِنِينَ فِي ذِكْرِهِ بِالْكَوْكَبِ وَفَمَا مِنْ قَالٍ يَتَوَدَّ كَعَدَا وَكَذَا أَتَذَلِكُ كَاذِبِينَ فِي مُؤْمِنِينَ بِالْكَوْكَبِ

**باب ۶۶۳** لَا يَدْرِي مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَيْبٍ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الْأَسْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ

## سورج گرہن سے متعلق احادیث

۴۶۴۔ سورج گرہن کی نماز

۹۶۹۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد بن یونس کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے حسن نے ان سے ابو بکرہ

عہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہربانوں میں سورج گرہن ایک مرتبہ لگتا تھا جب بھی اس طرح کی کوئی نشانی یا اہم چیز آپ دیکھتے تو نماز کی طرف رجوع کرتے تھے۔ سورج گرہن بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے اور جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں گرہن لگا تو فوراً آپ نے نماز کی طرف رجوع کیا نماز دو رکعت پڑھی تھی لیکن بہت زیادہ طویل ہر رکعت میں آپ نے دو رکعت کئے۔ ان رکعتوں کے رکوع اور سجود بھی بہت طویل تھے جب تک گرہن رہا آپ برابر نماز میں مشغول رہے۔

سورج گرہن سے متعلق روایتیں متعدد اور مختلف ہیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے اس نماز میں بھی عام نمازوں کی طرح حرف ایک رکوع کیا تھا۔ بہت سی روایتوں میں ہر رکعت میں دو رکوع کا ذکر ہے اور بعض میں تین اور پانچ رکوع تک بیان ہوئے ہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب تفسیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس باب کی تمام روایتوں کا جائزہ لینے کے بعد صحیح روایت وہی معلوم ہوتی ہے جو بخاری میں موجود ہے یعنی آپ نے ہر رکعت میں دو رکوع



كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ  
الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَجْزِيَةً أَمْلَاحَةً شَيْ دَخَلَ السُّجُودَ فَقَدْ خَلَدْنَا  
فَصَلَّ بِنَا وَكَعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ  
إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ  
وَأَإِسَاءَاتِهِمْ هَذَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُلْكَشَفَ  
مَا بَيْنَكُمْ

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا شُعَابُ بْنُ عَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَ  
لِكُنُفَا آيَاتِنِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا  
۹۸۱۔ حَدَّثَنَا مُنْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ ذَهَبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورج  
گرمین لگنا شروع ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اٹھ کر جلدی میں اچاڑ  
گھسیٹے ہوئے مسجد میں گئے۔ ساتھ ہی ہم بھی گئے۔ آپ نے ہمیں دو  
رکعت نماز پڑھائی۔ تا آنکہ سورج صاف ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ  
سورج اور چاند میں گرمین کسی کی موت کی وجہ سے نہیں لگتا۔ لیکن جب تم  
گرمین دیکھو تو اس وقت تک نماز اور دعا کرتے رہو جب تک صاف نہ  
ہو جائے۔

۹۸۰۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابراہیم  
بن حمید نے خبر دی۔ انھیں اسماعیل نے انھیں قیس نے اور انھوں نے  
ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
سورج اور چاند میں کسی شخص کی موت پر نہیں لگتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی  
نشانیوں میں اس لیے اسے دیکھتے ہی کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

۹۸۱۔ ہم سے اصبح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن ربیع نے خبر دی کہا  
کہ مجھے عمرو نے عبدالرحمن بن قاسم کے واسطے سے خبر دی انھیں ان کے والد  
نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے

(القبیر صفحہ ۴۹۵) کہے تھے۔ عام نمازیں ہر رکعت کے لیے صرف ایک رکوع ہے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلاۃ کسوف میں خصوصیت کے ساتھ  
دو رکوع کئے تو بیت سے صحابہ نے اس سے یہ استنباط کیا کہ یہ نماز عام نمازوں سے اپنی خصوصیات کے اعتبار سے مختلف ہے اور اس میں ایک سے زیادہ  
رکوع کئے جاسکتے ہیں۔ بعد میں صحابہ کے اس سلسلے میں فتویٰ کو بہت سے راویوں نے مرفوع روایت کی طرح بیان کر دیا جس سے یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی۔ مگر حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صلاۃ کسوف میں دو رکوع اس لیے کئے تھے کہ نماز میں آپ کو ایسے مشاہدات ہوئے اور قدرت کی وہ نشانیاں سامنے آئیں جن کا  
مشاہدہ دوسری نمازوں میں نہیں ہوتا۔ کسی نشانی کا مشاہدہ پر سجدہ یا رکوع میں چلا جانا شریعت میں معلوم و معروف ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب ائمہ المؤمنین  
حضرت ہمزہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی خبر سنی تو فوراً سجدہ میں چلے گئے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی تھی۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب فاتح کی حیثیت سے  
مکہ میں داخل ہوئے تو اصحاب سیر نکلتے ہیں کہ آپ اپنی سواری پر اس طرح چلے ہوئے تھے جیسے رکوع کرنے والوں کی ہیئت ہوتی ہے۔ اسی طرح مدینہ  
مکہ سے جب آپ کا گزر ہوا اس وقت بھی آپ کی ہی ہیئت تھی۔ رکوع اور سجدہ عبادت کا کامل اظہار ہے اسی لیے آیت اللہ کے مشاہدہ پر ان حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اُسے کیا کرتے تھے۔ صلاۃ کسوف میں بھی آپ نے آیات اللہ کا مشاہدہ کیا ہو گا۔ اسی لیے ایک رکوع کے بعد پھر دوبارہ  
رکوع کیا لیکن آپ نے نماز کے بعد خدعاً امتیوں کو یہ ہدایت دی تھی کہ یہ نماز بھی عام نمازوں کی طرح پڑھی جائے کیونکہ ایک مزید رکوع کی وجہ آیت اللہ  
کا مشاہدہ تھا جس کے مقتضائے پر نماز میں عمل کو ماضی شارح ہی کا منصب ہے اس لیے احناف کا یہ مسلک ہے کہ کسوف کی نماز بھی عام نمازوں  
کی طرح پڑھی جائے۔ جن روایتوں میں متعدد رکوع کا ذکر ہے اس کے متعلق بعض احناف نے یہ کہا ہے کہ چونکہ آپ نے طویل رکوع کیا تھا اور اسی وجہ  
صحابہ رکوع سے سرٹھا اٹھا کر یہ دیکھتے تھے کہ ان حضور کھڑے ہو گئے یا نہیں اور اس طرح بعض صحابہ نے جو پیچھے تھے یہ سمجھ لیا کہ کئی رکوع کئے  
گئے ہیں۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ بات انتہائی نامناسب اور متاخرین کی ایجاد ہے۔

وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ  
وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا  
رَأَيْتُمُوهُ أَفْصَحُوا -

٩٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو معاوية  
عَنْ زَيْادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنِ الْمُعَيْنِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ  
كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ  
كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ  
لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فإِذَا  
رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا فَادْعُوا اللَّهَ ۞

باب ٤٤٥ الصدقة في الكسوف

٩٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ قِيَامًا فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ  
الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ  
الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ  
الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ  
الْأُخْرَى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ انْصَرَفَ وَ  
قَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَلَبَ النَّاسُ خَيْدَ اللَّهِ وَاشْتَقَى عَلَيْهِ  
ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا  
يَخْبِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُ ذَلِكَ فَأَذْكُرُوا  
اللَّهَ وَكَبِّرُوا وَهَلِّلُوا وَتَنَمَّضُوا ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا مُحَمَّدُ  
وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ غَيْرِ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَرَى فِي عَبْدِهِ أَوْ كُفْرًا  
أَوْ مَنَةً يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ تَوَقَّعُونَ مَا أَعْلَمَ لَهْجَتُكُمْ  
قَلْبِي وَكَذَبْتُمْ كَثِيرًا

یہ خبر دی کہ سورج اور چاند گرہن کسی کی موت و زندگی پر نہیں لگتا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔ یہ جب تم اس کا مشاہدہ کرو تو نماز شروع کر دو۔

۹۸۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبیان ابو معاویہ نے حدیث بیان کی ان سے زیادہ بن علاقہ نے ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد میں سورج گرہن اس دن لگا تھا جس دن (آپ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ گرہن حضرت ابراہیم کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید کی کہ گرہن کسی کی موت و حیات پر نہیں لگتا۔ البتہ تم جب اسے دیکھو تو نماز پڑھا کر داور دعا کیا کرو۔

۶۶۵۔ سورج گرہن میں صدقہ

۹۸۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گرہن لگا تو آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے ایک طویل قیام کے بعد رکوع کیا اور رکوع میں بھی بہت دیر تک رہے پھر نوافل سے اٹھنے کے بعد دینک دوبارہ کھڑے رہے لیکن ابتدائی قیام سے کچھ کم اور پھر رکوع کیا بہت طویل لیکن پہلے سے مختصر۔ پھر سجدہ میں گئے اور دینک سجدہ کی حالت میں رہے۔ دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا، جب آپ فارغ ہوئے تو گرہن صاف ہو چکا تھا اس کے بعد آپ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانی ہیں اور کسی کی موت و حیات سے انھیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن لگاؤ اور دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تب تک کہ نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ پھر آپ نے فرمایا اے محمد کی امت! علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام! اس بات پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت اور کسی کو نہیں آتی کہ اس کا کوئی بندہ یا بندہ زنا کرے، اے امت محمد! اللہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر کسی بھی معلوم ہوتا تو میں نے تم سے کم اور روتے زیادہ۔

۶۶۶۔ گرہن کے وقت اس کا اعلان کہ نماز ہونے والی ہے۔

۹۸۴۔ ہم سے اسحق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں یحییٰ بن صالح نے خبر دی کہا کہ ہم سے معاذ بن سلام بن ابی سلام حبشی مشقی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف زہری نے عبداللہ بن عمرو کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گرہن لگا تو یہ اعلان کیا گیا کہ نماز ہونے والی ہے۔

چلت چلت چلت چلت

۶۶۷۔ گرہن میں امام کا خطبہ

عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تھا۔

۹۸۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے عقیل کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ح اور مجھ سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عنبثہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انھوں نے کہا کہ مجھ سے عروہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گرہن لگا اسی وقت آپ مسجد میں گئے۔ آپ نے بیان کیا کہ لوگوں نے حضور اکرم کے پیچھے صف بندی کر لی۔ آپ نے تکبیر کہی اور سب دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے، پھر تکبیر کہی اور سب طویل رکوع کیا پھر سمع اللہ من حمدہ کہہ کر کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا (رکوع سے اٹھنے کے بعد) پھر سب دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے لیکن پہلی مرتبہ سے کم۔ پھر تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے گئے اور دیر تک رکوع میں رہے۔ رکوع بھی پہلے کے مقابل میں مختصر تھا۔ اب سمع اللہ من حمدہ اور ربنا دلک الحمد کہا پھر سجدہ میں گئے آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ (ان دھنوں میں) پھر رکوع اور چار سجدے کئے تھے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی سورج صاف ہو چکا تھا۔ نماز کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر پہلے اللہ تعالیٰ کی

باب ۶۶۶ الدُّعَاءُ بِالصَّلَاةِ حَامِعَةً فِي الْكُسُوفِ

۹۸۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ سَلَامٍ بْنُ أَبِي سَلَامٍ الْحَبَشِيُّ الدَّمَشَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى أَنْ الصَّلَاةُ حَامِعَةٌ۔

باب ۶۶۷ خُطْبَةُ الرَّسُولِ فِي الْكُسُوفِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ خُطِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَافْعٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَمْرِوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى السَّجْدَةِ قَالَ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَوْهُ فَكَبَّرُوا فَخَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَاةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدِهِ فَقَامَ وَكَبَّرَ تَبَسُّدًا وَقَدَاةً طَوِيلَةً هِيَ أَذَى مِنَ الْغَيْرِ أَذَى الْأَذَى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَذَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَذَى ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدِهِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرُّكُوعِ الْأَخِيرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَةَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصُوفَ ثُمَّ قَامَ فَأَذَى

عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا زُلْزِلَتْ مَوَاقِفُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُكَلَّفِينَ ذَكَرَ أَنَّ مُحَمَّدًا كَتَبَ بَنُو عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ مُحَدِّثٌ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ إِنَّ أَخَاكَ كَبَّرَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِينَةِ لَعَزِيزٌ عَلَى دُكُوعَتَيْنِ مِثْلَ الْقَتْلِ قَالَ أَحَبُّ رَأْيٍ سَنَهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ

باب ۶۶۸ هَلْ يَقُولُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَخَسَفَ الْقَمَرُ

۹۸۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَالَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

اس کی شان کے مطابق تعریف کی اور پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں ہیں ان میں گرجہن کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں لگتا لیکن جب تم اسے دیکھا کرو تو فوراً نماز کی طرف رجوع کیا کرو اور کثیر بن عباس حدیث اس طرح بیان کرتے تھے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس دن سورج میں گرجہن لگا (لقیہ حدیث) عروہ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی طرح حقیقی پھر میں نے عروہ سے پوچھا کہ آپ کے بھائی (عبد اللہ بن زبیر) کے دو خلافت (مدینہ میں جب سورج گرجہن ہوا تو فجر کی نماز کی طرح (دور کھول میں) دور کو ع سے زیادہ نہیں کئے تھے اس پر انھوں نے فرمایا کہ ٹھیک ہے لیکن انھوں نے سنت کے خلاف کیا تھا۔

۶۶۸ - کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ سورج میں کسوف یا خسوف (گرجہن) لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "وَخَسَفَ الْقَمَرُ"

۹۸۶ - ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی تھی کہ جس دن سورج میں خسوف (گرجہن) لگا تو نبی کریم

اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد خطبہ دیا تھا۔ روایت کے آخری ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ عروہ بن زبیر جب حدیث بیان کر چکے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے صلوٰۃ کسوف کی ہر رکعت میں دو رکوع کئے تھے لیکن آپ کے بڑے بھائی عبد اللہ بن زبیر کے دو خلافت میں جب سورج گرجہن لگا تو انھوں نے فجر کی طرح نماز پڑھائی تھی اور ایک رکعت میں صرف ایک ہی رکوع کیا تھا۔ اس پر عروہ نے فرمایا کہ ان کا عمل حجت نہیں ہے۔ انھوں نے اگر ایسا کیا تو یہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے خلاف تھا لیکن حضرت عروہ کی یہ بات تسلیم نہیں کی جاسکتی۔ عبد اللہ بن زبیر نے جب یہ نماز پڑھی تو بہت سے صحابہ بھی اس وقت آپ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے کسی نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے اس طرز عمل پر اعتراض نہیں کیا۔ پھر کہا کہ ان تمام صحابہ نے سنت کے خلاف کیا تھا، اس ٹکڑے میں خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نماز کو نقل کرتے ہوئے راوی نے یہ کہا کہ نماز صبح کی طرح انھوں نے کسوف کی نماز پڑھی یعنی جس طرح صبح کی ایک رکعت میں صرف ایک رکوع ہے اسی طرح اس میں بھی آپ نے ایک ہی رکوع کیا۔ گویا ابو داؤد کی روایت میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان موجود ہے کہ نماز کسوف کے بعد آپ نے صحابہ کو ہدایت فرمایا کہ اب کبھی کسوف ہو تو تم یہ نماز صبح کی نماز کی طرح پڑھا اس سے وہی مطلب اخذ کیا گیا تھا جو احناف نے اخذ کیا کہ ہر ادا اس سے یہ ہے کہ ایک رکوع کیا جائے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تھی۔ آپ نے کھڑے ہو کر تکبیر کی پھر دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے۔ اس کے بعد ایک طویل رکوع کیا۔ رکوع سے سر اٹھایا تو کہا سمع اللہ من حمدہ پھر آپ پہلے ہی کی طرح کھڑے ہو گئے اور دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے لیکن اس مرتبہ کی قرأت پہلی قرأت سے کم تھی پھر آپ سجدہ میں گئے اور بہت دیر تک رہے۔ دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو سورج صاف ہو چکا تھا نماز سے فارغ ہو کر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ سورج اور چاند کا "کسوف" (گرہن) اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے اور ان میں خوف (گرہن) کسی کی موت و زندگی پر نہیں لگتا لیکن جب تم اسے دیکھو تو فوراً نماز پڑھنے میں لگ جاؤ۔

۶۶۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے متعلق کہ اللہ تعالیٰ

اپنے بندوں کو سورج گرہن کے ذریعہ ڈراتا ہے۔

اس کی روایت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم سے کی ہے۔

۹۸۶۔ ہم سے تنزیہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے حسن نے ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت و حیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ عبد الوارث شعبہ خالہ بن عبد اللہ اور حماد بن سلمہ کی یونس ہی کے واسطے سے روایتوں میں "یخوف اللہ بہا عباده" (اللہ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے) کا ذکر نہیں ہے۔ اور اس روایت کی متابعت موسیٰ نے، مبارک کے واسطے سے اور انھوں نے حسن کے واسطے سے کی ہے جس نے بیان کیا کہ مجھے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سورج اور چاند کے گرہن سے ڈلاتا ہے۔ ذکر متنبہ ہوجائیں اور گناہوں سے توبہ کر لیں) اس روایت کی متابعت اشعث نے بھی حسن کے واسطے سے کی ہے۔

۶۷۰۔ سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے خدا کی

پناہ مانگنا۔

فَقَامَ فَكَبَّرَ فَفَتَرَهُ فَرَأَاهُ طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلَةً ثُمَّ سَافَعَهُ رَأْسُهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِهِ فَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ فَرَأَاهُ طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ أَدْنَى ثَمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعَةِ أَدْنَى ثَمَّ سَجَدَ سَجْدًا طَوِيلَةً ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ خُطْبَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ أَمَهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَتُخَيِّبَنَّ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِيُحْيِيَتْهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا إِلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ

۶۶۹۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَخَافُ اللَّهُ عِبَادَهُ يَا لِكُسُوفِ

قَالَهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ -

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا تَائِبُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ لَا يَكْسِفَانِ

لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَخَافُ بِمَا عِبَادُ لَا تَعُدُّ

بَيْنَ كَرَعَتَيْ الْوَارِثِ وَشُعْبَةٍ وَخَالِدٌ بْنُ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ

حَمَادُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ يَخَافُ اللَّهُ بِمَا عِبَادُ لَا تَعُدُّ

تَابِعَهُ مُوسَى عَنْ مُبَارَكٍ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَبُو بَكْرٍ عَنْ تَائِبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَخَافُ اللَّهُ عِبَادَهُ يَا لِكُسُوفِ

وَسَلَّمَ -

وَسَلَّمَ -

وَسَلَّمَ -

وَسَلَّمَ -

وَسَلَّمَ -

وَسَلَّمَ -

وَسَلَّمَ -

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ مَائِثَةَ سَدِجِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ يَهُودِيَةً جَاءَتْ شَاكَاةً فَقَالَتْ لَهَا عَادَاكَ اللَّهُ  
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلْتُ مَائِثَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعَذَّبَ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدًا  
بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرَكِبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ  
فَرَجَعَهُ ضَعْفَى فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرِي فِي الْحَجَرِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَقَامَ  
النَّاسُ وَرَأَاهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ  
رَكَعًا طَوِيلًا فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ  
الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رَكَعًا طَوِيلًا وَهُوَ  
دُونَ الرَّكَعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ  
قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ  
رَكَعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرَّكَعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ  
رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ  
الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رَكَعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ  
الرَّكَعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ  
فَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ شَعْرًا  
أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ  
الْقَبْرِ

باب طُولُ السُّجُودِ فِي الْكُسُوفِ

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

۹۸۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے بھی بن  
سعید نے ان سے عمرو بنت عبد الرحمن نے اور ان سے بنی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک یہودی عورت  
ان کے پاس کسی ضرورت سے آئی اس نے آپ سے کہا کہ اللہ آپ کو  
قبر کے عذاب سے بچائے۔ پھر عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبر میں بھی عذاب ہوگا؟ اس پر رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس سے پناہ مانگتا ہوں پھر  
ایک مرتبہ صبح کو کہیں جانے کے لیے آپ سوار ہوئے۔ اس کے بعد  
سورج گرہن لگا۔ آپ دن چڑھے واپس ہوئے۔ ازواج مطہرات  
کے حجرہ سے گزرتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے اور نماز کے  
لیے کھڑے ہو گئے صحابہ نے بھی آپ کی اقتداء میں نیت باندھ لی۔ آپ نے  
بہت ہی طویل قیام کیا پھر رکوع بھی بہت طویل کیا اس کے بعد  
کھڑے ہوئے اور اب کی مرتبہ قیام پھر طویل کیا لیکن پہلے سے کم،  
پھر رکوع کیا اور اس دفعہ بھی درتک رکوع میں رہے لیکن پچھلے رکوع  
سے کم۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سجدہ میں گئے اب آپ پھر دوبارہ کھڑے  
ہوئے اور بہت درتک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے مختصر۔ پھر ایک  
طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے مختصر۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا  
اور قیام کی حالت میں اب کی دفعہ بھی بہت درتک رہے لیکن پہلے سے  
کم درتک (چوتھی مرتبہ) پھر رکوع کیا اور بہت درتک رکوع کی حالت  
میں رہے لیکن پہلے سے مختصر۔ رکوع سے سر اٹھایا اور سجدہ میں چلے  
گئے۔ آخر آپ نے اس طرح نماز پوری کر لی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے  
جو چاہا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسی خطبہ میں آپ نے لوگوں کو ہدایت  
فرمائی کہ عذاب قبر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگیں۔

۹۸۹۔ گرہن میں سجدہ طویل

۹۸۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبان نے

۱۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جب یہودیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عذاب قبر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ جیو! قبر کا عذاب یہودیوں  
کو ہرگز مسلمانوں کا اس سے کیا تعلق۔ آپ کو عذاب قبر سے متعلق ابھی تک کچھ معلوم نہیں تھا اور غالباً اس طرف ذہن بھی نہیں گیا ہوگا لیکن یہی  
یہودیہ کے ذکر پر آپ نے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اسی روایت میں ہے کہ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو عذاب قبر سے  
پناہ مانگنے کی ہدایت فرمائی اور یہ نماز کسوف کے خطبہ کا واقعہ ہے ۹۸۹ھ میں۔

عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
أَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّجَ أَنَّ الصَّلَاةَ  
جَامِعَةً فَرَكَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رُكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَمَ رُكْعَتَيْنِ  
فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ حَبَسَ حَتَّى حَبَّتِ عَنِ  
الشَّمْسِ قَالَةٌ وَقَالَتْ هَاشِيئَةُ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا مَا سَجَدْتُ سَجُودًا قَطُّ  
كَانَ أَهْوَلَ مِنْهَا :

**باب ۶۷** مَا أُوتِيَ الْكُوفُ وَجَمَاعَةٌ  
وَصَلَّوْا لَهُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي صُفَّةِ  
رَمُومٍ وَحَبَّعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ  
عَبَّاسٍ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ  
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا  
طَوِيلًا تَحَوُّا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ  
رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا  
وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا  
طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ  
ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ  
ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ  
الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ  
الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ  
الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ  
تَغَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ  
مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْتِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا

یوحی کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابو سلمہ نے ان سے عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک  
میں سورج گرہن لگا تو اعلان ہوا کہ نماز ہونے والی ہے اس نماز  
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کئے،  
اور پھر دوسری رکعت میں بھی دو رکوع کئے۔ اس کے بعد آپ  
بیٹھے رہے (نقذہ میں) تا آنکہ سورج صاف ہو گیا۔ انھوں نے  
فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے اس سے نہایت  
طویل سجدہ اور کبھی نہیں کیا تھا (جتنا طویل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
اقتدار میں صلوة کسوف میں کیا تھا)

۶۷۲۔ سورج گرہن کی نماز جماعت کے ساتھ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے صفہ زمزم میں لوگوں کو یہ نماز پڑھائی  
تھی اور علی بن عبد اللہ بن عباس نے اس کے لیے لوگوں کو جمع کیا تھا  
اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نماز پڑھی تھی۔

۹۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک  
نے ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے ان سے عبد اللہ  
بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج  
گرہن لگا تو آپ نے نماز پڑھی۔ آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ اتنی دیر  
میں سورہ بقرہ پڑھی جا سکتی تھی۔ پھر آپ نے دو رکوع بھی طویل  
کیا اور اس کے بعد کھڑے ہوئے تو اب کی مرتبہ بھی قیام بہت طویل  
تھا لیکن پہلے سے کم۔ پھر ایک دوسرا طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع  
سے مختصر تھا اور اب سجدہ میں گئے۔ سجدہ سے اٹھ کر پھر طویل  
قیام کیا لیکن پہلے قیام کے مقابلہ میں کم طویل تھا۔ پھر ایک طویل رکوع  
کیا یہ رکوع بھی پہلے رکوع کے مقابلہ میں مختصر تھا۔ رکوع سے سر  
اٹھانے کے بعد پھر آپ بہت دیر تک کھڑے رہے اور یہ قیام بھی  
پہلے سے مختصر تھا۔ پھر (چوتھا) رکوع کیا یہ بھی بہت طویل تھا لیکن  
پہلے سے کم۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے تو سورج  
صاف ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند  
اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے ان  
میں گرہن نہیں لگتا اس لیے جب تم کو معلوم ہو کہ گرہن لگ گیا ہے تو

لَحِيْقَتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ  
اللّٰهِ سَايَاكَ تَنَاوَلَتْ شَيْئًا فِىْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاٰنَاكَ  
تَكْذِبُكَ فَقَالَ اِنِّىْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عَنْقُودًا  
وَلَوْ اَصْبَحْتُ لَمْ كَلِمْتُ مِنْهُ مَا لَقِيتُ الدُّنْيَا وَارَيْتُ  
النَّارَ فَلَمْ اَسْمَعْ مِنْهَا كَمَا لَيُوْمُ قَطُّ اَقْطَعُ وَ  
مَا اَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النَّسَاءَ قَالُوْا بِمَ يَا  
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ اَكْفُرْنَ  
بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ  
الرَّحْمٰنَ لَوْ اَحْسِنْتَ اِلَىْ اِحْدَاهُمْ  
الَّذِيْ هُرِّكُوْا عَنْهُ ثُمَّ سَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا  
قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ  
خَيْرًا قَطُّ ۝

### باب ۶۶۳ صلوة النساء مع الرجال

فی الکسوف

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ  
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اُمِّ رَآئِمَ فَاظْمَتُ بَيْنَ  
الْمُتَدْرِجَيْنِ اَسْنَاءَ بَيْنَ اَبِيْ مُكْرَمٍ اَنْهَا قَالَتْ اَتَيْتُ  
عَاشِيَةَ زَوْجِ ابْنَتِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ  
خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُّصَلُّوْنَ فَاِذْ هِيَ  
قَائِمَةٌ فَتُصَلِّيْ فَعَلَّتْ مَالِلًا مِنْ قَائِمَاتٍ مِّبْدَاهَا  
اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَعَلَّتْ اُمِّيَةً فَاشَارَتْ  
اِمَامِيْ نَعَمْ قَالَتْ فَفَعَلْتُ حَتَّى تَجَلَّدَتْ فِى الْعَنَقِ فَجَعَلَتْ  
اَصْبُ فَوْقَ رَاسِى النِّسَاءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَاشْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ  
قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتُ لَكُمْ اَرْكَا اِلَّا وَقَدْ رَاَيْتُهُ فِى

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا  
کہ (منازمیں) اپنی جگہ سے آپ کچھ آگے بڑھے اور پھر اس کے  
بعد پیچھے ہٹ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی  
اور اس کا ایک خوشہ توڑنا چاہا تھا۔ اگر میں اسے توڑ سکتا تو تم اسے  
رہتی دینا تک کھاتے، اور مجھے جہنم بھی دکھانی گئی تھی میں نے  
اس سے زیادہ بھیانک اور خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے  
دیکھا کہ عورتیں اس میں زیادہ ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اس  
کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے (انکار) کی وجہ سے۔  
پوچھا گیا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا کفر (انکار) کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا  
کہ شوہر کا اور احسان کا کفر کرتی ہیں۔ زندگی بھر تم کسی عورت  
کے ساتھ حسن سلوک کر لیکن کبھی اگر کوئی خلاف مزاج بات پیش  
آگئی تو یہی کہے گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

۶۶۳۔ سورج گرہن میں عورتوں کی نماز مردوں کے  
ساتھ۔

۹۹۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں  
مالک نے خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے انھیں ان کی بیوی فاطمہ بنت  
منذر نے انھیں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے انھوں نے فرمایا  
کہ جب سورج گرہن لگا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست عاتشہ  
رضی اللہ عنہا کے یہاں آئی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے  
ہیں اور عاتشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز میں شریک تھیں۔ میں نے پوچھا کہ بات  
کیا پیش آئی؟ اس پر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے سبحان اللہ  
کہا۔ پھر میں نے پوچھا کیا کوئی نشانی ہے؟ اس کا آپ نے اشارہ سے  
اثبات میں جواب دیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں بھی کھڑی ہو گئی۔  
لیکن مجھے حیرت آگیا اس لیے میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی جب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا

اے اس باب کی تمام احادیث میں قابلِ غور بات یہ ہے کہ راویوں نے اس پر خاص طور سے زور دیا ہے کہ آپ نے ہر رکعت میں دو رکوع کئے تھے  
چنانچہ قیام پھر دو رکوع پھر قیام اور پھر رکوع کی کیفیت پوری تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں لیکن سجدہ کا جب ذکر آیا تو صرف اسی پر اکتفا کیا  
کہ آپ نے سجدہ کیا تھا اس کی کوئی تفصیل نہیں کہ سجدے کتنے تھے کیونکہ راویوں کے پیش نظر اس نماز کے امتیازات کو بیان کرنا ہے اس سے  
سچی سی سچائی یہ کہ رکوع ہر رکعت میں آپ نے دو کئے تھے۔ اور جن میں ایک رکوع کا ذکر ہے ان میں اختصار سے کام لیا گیا ہے۔



مَقَامِي هَذَا أَحَقُّ الْعَبَّةِ وَالنَّارِ وَلَعَدَاؤِي أَحَقُّ  
أَتَكُمُ تَعْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةٍ  
الْجَحْلِ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ كُنْتُ فِي  
أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عَلِمْتُ بِهَذَا الرَّحْبِلِ  
فَمَا الْمُؤْمِنُ أَوْ قَالَ الْمُؤَقِّنُ لَا أَدْرِي أَيُّ  
ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ  
اللَّهِ حَاجَةً نَا بِالْبَيْتِ وَالْهَدَى فَا حَبْنًا وَ  
أَمَّا وَ الشُّعْبَا فَيُقَالُ لَهُ لَحْدُ  
مَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتُ  
لَمْؤَقِّنًا وَ أَمَّا الْمُنَافِقُ  
أَوْ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي  
أَيُّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ  
لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ  
يَقُولُونَ شَيْئًا  
فَقُلْتُ:

### باب ۶۴۳ مَن أَحَبَّ الْعِاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا رِجْعُ بْنُ رِجْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
زَائِدٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ  
أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِاقَةِ  
فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ:

### باب ۶۴۴ صَلَاةُ الْكُسُوفِ فِي الْمَسْجِدِ

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَمْرُوتَ بْنَ حَازِمٍ سَأَلَهَا قَالَتْ  
أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْعَذَّبُ النَّاسُ  
فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَائِدًا بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ

کہ وہ چیزیں جو میں نے پہلے نہیں دیکھی تھیں اب انہیں میں نے اپنی جگہ  
سے دیکھ لیا۔ جنت اور دوزخ تک میں نے دیکھی اور مجھے وحی کے  
ذریعہ بتایا گیا ہے کہ تم قبریں و جہنم کے فتنہ کی طرح یاد رکھو کہ جہنم  
کے فتنہ کے قریب ایک فتنہ میں مبتلا ہو گے۔ مجھے یاد نہیں کہ اسماء رضی  
اللہ عنہا نے کیا کہا تھا آپ نے فرمایا کہ تمہیں لایا جائے گا اور پوچھا  
جائے گا کہ اس شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تم کیا جانتے ہو۔  
مؤمن یا یہ کہ یقین کرنے والا مجھے یاد نہیں کہ ان دو باتوں میں سے  
حضرت اسماء نے کون سی بات کہی تھی (تو کہے گا یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے ہمارے سامنے صحیح راستہ اور اس کے دلائل  
پیش کئے تھے اور ہم نے آپ کی بات مان لی تھی۔ آپ پر ایمان لائے  
تھے اور آپ کا اتباع کیا تھا اس پر اس سے کہا جائے گا کہ مرد صالح  
سو جاؤ۔ ہیں تو یہی ہی معلوم تھا کہ تم ایمان و یقین رکھتے ہو منافق یا  
شک کرنے والا (مجھے معلوم نہیں کہ حضرت اسماء نے کیا کہا تھا) وہ یہ کہ  
گا کہ مجھے معلوم نہیں میں نے بہت سے لوگوں سے ایک بات سنی تھی۔ اور  
وہی میں نے بھی کہی۔

۶۴۳۔ جس نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا  
پسند کیا۔

۹۹۲۔ ہم سے ریح بن ریحی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم  
سے دائد نے ہشام کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے  
فاطمہ نے ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کے لیے فرمایا تھا۔

### ۶۴۴۔ صلوٰۃ کسوف، مسجد میں

۹۹۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے  
یحییٰ بن سعید کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عمر بن عبد الرحمن  
نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک یہودی عورت کسی مزدور  
سے ان کے بیان آئی۔ اس نے کہا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ قبر کے عذاب سے  
محفوظ رکھے عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم نہیں تھا کہ اسے انھوں نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا قبر میں بھی عذاب ہوگا یا انھوں نے  
نے دیں کہ فرمایا کہ میں خدا کی اس سے پناہ مانگتا ہوں پھر آل حضور



فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ  
فَاطَّاعَ الْقَوْمَ ثُمَّ رَكَعَ فَاطَّاعَ الْقَوْمَ ثُمَّ  
رَفَعَ رَأْسَهُ فَاطَّاعَ الْقَوْمَ وَدُونا قِيَامَهُ  
الدُّوَى ثُمَّ رَكَعَ فَاطَّاعَ الْقَوْمَ وَدُونا الدُّوَى  
الدُّوَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ  
ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ  
ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْءَ وَالْقَمَرُ  
لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَ  
لِكُلِّهِمَا آيَاتٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيهَا عِبَادُهُ  
فَبَادَا سَأَلْتُمْ ذَلِكَ فَأَنْزَعُوا إِلَيْهِ

الصَّلَاةُ

## بَابُ الذِّكْرِ فِي الْمَسْكُوفِ

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

۹۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَحَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي  
بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ  
مَكُونُ السَّاعَةِ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَهْلِ  
قِيَامِهِ دُرُكُوعًا وَتَسْبِيحًا مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ  
وَقَالَ هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ  
يُعَيِّنُ اللَّهُ بِهَا عِبَادَهُ فَأَذَارُكُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ

لوگوں کے ساتھ نماز میں مشغول ہو گئے۔ آپ نے طویل قرات کی بھر  
رکوع کیا اور یہ بھی بہت طویل تھا۔ پھر سر اٹایا اور اس مرتبہ بھی  
بہت دیر تک قرات قرآن کرتے رہے لیکن پہلی مرتبہ سے یہ  
قرات مختصر تھی۔ اس کے بعد آپ نے (دوسری مرتبہ) رکوع کیا  
بہت طویل لیکن پہلے کے مقابلہ میں مختصر رکوع سے سر اٹھا کر آپ  
سجدہ میں چلے گئے اور دو سجدے کئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور  
دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جیسے پہلی رکعت میں کر چکے تھے۔ اس  
کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند میں گہرہن کسی کی موت و حیات کی وجہ سے  
نہیں گتتا۔ العجیبہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے  
بندوں کو دکھاتا ہے اس لیے جب تم انہیں دیکھا کرو تو فوراً نماز کی  
طرف رجوع کیا کرو۔

۹۹۳ - گرہن میں ذکر

اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی کی ہے۔

۹۹۴ - ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو اسامہ  
نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے  
ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ سورج میں گرہن لگا تو آپ  
بہت گہرا اٹھئے۔ آپ ڈرے کہ کہیں قیامت نہ برپا ہو جائے۔  
آپ نے مسجد میں آکر بہت ہی طویل قیام، طویل رکوع اور طویل سجدہ  
کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے کبھی آپ کو اس طرح نہیں دیکھا تھا۔  
آپ نے فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ کیسی  
کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں آتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے  
بندوں کو متنبہ کرتا ہے اس لیے جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو فوراً

سہ قیامت کی کچھ علامات ہیں جو پہلے ظاہر ہوں گی اور پھر اس کے بعد قیامت برپا ہوگی لیکن اس حدیث میں ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنی حیات میں ہی قیامت ہو جانے سے ڈرے حالانکہ اس وقت قیامت کی کوئی علامت نہیں پائی جاسکتی تھی۔ اس لیے اس حدیث کے کھڑے  
کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ آپ اس طرح کھڑے ہوئے جیسے ابھی قیامت آجائے گی، گویا اس سے آپ کی خشیت و خوف کی حالت کو بتانا مقصود ہے  
اللہ تعالیٰ کی نشانیاں کو دیکھ کر ایک خاشع و خاضع کی یہ کیفیت ہوجاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر کبھی گھٹا دیکھتے یا آندھنی چل پڑتی تو آپ  
کی اس وقت بھی یہی کیفیت ہوجاتی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ قیامت کی علامتیں ابھی ظہور پذیر نہیں ہوئی تھیں لیکن جو اللہ تعالیٰ کی شانِ جلال و فہاری  
میں گہر ہوتا ہے وہ ایسے مواقع پر نمودار ہو کر سے کام نہیں لے سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درویش حین کی بشارت دی گئی  
تھی لیکن آپ فرمایا کرتے تھے اگر حشر میں میرا معاد برابر اس میں ختم ہو جائے تو میں اسی پر راضی ہوں اس کی وجہ بھی یہی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر اس سے دعا اور استغفار کی طرف رجوع کرو۔

۶۷۸۔ سورج گرہن میں دعا

اس کی روایت ابو موسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

فَاذْعُرُوا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ ۖ  
بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكُسُوفِ قَالَهُ  
أَبُو مُوسَىٰ دُعَاءُ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
زَيْنَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ  
الْمُعَيْنَةَ ابْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ أَفْكَسَتْ الشَّمْسُ  
تَيَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ أَفْكَسَتْ  
الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ  
مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا  
لِحَيَاتِهِ فَإِذَا سَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ  
وَمَسَّوْا حَتَّىٰ يَخْبِي ۖ

بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكُسُوفِ أَمَّا بَعْدُ

وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ  
أَخْبَرَنِي قَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ  
قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَنَظَبَ  
فَحَمِدَ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ  
أَمَّا بَعْدُ

بَابُ الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الْقَمَرِ

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي  
سَكْرَةَ قَالَ أَفْكَسَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ وَكُفَّتَيْنِ ۖ

۹۹۷۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زائدہ  
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زبایہ بن علفہ نے حدیث بیان کی کہا  
کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جس دن  
ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی سورج گرہن بھی اسی دن لگا تھا۔ اس  
پر بعض لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ گرہن ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انفرادی  
صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔ لیکن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں  
ہیں۔ ان میں گرہن کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں لگتا۔ جب اسے  
دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو تاکہ سورج صاف ہو جائے

۶۷۹۔ گرہن کے خطبہ میں امام کا انا بعد کہن

ابو اسامہ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے حدیث  
بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے فاطمہ بنت مسند  
نے خبر دی، ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ  
سورج صاف ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز  
سے فارغ ہوئے۔ پھر خطبہ دیا۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی  
شان کے مطابق اس کی تعریف کی اس کے بعد فرمایا۔

”أَمَّا بَعْدُ“

۶۸۰۔ چاند گرہن کی نماز

۹۹۸۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن عامر نے حدیث  
بیان کی اور ان سے شعبہ نے ان سے یونس نے ان سے حسن نے اور ان  
سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد  
مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی تھی۔

۱۔ اس عزوان کو سخت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دو روایتیں ذکر کی ہیں۔ ان میں اگرچہ چاند گرہن میں ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا ذکر نہیں ہے  
لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی نظر اس پر ہے کہ آپ نے سورج گرہن کی نماز کے بعد فرمایا کہ ”چاند اور سورج“ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور جب ان  
میں گرہن لگے نماز پڑھا کرو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ چاند گرہن کے وقت بھی نماز پڑھی جائے گی۔ اس باب کی پہلی اور دوسری (تفصیلی صفحہ ۵۱۰)

۹۹۹۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے ان سے ابو بکر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گرہن لگا تو آپ اپنی چادر کھینٹے ہوئے (ڑبی تیز سی) مسجد میں پہنچے صحابہ بھی جمع ہو گئے تھے۔ پھر آپ نے انھیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ گرہن بھی ختم ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور ان میں گرہن کسی کی موت پر نہیں لگتا۔ اس لیے جب گرہن لگے تو اس وقت تک نماز اور دعا میں مشغول رہو جب تک یہ چھٹ نہ جائے۔ یہ آپ نے اس وجہ سے فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات (اسی دن) ہوئی تھی اور بعض لوگ ان کے متعلق کہتے تھے کہ گرہن ان کی موت پر لگا ہے)

۶۸۱۔ گرہن کی پہلی رکعت زیادہ طویل ہوگی۔

۱۰۰۰۔ ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو احمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے عمرہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی دو رکعتوں میں چار رکوع کئے تھے اور پہلی رکعت سب سے زیادہ طویل تھی۔

۶۸۲۔ گرہن کی نمازیں قرآن مجید کی قرات بعد از اسے

۱۰۰۱۔ ہم سے محمد بن مہران نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عمر نے حدیث بیان کی انھوں نے ابن شہاب سے سنا انھوں نے عروہ سے سنا اور عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی نمازیں (فقہیہ صحیحہ) دو رکعتیں ایک ہی میں صرف فرق یہ ہے کہ ایک میں واقعہ اختصار کے ساتھ بیان ہوا ہے اور دوسری میں قدرے تفصیل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں چاند گرہن بھی لگتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی کوئی روایت بخاری کو اپنی شرائط کے مطابق نہیں ملی اس لیے انھوں نے اس واقعہ کو نہیں لکھا۔ ابن حبان نے اپنی میت میں لکھا ہے کہ ۵۰۰ میں چاند گرہن لگتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز بھی یا جماعت پڑھی تھی۔ یہ گرہن کی اسام میں سب سے پہلی نماز تھی لیکن ابن حبان کی روایت کے خلاف صاحب حدیث نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند گرہن کی نماز یا جماعت پڑھنا ابن حبان کے سوا اور کسی نے نقل نہیں کیا ہے حنفیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ چاند گرہن کی نماز تنہا پڑھی جائے گی اس لیے جماعت نہیں ہے۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي مُكْرَمَةَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَخْبِرُ رِدَاءَهُ حَتَّى اسْتَوَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَتَيْنِ فَأُجِلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا إِذَا خَسَفَا لَمُوتِ أَحَدٍ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَكْشَفَ مَا يَكُونُ ذَلِكَ أَنَّ أَبَا لَيْسَى مَاتَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ إِنْبَاهِيهِمْ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ

باب ۶۸۱ الرُّكْعَةُ الدُّوَى فِي الْكُسُوفِ أَطْوَلُ

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ مَا شَيْخَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ فِي سَجْدَةِ تَيْنِ الدُّوَى أَطْوَلُ

باب ۶۸۲ الْجُحُودُ بِالْفَرَائِغِ فِي الْكُسُوفِ ۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا بَنْدُ بْنُ نَيْمٍ سَمِعَ ابْنَ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةِ الْكُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِمْ فَإِذَا

(فقہیہ صحیحہ) دو رکعتیں ایک ہی میں صرف فرق یہ ہے کہ ایک میں واقعہ اختصار کے ساتھ بیان ہوا ہے اور دوسری میں قدرے تفصیل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں چاند گرہن بھی لگتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی کوئی روایت بخاری کو اپنی شرائط کے مطابق نہیں ملی اس لیے انھوں نے اس واقعہ کو نہیں لکھا۔ ابن حبان نے اپنی میت میں لکھا ہے کہ ۵۰۰ میں چاند گرہن لگتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز بھی یا جماعت پڑھی تھی۔ یہ گرہن کی اسام میں سب سے پہلی نماز تھی لیکن ابن حبان کی روایت کے خلاف صاحب حدیث نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند گرہن کی نماز یا جماعت پڑھنا ابن حبان کے سوا اور کسی نے نقل نہیں کیا ہے حنفیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ چاند گرہن کی نماز تنہا پڑھی جائے گی اس لیے جماعت نہیں ہے۔

قرآن مجید بلند آواز سے پڑھا تھا۔ قرآن مجید پڑھنے کے بعد آپ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے جب رکوع سے سر اٹھا یا تو سميع اللہ تعالیٰ حمد ربنا و ملک الحمد کہا اور پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قرآن مجید دوبارہ پڑھا شروع کر دیا کسوف کی دو رکعتوں میں آپ نے چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ اوزاعی وغیرہ رحمہم اللہ نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا انھوں نے عروہ سے اور عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گرہن لگا تو آپ نے منادی کے ذریعہ اعلان کر دیا کہ نماز ہونے والی ہے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھیں۔ ولید نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمن بن عمر نے خبر دی اور انھوں نے ابن شہاب سے سنا اسی حدیث کی طرح۔ زہری و ابن شہاب نے بیان کیا کہ اس پر میں نے (عروہ سے) پوچھا کہ پھر پھر سے بھائی عبداللہ بن زہری نے جب مدینہ میں کسوف کی نماز پڑھائی تو کیوں ایسا کیا کہ دو رکوع سے زیادہ نہیں کئے اور جس طرح صبح کی نماز پڑھی جاتی اسی طرح یہ نماز بھی انھوں نے پڑھی انھوں نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے لیکن انھوں نے سنت کے خلاف کیا۔ اس روایت کی متابعت سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حبیب نے زہری کے واسطے سے قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنے کے سلسلے میں کی ہے۔ ۶۸۳۔ قرآن کے سجدے اور اس کے طریقے سے متعلق حدیث ۱۰۰۲

۱۰۰۲۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو اسحق نے بیان کیا کہ میں نے اسود سے سنا انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم کی تلاوت کی اور سجدہ تلاوت کیا۔ آپ کے پاس جتنے آدمی تھے، ان سب نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ البتہ ایک بوڑھا شخص اپنے ہاتھ میں کنکری یا مٹی اٹھا کر اپنی پیشانی تک لے گیا اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے میں نے دیکھا کہ بعض کفر کی حالت میں قتل ہوئے۔

۱۰۰۳۔ سجدہ تلاوت احناف کے بیان واجب ہے اور دوسرے ائمہ اسے سنت بتاتے ہیں۔

۱۰۰۴۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ آپ نے جب سورۃ النجم کی تلاوت کی تو مشرکین نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ اس روایت کی تاویل مختلف طریقوں

فَزَعُ مِنْ قَرَأَ بِهِ كَثْرَ قُرْآنِهِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدِهِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ بَعَا وَدُ الْقِرَاءَةِ فِي مَسَلُوَةِ الْكُسُوفِ أَذْبَعَ رُكْعَاتٍ فِي رُكْعَتَيْنِ وَأَسْبَغَ سَجْدَاتِهِ وَقَالَ الرَّؤَسَاءُ وَغَيْرُهُ سَمِعْتُ الرَّهْزَرِيَّ عَنْ عَزْوَءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّيْخَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادٍ يَأْتِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَتَقْدَمُ فَصَلَّى أَذْبَعَ رُكْعَاتٍ فِي رُكْعَتَيْنِ وَأَسْبَغَ سَجْدَاتٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ سَمِعَ ابْنَ شَهَابٍ مِثْلَهُ قَالَ الرَّهْزَرِيُّ قُلْتُ مَا صَنَعَ أَخُوكَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا مَلَى إِلَّا رُكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْرِ إِذَا صَلَّيْتُ بِالْمَاءِ بَيْتَهُ فَقَالَ أَجَلُ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ ابْنُ كَثِيرٍ وَسُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ الرَّهْزَرِيُّ فِي الْجُمُعَةِ

باب ۶۸۳ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَ سُنَّتِهَا

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَ سَجَدَ مِنْ مَعَهُ غَيْرُ شَيْءٍ أَخَذَ كَعًا مِنْ حَمِيٍّ أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ مِثْلَ فَنِي هَذَا قَرَأَ آيَتَهُ فَعَبَدُ مِثْلَ كَعِهِ فَرَأَى

## باب ۶۸ سجدة كنز نيل السجدة

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِيهِمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَرِي فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ آتَةً تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَذَا فِي عَلَى الرَّشَاقِ

## باب ۶۹ سجدة ص

۱۰۰۴۔ اَحَدٌ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَابُو النَّعْدَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْجِبُ خِيَمًا

## باب ۷۰ سجدة النجدة قاله ابن

عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ سَوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأْتُ سُورَةَ النَّجْدِ

(لقبہ صفحہ گزشتہ) سے کی گئی ہے اور اس ضمن میں بعض علماء و اہل باتیں بھی لکھ گئے ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کی تلاوت کی تو مشرکین اس درجہ مقہور و مغلوب ہو گئے کہ آپ نے آیت سجده پر سجدہ کیا تو مسلمانوں کے ساتھ وہ بھی سجدہ میں لگ گئے۔ اس باب میں یہ تاویل سب سے زیادہ مناسب اور واضح ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا تھا۔ قرآن مجید میں ہے کہ جب فرعون کے ہائے جادو گر و گول کے مقابلہ میں آپ کا عصا ساپ ہو گیا اور ان کے شعبہ دل کی حقیقت کھل گئی تو سارے جادوگر سجدہ میں پڑ گئے۔ یہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے مدہوش و مغلوب ہو گئے تھے۔ اس وقت انھیں اپنے اوپر قابو نہ رہا تھا اور سب بیک زبان بول اٹھے تھے کہ آمنا برب موسیٰ دارون، یہی کیفیت مشرکین مکہ کی ہو گئی تھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب آیت سجده پر پہنچے تو آپ نے سجدہ کیا اور ہم نے اور ہمارے ساتھ دولت و قلم نے سجدہ کیا۔ وارطانی کی روایت میں ہے کہ جن و انس اور درخت تک نے سجدہ کیا۔ اس سے بھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خیال کی تائید ہوتی ہے جس پر بڑے نے سجدہ نہیں کیا تھا وہ امیہ بن خلف تھا۔

## ۶۸۴۔ آلم تنزل میں سجدہ

۱۰۰۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ اکرم ہم سے سفیان نے سعد بن ابراہیم کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں آلم تنزل اسجدہ کی سورۃ اور دل اتی علی الانسان (سورۃ دہرا) پڑھتے تھے۔

## ۶۸۵۔ سورہ ص کا سجدہ

۱۰۰۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب اور ابو العفان نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ابوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورۃ ص کے سجدہ میں ہمارے لیے کوئی تاکید نہیں ہے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا تھا۔

## ۶۸۶۔ سورہ نجم کا سجدہ اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ

عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

۱۰۰۵۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابو اسحق کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے اسود نے ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(لقبہ صفحہ گزشتہ) سے کی گئی ہے اور اس ضمن میں بعض علماء و اہل باتیں بھی لکھ گئے ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کی تلاوت کی تو مشرکین اس درجہ مقہور و مغلوب ہو گئے کہ آپ نے آیت سجده پر سجدہ کیا تو مسلمانوں کے ساتھ وہ بھی سجدہ میں لگ گئے۔ اس باب میں یہ تاویل سب سے زیادہ مناسب اور واضح ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا تھا۔ قرآن مجید میں ہے کہ جب فرعون کے ہائے جادو گر و گول کے مقابلہ میں آپ کا عصا ساپ ہو گیا اور ان کے شعبہ دل کی حقیقت کھل گئی تو سارے جادوگر سجدہ میں پڑ گئے۔ یہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے مدہوش و مغلوب ہو گئے تھے۔ اس وقت انھیں اپنے اوپر قابو نہ رہا تھا اور سب بیک زبان بول اٹھے تھے کہ آمنا برب موسیٰ دارون، یہی کیفیت مشرکین مکہ کی ہو گئی تھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب آیت سجده پر پہنچے تو آپ نے سجدہ کیا اور ہم نے اور ہمارے ساتھ دولت و قلم نے سجدہ کیا۔ وارطانی کی روایت میں ہے کہ جن و انس اور درخت تک نے سجدہ کیا۔ اس سے بھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خیال کی تائید ہوتی ہے جس پر بڑے نے سجدہ نہیں کیا تھا وہ امیہ بن خلف تھا۔

صفحہ ۵۱۰ نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ص میں سجدہ کیا اور ہم فرمایا کہ یہ سجدہ داؤد علیہ السلام نے توبہ کے لیے کیا تھا۔ ہم تو محض شکر کے طور پر اس میں سجدہ کرتے ہیں۔ اس حدیث میں "لبس من عزام السجود" کا بھی یہی مطلب ہے کہ سجدہ تو داؤد علیہ السلام کا تھا اور انھیں کی سنت پر ہم بھی شکر اے سجدہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول کر لی تھی۔

سورہ النجم کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا۔ اس وقت قوم کا کوئی فرد بھی ایسا باقی نہیں تھا جس نے سجدہ نہ کیا ہو۔ البتہ ایک شخص نے ہاتھ میں کنکری یا مٹی لے کر اپنے چہرہ تک اٹھائی اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعد میں میں نے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

۶۸۷۔ مسلمانوں کے ساتھ مشرکوں کا سجدہ۔ مشرک ناپاک ہوتے

میں ان کے وضو کی کوئی صورت ہی نہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ بغیر وضو کے سجدہ کیا کرتے تھے یہ

۱۰۰۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث

نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے عکرمہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ النجم میں سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں اور جن وانس نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ اس حدیث کی روایت ابراہیم بن طہان نے بھی ایوب کے واسطے کی ہے۔

۶۸۸۔ آیت سجدہ کی تلاوت کی لیکن سجدہ نہیں کیا

۱۰۰۷۔ ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں یزید بن خصیفہ نے خبر دی انھیں ابن قسیط نے اور انھیں عطاء بن یسار نے خبر دی کہ انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ نے متیقن کے ساتھ اس کا انکار کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ النجم کی تلاوت آپ نے کی تھی اور آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس وقت) سجدہ نہیں کیا تھا۔

فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ  
فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كِفًّا مِنْ حَصَى  
أَوْ تُرَابٍ فَذَرَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي  
هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ سَأَلْتُهُ بَعْدَ  
قَتْلِ كَافِرٍ

بَابُ ۶۸۷ سَجُودِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ

وَالْمُشْرِكُ يُجْبِرُ كَيْسَ لَمْ يَضُوءًا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ ضُوءٍ

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ

وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجَنُّ وَالنَّاسُ وَالْأَبْرَاهِيمُ بْنُ طَهَانَ

عَنْ أَيُّوبَ

بَابُ ۶۸۸ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ

خَصِيفَةَ عَنْ ابْنِ قَسِيطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ

أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَذَرَعَهُ

أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ وَالنَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ

فِيهَا

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۰۰۸۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی

لہ غالباً مصنف رحمہ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سجدہ تلاوت بغیر طہارت کے بھی جائز ہے۔ دلیل یہ ہے کہ مشرکین نے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا تھا اور ظاہر ہے کہ ان کی طہارت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مشرکوں کے سجدہ کا اعتبار صحیح ہے زیادہ سے زیادہ یہ کہا جائے گا کہ اپنی پیشانیوں کے بل وہ گر پڑے تھے۔ سجدہ شرعی کا ان سے کیا تعلق۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اگر سجدہ بغیر وضو کیا ہو گا تو یہ عام صحابہ کے طریقے کے خلاف تھا اور پھر ابن عمر سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ وضو کے ساتھ سجدہ کرتے تھے۔ اس لئے ان کے متعلق روایت ہی مشکوک ہو جاتی ہے۔

۱۰۰۸۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وجہ سے اس وقت سجدہ نہیں کیا ہو گا۔ اس روایت سے یہ لازم نہیں آتا کہ سرے سے سجدہ آپ نے کیا ہی نہیں۔



ذہب نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے یزید بن عبداللہ بن قسیط نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار نے ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی اور آپ نے (اس وقت) سجدہ نہیں کیا۔

۶۸۹۔ سورہ اذا السماء انشقت میں سجدہ

۱۰۰۹۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم اور معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے ابوسلمہ نے فرمایا کہ میں نے ابوسریہ رضی اللہ عنہ کو سورہ اذا السماء انشقت پڑھتے دیکھا۔ آپ نے اس میں سجدہ کیا تھا۔ میں نے کہا کہ یا ابوسریہ! کیا میں نے آپ کو سجدہ کرتے نہیں دیکھا ہے اس کا جواب آپ نے یہ دیا کہ اگر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ کرتا۔

۶۹۰۔ تلاوت کرنے والے کی اقتدا میں سجدہ

کنیم بن حذلم نابالغ تھے انھوں نے آیت سجدہ کی تلاوت کی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ پہلے تم سجدہ کرو۔ اس سجدے میں تم ہمارے امام ہو۔

۱۰۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے نافع نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری موجودگی میں آیت سجدہ پڑھتے اور سجدہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ اس طرح سجدہ کرتے کہ پیشانی رکھنے کی جگہ تک نہ ملتی۔

۶۹۱۔ امام کی آیت سجدہ کی تلاوت پر لوگوں کا

ازدحام

۱۰۱۱۔ ہم سے بشر بن آدم نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے عبید اللہ نے خبر دی انھیں نافع نے اور نافع کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آیت سجدہ کی تلاوت کرنے والے کی طرح سجدہ واجب ہوتا ہے یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر آیت سجدہ کے سننے والے بھی ہوں تو بہتر یہ ہے کہ سننے والے صف بنالیں اور تلاوت کرنے والے کو آگے کر دیں اور اس طرح اس کی اقتدا میں سجدہ کریں۔

اَلَا ذَنْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ فَلَمْ يَسْجُدْ

۶۸۹۔ سورہ اذا السماء انشقت

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَاهُ زَيْدَ بْنَ عُرْضَةَ قَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَا أَبَاهُ مَا يَكُونُ قَالَ كَوْنَهُ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدَ لَهُ

اَسْجُدْ

۶۹۰۔ مَنْ سَجَدَ لِمُسْجُودٍ الْقَارِئِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِيَعْقِبِ بْنِ حَذَلَمٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَقَرَأَ عَلَيْهِ سَجْدًا فَقَالَ اسْجُدْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا مُنَاجِيهَا

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَتَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدًا نَامُوهُمْ خَبَرْتِهِ

۶۹۱۔ إِذَا دَخَلَ النَّاسُ إِذَا خَرَّ

إِلَى مَا مِمَّ السَّجْدَةُ

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَبْنُ مُسْجِدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبِيدَةُ أَنَّ ثَعْلَبَةَ عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آیت سجدہ کی تلاوت کرنے والے کی طرح سجدہ واجب ہوتا ہے یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر آیت سجدہ کے سننے والے بھی ہوں تو بہتر یہ ہے کہ سننے والے صف بنالیں اور تلاوت کرنے والے کو آگے کر دیں اور اس طرح اس کی اقتدا میں سجدہ کریں۔

يَقْرَأُ السُّجْدَةَ وَتَحْتَ عَيْنِهِ قَيْسُ سَجْدَةٍ وَتَحْتَ  
مَعَهُ فَتَرَاهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدًا

لِحَبَّتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ

بِأَفْظٍ مَنْ رَأَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

لَهُ يُؤْجِبُ السُّجُودَ

وَبَيْلُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حُصَيْنٍ الرَّحْبِلُ

يَسْتَعِ السُّجُودَ لَا وَكَمْ يُجَالِسُ لَهَا قَالَ أَلَيْتَ

تَوْقَعَدَ لَهَا كَأَنَّهُ لَا يُؤْجِبُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ

سَلْمَانَ مَا لِهَذَا غَدُونا وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّكَ

السُّجْدَةُ عَلَى مَنْ اسْتَمَعَهَا وَقَالَ الذُّهْرِيُّ

لَا يَسْجُدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ طَاهِرًا فَإِذَا

سَجَدْتَ وَلَا سَفَرٍ وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ

فَأَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَإِنْ كُنْتَ زَاكِبًا

فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهَكَ وَكَانَ

السَّائِبُ بْنُ يَزِيدٍ لَا يَسْجُدُ لِسُجُودِ النَّفْسِ

❦ ❦ ❦

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ

أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

الشَّيْبَانِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْهَدَّادِ التَّمِيمِيِّ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَتَمًا

حَضَرَ رَبِيعَةَ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَدْ آتَاهُ

الْجُمُعَةُ عَلَى الْمَنْبَرِ بِسُورَةِ التَّحْلِ حَتَّى إِذَا

جَاءَ السُّجْدَةُ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا

كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْفَاطِمَةُ قَرَأَ بِهَا حَتَّى إِذَا جَاءَتِ

السُّجْدَةُ قَالُوا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا قَسَمَ بِالسُّجُودِ

فَنَزَلَتْ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَهُ إِثْمٌ عَلَيْهِ

آیت سجدہ کی تلاوت اگر ہماری موجودگی میں کرتے تو آپ کے ساتھ ہم  
بھی سجدہ کرتے تھے۔ اس وقت اتنا ازدحام ہو جاتا تھا کہ سجدہ  
کے لیے پیشانی رکھنے کی بھی جگہ نہ ملتی تھی۔

۶۹۲۔ جن کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدہ تلاوت فرمادی

نہیں قرار دیا ہے۔

عمران بن حصین سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت

کیا گیا جو آیت سجدہ سنتا ہے لیکن اٹھ کر سجدہ کئے بغیر

چلا آتا ہے۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اور اگر کھڑے

رہے ضروری نہ ہوتا تو کیا آپ سجدہ اس کے لیے ضروری

نہیں خیال کرتے تھے۔ سلمان نے فرمایا کہ ہم سجدہ تلاوت

کیسے نہیں آئے بلکہ نماز کے لیے آئے تھے۔ ایک صاحب

آپ کو آیت سجدہ کی تلاوت کر کے روکنا چاہتا تھا عثمان نے

فرمایا کہ سجدہ ان کیسے ضروری ہے جنہوں نے آیت سجدہ غور سے

سنی ہو نہ رہا ہے فرمایا کہ سجدہ کیسے طہارت ضروری، اگر کوئی سفر

کی حالت میں نہ ہو بلکہ گھر پر ہو تو سجدہ قبلہ رو ہو کر کیا جائیگا اور سجدہ

قبلہ رو نہ ضروری نہیں۔ سجدہ بھی سجدہ کی طرف کر لینا چاہیے

سائب بن یزید قصہ گو کے قصہ کہنے کے دوران آیت سجدہ تلاوت

کرنے پر سجدہ نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۰۱۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ہشام بن یوسف

نے خبر دی اور انھیں ابن جریر نے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے ابوبکر

بن ابی ملیکہ نے خبر دی انھیں عثمان بن عبد الرحمن تمیمی نے اور انھیں ربیعہ

بن عبد اللہ بن ہدیہ تمیمی نے۔ ابوبکر بن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ربیعہ صالح

لوگوں میں تھے اور مجھے ایک راوی نے عثمان کے واسطے سے ربیعہ کے

عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضری کی خبر دی تھی کہ انھوں نے جمعہ کے دن منبر

پر سورہ النحل پڑھی۔ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو منبر سے اتر کر آپ نے

سجدہ کیا۔ موجود لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ دوسرے جمعہ میں

پھر آپ نے یہی آیت تلاوت کی جب آیت سجدہ پر پہنچے تو فرمایا کہ ہم

آیت سجدہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس پر جو شخص سجدہ کرتا ہے وہ درست

کرتا ہے۔ اور جو سجدہ نہیں کرتا اس پر کوئی گناہ نہیں (اس مرتبہ)

عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہیں کیا۔ نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے یہ اضافہ کیا ہے کہ ہم پر سجدہ فرض نہیں ہے خود چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ ۶۹۴۔ جس نے نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کی اور نماز ہی میں سجدہ کیا۔

۱۰۱۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن عیسیٰ حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ کہا کہ ہم نے بکر سے حدیث بیان کی ان سے ابو رافع نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء پڑھی۔ آپ نے اذ الہیاء الشفت کی تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے انھوں نے اس کا جواب دیا کہ میں نے اس میں ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سجدہ کیا تھا اور ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا تا آنکہ آپ سے جا ملوں۔ ۶۹۴۔ از دحام کی وجہ سے سجدہ کی جگہ اگر کسی کو نہ ملے۔

۱۰۱۴۔ ہم سے صدق بن فضل نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی سورۃ کی تلاوت کرتے جس میں سجدہ ہوتا۔ پھر آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تو اس وقت حال یہ ہوتا کہ پیشانی رکھنے کی جگہ جگہ نہ ملتی تھی۔

## نماز قصر کرنے سے متعلق مسائل

۶۹۵۔ قصر کرنے کے متعلق جو احادیث آئی ہیں کتنی حدت کے قیام پر قصر کیا جائے گا یہ

وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُو سَادَةً نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَقْرِضِ السُّجُودَ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ ۖ

باب ۶۹۴ مَن قَرَأَ السُّجُودَ لَا فِي الصَّلَاةِ سَجَدَ بَاطِلًا

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَبَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدْتُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ سَجَدْتُ بِمَا خَلَفَ أَبِي الْقَاسِمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَمَالَ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَنْفَا ۖ

باب ۶۹۴ مَن لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلْسُّجُودِ مِنَ الزَّحَامِ

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا مُصَدِّقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السُّجُودُ فَيَسْجُدُ وَنَسْبُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدًا نَامَكَ لِيَتَوَضَّعَ لِحُجَّتِهِ ۖ

## ابواب تقصير الصلوٰۃ

باب ۶۹۵ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ وَكَهْ يُقِيمُ حَتَّى يُفْصِرَ

۱۔ اگر اندر فقہاء اسی کے قائل ہیں کہ سجدہ تلاوت ضروری نہیں بلکہ صرف سنت ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن احناف کے یہاں سجدہ تلاوت واجب ہے جو لوگوں کو واجب کی اصطلاح کا صرف احناف کے یہاں استعمال ہے اس لیے سب نے ہی اسے سنت کہا ہے احناف کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں سجدہ کا حکم صاف موجود ہے سجدہ کرنے والوں کا ذکر عائدین اور یکرین کے ضمن میں ہے کہ جب قرآن کی آیت ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے اور آیت میں کہ سجدہ کرنے والوں کی توفیق کی گئی ہے کہ آیت سجدہ کی جب ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے تو عجز و ناز کی سیستہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ من آیت سے آیت سجدہ پر سجدہ کا وجہ سمجھیں تا کہ عامہ مسند یہ ہے کہ سفر میں چار رکعت فرض نماز صرف دو رکعت پڑھی جانے کی مغرب اور فجر کی فرض نماز میں جو عملی الترتیب تین اور دو رکعت ہیں ان میں قصر نہیں ہے جس پر اب کا مستقل قیام ہے والی سے اڑا لیں میل یا اس سے دو رکہیں سفر کا ارادہ ہے تب شریعت (بقیہ صفحہ آئندہ)

۱۰۱۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے ابو جریز نے حدیث بیان کی ان سے عاصم اور حصین نے ان سے عکرمہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکعتیں فتح مکہ کے موقع پر (انیل) دن ٹھہرے رہے اور برابر قصر کرتے رہے۔ اس لیے انیس دن کے سفر میں ہم بھی قصر کرتے ہیں اور اس سے اگر زیادہ ہو جائے تو پوری نماز پڑھتے ہیں۔

۱۰۱۵۔ اِنْ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَامِرٍ وَحَصْبَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَخَفَّ إِذَا سَافَرًا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصْرًا وَإِنْ زِدْنَا أَكْمَلْنَا

۱۰۱۶۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ہم مکہ کے ارادہ سے مدینہ سے چلے تو برابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے رہے تا آنکہ ہم مدینہ واپس لوٹ آئے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کا مکہ میں کچھ دن قیام بھی رہا تھا؟ تو اس کا جواب انس رضی اللہ عنہ نے یہ دیا کہ دس دن تک ہم وہاں ٹھہرے تھے۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَاقٍ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا قَالَ أَقَمْنَا عَشْرًا

دقیقہ صفحہ گزشتہ) سفر کی یہ سہولت آپ کو دے گی۔ اڑتا بیس میل سے کم مسافت کے سفر میں شریعت سفر کی مراعات نہیں دیتی سفر میں شرعی مراعات اس کی و شرائط اور ضرورتوں کی وجہ سے ہے لیکن اڑتا بیس میل سے کم کا سفر شریعت کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اب گھر سے اڑتا بیس میل یا اس سے بھی زیادہ دور آپ پہنچ چکے ہیں۔ وہاں ارادہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ہو گیا تو سفر کی رعایت میں ختم ہو جائے گی۔ اب آپ شریعت کی نظر میں مسافر نہیں ہیں۔ گھر سے اڑتا بیس میل دور قیام کی ایک اور ضرورت ہے آپ سفر کے کہیں پہنچے منزل پر پہنچ کر قیام کیا۔ ارادہ تھا کہ دو چار دن میں واپسی ہوگی لیکن ضرورتیں ہیں کہ ایک سے ایک پیدا ہوتی جا رہی ہیں اور ارادہ برابر ملتوی ہونا جاتا ہے اور اس طرح مہینہ دو مہینہ نہیں سالوں وہیں ٹھہرے رہے تو آپ اس مدت قیام میں خواہ وہ سال دو سال سے بھی تجاوز کر جائے شریعت مسافر میں گئے شریعت کی نظر میں اعتبار آپ کے ارادہ اور نیت کا ہے مستقل پندرہ دن قیام کی نیت کر لیجئے تو مسافرت کی حالت خود بخود ہو جائے گی۔ اس عنوان کے تحت جو ردوائیں بیان ہوئی ہیں ان میں پہلی روایت فتح مکہ سے متعلق ہے۔ یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ہے اس میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس دن مکہ میں قیام کیا تھا بعض روایتوں میں اٹھارہ اور بعض میں پندرہ دن کا بھی ذکر ہے۔ راویوں کے اہانت و اختصار سے دنوں کی کمی بیشی ہو گئی اور سب روایتیں صحیح ہیں لیکن یہ مدت قیام جتنے دن بھی رہی ہوں اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنے دنوں کا قیام کی نیت نہیں تھی مکہ فتح کرنے گئے تھے وہاں قیام کے ارادہ سے آپ تشریف نہیں لے گئے تھے۔ فتح شکست کا حال کسی کو معلوم نہیں ہوا کہ کب ہوگی اس لیے جب تک قیام کرنا پڑتا یا کسی تعین آپ مکہ میں قیام کرتے رہے جب تک فتح ہوا تو کچھ دنوں میں قیام جس کی وجہ سے وہاں قیام میں کچھ دنوں کا اضافہ کر دیا یہ حال فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ نہیں تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہاں قیام کی مجموعی مدت اس سے بھی زیادہ ہو گئی تھی۔ دوسری روایت اس عنوان کے تحت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ہے۔ اس کا تعلق حجۃ الوداع کے واقعہ سے ہے اس مرتبہ فتح مکہ کی صورت نہیں تھی لیکن اس موقع پر مدت قیام کل دس دن بنائی گئی ہے اور اتمام کے لیے پندرہ دن اقامت ضروری ہے علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ کوئی حدیث مرفوعہ صحیح ایسی نہیں ہے جس میں مدت قیام کی تحدید کی گئی ہو۔ گویا آئمہ کے یہاں اس کی تحدید زیادہ تر ان کے اجتہاد پر مبنی ہے۔ غیر مرفوع احادیث کی روشنی میں۔

## باب ۶۹۶ الصلوٰۃ بیتی

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِئْسَى رَكَعَتَيْنِ رَأَيْتُكَ وَرَأَيْتُ عُمَرَ وَمَعَ  
عُثْمَانَ مَدْرَأًا مِنْ إِمَارَتِهِ شَرَّ  
أَتَمَّهَا

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو سَلْمَى سَمِعْتُ حَارِثَةَ عَنْ وَهَبٍ  
قَالَ صَلَّيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنَ  
مَا كَانَ بِئْسَى رَكَعَتَيْنِ

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ زَيْبَادٍ عَنْ الْأَعَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ  
سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ بِمَا  
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ بِئْسَى أَرْكَعٍ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ فِي  
ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ  
صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِئْسَى رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ  
بِئْسَى رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
بِئْسَى رَكَعَتَيْنِ فَلَيْتَ خَطِيءٌ مِنْ أَسَابِغِ رَكَعَاتٍ  
رَكَعَتَانِ مُتَقَابِلَتَانِ

باب ۶۹۷ كَمَا أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا

## ۶۹۶۔ منی میں نماز

۱۰۱۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم سے یحییٰ نے عبد اللہ  
کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انھیں  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت چار رکعت  
والی نمازوں میں اڑھی عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کے دو رکعت  
کی ابتدا میں دو ہی رکعت پڑھی تھیں لیکن بعد میں آپ نے پوری پڑھی تھیں۔

۱۰۱۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے  
حدیث بیان کی کہ کہ ہمیں ابوالسختی نے خبر دی انھوں نے حارثہ سے  
سنا اور انھوں نے وہب رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں امن کی حالت میں دو رکعت نماز پڑھائی تھی۔

۱۰۱۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الواحد بن  
زبیر نے حدیث بیان کی ان سے اعشش نے انھوں نے کہا کہ ہم سے  
ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن یزید سے سنا  
آپ نے فرمایا کہ ہمیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعت  
نماز پڑھائی تھی لیکن جب اس کا ذکر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا انا لله وانا اليه راجعون میں نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ ابوبکر صدیق  
رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعت پڑھی تھی اور عمر بن خطاب رضی  
اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت پڑھی تھی کاش میرے حصہ میں ان  
چار رکعتوں کے بجائے دو مقبول رکعتیں ہوتیں۔

۶۹۷۔ حج کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے  
دن قیام کیا تھا؟

۱۰۲۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم سے وہب

سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی منیٰ میں نماز کا ذکر اس وجہ سے کیا کہ آپ حضرات حج کے ارادہ سے کھانے اور حج کے مکان  
ادا کرتے ہوئے منیٰ میں بھی قیام ہوتا۔ یہاں سفر کی حالت میں ہوتے تھے اس لیے قصر کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ہمیشہ  
یہ معمول تھا کہ منیٰ میں قصر کرتے تھے عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ابتدائی دو رکعت میں قصر کیا لیکن بعد میں جب پوری چار رکعتیں آپ نے پڑھیں تو ابن  
مسعود رضی اللہ عنہ نے اس پر سخت ناگواری کا اظہار فرمایا۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی پوری چار رکعت پڑھنے کا عذر بیان  
کیا تھا۔ یہ تمام احادیث بتاتی ہیں کہ سفر کی حالت میں قصر کو بہت اہمیت حاصل ہے چنانچہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفر میں قصر واجب ہے۔

وَحَدَّثَنَا أَبُو ثَنَا أَبُو الْيُوسُفُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبُرْجَانِي  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْضَعَ لَهُ لِيَصْبِرَ رَأْبَعَةً  
يَكُونُ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوا هَكَذَا  
عُمُرَةً إِنْ كَانَ مَعَهُ هَذَا  
ثَابَعَهُ عَطَاءٌ عَنْ

حَبَابِ

**باب ۶۹۸** فِي كَمْ تَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَصَمَّى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرَ  
يَوْمًا وَلَيْلَةً - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ  
بِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَفِيهِمَا  
أَمْرٌ بَعْدَ بَرْدٍ وَهُوَ سِتَّةٌ عَشَرَ فَرَسًا  
۱۰۲۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَامَةَ  
حَدَّثَكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدَسَا فَرَسَ  
الْمَرْأَةِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ  
ذِي حَرَمٍ

۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا شَامِسُ د قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدَسَا  
فَرَسَ الْمَرْأَةِ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَهَا ذُو حَرَمٍ تَابَعَهُ  
أَحْمَدُ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوب نے حدیث بیان کی ان سے  
ابوالعالیہ براء نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو ساتھ لے کر تبلیغ کرتے ہوئے ذی الحج کی چوتھی  
تاریخ کو تشریف لائے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا تھا کہ جن کے پاس  
ہدی نہیں ہے وہ بجائے حج کے عمرہ کی نیت کر لیں (اور عمرہ سے فارغ  
ہو کر حلال ہو جائیں۔ پھر حج کا احرام باندھیں) اس حدیث کی متابعت  
عطاء نے جابر کے واسطے سے کی ہے۔

۶۹۸۔ نماز قصر کرنے کے لیے کتنی مسافت ضروری ہو  
گی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اور ایک رات کو  
بھی سفر کہا تھا۔ ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم چار برو  
(تقریباً آٹھ لیس میل کی مسافت) اپنا زقصر کرتے تھے اور روزہ  
بھی فطر کرتے تھے چار برو میں سولہ فرسخ لگتے ہیں (اور ایک فرسخ میں  
۱۰۲۱۔ ہم سے اسحق نے حدیث بیان کی انھوں نے بیان کیا کہ میں نے  
ابو اسامہ سے پوچھا تھا کہ کیا آپ سے عبد اللہ نے نافع کے واسطے  
سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا تھا کہ عورتیں تین دن کا سفر ذی رحم  
محرم کے بغیر نہ کریں۔

۱۰۲۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سحیحی نے عبد اللہ  
کے واسطے سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ ہمیں نافع نے خبر  
دی انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے  
خبر دی کہ آپ نے فرمایا عورتیں تین دن کا سفر اس وقت تک نہ کریں  
جب تک ان کے ساتھ ذی رحم محرم نہ ہوں۔ اس روایت کی متابعت  
احمد نے ابن مبارک کے واسطے سے کی ان سے عبد اللہ نے ان سے نافع نے  
اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۔ جیسا کہ پہلے ہی لکھا جا چکا ہے کہ آٹھ لیس میل کے سفر پر نماز قصر ہو جائے گی۔ اصل مذہب یہ ہے کہ تین دن اور تین رات کی پیدل مسافت  
پر سفر کی مراعات حاصل ہوں گی۔ پھر دنوں کی تعیین کی گئی کہ یہ مسافت کتنے دنوں میں ختم ہو سکتی ہے اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں اور رفتی اسی آٹھ لیس  
میل کے قول پر ہے۔ ایک دن اور ایک رات کے سفر کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کہا ہے لیکن اس میں قدر کرنے کے لیے نہیں فرمایا اس لیے یہ وہ سفر  
نہیں ہے جس میں شرعی مراعات ملتی ہیں مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط کے مطابق انھیں کوئی ایسی حدیث نہیں ملی جس میں شرعی سفر اور اس کی مراعات کا خاص  
طور پر ذکر ہو اس لیے انھوں نے عام ضروریات کے لیے سفر سے متعلق احادیث اس باب میں نقل کر دیں۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ  
عَنْ حَدَّثَنَا الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يَجِدُ رَجُلًا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
أَنْ تَسَافِرَ مَسِيرَةَ كَيْوَمٍ وَلَيْسَ مَعَهُ  
حُرْمَةٌ تَابِعُهُ عِيْنُ ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَهَمِيلٌ  
وَمَالِكٌ عَنْ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ :

باب ۶۹۹ يَقْضَىٰ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعٍ  
وَخَرَجَ عَلَىٰ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَضَىٰ وَهُوَ  
بِرِيَابِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ هَذَا  
الْكُوفَةُ قَالَ لَا حَتَّىٰ نَدْخُلَهَا

❖ ❖ ❖

۱۰۲۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب  
نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مقبری نے اپنے والد کے واسطہ  
سے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی خاتون کے لیے جو اللہ اور اس کے  
رسول پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ ایک دن رات کا سفر بغیر کسی  
ذی رحم محرم کے کرے۔ اس روایت کی متابعت عینی بن ابی کثیر ہمیل  
اور مالک نے مقبری کے واسطہ سے کی مقبری اس روایت کو ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے یہ

۶۹۹۔ اقامت کی جگہ سے نکلنے ہی نماز کا قصر شروع کر دینا  
چاہیے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (کو ذہ سے سفر کے ارادہ سے)  
نکلے تو نماز قصر کرنی اسی وقت سے شروع کر دی تھی جب ابھی کو  
کے مکانات دکھائی دے رہے تھے اور پھر واپسی کی وقت بھی جب ابھی  
بتایا گیا کہ یہ کو ذہ سامنے ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب تک شہر میں داخل  
نہ ہو جائیں ہم نماز پوری نہیں پڑھ سکتے یہ

۱۰۲۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے محمد  
بن منکدر اور ابراہیم بن مسیرہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی اور ذوالخلیفہ میں عصر دو رکعت پڑھی۔  
۱۰۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان  
نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَابْنِ أَبِي هَيْمٍ بَنِ مَسِيرَةَ عَنْ أَنَسِ  
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَعَهُ عَشْرٌ وَسَلَّحَ بِالْمَدِينَةِ أَلْبَعَا وَالْعَصَا بِيَدِي الْخُلْفَةِ  
۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ  
عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّوْا أَوَّلَ

لے پہل دو احادیث میں تین دن کا سفر اور تیسری حدیث میں ایک دن کا سفر بغیر ذی رحم محرم کے کرنے کی مخالفت کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان احادیث کا  
قصر اور اتمام نماز سے کیا تعلق ہو سکتا ہے اگر تو عام ضروریات کے سفر سے متعلق بدایات دینے کے لیے بیان ہوئی ہیں اور اس کے لیے مختلف احوال میں  
بارگاہ رسالت سے مختلف احکام صادر ہو گئے ہیں۔ اس میں راویوں کے اختلاف کو دخل نہیں ہے کہ حدیث ایک ہو اور راویوں کے اختلاف کی وجہ سے  
صورت مختلف ہو گئی ہو۔ فقہ حنفی کی کتابوں میں عام طور سے یہ مسئلہ لکھا ہوا ہے کہ عورت کے لیے بغیر ذی رحم محرم سفر جائز نہیں ہے سفر کی کسی مسافت  
کی تعین کے بغیر۔ البتہ اگر فتنہ کا خوف نہ ہو تو ذی رحم محرم کے بغیر بھی عورت سفر کر سکتی ہے۔

۱۔ روایتوں میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ارادہ سے نکلے تھے کہ کو ذہ چھوڑنے ہی آپ نے قصر شروع کر دیا تھا اسی طرح واپسی میں کو ذہ کے مکانات دکھائی دے  
رہے تھے لیکن آپ نے اس وقت بھی قصر کیا۔ جب آپ سے کہا گیا کہ اب تو آپ کو ذہ کے قریب آ گئے، تو فرمایا کہ پوری نماز اسی وقت پڑھی جائے گی جب تک کو ذہ میں داخل  
ہو جائیں بھی کو ذہ سے باہر ہیں حنفیہ کے نزدیک بھی یہی مسئلہ ہے۔ ۲۔ آپ حج کے ارادہ سے مکہ معظمہ جا رہے تھے مطلب یہ ہے کہ ظہر کے وقت تک آپ مدینہ میں  
تھے اس کے بعد سفر شروع ہو گیا پھر آپ ذوالخلیفہ پہنچے تو عصر کا وقت ہو چکا تھا اور وہاں آپ نے عصر چار رکعت کے بجائے صرف دو رکعت پڑھی تھی ۳۔

مَا فُرِضَتْ رَكَعَتَانِ قَامَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ  
وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ  
بِعُزَّةٍ فَمَا بَانَ عَائِشَةُ  
أَتَتْ قَالَ فَاذَلَتْ  
مَا شَاذَلَتْ  
عُمَانُ ۝

**بابُ يَصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ**  
۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَاسِينَ قَالَ لَعَنَ شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
أَعْبَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى  
يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَتَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْبَلَهُ السَّيْرُ  
وَسَأَدَ النَّيْتُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ  
يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلَةِ  
قَالَ سَالِمٌ وَآخَرُ ابْنِ عُمَرَ الْمَغْرِبَ  
وَكَانَ اسْتَصْحَحَ عَلَى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي  
عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهَا الصَّلَاةُ فَقَالَ سَوِّفُكُنَّ  
الصَّلَاةُ فَقَالَ سَوِّفُ حَتَّى سَارَ مَبْلَتَيْنِ  
أَوْ ثَلَاثَتَيْنِ ثُمَّ كَذَلَ فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ هَكَذَا  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلِي إِذَا  
أَعْبَلَهُ السَّيْرُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْبَلَهُ السَّيْرُ  
يُجْمِعُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهِمَا ثَلَاثًا يُسَلِّمُ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پہلے نماز در رکعت فرض ہوتی تھی۔ لیکن  
بعد میں سفر کی نماز تو اپنی اسی حالت پر باقی رہنے دی گئی العتبہ اقامت  
کی نماز (چار رکعت) پوری کر دی گئی۔ زہری نے بیان کیا کہ میں نے  
عروہ سے پوچھا کہ پھر خود عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیوں نماز پوری کر دی  
تھی انھوں نے اس کا جواب یہ دیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی جواب دہی  
کی تھی وہی انھوں نے بھی کی ہے

۱۰۲۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں شعبہ بن  
خبرہ زہری کے واسطے سے۔ انھوں نے کہا کہ مجھے سالم نے عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ میں خود شاہد  
ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں سرعت اور تیزی کیساتھ  
مسافت طے کرنی چاہتے تو مغرب کی نماز دیر سے پڑھتے اور پھر مغرب  
اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے (مغرب آخر وقت میں اور عشاء اول وقت میں)  
سالم نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر کو بھی جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کہتے  
تھے۔ لیث نے اس روایت میں یہ زیادتی کی ہے کہ مجھ سے یونس نے ابن  
شہاب کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ سالم نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ مدینہ  
میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ سالم نے کہا کہ ابن عمرؓ نے  
مغرب کی نماز اس دن دیر میں پڑھی تھی جب انھیں ان کی بیوی صفیہ بنت ابی  
عبیدہ کی شہر بیداری کی اطلاع ملی تھی (چلتے ہوئے) میں نے کہا کہ نماز!  
یعنی وقت ختم ہوا چاہتا ہے، لیکن آپ نے فرمایا کہ چلے چلو پھر دوبارہ  
میں نے کہا کہ نماز! آپ نے پھر فرمایا کہ چلے چلو۔ اس طرح جب ہم دو یا تین  
میل دور نکل گئے تو آپ آگے اور نماز پڑھی پھر فرمایا کہ میں خود شاہد ہوں  
کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفوف تیزی کے ساتھ چلنا چاہتے تو اسی طرح  
کرتے تھے۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے خود دیکھا کہ جب نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم (منزل مقصود تک) جلدی پہنچنا چاہتے تو پہلے مغرب کی اقامت

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی حج کے وقت پر نماز پوری پڑھی تھی اور قصر میں کیا تھا حالانکہ آپ مسافر تھیں اور اس لیے آپ کو نماز قصر کرنی چاہیے  
تھی۔ روایت میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے حضرت عروہ نے جواب دیا تھا کہ جو عبد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا۔ وہی عبد حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی بیان کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نماز قصر کرنے کی متعدد وجوہ بیان کی گئی ہیں مثلاً یہ کہ کہ میں بھی آپ کا گھر تھا یا یہ کہ آپ  
نے اقامت کی نیت کر لی تھی۔ وہی اعدا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھی رہے ہوں گے۔



ثُمَّ قَلَّمَا يَدَيْكَ حَتَّى دَرَسْتَهُمُ الْعِشَاءَ فِيمَا كَانَ  
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْجُدُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ  
الْعِشَاءِ حَتَّى يَقُومَ مِنْ  
خَوْفِ اللَّيْلِ ۝

باب صلوة التطوع على الدواب  
حَيْثُ تَوَجَّهَتْ

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَلَى رَاحِلَتِهِ  
حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ۝

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ  
يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يُصَلِّيُ التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ ۝  
۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَفْصَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ  
قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَ  
يُوتِرُ عَلَيْهَا وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ ۝

باب الرِّجَاءِ عَلَى الدَّابَّةِ

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ  
قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي السَّجْدَةِ عَلَى رَاحِلَتِهِ  
أَيْمَنًا تَوَجَّهَتْ بِهِ مُوسَى وَذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ ۝

باب يَنْزِلُ يَلْمُكْتُوبَةَ

سجرتی اور اس کی آپ تین رکعت پڑھاتے اور اس کے بعد سلام پھیرتے پھر قنوت  
دیر توقف کر کے عشاء پڑھاتے اور اس کی دو ہی رکعت پر سلام پھیرتے۔  
عشاء کے فرض کے بعد آپ سنتیں وغیرہ نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کے لیے  
اودھی رات بعد اٹھتے تھے۔

۷۰۱۔ نفل نماز سواری پر سواری کا رخ خواہ کسی طرف ہو۔

بن بن بن

۱۰۲۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے عبد الاعلیٰ  
نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے عمر نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان  
کی ان سے عبد اللہ بن عامر نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سواری پر آپ نماز پڑھتے  
رہتے تھے خواہ اس کا رخ کسی طرف بھی ہوتا۔

۱۰۲۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہ اکرم سے شیبان نے  
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے محمد بن عبد الرحمن نے کہ جابر  
بن عبد اللہ نے انھیں خبر دی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز سواری  
پر غیر قیبلہ کی طرف رخ کر کے بھی پڑھتے تھے۔

۱۰۲۹۔ ہم سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے وہیب نے  
حدیث بیان کی کہ اکرم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع  
نے کہ ابن عمرؓ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے آپ وتر بھی اسی پر  
پڑھ لیتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح  
کرتے تھے۔

۷۰۲۔ سواری پر اشاروں سے نماز پڑھنا

۱۰۳۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہ اکرم سے عبد العزیز  
بن مسلم نے حدیث بیان کی کہ اکرم سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان  
کی کہ اکرم عبد اللہ بن عمرؓ سفر میں اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے خواہ  
سواری کا رخ کسی طرف ہوتا۔ نماز اشاروں سے آپ پڑھتے تھے  
آپ کا بیان تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۷۰۳۔ فرض کے لیے سواری سے اتر جانا

۷۔ سواری پر نماز پڑھنے کے لیے تحریم کے وقت قیبلہ کی طرف رخ ہونا امام شافعیؒ کے یہاں شرط ہے لیکن حنفیہ کے یہاں مرفوع مستحب ہے  
پھر سواری کا رخ جہر بھی ہو جائے نماز میں اس سے کوئی خلل نہیں ہوگا۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يَسِيرُ يُؤْمِي بِرَأْسِهِ قَبْلَ آتَى وَجْهِهِ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الْمَكْتُوباتِ الْمَكْتُوبَةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي عَلَى دَابَّةٍ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ مَا يَبَالِي حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهَهُ قَالَ ابْنُ عَسْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ آتَى وَجْهِهِ تَوَجَّهَ وَيُؤْمِي عَلَيْهَا فَيَرَأَتْهُ لَوِصَّتْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةُ ۝

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مَخَوًا لِلْمَشْرِقِ فَإِذَا اسْتَأْذَنَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ۝

۱۰۳۱۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے کہ عامر بن ربیعہ نے انھیں خبر دی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر نفل نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ سر کے اشاروں سے پڑھ رہے تھے اس کا خیال کئے بغیر کہ سواری کا رخ کدھر ہوتا ہے لیکن فرض نمازوں میں آپ اس طرح نہیں کرتے تھے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے سالم کے واسطے سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت سواری پر اس کا خیال کیے بغیر کہ آپ کا رخ کس طرف ہے، نماز پڑھتے تھے۔ ابن عمر کا بیان تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر کدھر بھی رخ ہو جاتا اسی طرف نماز پڑھتے تھے۔ و نیز بھی آپ سواری پر پڑھ لیتے تھے۔ البتہ فرض اس پر نہیں پڑھتے تھے۔

۱۰۳۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان نے حدیث بیان کی انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے نماز پڑھتے تھے اور جب فرض نماز کا ارادہ ہوتا تو سواری سے اتر جاتے اور پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے پڑھتے۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا چوتھا پارہ ختم ہوا

## پانچواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### باب ۳۵ صَلَاةُ التَّطَوُّعِ عَلَى الْجَمَارِ

۱۰۳۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ شَيْخٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ اسْتَقْبَلَنَا أَنَسٌ حِينَ تَدْرِمُنَ النَّارَ فَلَقِينَا بَعِيْنَ الشَّوْمِ مَدَائِيْهُ يَمِيْنِيْ عَلَى حِمَارٍ وَجْهَهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِي عَنْ يَسَارٍ اِقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ تَعْبِيْ بِغَيْرِ اِقْبَلْتُهُ فَقَالَ لَوْلَا اِلَيَّ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَلَهُ لَمْ اَفْعَلْ فَلَمَّا ابْتَدَأَ طَهَّمَاتٍ عَنْ حِجَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۰۴- نفل نماز، گدھے پر

۱۰۳۳- ہم سے احمد بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے انس بن سیرین نے بیان کی کہا کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ کہہا کہ ہم سے انس بن سیرین نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ شام سے جب واپس ہوئے دھماج کی خلیفہ سے شکایت کر کے، تو ہم نے ان کا استقبال کیا۔ ہماری ان سے ملاقات عین الفرم (عراق سے شام جاتے ہوئے شام کے قریب ایک جگہ کا نام) میں ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ گدھے پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا رخ قبلہ سے بائیں طرف تھا اس پر میں نے دریافت کیا کہ میں نے آپ کو قبلہ کے سوا دوسری طرف رخ کر کے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت انس نے اس کا جواب یہ دیا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ کرتا۔ اس کی روایت ابن طہان نے دھماج کے واسطے کی ہے ان سے انس بن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا۔

۷۰۴- سفر میں جس نے فرض نمازوں سے پہلے اور اس کے بعد کی سنتیں نہیں پڑھیں۔

باز بن

### باب ۳۶ مَنْ لَمْ يَطَّوِّرْ فِي السَّفَرِ دُبُوَ الصَّلَاةِ وَقَبْلَهَا

۱۰۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ حَفْصَ ابْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَجِبَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَدَاكَ يَسْتَحِبُّ فِي السَّفَرِ وَقَالَ حَلَّ ذِكْرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۱۰۳۴- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی کہ حفص بن عاصم نے ان سے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں میں نے آپ کو سفر میں نفل پڑھتے کبھی نہیں دیکھا اور اللہ جل ذکرہ کا خود فرمان ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے۔

۱۵ سفر کی مشکلات کے پیش نظر جب فرض نمازیں چار کے بجائے دو رکعتیں رہ گئیں تو قرائن کے ساتھ جو سنتیں پڑھی جاتی ہیں انھیں بدرجہ اولیٰ نہ پڑھنا چاہیے؛ خود فقہاء خفیہ کے اس سے متعلق مختلف اقوال ہیں اور دل کو لگتی بات امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مسافر اگر ابھی راتے میں ہے تو سنتیں اسے نہ پڑھنی چاہئیں اور اگر منزل مقصود تک پہنچ گیا تو پھر پڑھنا ہی بہتر ہے۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى  
ابْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ  
ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَحَبَّتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تَزِيدُنِي فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَآبَا  
بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُتَمِّكٌ كَذَلِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔

**باب** مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّغَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ  
الضَّلَاتِ وَرَكَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَكَعَتِي الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ مَرْوَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي كَبِيلٍ قَالَ مَا أَبَا أَحَدًا أَنَّهُ رَأَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّلَى عِزَّ امْرَأَتِي بِهِ  
ذَكَرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ نَزَحَ مَكَّةَ  
اغتسل في بيته فطه ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَمَارًا يَسُكُّ صَلَ  
صَلَاةً أَخْفَ مِنْهَا عِزَّ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ  
قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِالنَّبِيِّ فِي السَّفَرِ عَلَى  
ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ يُوْجَّهُ  
بِرَأْسِهِ وَكَانَ بَيْنَ عُمَرَ وَنَفْسِهِ۔

**باب** الْجَمْعُ فِي السَّفَرَيْنِ الْمَغْرِبِ  
وَالْعِشَاءِ

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۰۳۵۔ ہم سے مسد بن قالی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی ان سے یحییٰ بن حفص بن عاصم نے انھوں نے فرمایا کہ مجھ سے میرے  
والد نے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا  
تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں۔ آپ سفر میں دو  
رکعت فرض سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ ابو بکر عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا بھی یہ معمول تھا  
۱۰۳۶۔ جس نے سفر میں نماز کے بعد کی سنتوں کے سوا ستر  
نوافل پڑھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی دو  
رکعتیں (سنت) پڑھی تھیں۔

۱۰۳۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی ان سے عمرو نے ان سے ابن ابی کبیل نے انھوں نے فرمایا کہ میں کسی  
نے یہ خبر انھیں دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے چاشت کی نماز  
پڑھتے دیکھا تھا صرف ام ابی رضی اللہ عنہا کا یہ بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر غسل کیا تھا اور اس کے بعد آپ نے  
آٹھ رکعتیں پڑھی تھیں میں نے آپ کو کبھی اتنی مختصر نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا  
البتہ آپ رکوع اور سجدہ پوری طرح کرتے تھے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے  
حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انھوں نے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن عامر نے  
حدیث بیان کی کہ انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ انھوں نے خود دیکھا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نفل نمازیں سواری پر پڑھتے تھے خواہ سواری کا رخ کس طرف بھی تھا  
۱۰۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں شعبہ نے خبر دی انھیں  
زہری نے اور انھیں سالم بن عبد اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے  
سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر خواہ رخ کس  
طرف ہوتا، نفل نماز سر کے اشاروں سے پڑھتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ  
عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

سفر میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ

۱۰۳۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان

بخاری کے بعض نسخوں میں پہلے اور بعد دونوں سنتوں کا ذکر ہے لیکن زیادہ صحیح وہی نسخہ ہے جس کا ترجمہ یہاں کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام  
بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفر میں نوافل و سنت کی جو نفعی احادیث میں مذکور ہے اس سے مراد صرف وہی سنتیں ہیں جو فرض کے بعد پڑھی جاتی  
ہیں۔ تہجد وغیرہ۔ وہ نمازیں جو فرض کے اوقات کے علاوہ پڑھی جاتی ہیں یا وہ سنتیں جو فرض سے پہلے سنون ہیں ان کی نفی حدیث میں نہیں۔

سُئِلَتْ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ بِهِ السَّيْرُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي يَمْرُوتَ طَهْمَانُ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حُفَيفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ كَانَتْ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّيْرِ وَتَأْتِيهِ عَلَى بَنِي الْمُبَارَكِ وَحَزْبٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُفَيفٍ عَنْ أَنَسٍ جَمَعَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

### بابُ هَلْ يُؤْذَنُ أَذْيَقِيمُ إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۱۰۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَ شُعَيْبٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْلَعَهُ السَّيْرُ فِي السَّيْرِ يُؤْخِرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَأَلْتُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُعَلِّمُهُ إِذَا أَجْلَعَهُ السَّيْرُ وَيَقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهِمَا ثَلَاثًا ثُمَّ يَسْلِمُ ثُمَّ قَلَّمَ يَلْبَسُ حَتَّى يَقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهِمَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْلِمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرُكْعَةٍ وَلَا يُعَدُّ الْعِشَاءَ بِجَلَاةٍ

نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر سفر میں جلدی مقصود ہو تو مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اور ابواہیم بن طہان نے بیان کیا کہ ان سے حسین معلم نے ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اسی طرح مغرب اور عشاء کی بھی ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اور ابن طہان ہی نے بیان کیا کہ ان سے حسین نے ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے حفص بن عبید اللہ بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اس روایت کی مطابقت علی بن مبارک اور حرب نے یحییٰ کے واسطے سے کی ہے یحییٰ حفص سے اور حفص انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مغرب اور عشاء) ایک ساتھ پڑھی تھیں۔

۷۰۷- جب مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی جائے تو کیا ان کے لیے اذان اور اقامت بھی کہی جائے گی؟

۱۰۳۹- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے سالم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ میں خود شاہد ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی سفر طے کرنا ہوتا تو مغرب کی نماز مؤخر کر دیتے تھے اور پھر اسے عشاء کے ساتھ پڑھتے تھے سالم نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اگر مسافت سفر سرعت کے ساتھ طے کرتی چلے تھے تو اسی طرح کرتے تھے مغرب کی اقامت پہلے کہی جاتی اور آپ تین رکت مغرب کی نماز پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر معمولی سے توقف کے بعد عشاء کی اقامت کہی جاتی اور آپ اس کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے دونوں نمازوں کے درمیان ایک رکعت

۱۰- سفر وغیرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو وقت کی نماز ایک ساتھ پڑھتے تھے لیکن شارحین کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ آیا یہ نمازیں ایک ہی وقت پڑھی جاتی تھیں یعنی ظہر عصر کے وقت اور مغرب عشاء کے وقت یا صرف ظاہر میں یہ ایک ساتھ ہوتی تھیں درتہ اس کا طریقہ یہ ہوتا کہ ظہر آخر وقت اور عصر ابتدائی وقت میں پڑھی جاتی تھی تاہی الذکر شرح حنفیہ کی ہے۔ اس کا ذکر اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔  
۱۱- حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ دونوں کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے گی اور اگر اذان صرف ایک مرتبہ دی گئی لیکن اقامت دونوں کے لیے کہی گئی تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

حَتَّى يَقُودَ مَرَّةً جَوْفَ اللَّيْلِ۔

بھی سنت وغیرہ نہ پڑھتے اور اسی طرح عشاء بعد بھی نماز نہیں پڑھتے تھے البتہ درمیان شب میں (نماز کے لیے) اٹھتے تھے۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ أَبِي اللَّهِ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ۔

۱۰۴۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی ان سے حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حفص بن عبید اللہ بن انس نے حدیث بیان کی کہ انس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو نمازوں یعنی مغرب اور عشاء کو سفر میں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔

بَابُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا تَحَلَّلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۰۸۔ سورج ڈھلنے سے پہلے اگر سفر شروع کر دیا تو ظہر عمر کے قریب پڑھنی چاہیے اس سلسلے میں ابن عباسؓ کی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت ہے۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فضالة عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَإِذَا رَأَتْ صَلَواتُ الظُّهْرِ ثُمَّ رَكِبَ۔

۱۰۴۱۔ ہم سے حسان واسطی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مفصل بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کی نماز عصر تک نہ پڑھتے پھر ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھتے تھے اور اگر سورج ڈھل چکا ہوتا تو پہلے ظہر پڑھ لیتے پھر سفر شروع کرتے۔

بَابُ إِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا رَأَتْ الشَّمْسُ صَلَواتُ الظُّهْرِ ثُمَّ رَكِبَ۔

۷۰۹۔ سفر اگر سورج ڈھلنے کے بعد شروع کرنا ہو تو پہلے ظہر پڑھ لینی چاہیے۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فضالة عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَلَّ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ رَأَتْ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَزُولَ صَلَواتُ الظُّهْرِ ثُمَّ رَكِبَ۔

۱۰۴۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے مفصل بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے اگر سفر شروع کرتے تو ظہر عصر کے قریب تک نہ پڑھتے۔ پھر کہیں راستے میں، ٹھہرتے اور ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھتے۔ لیکن اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو پہلے ظہر پڑھتے پھر سفر شروع کرتے۔

بَابُ صَلَواتِ الْعَامِدِ

۷۱۰۔ نماز، بیٹھ کر

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ وَشَّامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۰۴۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے اس لیے آپ نے گھر میں بیٹھ کر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّاهُ جَالِسًا وَصَلَّى  
وَكَلَامُهُ كَمَا مَرَّيَا مَا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنَا أَجْلِسُوا  
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ إِلَا مَا مَرَّيْتُ تَعَلُّ  
بِهِ فَإِذَا رَكْعَةً فَإِذَا رَكْعَةً فَإِذَا رَكْعَةً فَإِذَا رَكْعَةً

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَعْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنِيَّةَ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَخَدَشَتْ أَدَى  
فَجَحَّشَتْ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوذُ  
فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّاهُ قَائِمًا فَصَلَّيْنَا نَعُوذًا  
وَقَالَ إِنَّمَا جَعَلَ إِلَا مَا مَرَّيْتُ شَرِّهِمْ فَإِذَا كَبَّرَ  
فَكَبَّرُوا وَإِذَا رَكْعَةً فَإِذَا رَكْعَةً وَإِذَا رَكْعَةً  
قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَفَقَرُّوا رُكْبَاتُ  
لَكَ الْحَمْدُ

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
دَوْسُ بْنُ عِبَادَةَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بَرْزَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ سَأَلَ بَنِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا  
إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْقَسَمِ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ بَنِي بَرْزَيْدَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَكَانَ مَيِّمًا قَالَ  
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
صَلَاةِ التَّوَحُّجِ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ صَلَّاهُ قَائِمًا نَهَوُ  
أَفْضَلَ وَمَنْ صَلَّاهُ قَائِمًا فَكَدَّ بَصْفًا أَجْوَأُ النَّاسِ  
وَمَنْ صَلَّاهُ نَائِمًا فَكَدَّ بَصْفًا أَجْوَأُ النَّاسِ

نماز پر بھی صحابہ (آئے اور انھوں) نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء کی لیکن  
آپ نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے  
فرمایا کہ امام اس لیے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ رکوع  
کرتے تو تم بھی رکوع کرنا چاہیے اور جب وہ سر اٹھاتے تو تم بھی اٹھانا  
چاہیے۔

۱۰۴۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہ کہہ رہے ہیں ابن عینیہ نے  
زہری کی واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تھے اور اس کی جبہ  
سے آپ کو چوٹ آگئی تھی یا۔ آپ کے دائیں پہلو پر زخم آئے تھے ہم عیادت  
کے لیے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت تھا اس لیے آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے  
چنانچہ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ آپ نے اسی موقع پر فرمایا  
تھا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ کبیر  
کہے تو تم بھی کہو۔ جب رکوع کرتے تو تم بھی کرو، سر اٹھاتے تو تم بھی اٹھاؤ اور  
جب وہ سبح اللہ کہتے تو تم بھی ربنا لک الحمد کہو۔

۱۰۴۵۔ اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی کہ ابیہن روح بن عباد  
نے زہری انھیں حسین نے زہری۔ انھیں عبد اللہ بن بریدہ نے انھیں عمران  
بن حسین رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ ح  
ہیں اسحاق نے زہری کہا کہ میں عبد الصمد نے زہری کہا کہ میں نے اپنے  
والد سے سنا کہ کہہ رہے ہیں حسین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن بریدہ  
نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ بو اسیر  
کے مریض تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی  
آدمی کے پیچھے نماز پڑھنے سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے اس پر فرمایا  
کہ افضل یہی ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے کیونکہ پیچھے کر پڑھنے والے کو کھڑے  
ہو کر پڑھنے والے کے مقابل میں آدھا ثواب ملتا ہے اور لیٹے لیٹے پڑھنے  
والے کو پیچھے کر پڑھنے والے کے مقابل میں آدھا ثواب ملتا ہے۔

۱۵۔ اس حدیث میں ایک اصول بتایا گیا ہے کہ کھڑے ہو کر پیچھے کر اور لیٹ کر نمازوں میں کیا تفاوت ہے۔ رہی صورت مسئلہ کہ لیٹ کر نماز جائز بھی  
ہے یا نہیں۔ اس سے کوئی بحث نہیں کی گئی۔ اس لیے اس حدیث پر یہ سوال نہیں ہو سکتا کہ جب لیٹ کر نماز جائز ہی نہیں تو حدیث میں اس پر ثواب  
کا کیسے ذکر ہو رہا ہے؟ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان احادیث پر جو عنوان لگایا ہے اس کا مقصد اسی اصول کی وضاحت ہے۔ اس کی تفصیلاً  
دوسرے مواقع پر شائع سے خود ثابت ہیں اس لیے علی حدودیں جواز اور عدم جواز کا فیصلہ انھیں تفصیلات کے پیش نظر ہوگا۔ اس، بقیہ الحمد للہ صفحہ

## باب ۱۱۱۔ صَلَوةُ النَّكَاحِ بِإِلَیْمَا

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ مَرْثَةً عَنْ عَمْرِانٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَوةِ التَّوَجُّلِ وَهُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَمَوَّءٌ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ النَّكَاحِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ النَّكَاحِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نَائِمًا عِنْدِي مَصْطَحٌ جَعَلَهُمَنَّا.

## باب ۱۱۲۔ إِذَا لَمْ يُطِئْ قَائِمًا صَلَّى عَلَى

جَنْبٍ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنَّ لِمُعْتَمِدٍ رَأْسٌ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْقِبْلَةِ كُلِّ حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ.

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْكَثِيرِ عَنْ ابْنِ جَبْرِ عَنْ عَمْرِانَ بْنِ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ فِي بَيْتِ أَبِي سَيْرٍ مَاءٌ لَمْ يَكُنْ فِيهِ صَلَوةٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ قَائِمًا فَإِنَّ

## ۱۱۱۔ بیٹھ کر اشاروں سے نماز

۱۰۴۶۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی کہ ہم سے حسین معلم نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن برید نے کہ عمر بن حصین نے جنھیں بواسیر کا مرض تھا اور ایک مرتبہ ابو عمر نے عن عمران کے الفاظ کہے تھے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے لیکن اگر کوئی بیٹھ کر نماز پڑھے تو کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے مقابلہ میں اسے آدھا ثواب ملتا ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کو بیٹھ کر پڑھنے والے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے ابو عبد اللہ کے نزدیک حدیث کے الفاظ میں نائم مضطجع کے معنی میں ہے۔

## ۱۱۲۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی سکت نہ ہو تو کروٹ کے

بل لیٹ کر پڑھے اور عطاء و رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر قبلہ رو ہونے کی بھی سکت نہ ہو تو جس طرف اس کا رخ ہو اور وہی نماز پڑھ سکتا ہے۔

۱۰۴۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے ان سے ابراہیم بن طہان نے انھوں نے کہا کہ مجھ سے حسین مکتب نے حدیث بیان کی ان سے ابن برید نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بواسیر کا مرض تھا اس لیے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اگر اس کی سکت

باقیہ سابقہ حاشیہ ۱۔ باب کی پہلی دو احادیث پر بحث پہلے گزر چکی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عذر کی وجہ سے مسجد میں نہیں جاسکتے تھے اس لیے آپ نے فرض اپنی قیام گاہ پر دیا کہ صحابہ نماز سے فارغ ہو کر عبادت کے لیے حاضر ہوئے اور جب آپ کو نماز پڑھتے دیکھا تو آپ کے پیچھے انھوں نے بھی اقتداء کی نیت باندھ لی صحابہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تھے اس لیے انھیں منع کیا کہ نفل نماز میں امام کی حالت کے اس طرح خلاف مقتدیوں کے لیے ہونا مناسب نہیں ہے۔

۱۱۱۔ اشاروں سے نماز پڑھنے کا کہیں ذکر نہیں۔ غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے پیش نظر حدیث میں بیان کردہ یہ اصول ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے۔ بظاہر نماز پڑھنے والا صرف کھڑا نہیں ہوا ورنہ بقیہ تمام ارکان وہ کھڑے ہو کر پڑھنے والوں کی طرح ادا کرتا ہے کیا صرف اس ایک عمل کی کوتاہی کی وجہ سے ثواب آدھا ہو جائے گا؟ مصنف یہی بتانا چاہتے ہیں کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے سے صرف قیام نہیں چھوٹتا بلکہ ہر شخص اس بات کو محسوس کر سکتا ہے کہ قیام کے مقابلہ میں بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص رکوع اور سجدہ بھی پوری طرح نہیں کر پاتا۔ مصنف نے اس عدم کمال ہی کی تعبیر "ایمان" سے کی ہے کہ یہ واقعی رکوع اور سجدہ نہیں بلکہ یہ تو صرف اشاء ہے ہیں۔ فقہاء اگرچہ اب بھی اسے رکوع اور سجدہ ہی سے تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن مصنف اصطلاحات میں ان کے تابع نہیں ہیں۔ خود احادیث میں بھی اس طرح کی تعبیرات اختیار کی گئی ہیں۔ ایک شخص تبدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھ رہا تھا تو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔



لَمْ تَسْطِمْ فَقَاعِدًا اِنْ لَمْ تَسْطِمْ فَخَلَّ الْجَنِبُ۔  
**باب ۱۳۱** اِذَا صَلَّيْتَ قَاعِدًا اِنَّهُ صَحَّ اَدُّ  
 وَجَدَ حِفَّةً شَمَّرَ مَا بَقِيَ وَقَالَ الْحَنَنُ  
 اِنْ شَأْنُ الْمُرِيْفِ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ قَاعِدًا وَ  
 رُكْعَتَيْنِ قَاعِدًا۔

نہ ہوتو بیٹھ کر، اور اگر اس کی بھی نہ ہوتو پہلو کے بل لیٹ کر۔  
 ۱۳۱۔ نماز بیٹھ کر شروع کی، لیکن دوران نماز ہی میں محتجب  
 ہو گیا یا مرض میں کچھ خفت محسوس کی تو بقیہ نماز رکھڑے ہو کر  
 پوری کرے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مریض دو  
 رکعت کھڑے ہو کر دو رکعت بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

۱۰۴۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں مالک نے  
 خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے انھیں ان کے والد نے اور انھیں ام المؤمنین  
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بیٹھ  
 کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا، البتہ جب آپ ضعیف ہو گئے تو قرات قرآن  
 نماز میں بیٹھ کر کرتے تھے پھر جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہو جاتے  
 اور پھر تقریباً تیس چالیس آیتیں پڑھ کر رکوع کرتے۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ  
 تَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ صَلَوةً إِلَّا  
 قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى آسَنَ فَكَانَ يَقُولُ قَاعِدًا حَتَّى  
 إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْعِثَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ الْحَمْدَ مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً  
 أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً شَمَّرَ رُكْعَ۔

۱۰۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں مالک  
 نے عبد اللہ بن یزید اور عروہ بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو النضر کے واسطہ  
 سے خبر دی انھیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے انھیں ام المؤمنین عائشہ  
 رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز پڑھنا  
 چاہتے تو قرات بیٹھ کر کرتے پھر تقریباً تیس چالیس آیتیں پڑھتی باقی  
 رہ جاتیں تو انھیں کھڑے ہو کر پڑھتے اس کے بعد رکوع اور سجدہ کرتے  
 دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ نماز سے فارغ ہونے پر دیکھتے کہ میں  
 چاک رہی ہوں تو مجھ سے باتیں کرتے لیکن اگر میں سوتی ہوتی تو آپ بھی لیٹ  
 جاتے تھے۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَكَأَنِّي التَّفْهِيْمُ مَوْلَى عُرْوَةَ  
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
 عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ قَاعِدًا حَتَّى  
 وَهُوَ جَائِسٌ فَإِذَا لَقِيَ مِنْ تَوَاتِبِهِ مَخْمُومٍ ثَلَاثِينَ أَوْ  
 أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ مَا هُوَ قَائِمٌ شَمَّرَ يَبْعَثُ رُكْعَ  
 ثُمَّ يَبْعَثُ يَقْعِلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ  
 فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتَ يَقْطُلُ مَحَدَّثٌ مَعِيَ  
 وَإِنْ كُنْتُ نَائِمًا رَمَطَجَمَ۔

کھڑے ہو کر رکوع و سجدہ کرنے میں منہمل بہت سے دوسرے متعادل کے ایک یہ بھی رہا ہو گا کہ بیٹھ کر رکوع و سجدہ کھڑے ہونے کے مقابلہ میں پوری طرح  
 ادائیگی ہو سکتا تھا۔ مصنف نے اس سے پہلے ایک باب میں اسی وجہ سے بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کی تعبیر دیا ہے کہ ہم نے وہاں ایک نوٹ بھی  
 لکھا ہے اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے بعد یا مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے  
 فجر کی سنتیں بھی آپ اسی وقت پڑھتے تھے۔ احاف کا اس سلسلے میں مسلک یہ ہے کہ فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو کر وہ ہے بعض سلف کا بھی یہ مسلک  
 رہا ہے۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنت فجر کے بعد گفتگو ثابت ہے بہر حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو اور علم لوگوں کی گفتگو میں  
 فرق ہے اسی طرح اس حدیث میں سنت فجر کے بعد لیٹنے کا ذکر ہے احاف کی طرف اس مسئلے کی نسبت غلط ہے کہ ان کے نزدیک سنت فجر  
 کے بعد لیٹنا بدعت ہے۔ اس میں بدعت کا کوئی سوال ہی نہیں یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی۔ عبادات سے اس کا کوئی تعلق بھی نہیں  
 (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

**باب ۱۰۵۰** التَّهَجُّدُ بِاللَّيْلِ وَكُؤُلُوبِهِ  
مَرَّةً وَحَدَّثَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدَ بِهِ  
نَائِلَةَ لَيْلٍ -

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ  
ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ  
اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَبِيْرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ  
فِي هُنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مَلَكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ ذُو السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْبَاقِي وَالْحَقُّ لَكَ  
وَبَقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ  
وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَقٌّ وَالسَّاعَةُ مَعَهُ الْحَقُّ لَكَ اسْكَنْتَ وَ  
بِكَ أَمْنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّتُ وَ  
بِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَأَعْفُورِي مَا قَدْ مَنُتُ  
وَمَا أَكْهَوْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا غَلَبْتُ أَنْتَ الْمُكَلِّمُ  
وَأَنْتَ الْمُتَوَكِّلُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَدُلُّكَ عَلَى رُفْدِ  
قَالَ سُلَيْمَانُ وَرَأَى عَبْدَ اللَّهِ الْكَلْبِيَّ وَابْنَهُ مَيْمَةَ وَلَا  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ  
نَمِعَهُ مِنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب ۱۰۵۱** فَضْلُ قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَنَّاءُ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمُورُ بْنُ مَخْمُورٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّوْدِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمُورُ بْنُ

۱۰۵۰۔ رات میں تہجد پڑھنا اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔ اور  
رات میں آپ تہجد پڑھ لیں گے۔ یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی  
بخشش ہے۔

۱۰۵۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے  
حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سلیمان بن ابی مسلم نے حدیث بیان کی ان سے  
طاووس نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔  
”اے اللہ ہر طرح کی حمد تیرے لیے ہے تو آسمان اور زمین اور ان میں رہنے  
والی تمام مخلوق کا قیم ہے۔ اور حمد تمام کی تمام پس تیرے ہی لیے ہے آسمان و  
زمین اور ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف تیری ہی ہے اور حمد تیرے ہی  
لیے ہے تو آسمان اور زمین کا نور ہے اور حمد تیرے ہی لیے ہے تو حق ہے۔  
تیرا وعدہ حق ہے۔ تیری طاقتات حق ہے تیرا فرمان حق ہے جنت حق ہے و زرخ  
حق ہے۔“ انبیاء حق ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے۔  
اے اللہ میں تیرا ہی ملیع ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں تجھی پر توکل ہے  
تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ تیرے ہی عطا دیکھ جوئے دلائل کے ذریعہ  
بحث کرتا ہوں اور تجھی کو حکم بناتا ہوں۔ پس جو خطائیں مجھ سے پہلے ہوئیں  
اور جو بعد میں ہوں گی ان سب کی مغفرت فرما خواہ وہ اعلانیہ ہوئی ہوں  
یا خفیہ آگے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہی ہے معبود صرف تو ہی ہے  
یاد دیکھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے ابو سفیان نے بیان کیا کہ عبدالمکرم  
ابو امیہ نے اس دعائیں یہ زیادتی کی ہے ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ سفیان نے  
بیان کیا کہ سلیمان بن مسلم نے طاووس سے یہ حدیث سنی تھی۔ انھوں نے ابن  
عباس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۵۱۔ رات کی نماز کی فضیلت۔

۱۰۵۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے  
حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معمر نے حدیث بیان کی۔ ح۔ اور مجھ سے محمود  
نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں معمر

بقیہ سابقہ حاشیہ۔ البتہ مزوری سمجھ کر فخر کی سنتوں کے بعد لیٹنا پسندیدہ نہیں خیال کیا جاسکتا۔ اس حیثیت سے کہ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ایک عادت تھی اس میں بھی اگر آپ کی اتباع کی جائے تو ضرور اجر و ثواب ملے گا۔

۱۰۵۱۔ غائباً آپ دعا بیدار ہونے کے بعد وضو سے پہلے کیا کرتے تھے۔ (رفیض الباری ص ۷۰۹ ج ۲)

الَّذِي هُوَ عَنْ صَلَاتِهِمْ أَرْسَلْنَا رَسُولًا عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ  
كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةٍ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ يَأْتِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَعَنْتَيْتَ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَتَمَّهَا عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَلَائِكَةً مَا شَاءَ بَادَتْ كُنْتُ  
أَنَا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَوَافَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّمَا كُنْتُ مَلَكًا فِي نَدَاةٍ  
بِإِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْلُوبَةٌ كَلِمَتِي أَلَيْسَ وَإِذَا كُنْتُ  
قَوْمَانِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ كُنْتُ عَنْهُمْ فَجَعَلْتُ  
أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ - قَالَ فَلَمَّا كُنْتُ مَلَكًا أَخَذَ  
مَقَالِي لَمْ تَرَ فَعَصَمْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَمْتُهَا  
حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَعْمُرُ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ نَوْكَانَ يُعَلِّي مِنَ اللَّيْلِ كَانَ  
بَعْدَ لَا يَمَامٍ مِنَ اللَّيْلِ إِذَا قِيلَ -

### باب طول السجود في قيام الليل

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنْ اَلْهَرِيرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَزُودٌ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يُعَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً مَكَثَ يَلُكُ مَلَاةً  
يُجْعِدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرًا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ  
خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكُعَ رَكْعَتَيْنِ  
قَبْلَ مَلَاةٍ فَتُجْرِكُ بِقَطْعِهِ عَلَى شِقْوَةِ الدَّائِمِينَ حَتَّى  
يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ -

### باب ترك القيام للمريض

۱۰۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ  
عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ جُبْنَ بْنَ يَقُولَ اِسْتَكْبَى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً  
أَوْ لَيْلَتَيْنِ -

۱۰۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

نے خبر دی انھیں زہری نے انھیں مسلم نے انھیں ان کے والد ابن عمر رضی اللہ  
عنه نے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب خواب دیکھتے تو آپ  
سے بیان کرتے میرے بھی دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی کہ میں بھی کوئی خواب  
دیکھنا اور آپ سے بیان کرتا میں اسی نوجوان تھا اور آپ کے زمانہ میں  
مسجد میں سوتا تھا۔ چنانچہ میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ  
کی طرف لے گئے میں نے دیکھا کہ دوزخ کوئیں کے من کی طرح بنی ہوئی  
تھی۔ اس کے دو جانب تھے۔ دوزخ میں بہت سے لمبے لوگ تھے جنہیں  
میں پہچانتا تھا۔ میں کہنے لگا دوزخ سے خدا کی پناہ! آپ نے بیان کیا  
کہ چھر چار پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ مومن۔ یہ خواب  
میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا اور انھوں نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کو تعبیر میں آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ بہت خوب رکھا ہے۔  
کاش رات میں نماز پڑھا کرتا۔ اس کے بعد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
عنه رات میں بہت کم سوتے تھے۔

۱۰۵۵ - حَدَّثَنَا

۱۰۵۶ - رات کی نمازوں میں طویل سجدہ کرنا۔

۱۰۵۲ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ جہیں شعیب نے زہری  
کے واسطے خبر دی کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی  
اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درات میں گیا رہ کر کہیں  
پڑھتے تھے۔ آپ کی یہی نماز تھی! لیکن اس کے سجدے اتنے طویل ہوا  
کرتے تھے کہ اتنی دیر میں پہاس آیتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ فجر کی نماز  
سے پہلے آپ دو رکعت پڑھتے تھے اس کے بعد دائیں پہلو پر لیٹ  
جاتے تھے۔ آخر مؤذن آپ کو اگر نماز کی اطلاع دیتا تھا۔

۱۰۵۳ - حَدَّثَنَا

۱۰۵۴ - مریض کا کھڑا نہ ہونا

۱۰۵۳ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو سفیان نے  
اسود کے واسطے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا  
آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک یا دو رات  
تک (نمانے کے لیے) کھڑے نہیں ہوئے۔

۱۰۵۴ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سفیان نے اسود

سَيِّئَاتٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَلْبٍ عَنْ جُنْدَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَسَ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَسْرَأُ مِنْ  
قُرَيْشٍ أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَكَرَزَتْ وَاهْتَلَى وَاللَّيْلِ  
إِذَا سَجَى مَا دَوَّمَكَ نَتَبُكَ وَمَا قَلَى -

**باب ۱۸۱** تَحْوِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى صَلَوةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ ابْتِجَابٍ  
وَلَوْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ  
وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْلَةً لِلْمَغْلُوبَةِ -

۱۰۵۵۔ **حَدَّثَنَا ابْنُ مِقْلَابٍ** أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ هُنَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَوْسَلَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ  
لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ الْلَّيْلَةَ مِنَ الْفُتُوحِ  
مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخُزَائِنِ مَنْ يُؤْقِظُ مَوَاحِبَ الْمَجَاجِدِ  
يَا رَبُّ كَمَا سَيِّدَةٍ فِي السَّمَاءِ عَادِيَّةٍ فِي الْأَجْدَةِ -

۱۰۵۶۔ **حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ** قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ  
بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوَّفَهُ وَفَاطِمَةَ  
بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ أَلَا  
أَفْصَلِيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْصَلَانِ رَبِّهِمَا اللَّهُ فَإِنَا  
نَشَاءُ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَالْمَرْفَعِ حِينَ قُلْنَا ذَلِكَ  
وَلَمْ يَذْجِعْ إِلَى شَيْئٍ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مَوْلٍ لِيَوْمٍ

بنی قریظ کے واسطے خبر دی ان سے جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کچھ دنوں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
یہاں روحی لے کر نہیں آئے تو قریش کی ایک عورت نے کہا کہ اس کا شیطان  
کچھ سست پڑ گیا ہے۔ اس پر یہ آیت اتری (ترجمہ) ہاشمت کے وقت کی اور  
اندھیری رات کی قسم: تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا ہے اور نہ تم سے ناراض ہے۔

۱۸۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز اور نوافل کی  
رغبت دلاتے ہیں، ضروری نہیں قرار دیتے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم فاطمہ اور علی علیہما السلام کے یہاں رات کی نماز کے لیے  
جگانے آئے تھے۔

۱۰۵۵۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی  
انھیں معمر نے خبر دی انھیں زہری نے انھیں ہند بن عمار نے اور انھیں  
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے  
تو فرمایا سبحان اللہ! آج رات کیا کائنات اترے ہیں اور ساتھ ہی کیسے  
خزانے نازل ہوئے ہیں۔ ان مجرے والیوں داؤد و داود مطہرات رضوان اللہ  
علیہم، کو کوئی جگانے والا ہے۔ افسوس کہ دنیا میں بہت سی کپڑے پہننے  
والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

۱۰۵۶۔ ہم سے ابویمان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں شعیب نے زہری  
کے واسطے خبر دی کہا کہ مجھے علی بن حسین نے خبر دی اور انھیں حسین  
بن علی نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا  
کے یہاں آئے آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھو گے میں نے عرض  
کیا کہ یا رسول اللہ! ہماری رو میں خدا کے قبضہ میں ہیں جب وہ چاہتا ہے  
کہ وہ ہمیں اٹھا دے تو ہم اٹھ جاتے ہیں۔ ہماری اس عرض پر آپ واپس  
تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن واپس جاتے

سے قریش کی سوال کرنے والی عورت ابولہب کی بیوی تھی اس کی بدتمیزی یا نہ گفتگو سے صاف یہ بات ظاہر ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ قریش کی  
ایک خاتون نے جب وحی کا سلسلہ عارضی طور پر بند ہوا تو پوچھا کہ آپ کے صاحب کچھ دنوں سے کیوں نہیں آتے؟ یہ سوال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا  
کا تھا گفتگو کے شریفاً ابولہب سے یہ بات واضح ہے۔ دوسری روایتوں میں نام بھی موجود ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں بہت پریشان اور  
فکر مند تھے اس لیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تسلی اور ہمدردی کے طور پر یہ کہا تھا لیکن ابولہب کی بیوی نے بطور دشمنانہ یہ سوال کیا تھا۔

فَخَذَ لَهُ دَهْوٌ يَقُولُ كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا ۖ  
 ۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لِيَدَاغُ الْعَمَلِ وَهُوَ يَجِبُ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةً  
 أَنْ يَعْمَلَ بِهِ الْإِنْسَانُ فَيَفْرُغَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَجَّحَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَّةَ الظُّحَى  
 قَطًّا وَإِنِّي لَا سَجَّحُهَا۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ  
 عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ  
 فَصَلَّى بِصَلَاتِهِمْ نَاسٌ۔ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ كَثْرًا  
 الْإِنْسَانُ۔ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلِ الثَّلَاثَةِ وَالْكَابِئَةِ  
 فَلَمْ يَجُزِجْ إِلَّا يَمُومَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَلَمَّا أَهْبَجَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي مَنَعْتُمْ وَكُم  
 يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا إِنِّي خَشِيتُ أَنْ  
 تَفْرُغَ مِنْ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ ۖ

میں نے سنا کہ آپؐ رات پڑھا تھا مارکہہ رہے تھے کہ انسان بڑا محبت باز ہے ۛ  
 ۱۰۵۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہہا کہ ہم سے مالک  
 نے ابن شہاب کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان  
 سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض احوال  
 باوجود ان کے کرنے کی خواہش کے اس خیال سے ترک کر دیتے تھے کہ دوسرے  
 صحابہ بھی اس پر آپؐ کو دیکھ کر عمل مشروع کر دیتے اور اس طرح اس کے  
 فرض ہو جانے کا امکان ہو جاتا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت  
 کی نماز کبھی نہیں پڑھی لیکن میں پڑھتی ہوں۔

۱۰۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہہا کہ ہمیں مالک نے  
 خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے انھیں ام المؤمنین  
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات  
 مسجد میں نماز پڑھی۔ صحابہ نے بھی آپؐ کی اقتداء میں یہ نماز پڑھی۔ پھر  
 دوسری رات بھی آپؐ نے یہ نماز پڑھی تو نمازیوں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔  
 تیسری یا چوتھی رات تو پورا اجتماع ہی ہو گیا تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم اس رات نماز پڑھانے تشریف نہیں لائے۔ صبح کے وقت آپؐ نے فرمایا  
 کہ تم لوگ جتنی بڑی تعداد میں جمع ہو گئے تھے، میں نے اسے دیکھا۔ لیکن  
 مجھے باہر آنے سے صرف یہ خیال مانع رہا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے  
 یہ رمضان کا واقعہ تھا ۛ

۱۱۔ یعنی آپؐ نے حضرت علیؓ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات کی نماز کی طرف رغبت دلائی لیکن حضرت علیؓ کا عذر رخصت کر آپؐ چپ ہو گئے۔ اگر یہ نماز  
 ضروری ہوتی تو حضرت علیؓ کا عذر قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ نماز نفل تھی اس لیے آپؐ نے بھی کچھ نہیں فرمایا۔ البتہ جاتے ہوئے تاسف کا  
 اظہار ضرور کر دیا۔ غالباً آپؐ کو حضرت علیؓ کی حاضر جوابی پر بھی تعجب ہوا ہوگا۔

۱۲۔ دین کا یہ اصول معلوم ہوتا ہے کہ جب نزل وحی کے زمانہ میں لوگ کسی نفل عبادت پر عمل کا فرائض کی طرح التزام شروع کر دیتے ہیں تو  
 اللہ تعالیٰ بھی اُسے فرض کر دیتا ہے اس کی متعدد وجوہ ہوتی ہیں اس لیے بھی وہ عمل فرض ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہوتا ہے۔ مثلاً  
 تراویح جس کے متعلق اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل نقل ہوا ہے کہ جب صحابہ نے اس کا التزام شروع کر دیا تو آپؐ نے  
 اسے اس خیال سے ترک کر دیا کہ کہیں فرض نہ ہو جائے۔ بعض اوقات مباح امور اس لیے فرض ہو جاتے ہیں کہ مخاطب امت اس سے متعلق نامقول  
 رویہ اختیار کر لیتی ہے۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ بطور عقاب عمل کو فرض قرار دیتے ہیں۔ نبی اسرائیلؑ کے ساتھ گامے کے معاملہ میں بھی صورت  
 پیش آتی تھی یہ تمام امور نہ نزل وحی کے ساتھ خاص ہیں۔ غالباً دین کے اسی اصول کے پیش نظر اخاف کا مسلک ہے کہ نفل نماز شروع کرنے  
 کے بعد فرض ہو جاتی ہے کہ بندہ نے اس عمل کو مشروع کر کے خود ہی اس کا اپنے کو مکلف بنا لیا ہے۔

**باب ۱۹۱** قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَبْرَمَ قَدَمَاهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَتَّى تَطْفُرَ قَدَمَاهُ وَالْفُطْرُ الشَّقَوِيُّ أَنْفَعَرَتْ انْتَفَشتْ۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُومُ لَيَصِلَ حَتَّى تَبْرَمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَا قَاهُ فَيَقَالُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟

**باب ۱۹۲** مَن تَامَ عِنْدَ الصَّحَرِ

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَيْنَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَحَبُّ الْقِيَامِ إِلَى اللَّهِ قِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَتَامُرُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَتَامُرُ سُدُسَهُ وَيَقُومُ يَوْمًا وَيَطُورُ يَوْمًا۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ

شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَمَّا الْعَمَلُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قُلْتُ مَتَى كَانَ يَقُومُ قَالَتْ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَاةٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ...

۱۹۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک کھڑے رہتے رہتے پاؤں سلج جاتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے تھے فطور پھین کو کہتے ہیں اور سنطرت کے معنی پھٹ جانے کے ہیں۔

۱۰۵۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہ ہم سے مسمر نے حدیث بیان کی ان سے زیادہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک کھڑے نماز پڑھتے رہتے کہ آپ کے قدم بادیہ کہا کہ پنڈلیوں پر ورم آجاتا تھا۔ جب آپ کے اسے شعلی عرض کیا جاتا تو فرماتے: ”کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟“

۱۰۶۰۔ جو شخص صبح کے وقت سو گیا۔

۱۰۶۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی عمرو بن اوس نے انھیں خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز میں داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ ہے اور روزہ میں بھی داؤد علیہ السلام ہی کے روزہ کا۔ آپ آدھی رات تک سوتے تھے اس کے بعد تہائی رات نماز پڑھنے میں گزارتے تھے۔ پھر باقی ماندہ رات کے چھٹے حصے میں بھی سوتے تھے۔ اسی طرح آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن انطار کرتے تھے۔

۱۰۶۱۔ ہم سے جہد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے شعبہ کے واسطے سے خبر دی انھیں اشعث نے۔ اشعث نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور میرے والد نے مسروق سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا عمل پسندیدہ تھا آپ نے جواب دیا کہ جس پر ملاومت اختیار کی جائے (خواہ وہ کوئی بھی نیک کام ہو) میں نے دریافت کیا کہ آپ رات میں نماز کے لیے کب کھڑے ہوتے تھے آپ نے فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سننے لگے۔

۱۰۶۲۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ابوالاحوص نے خبر

۱۵۔ اس دور میں آپ کا عمل تھا جب سورہ مزمل کے شروع کی آیتیں نازل ہوئی تھیں۔ ان میں رات کے اکثر حصوں میں عبادت کا آپ کو حکم ہوا تھا۔ ۱۶۔ سحر رات کے آخری چھ حصے کو کہتے ہیں۔ ۱۷۔ علاقہ نے اپنی کتاب سیرت میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ایک سفید مرغ تھا۔

دی ان سے اشعث نے بیان کیا کہ مرغ کی آواز سنتے ہی کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

۱۰۶۳- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی کہا کہ میرے والد نے ابوسلمہ کے واسطے سے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ انھوں نے اپنے یہاں سحر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ لیٹے ہوئے پایا (یعنی تہجد کے بعد فجر کی نماز سے پہلے تھوڑی دیر کے لیے لیٹا کتے تھے)

۶۲۱- جو سحری کھانے کے بعد سو یا نہیں بلکہ صبح کی نماز پڑھی ہے

۱۰۶۴- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے روح نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ بن ابن سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کھائی سحری سے فارغ ہو کر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سحری سے فراغت اور نماز شروع کرنے کے درمیان کتنا وقفہ رہا ہوگا۔ ؟ آپ نے جواب دیا کہ اتنی دیر میں ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ سکتا ہے۔

۶۲۲- رات کی نماز میں طویل قیام

۱۰۶۵- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے عائشہ کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ رات میں نماز پڑھی۔ آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ میرے دل میں ایک غلط خیال پیدا ہو گیا تھا ہم نے دریافت کیا کہ وہ خیال کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے سوچا کہ بیٹھ جاؤں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دوں

۱۰۶۶- ہم سے حصین بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے حصین نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے

أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَنُفِطَ۔

۱۰۶۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَبِي عَنْ أَبِي سَكْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَلْفَاةُ السَّحَرِ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي السَّحَرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۱- مَنْ لَسَحَ فَلَغَزَ يَوْمَهُ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ۔

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ بَيْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَحَرًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ سَحَرِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَلَمَّا لَا نَسَ كَرِهَ أَنْ يَبْنَ فَرَأَاهُمَا يَسْجُورَهِمَا دَخَلَ لِيَهْمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَقَدَرِمَا يُقَرُّ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً؟

۲۲۲- طَوِيلُ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

۱۰۶۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ يَا مَرْسُومُ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعَدَ دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

۱۰۶۶- حَدَّثَنَا حَقْقُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَصِينِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ

۱۵ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس سے پہلے جو احادیث بیان ہوئی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ تہجد پڑھ کر لیٹ جاتے تھے اور پھر مؤذن صبح کی نماز کی اطلاع دینے آتا تھا لیکن یہ بھی آپ سے ثابت ہے کہ آپ اس وقت لیٹتے نہیں تھے بلکہ صبح کی نماز پڑھتے تھے۔ آپ کا یہ معمول رمضان کے مہینہ میں تھا کہ سحری کے بعد تھوڑا سا توقف فرماتے پھر فجر کی نماز اندھیرے میں ہی شروع کر دیتے تھے۔

عزیزہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے مسواک کر لیتے تھے یہ

۷۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت تھی؛

اور رات میں آپ کتنی دیر تک نماز پڑھتے رہتے تھے۔

مَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَتَوَضَّأُ قَامًا بِالتَّوَالُفِ  
باب كَيْفَ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْلُ مِنَ اللَّيْلِ

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَفَتِ الْقُبُورُ فَأَذَى بِيَدِي أَحَدِي

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةِ رُكْعَةً يُقِيْلُ يَالْلَّيْلِ

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَالْلَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً رُكْعَتِي الْفَجْرِ

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا حُظْلَفَةُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

۱۰۶۷۔ ہم سے ابوایمان نے حدیث بیان کی کہ میں شعیب نے زہری کے واسطے خبر دی کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ! رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ آپ نے فرمایا دو دو رکعت اور جب طلوع صبح کا وقت قریب ہو جائے تو ایک رکعت کے ذریعہ اپنی نماز کو طاق بنا لو۔

۱۰۶۸۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی آپ کی مراد رات کی نماز سے تھی۔

۱۰۶۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں اسرائیل نے خبر دی انھیں ابو حصین نے انھیں یحییٰ بن وثاب نے انھیں مسروق نے آپ کے فرمایا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آپ سات، نو اور گیارہ تک رکعتیں پڑھتے تھے فجر کی سنت اس کے سوا ہوتی۔

۱۰۷۰۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں حذلقہ نے خبر دی انھیں قاسم بن محمد اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ آپ نے

مسواک سے نیند ختم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہاں یہ حدیث اسی لیے لائے ہیں کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے بہت دیر تک نماز پڑھنے کے لیے پوری طرح مستعد ہو جاتے تھے۔

۱۱۔ یہ حدیث مختلف روایتوں سے آتی ہے قابل غور بات اس حدیث میں یہ ہے کہ پوچھنے والے نے یہ نہیں پوچھا کہ رات کی نماز کتنی رکعت پڑھنی چاہیے۔ نہ سائل نے ذکر کا کوئی ذکر کیا۔ بلکہ سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے وتر اور طریقہ نماز کا پہلے سے علم ہے وہ صرف ترتیب کے متعلق سوال کرتا ہے کہ وتر کب پڑھی جائے تہجد سے پہلے یا بعد میں آپ نے اس کا جواب دیا کہ وتر بعد میں ہوگی یہ حدیث مسلم میں جس تفصیل سے موجود ہے اس سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے اس لیے اس حدیث سے وتر کا ایک رکعت ہونا ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ رکعات وتر کی تعیین اس حدیث میں واضح طور پر بیان ہی نہیں ہوئی ہے۔ اس کا واضح بیان دوسری احادیث میں ہے۔ رات کی نماز میں آپ کی عام عادت ثبوتی و ترکیہ یا تیرہ رکعتیں پڑھنے کی تھی۔



عَمَّا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعِي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً مِنْهَا الْوُضُوْءُ وَرُكْعَتَا الْفَجْرِ :

**باب ۲۲۴** قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ وَمَا تَنَحَّيَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَقَوْلِهِ

تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمَوْءُؤِلُّ قُمْ لِلَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

قُصِفَهُ أَوْ انْقُصَ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدَ عَلَيْهِ

وَرَقِبَ الْقُرْآنُ كَوَيْلًا إِنَّا سَأَلْنَاهُ عَلَيْكَ

قَوْلَهُ قَلِيلًا إِنَّ مَا شِئْنَا اللَّيْلُ هِيَ أَشَدُّ

وَطَاءً وَأَقْوَمُ قِيلًا إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ

سَبْحًا طَوِيلًا وَقَوْلُهُ عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصَوْهُ

فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَوْضِعٌ وَآخَرُونَ

يَقْرَأُونَ فِي الْأَرْضِ يَتَّبِعُونَ مِنْ فَضْلِ

اللَّهِ وَآخَرُونَ يَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فَأَقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاقْرَءُوا اللَّهَ قَرْمًا

حَسَنًا وَمَا تَقَىٰ مَوْلَا نَفْسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ

يُحْدِثُهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَعْظَمُ

أَجْرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

نَشَأَ قَامَ بِالْحَبَشِيَّةِ وَكَأَنَّ قَالِ مَوْطَاةَ

الْقُرْآنِ أَشَدَّ مَوَافِقَةً لِسَمْعِهِ وَلَبْسِهِ

وَقَلْبِهِ لِيُؤْاطُوا لِيُؤَافِقُوا :

۱۰۷۱۔ **كُلُّ شَيْءٍ عَبْدٌ أَخْذَرِيْبِي عَنِ اللَّهِ قَالَ**

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى تَلْفَنَ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ وَ

يَصُومُ حَتَّى تَلْفَنَ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ

أَنْ سَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا دَائِيَةً تَابِعَهُ سِتْرَانِ

وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَبِيبٍ :

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ وتر اور فجر کی دو سنت رکعتیں اسی میں ہوتیں۔

۲۲۴۔ رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت اور

استراحت سے متعلق اور رات کی عبادت کے اس حصے سے

متعلق جو منسوخ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ (ترجمہ)

مے کپڑے میں لپٹے ولے اٹھارہ رات کو مگر کسی رات، آدمی

رات یا اس میں سے کم کرے تھوڑا سایا اس سے زیادہ کہ اس پر اور

کھول کھول کر پڑھ قرآن کو صاف تم ڈالنے ولے میں تھوڑا ایک

بات و زندار البتہ اٹھنا رات کو سخت روندنا ہے اور سیدھی

نکلتی ہے بات، البتہ تھوڑا کون میں شغل رہتا ہے لمبا۔ اور اللہ

تعالیٰ کا ارشاد ہے "اس نے جانا کہ تم اس کو پورا نہ کر سکو گے

سو تم پر معافی بھیج دی اب پڑھو جتنا تم کو آسان ہو قرآن سے

جانا کہ کتنے ہوں گے تم میں بیمار اور کتنے اور لوگ پھر گئے

ملک میں ڈھونڈتے اللہ کے فعل کو اور کتنے لوگ لڑتے ہوں

گئے اللہ کی راہ میں سو پڑھ لیا کہ جتنا آسان ہو اس میں سے

اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور قرض دو اللہ کو اچھی طرح

پر قرض دینا اور جو کچھ آگے بھیج گئے اپنے واسطے کوئی نیکی اس کو پاؤ

گئے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب میں زیادہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما

فرمایا کہ رایت میں ناشتہ سے ناشتہ معنی میں قائم بالمحشیہ کے ہے

اور موطا کے متعلق فرمایا کہ موطاۃ القرآن کا مفہوم ہے انتہائی

ندرت کے ساتھ کان، آنکھ اور دل قرآن سے موافقت رکھتے

ہوں لیواطوا لیاوفاقوا کے معنی میں ہے۔

۱۰۷۱۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن

جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید نے انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے

سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں روزہ نہ رکھتے تو ایسا معلوم

ہوتا کہ آپ اس مہینہ میں روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ اور کسی مہینہ روزہ رکھنا

شروع کرنے تو خیال ہوتا کہ اب اس مہینہ کا ایک دن بھی بغیر روزہ کے

نہیں جائے گا تم آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے کسی بھی حصے میں نماز

پڑھتے دیکھ سکتے تھے اسی طرح کسی بھی حصے میں سوتے دیکھ سکتے

تھے۔ اس روایت کی متابعت سلیمان اور ابو خالد حمزہ نے جہد کے واسطے کی ہے  
 ۲۵۔ اگر کوئی رات کی نماز نہ پڑھے تو شیطان سرے  
 پیچھے گرہ لگا دیتا ہے۔

۱۰۷۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہمیں ایک نے  
 خبر دی انھیں ابو الزناد کے انھیں اعرج نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی  
 اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان آدمی کے سر  
 کے پیچھے سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ پر اس کے احساس کو ادھ  
 خواہ میرہ کرتے ہوئے ذہن میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ رات بہت طویل ہے  
 اس لیے ابھی سوتے جاؤ۔ لیکن اگر کوئی بیدار ہو کہ اللہ کی یاد کرنے لگے  
 تو ایک گھوٹ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے کہ تو دوسری کھل جاتی  
 ہے نماز پڑھنے لگتا ہے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے۔ اسی طرح صبح  
 کے وقت چاق و چونڈ پاکیزہ خاطر اٹھتا ہے ورنہ سست اور بداظمی رہتا ہے  
 ۱۰۷۳۔ ہم سے مولیٰ بن ہشام نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے انھیں نے  
 حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے عوف نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے ابو جابر  
 نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان  
 کی ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جس  
 کا مرتبہ سے توڑا جا رہا تھا وہ قرآن کا حافظ تھا جو قرآن سے غافل ہو گیا  
 تھا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جایا کرتا تھا۔ (یہ حدیث تفصیل کے ساتھ آئندہ  
 آئے گی)۔

۲۶۔ جب کوئی شخص نماز پڑھے بغیر سو جائے تو شیطان

اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

۱۰۷۴۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے ابو الاحوص نے حدیث  
 بیان کی کہ کہا کہ ہم سے منصور نے ابو اسلم کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان  
 سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس  
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام نفل نمازوں اور روزے کے متعلق کوئی خاص ایسا معمول نہیں تھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملتزم رہتے۔ نماز آپ رات  
 کے جس حصے میں چاہتے پڑھ لیتے تھے اسی طرح روزے کسی مہینے میں رکھنے پر آتے تو خوب رکھتے ورنہ بعض مہینوں میں چھوڑ بھی دیتے تھے مقدار بھی متعین  
 نہیں تھی اس لیے صحابہ جب آپ کی نماز اور روزے بیان کرتے ہیں تو تعبیرات ایسی ہی اختیار کرتے ہیں جیسی اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ  
 نے اختیار کی۔ یہ ملحوظ رہے کہ تنہید وغیرہ نمازوں کا ذکر یہاں نہیں ہو رہا ہے۔ بلکہ نماز روزے کے عام فوائد کا ذکر ہے۔

۲۷۔ اس گرہ کا تعلق عام مثال سے ہے۔ شیطان کے آدمی پر غالب آجانے کی طرف اشارہ ہے۔

باب ۲۵ عَقْدُ الشَّيْطَانِ عَلَى قَائِمِهِ  
 الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ يَالْتِيْلٍ۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 مَا يَلْفُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِمِهِ رَأْسَ أَحَدٍ كَقَرَادٍ إِذَا هُوَ نَامَ  
 ثَلَاثَ عَقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عَقْدَةٍ عَلَيْكَ لِيلٌ طَوِيلٌ  
 فَإِنْ قَدْ نَامَ اسْتَيْقِظْ فَإِنَّكَ لَأَنْتَ لَمْ تَحُلْ عَقْدٌ فَإِنْ  
 تَوَضَّأَ لَمْ تَحُلْ عَقْدٌ فَإِنْ صَلَّى لَمْ تَحُلْ عَقْدٌ فَإِنْ فَعَلَ  
 شَيْطَانُ طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَتِ النَّفْسِ  
 كَسَلَاتٍ ۝

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَلَةَ  
 قَالَ حَدَّثَنَا سَمُوعُ بْنُ جَنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ أَمَّا الْيَدِيُّ  
 يَشْكُمُ رَأْسَهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقَوَاتِ كَيَوْمِ  
 وَيَأْمُرُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ۝

باب ۲۶ إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ يَالْتِيْلٍ الشَّيْطَانُ

فِي أَذُنِهِ۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو لَاحِظٍ  
 قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ

فَقِيلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ  
فَقَالَ بَالِ الشَّيْطَانِ فِي آدِنِهِ ۝

**باب ۲۱** اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةُ مِنَ الْخَيْرِ  
وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ الَّذِينَ  
كَانُوا يَهْتَمُّونَ - أَحْيَ مَا يَنَامُونَ وَيُؤَلِّمُ الْخَيْرَ  
يَسْتَعْفِرُونَ -

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
مُرِيذٌ بِرَضَى اللَّهِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى  
السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْفُخُ قُلُوبُ الْمَلَائِكَةِ الْأَخْيَرِ يَقُولُ  
مَعِيَ تَيْنٌ مَوْفِي فَاَسْتَجِيبُ لَهُ مَنْ يَأْتِيَنِي فَأَعْطِيَهُ  
مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ ۝

**باب ۲۲** مَنْ نَامَ آوَّلَ اللَّيْلِ وَلَعِنَا  
آخِرُهُ وَقَالَ سَلَمَاتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا نَعَمْ كَلَّمَا كَانَ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ  
قَالَ مُعَرِّفٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَدَقَ سَلَمَاتُ -

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا خُصْبَةُ وَحَدَّثَنِي  
سَلَمَاتُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْبَةُ عَنْ أَبِي رَسْحَةَ عَنِ الْأَسَدِ  
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَلَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ  
وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّيُ شَرْعِيًّا رُجْعًا إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا  
أَدَّتِ الْمَوَدَّةَ وَثَبَّ فَإِنْ كَانَ يَوْمَ حَاجَةٍ اغْتَسَلَ  
وَالَا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ ۝

**باب ۲۳** قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ -

میں ایک شخص کا ذکر آیا تو کسی نے اس سے متعلق کہا کہ صبح تک چڑا سوتا رہتا  
ہے اور رات میں نماز کے لیے بھی نہیں اٹھتا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ  
شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

۷۲۷۔ آخر شب میں دعا دار نماز۔ اللہ تعالیٰ  
کا ارشاد ہے کہ رات میں وہ بہت کم سوتے  
ہیں اور سحر کے وقت استغفار کرتے  
ہیں۔

۱۰۷۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے  
ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ اور ابو عبد اللہ غزالی نے اور ان  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ  
تبارک و تعالیٰ ہر رات اس وقت آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں جب رات  
کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کوئی مجھ سے  
دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے  
کہ میں اسے دوں۔ کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرے یا اللہ کہ میں اس کی مغفرت کروں

۷۲۸۔ جو رات کے ابتدائی حصہ میں سو رہا اور آخری حصہ  
بیدار ہو کر گزارا۔ حضرت سلیمان نے ابو درودانہ رضی  
اللہ عنہما سے فرمایا کہ سو جاؤ اور آخر رات میں عبادت  
کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ سلمان  
نے صحیح کہا ہے۔

۱۰۷۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی اور مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی! انھوں نے کہا کہ ہم سے شعبہ  
نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود نے۔ انھوں نے فرمایا  
کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات  
کی نماز کا کیا دستور تھا۔ آپ نے فرمایا کہ شریع میں سو رہنے اور آخر میں بیدار  
ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ اس کے بعد ستر پر آجاتے اور جب مؤذن اذان دیتا  
تو جلدی سے اٹھ بیٹھتے۔ اگر ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے  
بہر شریفینے جاتے۔

۷۲۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات میں بیدار ہونا رمضان  
اور دوسرے مہینوں میں۔

۱۰۷۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انھیں سعید بن ابوسعید مقبری نے انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھوں نے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان میں نماز کیا دستور تھا۔ آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ خواہ رمضان کا مہینہ ہو تا یا کوئی اور پہلے آپ چار رکعت پڑھتے۔ ان کا حسن وادب اور ان کی طوالت الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔ پھر آپ تین رکعت پڑھتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے۔

۱۰۷۸۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ہشام نے انھوں نے بیان کیا کہ مجھ میرے والد نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کی کسی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ آخر عمر میں بیٹھ کر قرآن پڑھتے تھے۔ لیکن جب تیس چالیس آیتیں رہ جاتیں تو انھیں کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور پھر رکوع کرتے تھے۔

۷۴۰۔ دن رات با وضوء رہنے اور وضوء کے بعد نرکی نفیلت۔

۱۰۷۹۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حیان نے ان سے ابوزرعه نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کی نماز کے وقت پوچھا کہ بلال! مجھے اپنا سب سے زیادہ پر توقع عمل بتاؤ جسے تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہے۔

کیونکہ میں نے جنت

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُعَمِّي أَرْبَعًا كَلَّا تَسْمَعُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطَلْحَةَ ثُمَّ يُعَمِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْمَعُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطَلْحَةَ ثُمَّ يُعَمِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَا مَرَّ قَبْلَ أَنْ تَكُونَتْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي شَامِلٌ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ۝

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي قُبَيْبٍ مِنْ صَلَاةٍ إِلَّا بِلَا حَاشِيٍّ إِذَا كُنِيَ قَرَأَ بِهَا فَإِذَا لَمِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ فَلَا تُحَنُّ أَوْ أَذُنُ بَوْنِ آيَةٍ قَامَ فَقَرَأَ هُنَّ ثُمَّ رَكَعَ ۝

باب ۳۱ فُضِّلَ الظُّهُورُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَفُضِّلَ الْفَلَاةُ بَعْدَ الْمَوْضُوعِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ لَدُنَّ صَلَاةٍ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدَّثَنِي بِأَرْبَعٍ مَعْلَمَةٍ فِي الْأَسْكَدِ فَإِنِّي سَمِعْتُ وَفَّ بِكَ بَيْنَ يَدَيْ فِي الْحَجَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي إِلَّا لَمْ أَظْهَرْ ظُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِكَ الظُّهُورَ مَا كُنْتُ إِلَى أَنْ أَصْلَى۔ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ اللَّهُ وَفَّ

تَفْلِيكَ يَعْنِي تَحْيِيكَ -

باب ۳۱ مَا يَكُونُ مِنَ الشُّرُوعِ فِي

الْعِبَادَةِ -

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَهْمِيثٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاذْأَحْبِلُكُمْ دُؤَابَيْنِ السَّارِيَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ قَالُوا هَذَا أَحْبَلُ لِرَبِّكَ فَاذْأَتَرْتُ تَعَلَّقْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحْلَاوُ لِيَصِلَ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَاذْأَتَرْتُ فَلْيَقْعُدْ. قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي إِسْدَاةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ فَلَانَهُ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ فَدُكِرَ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تَطِيعُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُ حَتَّى تَمُوتُوا -

باب ۳۲ مَا يَكُونُ مِنَ تَزْوِجِ قَائِمِ اللَّيْلِ

لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ -

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمَّا مَسْ بَنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا مَبْرُكٌ

۱۰۸۱۔ ہم سے عباس بن حسین نے حدیث بیان کی ان سے منظر نے

۱۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ روایت میں نماز فجر کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کو دریافت کرنے کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواب میں حضرت بلال کو اپنے آگے جنت میں اس طرح دیکھا تھا۔ کیونکہ خواب بھی آپ صحابہ سے صبح کی نماز کے بعد ہی بیان کرتے تھے۔

۲۔ مطلب یہ ہے کہ آدمی کو عبادت اتنی ہی کرنی چاہیے جس میں اس کا نشاط اور دلچسپی باقی ہے عبادت میں تکلف سے کام نہ لینا چاہیے۔ شریعت اس کی تجدید نہیں کرتی کہ کتنی دیر عبادت کی جائے بلکہ صرف مطلوب عبادت میں روح کی بایدرگی اور نشاط طہ سے اگر کوئی اپنی طاقت سے زیادہ عبادت کرے گا تو اس کے بہت سے نقصانات خود عبادت میں پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ مثلاً آئندہ کے لیے ہمت ہار جائے گا۔ دوسری عبادت چھوٹ جانے کے بھی خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لیے نماز یا دوسری عبادت میں انسان کو اتنی ہی دیر صرف کرنی چاہیے جتنی طاقت ہو اور جس پر ہمیشہ مداومت ہو سکے، اب ہر شخص کی طاقت اور شوق عبادت جدا ہیں۔

میں اپنے آگے تمہارے پاؤں کی چاپ سنی ہے۔

۳۱۔ عبادت میں شدت اختیار کرنا پسندیدہ

نہیں۔

۱۰۸۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے عبد الحزین بن صہیب نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے آپ کی نظر ایک عورت پر پڑی جو دو ستونوں کے درمیان کھنٹی ہوئی تھی۔ دریافت فرمایا کہ یہ رستی کسی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یہ زینب کی رستی ہے جب وہ نماز پڑھتے پڑھتے (تھک جاتی ہیں تو اس کو کچھ لیتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں! اسے کھول دو ہر شخص کو دلچسپی اور نشاط کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے اور تھک جانے پر چھوڑ دینی چاہیے اور عبد اللہ بن مسلم نے بیان کیا ان سے مالک نے ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے یہاں بنو اسدی ایک خاتون رہتی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان کے منعلق پوچھا کہ کون ہیں میں نے کہا کہ فلاں خاتون ہیں رات بھر نہیں سوتیں۔ ان کی نماز کا آپ کے سانسے ذکر کیا گیا لیکن آپ نے فرمایا کہ بس تمہیں صرف اتنا ہی عمل کرنا چاہیے جتنے کی تم میں سکت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے اس وقت تک نہیں رکتا جب تک تم خود نہ اکتا جاؤ اور تمہارا نشاط باقی نہ رہے بلکہ

۳۲۔ رات میں جس کا معمول عبادت کرنے کا ہے اسے

اس معمول کو چھوڑنا نہ چاہیے۔

اوزاعی کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے محمد بن مقاتل ابو احمسی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اوزاعی نے خبر دی کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ اظان کی طرح نہ ہو جانا وہ رات میں عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔ ہشام نے کہا کہ ہم سے ابو العشرین نے حدیث بیان کی ان سے ابو زاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن حکم بن ثوبان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ نے اسی طرح حدیث بیان کی اور اس روایت کی متابعت عمرو بن ابوسلمہ نے اوزاعی کے واسطے سے کی ہے۔

۱۰۸۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے عمر نے ان سے ابو العباس نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور پھر دن میں روزے رکھتے ہو میں نے کہا کہ میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ لیکن اگر تم ایسا کہ گئے تو تمھاری آنکھیں دیدار کی جیسے) مکر وہ ہو جائیں گی اور تم خود ست پرچاؤ گے تم پر تھکے نفس کا بھی حق ہے اور بپوشی بچوں کا بھی۔ اس لیے روزہ بھی رکھو اور بلار ڈرے کے بھی رہو۔ عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔

۳۳۳۔ رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے والے کی فضیلت

۱۰۸۳۔ ہم سے صدوق بن فضل نے حدیث بیان کی انھیں ولید نے اوزاعی کے واسطے سے خبر دی کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے بناوہ بن ابی امیہ نے حدیث بیان کی ان سے عبادہ بن صامت نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے (توجہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نہ اس کا کوئی شریک۔ کب اگلی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے۔ اس دعا ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اللہ کی ذات پاک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور طاقت و قوت اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں، پھر یہ پڑھے (توجہ) اے اللہ میری مغفرت کیجئے، یا رب کہہ کہ کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے

عَنِ الْوَزَاعِيِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو أَحْمَسٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْوَزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدُ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتُفَرِّقُ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ وَقَالَ هَذَا مِثْلُ مَا نَحْنُ مِنْ أَبِي الْخَثَرِ حَدَّثَنَا الْوَزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكِيمِ بْنِ كُذَّابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَثَلَّةُ وَتَابِعَةُ عَمْرٍو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْوَزَاعِيِّ

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَقُومُ النَّهَارَ قُلْتُ إِيَّاهُ أَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَفُتِقَتْ نَفْسُكَ وَإِنْ يَنْفُسِكَ حَقٌّ وَلَا يَهْلِكُ حَقٌّ فَصُمْ وَأَفِطْ وَتَصُمْ وَتَصُمْ

باب ۳۳۳ فَعْلٌ مِنْ تَعَادٍ بَيْنَ اللَّيْلِ وَقُلْ

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا الْوَزَاعِيُّ عَنِ الْوَزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرِو بْنُ هَانٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَادَى بَيْنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا تَحُولُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْدَمًا اسْتَجِيبْ فَإِنْ تَوَضَّأْتُ قَبِلْتَ صَلَاتِي

ہز بن مہربن

۱۰۸۴۔ احَدٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُصُّ  
فِي قَصَبِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ أَخْلَعَهُ لَا يَقُولُ إِلَّا قَوْلَكَ يَقُولُ يَا لَيْلَ لَيْلَ  
أَيُّ رَدَاخَةٍ وَفِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ يَشْكُو أَلْتَابَهُ وَرَدَا  
لُنْشِي مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ

الْعَلَى فَقُلْتُ بِنَابِهِ مَوْقَاتٌ أَنْ مَا قَالُوا دَارِعُ -  
يَبِيْتُ جَنْبَهُ عَنْ فَوَائِسِهِ إِذَا اسْتَقَلَّتْ  
يَا لَمُسْرِكِيهِ الْمَفَاحِجِ تَابَعَهُ عَقِيلٌ وَقَالَ الرَّبِّيُّ  
أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَوَى عَنْ سَعِيدٍ دَا لَأَعْرَجَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۰۸۵۔ احَدٌ ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَذَّادٌ بِإِسْنَادِهِ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَارِخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
رَأَيْتُ عَلَى مَهْدِي الْمَسْجِدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِبَتِي  
قَطَعَتْ رَأْسِي فَكَانَ لَا أَرِيهِ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ  
إِلَّا طَارَتْ رَأْسُهُ وَرَأَيْتُ كَاتِبَتِي أَتِيَنِي فِي لَوَاكَا  
أَنْ تَيْدِيَّ بِي إِلَى النَّارِ مَقَامًا مَلَكَ فَقَالَ لَهُ  
تُسْرِعْ خَلِيًّا مِنْهُ فَقَصَّتْ حَقِصَتَهُ عَلَى النَّسَبِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى دُوَايَا فَقَالَ النَّسَبُ مَتَى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ التَّوَجَّلَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ  
يَعْلَمِي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَتْ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ  
مِنَ اللَّيْلِ وَكَانُوا لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ عَلَى النَّسَبِ مَتَى

پھر اگر اس نے وضو کی اور نماز پڑھی تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے۔

۱۰۸۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی کہ ہم سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے انھیں یحییٰ بن ابی سان نے  
خبر دی کہ انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ اپنے موعظ میں رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے بھائی  
نے یہ کوئی غلط بات نہیں کہی ہے آپ کی مراد عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ  
سے تھی۔ عبد اللہ بن رواحہ کے کچھ سونے اشعار کا ترجمہ ہم میں اللہ کے رسول  
موجود ہیں جو اس کی کتاب اس وقت تلاوت کرتے ہیں جب فجر طلوع ہوتی ہے  
آپ نے ہمیں گراہی سے نکال کر صبح راستہ دکھایا ہے اس لیے ہمارے دل پر یقین  
رکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ نے فرمادیا ہے وہ ضرور واقع ہوگا آپ رات بستر سے اٹھنے  
کو اگ کر کے گدازنے میں جبکہ مشرکوں سے ان کے بستر بوجھل جو رہے ہوتے ہیں  
اس روایت کی متابعت عقیل نے کی ہے اور زبیری نے کہا مجھے زہری نے  
سیدنا داود علیہ السلام سے خبر دی اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

۱۰۸۵۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث  
بیان کی اُن سے یارب نے اُن سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے  
فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں خواب دیکھا کہ گویا استرق  
د دبیز زہر آریشی کپڑا کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے جیسے میں حبت میں  
جس جگہ کا بھی ارادہ کرتا ہوں تو یہ دوا میرے ہاتھ سے چلا جاتا ہے اور میں نے دیکھا  
کہ جب سے آؤ آدمی میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے دوزخ کی طرف لے جانے  
کا ارادہ کیا ہی تھا کہ ایک فرشتہ اُن سے اُمر ملا اور مجھ سے کہا کہ ٹوڑو نہیں  
دور ان سے کہا کہ اسے چھوڑ دو (حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے میرا ایک خواب بیان کیا (آخری) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ عبد اللہ بڑا ہی اچھا آدمی ہے کاش رات میں بھی نماز پڑھا کرتا۔  
عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات میں نماز پڑھا کرتے تھے بہت سے

۱۰۸۵۔ ابی بطل رحمہ اللہ نے اس حدیث پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر یہ وعدہ فرماتا ہے کہ جو مسلمان بھی رات میں اس طرح بیدار  
ہو کہ اس کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی توحید اس پر ایمان و یقین۔ اس کی کبریا کی اور سلطنت کے ساتھ تسلیم اور بندگی، اس کی نعمتوں کا اعتراف اور  
اس پر اس کا شکر و حمد اور اس کی ذات پاک کی تنزیہ و تقدس سے بھرپور کلمات زبان پر جاری ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو بھی قبول کرتا ہے  
اور اس کی نماز بھی بارگاہ رب العزت میں مقبول ہوتی ہے اس لیے جس شخص تک بھی یہ حدیث پہنچے اسے اس پرنیٹ کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور اپنے  
ہپ کے لیے تمام اعمال میں نیت خالص پیدا کرنی چاہیے کہ سب سے پہلی شرط قبولیت یہی خالص ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلُوذِيَا أَتَمَّا فِي الْكَلْبَةِ السَّابِعَةِ  
مِنَ الْعَشْرِ أَلَا وَاجِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَدْعَى رَدُّ يَأْكُمُ قَدْ تَوَاطَتْ فِي الْعَشْرِ  
أَلَا وَاجِبٌ فَتَمَّ كَانَ مَتَّحِرٍ يَتَمَّ فَلَيْتَ تَعَرَّهَا وَمِنَ  
الْعَشْرِ أَلَا وَاجِبٌ

**باب ۳۴۲** أَلَا وَاجِبٌ عَلَى رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
هُوَالَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْبُشَارَةَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِ رُكْعَاتٍ وَرُكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْبُشَارَةِ  
وَلَمْ يَكُنْ يَدُورُ عَنْهُمَا أَبَدًا

**باب ۳۴۳** أَتَمَّ جَعْفَرُ عَلَى الْبُشَارَةِ

بَعْدَ رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ مُرَّةَ  
ابْنِ الْأَبْيَرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ أَتَمَّ جَعْفَرُ  
عَلَى خِيَمَةِ الْأَيْمَنِ

**باب ۳۴۴** مَنْ جَعَلَ بَعْدَ الرُّكْعَتَيْنِ

وَلَمْ يَقْطَعْهُ

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
قَالَةَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي أَخْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا صَلَّى فَإِنْ كُنْتَ مُسْتَبْعِنًا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَآلَا مُطْعِمًا  
حَتَّى يُوَدَّنَ بِالْمَغْلُوبَةِ

**باب ۳۴۵** مَا جَاءَ فِي التَّلَوُّعِ مَشْنِي مَشْنِي

وَمِنْ كَرْدَلِكٍ عَنْ عَمَّارٍ وَآلِي دَرْدَا كَيْسٍ

كَلْبَايَرُ بْنُ رَبِيعٍ وَكَرْمَةُ وَالْأَنْصَارِيُّ

صحابہ رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے خواب بیان کئے کہ  
شب تدر در وفان کے) آخری عشرہ کی سات سے دس تک ہے۔ (یعنی سائیسویں  
سے آخر تک) ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم  
سب کے خواب آخری عشرہ میں شب قدر کے ہونے پر متفق ہو گئے ہیں اس لیے  
جیسے شب تمہاری تلاقی ہو وہ آخری عشرہ میں اس کی تلاش کرے۔

۳۴۲۔ فجر کی دو رکعتوں پر مداومت۔

۱۰۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی ایوب  
نے حدیث بیان کی کہ کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی ان سے  
عمار بن مالک نے ان سے ابو سلمہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ نے آٹھ رکعتیں  
پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں (فجر کی) اذان و اقامت کے درمیان  
دو (دست) رکعتیں آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۳۴۳۔ فجر کی دو دست رکعتوں کے بعد دائیں کرہ ٹ پر

لیٹنا۔

۱۰۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی ایوب  
نے حدیث بیان کی کہ کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی ان سے  
عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم فجر کی دو دست رکعتیں پڑھنے کے بعد دائیں کرہ ٹ پر بیٹھتے  
تھے۔

۳۴۴۔ جس نے دو رکعتوں کے بعد گفتگو کی اور لیٹا

نہیں۔

۱۰۸۸۔ ہم سے بشر بن حکم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی کہ کہ مجھ سے سالم ابو السفر نے ابو سلمہ کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان  
سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کی نماز پڑھ  
چکے تو اگر کسی جاگتی ہوئی تو آپ مجھ سے باتیں کرتے تھے ورنہ لیٹ جاتے تھے۔  
پھر جب مؤذن نماز کی اطلاع دینے آتا تو آپ مسجد میں تشریف لے جاتے

۳۴۵۔ نفل نمازوں کو دو دو رکعت کر کے پڑھنے سے

متعلق جو روایات آئی ہیں۔ عمار، ابو ذر، انس، جابر بن

زید، حکیمہ اور زہری رضی اللہ عنہ سے یہی منقول



ہے یحییٰ بن سعید انعامی نے فرمایا کہ اپنے شہر (مدینہ) کے جتنے فقہا سے میری ملاقات ہوئی سب کو میں نے دیکھا کہ دن کی نفل نمازوں میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ قَالَ يُحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
الْأَنْصَارِيُّ مَا أَدْرَكْتُ فَقَهَاؤَ أَوْ ضَنَا  
إِلَّا يَسْلُمُونَ فِي كُلِّ ائْتِنَتَيْنِ مِنَ الْكَلَامِ -

۱۰۸۹۔ حَكَاتُنَا قَتَيْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
بْنِ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الرِّدَّ شِقَاقَةَ فِي الْأُمُورِ  
كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ  
أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَوَيْتَةِ  
فَلَمَّا لَقِيَ اللَّهَ قَالَ أَشْتَعِيزُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعِيزُكَ  
بِقُدْرَتِكَ وَ أَشْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ  
وَلَا أَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ  
اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْاِمْرَأَةَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي  
وَمَعَاشِي وَ عَاقِبَتِ امْرِئِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ امْرِئِي وَ أَجَلِهِ  
فَاقْدُرْ لِي وَ كَيْفَ تَدْرِي فَكَّرَ بَارِكُ لِي فِيهِ وَ إِنْ كُنْتَ  
تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْاِمْرَأَةَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَ مَعَاشِي وَ  
عَاقِبَةِ امْرِئِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ امْرِئِي وَ أَجَلِهِ  
فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَ اصْرِفْ عَنِّي وَ اقْدُرْ لِي الْخَيْرَ

۱۰۸۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الرحمن بن ابی الموالی نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کی سورۃ کی آپ فرماتے کہ جب کوئی اہم معاملہ سامنے ہو تو فرض کے سوا دو رکعت پڑھنے کے بعد یہ دعا کیا کرے۔ (توسیمہ) اے اللہ میں تجھے تیرے علم کے واسطے سے خیر طلب کرتا ہوں تیری قدرت کے واسطے سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے عظیم فضل کا طلب رہوں کہ مدت تو ہی رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ علم تیرے ہی پاس ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ معاملہ جس کے لیے استخارہ کر رہا ہے اس کا نام اس موقع پر لیتا ہاں ہے میرے دین، دنیا اور میرے معاملے کے انجام کے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ میرے معاملے میں واقعی طور پر اور انجام کے اعتبار سے خیر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دیجئے اور اس کا حصول میرے لیے آسان کر دیجئے اور پھر اس میں میرے لیے برکت عطا کیجئے اور اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ معاملہ میرے دین، دنیا اور میرے معاملے کے انجام کے اعتبار سے بُرا ہے یا آپ نے یہ کہا کہ

اے استخارہ سے کاموں میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ استخارہ کرنے کے بعد کوئی خواب بھی دیکھا جائے یا کسی دوسرے ذریعہ سے یہ معلوم ہو جائے کہ پیش آمدہ معاملے میں کون سی روش مناسب ہوگی۔ اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ طبعی رجحان ہی کی حد تک کوئی بات استخارہ سے دل میں پیدا ہو جائے حدیث میں استخارہ کے یہ فوائد کہیں بیان نہیں ہوئے ہیں اور واقعات سے بھی یہ ثابت ہے کہ استخارہ کے بعد بعض اوقات ان میں سے کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی، بلکہ استخارہ کا مقصد صرف طلب خیر ہے جس کام کا ارادہ ہے یا جس معاملے میں آپ الجھے ہوئے ہیں۔ گویا استخارہ کے ذریعہ آپ نے اسے خدا کے علم اور قدرت پر چھوڑ دیا اور اس کی ہدایت میں حاضر ہو کر پوری طرح اس پر توکل کا وعدہ کر لیا۔ ”میں تیرے علم سے تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے واسطے سے تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا خواست گاہوں“ یہ توکل و تفویض نہیں تو اد کیا چیز ہے؟ اور پھر دعا کے آخری الفاظ ”میرے لیے خیر مقدر فرما دیجئے جہاں بھی وہ ہو اور اس پر میرے قلب کو مطمئن بھی کر دیجئے“ یہ ہے رضا بقضاء کی دعا کہ اللہ کے نزدیک معاملہ کی جزویت صحیح ہے کام اسی کے مطابق ہو اور پھر اس پر بندہ اپنے لیے ہر طرح الطمان کی بھی دعا کرتا ہے کہ دل میں اللہ کے فیصلہ کے خلاف کسی قسم کا خطرہ بھی نہ پیدا ہو۔ دراصل استخارہ کی اس دعا کے ذریعہ بندہ اول تو توکل کا وعدہ کرتا ہے اور پھر ثابت قدمی اور رضا بالقضاء کی دعا کرتا ہے کہ خواہ معاملہ کا فیصلہ میری خواہش کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، مجھ پر خیر ہی ہو۔ اور میرا دل اس سے مطمئن اور راضی ہو جائے اور اگر واقعی کوئی غلوں دس سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ دونوں باتیں پیش کر دے تو اس کے کام میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے برکت یقیناً ہوگی۔ استخارہ کا صرف یہی فائدہ ہے اور اس سے زیادہ اد کیا چاہیے۔

میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (برابہ) تو اسے مجھ سے بڑا دیکھو  
پھر میرے لیے غیر مقرر فرما دیجئے، جہاں بھی وہ ہو اور اس سے میرے دل کو مطمئن  
بھی کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی ضرورت کا نام لینا چاہیئے۔

۱۰۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن سعید  
نے ان سے عامر بن عبد اللہ بن زبیر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تھا جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھنے سے پہلے  
اسے بیٹھنا نہ چاہیئے۔

۱۰۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک  
نے خبر دی، انھیں اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور انھیں انس بن مالک نے  
نے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی اور پھر  
واپس تشریف لے گئے۔

۱۰۹۱۔ ہم سے ابن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے سیث نے عقیل کے  
واسطہ سے حدیث بیان کی۔ عقیل سے ابن شہاب نے، انھوں نے کہا کہ مجھے  
سالم نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے، آپ نے فرمایا کہ اپنے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھی ہے  
اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھی ہے۔ اور جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھی ہے اور  
مغرب کے بعد دو رکعت پڑھی ہے۔ اور عشاء کے بعد دو رکعت پڑھی ہے۔

۱۰۹۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں شعبہ نے خبر دی ہے،  
انھیں عمرو بن دینار نے خبر دی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے  
سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ جو  
شخص بھی (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبہ کے لیے آ رہا ہو تو  
دو رکعت نماز پڑھنی چاہیئے۔

۱۰۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے سیف نے حدیث  
بیان کی کہ میں نے جابر سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت  
میں ان کے دولت کہہ پر حاضری دی گئی پھر آپ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف کے گئے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں جب  
آگے بڑھا تو دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل رہے ہیں۔ بالآخر  
کو میں نے دروازہ پر گھڑ پالیا اس لیے ان سے پوچھا کہ اے بلال رضی اللہ عنہ! کیا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی تھی؟ انھوں نے کہا کہ ہاں پڑھی

حَيْثُ كَانَتْ ثُمَّ ارْضَيْتَنِي بِهِ - قَالَ وَ  
يُسْنِي حَاجَتَهُ ۚ

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ ابْنِ أَبِي هَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمٍ  
الزُّرَقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رُبَيْعٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يُجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۚ

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ  
الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ  
وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ۚ

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ،  
أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخْطَبُ إِذَا اجْتَمَعَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ  
أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ۚ

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ  
سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ أُنِيَ بِنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي  
مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ دَخَلَ الْكُتْبَةَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا مَعَهُ ابْنُ  
قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْكُتْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ

تھی ہیں۔ پوچھا کہ کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں ان دو رکعتوں کے درمیان۔ پھر آپؐ ماہر تشریف لائے اور دو رکعتیں کعبہ کے سامنے پڑھیں۔ ابو عبد اللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کعبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت کی تھی اور متبان نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ صبح دن چڑھے تشریف لائے ہم نے آپؐ کے پیچھے صفت بنالی، اور اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھ لی۔  
۴۳۹۔ گفتگو، فجر کی دو رکعتوں کے بعد۔

۱۰۹۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، اسے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو النضر نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابولحسن نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعت (فجر کی سنت) پڑھتے تھے تو اس وقت اگر میں جاگتی ہوتی تو آپؐ مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔ میں نے سفیان سے کہا کہ بعض راوی فجر کی دو رکعتیں اسے بتاتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں یہ وہی ہیں۔

۴۴۰۔ فجر کی دو رکعتوں پر مداومت اور جس نے ان کا نام نفل رکھا۔

۱۰۹۵۔ ہم سے بیان بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن اسود سے عبد بن عمیر نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل نماز کی، فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے۔  
۴۴۱۔ فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے؟

۱۰۹۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں مالک نے جہری انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے ادا انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے

فَاتَيْنَ ۚ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكَعَتَيِ الصُّبْحِ - وَقَالَ مُتْبَانٌ عَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا أَمْتَدَّ النَّمَارُ وَصَفَعَا وَرَأَاكَ فَرَكَمَ رَكَعَتَيْنِ ۚ

**باب** الْخَبَرُ فِي بَيْتِ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ ۚ

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النُّضْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَقْبِلَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا فَصَلَّيْتُ لِسُفْيَانَ وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَزِيدُهُ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَلِكَ ۚ

**باب** تَعَاهُدِ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ مَنْ سَاحَا مَطْلُوعًا ۚ

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَاتُفِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَيَّ ۚ

**باب** مَا يُعْرَفُ فِي رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ ۚ

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

لے ان تمام روایتوں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نفل نماز خواہ دن ہی میں کیوں نہ پڑھی جائے دو دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے، لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک افضل یہ ہے کہ دن کی نفل نماز چار چار رکعت کر کے پڑھی جائے۔ درحقیقت افضلیت کا سوال اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کوئی چار رکعت یا اس سے زیادہ پڑھنا چاہے لیکن اگر کوئی صرف دو رکعت ہی پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہے تو پھر وہاں افضلیت اور مفنویت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جتنی احادیث اس عنوان کے تحت لکھی ہیں ان میں بھی یہی صورت ہے کہ نماز ہی دو رکعت پڑھی جا رہی تھی۔ اگر چار رکعت آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے اور پھر دو دو رکعت کر کے انہیں ادا فرماتے تو ضرور اس سے افضلیت ثابت ہوتی لیکن دوسری جانب ایسی احادیث ملتی ہیں جن سے دن کے وقت آپؐ کا چار رکعت پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر جب صبح کی اذان سنے تو دو غنیمت رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔

۱۰۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمن نے ان سے ان کی چچی عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمن نے ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی (خضر) نماز سے پہلے کی دو رکعت (رکعتوں کو بہت مختصر رکھتے تھے۔ کیا آپ ان میں سورہ فاتحہ بھی پڑھتے تھے؟ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتی۔

۴۴۲۔ فرض کے بعد نفل

۱۰۹۸۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، انھوں نے کہا کہ مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو رکعت اور جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھی ہیں اور مغرب اور عشاء کی سنتیں آپ گھر میں پڑھتے تھے۔ ابو الزناد نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے نافع نے کہ عشاء کے بعد اپنے گھر میں (سنت پڑھتے تھے) ان کی روایت کی متابعت کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع کے واسطے سے کی ہے ان سے (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ) میری بہن حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے بعد دو غنیمت رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے تھے اور یہ ایسا وقت تھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک جاتی نہیں تھی۔ اس روایت کی متابعت کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع کے واسطے سے کی ہے اور ابن ابی الزناد نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عشاء کے بعد اپنے گھر میں (سنت پڑھتے تھے)۔

۴۴۳۔ جس نے فرض کے بعد نفل نہیں پڑھی۔

وَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً لَمْ يَقُلْ إِذَا سَمِعَ التَّكْبِيرَ التَّوْبَةَ وَتَكْبِيرَ الْغَنِيمَتَيْنِ ۚ ۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمَّتِهِ عُمْرَةَ مَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفَفُ رَكْعَتَيْ اللَّيْلِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ إِنْ رَأَى أَنْ يَكُونَ

بَابُ الْمَطْلُوعِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ ۚ

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ تَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَتَجِدُ تَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَتَجِدُ تَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَتَجِدُ تَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَتَجِدُ تَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ تَفْعِي بَيْنَهُمَا قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ ثَوْمِيِّ عَنْ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ قَرَأَ فِيهَا قُرْآنَهُ تَابَهُ كَثِيرُ بْنُ مُرْقٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي النَّظَّارِ كَانَ يَقُولُ تَجِدُ تَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُظَلِّمُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا تَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا تَابَهُ كَثِيرُ بْنُ مُرْقٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ ثَوْمِيِّ عَنْ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ ۚ

بَابُ مَنْ لَمْ يَطْلُوعَ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ ۚ

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صرف ان کے اعتقاد کو بتانا چاہتی ہیں۔ اسی طرح کی روایتوں کی بنا پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فجر کی سنت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی۔ لیکن عام امت کے نزدیک فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورہ کا پانا بھی ضروری ہے۔

۹۹-۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّخْشَاءَ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا خَمِينَعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّخْشَاءِ أَكُنْتُ أَخْرَ الطُّهْرَ وَعَجَلَ الْعَصْرَ وَعَجَلَ الْعِشَاءَ وَآخَرَ الْمَغْرِبِ قَالَ وَأَنَا أَكُنْتُ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۲۴ صلوٰۃ النضحی فی السفر ۝

۱۰۰-۱۔ حَدَّثَنَا سَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَصَلَّى النُّحْلَى قَالَ لَا قُلْتُ فَعَمَرُهُ قَالَ لَا قُلْتُ كَأَبُو بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ كَأَسْبَقُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخَالَهُ ۝

۱۰۱-۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ يَقُولُ مَا حَدَّثَنَا أَحَدًا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ النُّحْلَى عَمْرُوًا وَكَانِي فِي كَانِيًا قُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهُمَا يَوْمَ فَتَحَرَّكَ مَكَّةَ فَأُخْتَسِلَ وَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ فَلَمَّا أَرَصَلُوهَ قَطَّ أَخْفَ مِنْهَا عَمْرُوًا أَنَّهُ يَهُمُّ التَّوَكُّعَ وَالسُّجُودَ ۝

۹۹-۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے واسطے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے ابو الشخشاء جابر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعت ایک ساتھ (نہر اول عصر) اور سات رکعت ایک ساتھ (مغرب و عشاء) پڑھیں۔ ابو الشخشاء سے میں نے کہا، میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے نہر آخر وقت میں پڑھی ہوگی اور عصر اول وقت میں، اسی طرح مغرب آخر وقت میں پڑھی ہوگی اور عشاء اول وقت میں۔ انھوں نے اس پر کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے (یہ حدیث پہلے گزری ہے)

۲۴۔ سفر میں پاشت کی نماز

۱۰۰-۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے توبہ نے ان سے موروق نے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا آپ پاشت کی نماز پڑھتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا اور عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ؟ فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا نہیں۔ میرا بھی خیال ہے۔

۱۰۱-۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مَرْثَہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ مجھ سے ام ہانی رضی اللہ عنہا نے یہ نہیں بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ ہفت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ ان کے گھر تشریف لائے۔ آپ نے غسل کیا، اور پھر آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے آپ کو اس سے زیادہ مختصر کوئی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ آپ رکوع اور سجدہ پوری طرح کر سکتے رہے۔

سب سے بہت سے محدثین نے اسے شکر ان کی نماز کہلے۔ لیکن راوی اسے پاشت کی نماز بتاتے ہیں۔ لیکن ہے کہ پاشت کی نماز اسے لوگوں نے اس وجہ سے کہا ہو کہ اگرچہ شکر ان کی نماز تھی لیکن پڑھنے کی تھی پاشت ہی کے وقت۔ بہر حال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر سفر کی حالت میں تھے اور مکہ ہی میں آپ نے یہ نماز پڑھی تھی بسف رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وجہ سے "سفر میں پاشت کی نماز" کے عنوان کے تحت اسے ذکر کیا ہے۔ اگر اسے پاشت کی نماز مان لیا جائے جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پڑھنے کا سب سے انکار کر دیا تھا اور دوسرے لوگوں کو اس وقت نماز پڑھتے دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ نئی چیز ہے اگرچہ اس کی قرعہ و توصیت بھی آپ نے فرمائی تھی۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں خود اس کے فضائل بیان فرمائے اور اس کی طرف صابہ رضی اللہ عنہم کو زہد دلائی۔ دین کے معنی کام ایسے ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بسر نہیں کیا یا بہت کم آپ سے اس کا عمل ثبوت ہے لیکن احادیث میں اس کے بہت زیادہ فضائل بیان ہوئے ہیں۔ اذان آپ نے کبھی نہیں دی، اگرچہ اس سے نہیں ملتا کہ اسے خلاف کیا ہے لیکن اکثر علماء کا یہی خیال ہے حالانکہ

باب ۲۵۱ مَنِ كَمَّ يَصِلِ الصُّحَّى وَرَأَاهُ

وَأَسْعَاهُ

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا بَنُو أَبِي ذَرُبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْبُحُ الصُّحَّى وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا

باب ۲۵۲ صَلَاةُ الصُّحَّى فِي الْحَضَرِ

قَالَ عُمَيَّاتُ بْنُ كَمَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَسَلَّمَ

۱۱۰۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قِيَّاسُ الْجُرَيْرِيِّ هُوَ ابْنُ مُرُوحٍ عَنْ أَبِي عُمَيَّاتٍ السَّهْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِتِلَاوَةِ لَا أَدْعُكَ حَتَّى أَمُوتَ هَوَمٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةُ الصُّحَّى وَتَوَمُّ عَلَى وَشْرٍ

۱۱۰۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَكْبَسِ بْنِ سَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ فَصَلِّ لِي بِسَبْعِينَ مَلَّةً اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَا إِلَى بَيْتِهِ وَفَضَحَ لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ بَآءٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَاحَتَيْنِ وَقَالَ ثَلَاثُ بَنِي ثَلَاثٍ بَنِي جَارُودٍ لَا نَسِيَّ يَحْيَى اللَّهُ عَنْهُ أَكَاتِ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا الصُّحَّى فَقَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى غَيْرَ ذَلِكَ الْيَوْمِ

۱۱۰۵ - جس نے خود چاشت کی نماز نہیں پڑھی لیکن اس میں توسیع سے کام لیا۔

۱۱۰۶ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی ذر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، لیکن میں خود پڑھتی ہوں۔

۱۱۰۷ - اقامت کی حالت میں چاشت کی نماز۔ یہ متباہ

بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

۱۱۰۸ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انھیں شعبہ نے خبر دی ان سے عباس جریری نے جو فروغ کے بیٹے تھے حدیث بیان کی، ان سے ابوشامہ نے ان سے ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے خلیل نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ موت سے پہلے انھیں نہ چھوڑوں ہر مہینہ میں تین دن روزے چاشت کی نماز اور درے کے بعد سونا۔

بہن بہن بہن

۱۱۰۹ - ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی ان سے انس بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انصاریوں سے ایک شخص (عبان بن مالک) نے جو بہت موسٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا (آپ نے انھیں گھر پر طے کرنے کی اجازت دے دی) تو انھوں نے اپنے گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا پکوا دیا اور آپ کو دعوت دی اور ایک چٹائی کے کنارے کو آپ کے لیے پانی سے صاف کیا۔ چنانچہ آپ نے اس پر دو رکعت نماز پڑھی اور بن ثعلاب بن جارد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس روز کے سوا آپ کو کبھی

(بقیہ حاشیہ) اذان کے لیے پیش رفتناں میں اور اس کی عظیم غفیسوں کی بنا پر بعض علماء نے اسے امارت سے بھی زیادہ افضل کہا ہے۔ فرض نماز کے بعد دعاء کرتے وقت آپسے ہاتھوں کا اٹھانا بہت کم ثابت ہے لیکن صحابہ سے اس کے لیے آپ نے فرمایا اور اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی۔ اس سے آپ کے قول عمل کا تقاضا نہیں ثابت ہوتا کہ اسے دہر کرنے کی کوشش کی جائے بلکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام نیک اور اچھے کاموں کو آپ اپنے عمل میں لانا ضروری نہیں خیال کرتے تھے بلکہ آپ ہر وہی اعمال کرتے تھے جو شانِ نبوت کے مناسب ہوں اور سب نفعناں و درغائب کی طرف کہہ کر لوگوں کو قہر و دلنہ پر اکٹھا کرتے تھے۔ اگر آپ نے خود کوئی عمل نہیں کیا تو اسے عمل کی فضیلت میں کوئی کمی نہیں آتی بلکہ ہمارے لیے اس کی فضیلت اسی درجہ کی ہے جیسا کہ آپ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا۔ چاشت کی نماز بھی اسی کی ہے۔

پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔

۷۴۷۔ ظہر سے پہلے دو رکعت۔

۱۱۰۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد ہیں۔ دو رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد اپنے گھر میں۔ دو رکعت عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے اور یہ وہ وقت ہوتا تھا جب آپ کے قریب کوئی نہیں ہوتا تھا۔ مجھ سے حصہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مؤذن جب اذان دیتا تھا اور فجر طرح ہوتی تھی تو آپ دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۱۱۰۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے بخینی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے ابو ایوب بن محمد بن قسطلانی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ بنتی اشدھنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پہلے چادر رکھتے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتی تھیں چھوڑ دیتے تھے۔ اس روایت کی متابعت ابن عدی اور عمر بن شعبہ کے واسطے سے کی۔

۷۴۸۔ مغرب سے پہلے نماز ہے

۱۱۰۷۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے حسین نے ان سے بریدہ نے انھوں نے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن ابی ریحیٰ نے حدیث بیان کی ان سے نبی کی مصلیٰ الشریعہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مغرب کے فرض سے پہلے نماز پڑھا کرو، دوسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ جس کا پیچھا، کیونکہ آپ کو یہ بات پسند نہ تھی کہ لوگ اسے ضروری سمجھ بیٹھیں (یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے)

۱۱۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن یزید

۱۰ یہ حدیث اس سے پہلے کئی مرتبہ قدرے تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے۔ ان میں یہ بھی ہے کہ آپ ان کے یہاں دن چوڑے گئے تھے اور یہی چاشت کا وقت ہوتا ہے۔

لے یہ مسئلہ پہلے گزر چکا ہے کہ مغرب کی اذان اور نماز کے درمیان کوئی سنت ہے یا نہیں؟ ابتداء اسلام میں کچھ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس پر ضرور تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف بھی یہ بات نہیں تھی۔ لیکن بعد میں آپ کے عہد میں ہی اس پر عمل ترک کر دیا گیا تھا اور آپ کے بعد بھی اس پر عمل نہیں تھا۔ اس لیے جیسا کہ شیخ ابن ہمام رحمہ نے لکھا ہے یہ نماز حرام کا اس حدیث کے تحت ذکر ہے جہاں نہ تو ضرور ہوگی۔ لیکن مستحب وغیرہ نہیں کہی جاسکتی۔ اس باب کی دوسری حدیث بھی یہ بات سمجھیں آتی ہے کہ صحابہ کے دور میں بھی اس پر عمل ترک ہو چکا تھا اور ابو تمیم کو اسے پرہتے دیکھ کر عقبہ کو حیرت ہوئی!

— — — — —

باب التَّكْثَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ :

٥٠١ ۱۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ مَنِ  
اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَشْرَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَ  
رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ  
فِي بَيْتِهِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ كَانَتْ سَاعَةً لَا يُدْعَى  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا حَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا كَانَتْ  
إِذَا آذَنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ +

١٠٦- حَدَّثَنَا سُدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَثَرِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ  
الْعِشَاءِ تَابِعُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَصَرَّوْهُ عَنْ شُعْبَةَ :

باب ۴۸۱ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْمَغْرِبِ :

٤٠. ۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ابْنِ بَرْقِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
الْمُرُوزِيُّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا  
قَبْلَ صَلَاةِ الْمُغْرِبِ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ  
كَرَاهِيَةً أَنْ تَتَّخِذَ هَٰذَا النَّاسُ  
سُنَّةً ۝

۱۱۰۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْيُؤُبِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ  
قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْفَزَارِيَّ قَالَ أَكُنْتُ  
مُعْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْعُصَيْنِيِّ فَقُلْتُ أَلَا أُجِيبُكَ مِنْ أَبِي تَيْمِيمٍ  
يُرَاكُمُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مُعْبَةُ  
أَمَا كُنْتَ تَعْمَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ مَا يَنْتَعِلُكَ إِيَّانَ قَالَ الشَّغْلُ ۝

**باب ۴۹** صَلَاةُ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً ذِكْرُهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
مَعْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَقْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ يَمِينِهِ  
كَأَنَّهُ فِي دِرَاهِمَةٍ فَرَزَعَهُ مَعْمُودٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْبَانَ بْنَ  
مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ شُهَدَا  
يَذَرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ مَعَهُ  
لِعَوْنِي بَيْتِي سَالِمٌ وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَإِذَا  
إِذَا أَجَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيُشْقِي عَلَى أَجْتِيَاةٍ قَبْلَ مُسْجِدِهِمْ  
فَوُجِّهْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ  
أَكْرَمْتُ بَعْضِي وَإِنَّ الْوَادِيَّ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ تَوْنِي نَيْلُ  
إِذَا أَجَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيُشْقِي عَلَى أَجْتِيَاةٍ قَبْلَ قُرْبَتِكَ إِنَّكَ  
تَأْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ فَقَدْ أَفْعَلْتُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْوَادِيُّ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ عَنْهُ  
بَعْدَ مَا أَشْتَدَّ الْهَمَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَتْ لَهُ فَكَلَّمَ يَحْيَى حَتَّى قَالَ آمَنَ حُبُّكَ أَنْ  
أُصَلِّي مِنْ بَيْتِكَ فَاشْرُتْ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبَّ  
أَنْ أُصَلِّي فِيهِ فَمَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبُوا  
وَصَفَقْنَا وَرَأَوْهُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمَ

نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، انہوں  
نے کہا کہ میں نے مرثد بن عبد اللہ الفزاری سے کہتے سنا کہ میں عقبہ بن عامر جہنی رضی  
اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا ابو تیمیم کی یہ بات آپ کو عجیب نہیں  
معلوم ہوئی کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھتے ہیں اس پر عقبہ نے  
فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسے پڑھتے تھے۔ میں نے کہا پھر  
اب اس کے ترک کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مشغولیتیں۔

۴۹۔ نقل نماز باجماعت۔ اس کا ذکر انس اور  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے  
سے کیا ہے۔

۱۱۰۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابی ایمنہ  
حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب  
نے کہا کہ مجھے محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھیں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم یاد ہیں اور آپ کی وہ کلمہ بھی یاد ہے جو آپ نے ان کے گھر  
کے کونوں کے پانی سے کی تھی۔ محمود پورے یقین کے ساتھ بتاتے تھے کہ عثمان  
بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے جو بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ شریک تھے فرمایا کہ میں اپنی قوم بنو سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا میرے  
گھر، اور قوم کی مسجد کے درمیان ایک وادی تھی اور بارش ہوتی تو اسے پار  
کر کے مسجد تک پہنچا میرے لیے دشوار ہو جاتا تھا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا کہ میری آنکھ خواب ہو گئی ہے  
اور وادی جو میرے اور قوم کے درمیان عامل ہے بارش کے دنوں میں بھر جاتی  
ہے اور میرے لیے اس کا پار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ آپ  
تشریف لا کر میرے گھر کسی جگہ نماز پڑھ دیں تاکہ میں اسے اپنے نماز پڑھنے کی جگہ  
بنائوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری یہ خواہش جلد ہی پوری  
کر دوں گا۔ چنانچہ آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر دن پڑھے تشریف لائے  
آپ نے اجازت چاہی اور میں نے اجازت دے دی۔ آپ بیٹھے جنس بدل دیو چا  
کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ میرے لیے نماز پڑھنا پسند کرو گے۔ میں جس جگہ کو نماز  
پڑھنے کے لیے منتخب کر چکا تھا، اس کی طرف میں نے اشارہ کر دیا۔ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھ  
لی، آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا ہم نے بھی آپ کے



ساتھ سلام پھیرا، میں نے خزیر (عرب کا ایک گھانا) پر آپ کو روک لیا۔ یہ آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ بنید واولوں نے جب سنا کہ رسول اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما ہیں تو لوگ بڑی تیزی سے آسنے شروع ہو گئے اور گھر میں یک جمیع لگ گیا۔ ایک شخص بولا، مالک کو کیا ہو گیا ہے، یہاں دکائی نہیں دیتا۔ دوسرے نے اس پر غصہ دیا، منافق ہے، خدا اور رسول سے محبت نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، ایسا نہ کہو۔ دیکھتے نہیں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ اور اس سے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ اس نے کہا کہ حقیقت حال (تو اللہ اور رسول ہی کو معلوم ہے مگر ہم اس کی دلچسپیاں اور میل جول منافقوں ہی سے دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر آگ حرام کر دی ہے جس نے لا الہ الا اللہ خدا کی رضا اور خوشنودی کے لیے کہہ لیا۔ محمود نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث ایک مجلس میں بیان کی جس کے شرکاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابویوب رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ روم کے اس غزوہ کا واقعہ ہے جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی تب غزوہ کے سردار یزید بن معاویہ تھے۔ ابویوب رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے انکار کیا اور فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات بھی کہی ہوگی تب آپ کی اس گفتگو کا مجھ پر بہت اثر ہوا اور میں نے اللہ تعالیٰ کو اس پر شاہد بنایا کہ اگر میں محفوظ رہا تو غزوہ سے واپسی پر اس حدیث کے متعلق قبیلان بن مالک رضی اللہ عنہ سے ضرور پوچھوں گا، اگر میں نے انھیں ان کی قوم کی مسجد میں باجیات پایا، چنانچہ میں غزوہ سے واپس ہوا پہلے توجہ اور عمرہ کا احرام باندھا اور پھر اس سے فارغ ہو کر جب مدینہ والیسی ہوئی تو قبیلہ غبر سالم میں آیا، قبیلان رضی اللہ عنہ بڑے اور زانیہ اپنی قوم کو نماز پڑھاتے ہوئے ملے۔ سلام پھیرنے کے بعد میں نے حاضر ہو کر آپ کو سلام

حِينَ سَلَّمَ فَحَبَسْتَهُ عَلَى خَيْرٍ يَصْنَعُ لَهُ فَسَمِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ الزَّجَالُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَا فَعَلَ مَا لَكَ إِذَا أَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ذَاكَ مُنَافِقٌ لَا حُجْبَ لِلَّهِ وَرَسُولُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُ ذَاكَ إِلَّا قَرَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَعِينُ بِكَ وَجْهَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَمَّا نَحْنُ كَوَلَّا اللَّهُ لَا نَرَى وَدَّاهُ وَلَا حَبِيْبَهُ إِلَّا إِلَى الْكُفْرِ فَيَقِيْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّاسِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَعِينُ بِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ مَحْضُودٌ فَحَدَّثْنَاهَا قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَتِهِ الَّتِي تَوَفَّى فِيهَا وَيَزِيدُ بْنُ مَعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِأَرْضِ الرُّومِ فَأَنْكَرَهَا عَلَى أَبُو أَيُّوبَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَكْثَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتُ قَطُّ فَكَبَّرَ ذَلِكَ عَلَى فَجَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَى إِنْ سَلِمْتَنِي حَتَّى أَقْبَلَ مِنْ غَزْوَتِي عَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا قَبْلَانُ بْنُ مَالِكٍ فَوَيْلَ اللَّهِ عَنْهُ إِنْ وَجَدْتَهُ حَيًّا فِي مَسْجِدٍ قَوْمِهِ فَفَعَلْتُ فَأَهْلَيْتُ بِحُجَّةٍ أَوْ بِعَرَفَةَ ثُمَّ سَرْتُ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَيْتُ بَنِي سَالِمٍ كَادَ أَهْلُهَا يَكْفُرُ أَهْلِي يَقُولُوهُمْ فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ سَلَّمْتُ لَهُ

۱۔ جماعت فرض نمازوں کی خصوصیت ہے، اخاف کہ یہاں سنن ووافل میں جماعت نہیں اور لوگوں کو اس کے لیے بلانا مکروہ ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے جب یہی نفل کے پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار دیا ہے تو ایک انسان کے لیے یہ کیونکر مناسب ہو سکتا ہے کہ اس کے لیے لوگوں کو کڑے اور بائے۔ جو صورت حدیث میں ہے اگر نفل کی جماعت اس صورت سے ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں مگر یہی شخص نماز پڑھو رہا ہو اور کچھ لوگ خود بخود شریک جماعت ہو جائیں۔

۲۔ اس حدیث میں ہے کہ جس شخص نے مدینہ کے دل سے کلمہ توحید پڑھ لیا ونا دوزخ میں نہیں جائے گا، حالانکہ قرآن مجید کی آیات اور احادیث میں ایمان کے بعد بھی گناہوں پر عذاب کی تصریح موجود ہے۔ اس تناقض کی وجہ سے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا تھا۔ علمائے اہل سنت اس کی بہت سی تاویلات کی ہیں ایک یہ بھی ہے کہ دوزخ میں نہ جانے سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اس میں نہیں رہے گا کیونکہ مومن کو ہر حال ایک دن ایک دن دوزخ سے نکلنا ہے۔

۳۔ جب حضرت ابویوب انصاری کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے وصیت کی کہ مجھے گھوڑوں کی ٹاپوں کے نیچے دفن کیا جائے۔ چنانچہ قسطنطنیہ کی شہر بنامہ کے ایک طرف آپ کو دفن کیا گیا۔ اس غزوہ میں صحابہ رضوان اللہ علیہم شریک تھے ترک کی خلافت عثمانیہ کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی نئے خلیفہ منتخب ہوتے تو ان کی رستار بند کیا اور ابویوب رضی اللہ عنہ کے مزار پر ہوتی تھی۔

عَنْهُ وَ أَخْبَرْتَهُ مَنْ أَنَا ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْوَيْثِ  
فَعَدَّ بَيْنِيهِ كَمَا حَدَّثَ بَيْنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۝

**بَابُ الْتَقَرُّعِ فِي النُّبُوتِ ۝**

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا  
وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي يُوسُفَ وَ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ  
عَنِ ابْنِ عُسْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بَيْتِكُمْ مَنْ مَلَكُكُمْ  
وَلَا تَقْتُلُوا دُمَاهَا بَيُورًا، تَابِعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ  
أَبِي يُوسُفَ ۝

**بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَنْجِيهِ**

**مَلَكَةٍ وَالْمَدِينَةِ ۝**

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ قُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَبًا قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِي عَشْرَةَ غَزَاةً  
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ سَمِعْتُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ  
الْحَرَامِ وَ الْمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى ۝

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رِيَّاحٍ وَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ  
الْأَعْرَبِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ

کیا اور اپنا تحارف کرنے کے بعد اسی حدیث کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے  
مجھ سے اس مرتبہ بھی وہی حدیث بیان کی جو پہلے بیان کی تھی۔

۵۰۔ نقل نماز گھر میں

۱۱۱۰۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب نے  
حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب اور سعید رحمہ اللہ نے ان سے ناقلین اور ان سے  
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔  
اپنے گھروں میں بھی غازی پرہیزگار اور انھیں بالکل غیرت بنالو (کہ جہاں غازی  
نہ پڑھی جاتی ہو، اس روایت کی متابعت وہ اب ایوب کے حوالہ سے  
کی ہے۔

۵۱۔ کہہ اور مدینہ کی مساجد میں نماز کی فضیلت۔

جس جہت میں چاہے

۱۱۱۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان  
کی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے عبد الملک بن قریظ نے خبر دی کہ میں نے ابوسعید رضی اللہ  
عنه سے چار باتیں سُنیں اور آپ نے فرمایا کہ میں نے انھیں نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات  
کئے تھے جس میں علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی،  
ان سے زہری نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے سوا کسی کے لیے شذر حال نہ کرو۔  
مسجد حرام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اور مسجد اقصیٰ یہ

جس جہت میں چاہے

۱۱۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں مالک نے  
زید بن ریح اور عبد اللہ بن ابی عبد اللہ اعرج کے واسطے سے خبر دی، انھیں ابو عبد اللہ  
اعرج نے اور انھیں ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا تمام مسجدوں میں نماز سے

میں اس حدیث میں صرف ان تین مساجد کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس سے یہ سمجھنا صحیح نہیں ہو سکتا کہ ان کے سوا کسی مقدس جگہ کے لیے سفر جائز ہی نہیں ہو سکتا  
ہام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کی وجہ سے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی نیت سے بھی سفر (شذر حال) جائز نہیں البتہ مسجد نبوی کی زیارت  
کے لیے سفر مستحب ہے اور ہر جب آدمی مدینہ پہنچ گیا تو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت اب مستحب ہوگی لیکن ان کا یہ مسلک جہد راست کے بیان قبول نہیں  
ہوا۔ ہزاروں سلف نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی نیت سے شذر حال کیا ہے اور امت نے بھی اس میں کوئی عکارت نہیں محسوس کی۔ جہد راست کے  
نزدیک زیارت قبر نبی مستحب ہے۔ دراصل اس حدیث کا زیارت قبر سے کوئی تعلق بھی نہیں۔ یہ تو صرف ان مساجد کی فضیلت بیان کرتی ہے۔

ایک ہزار درجہ زیادہ بہتر ہے۔

## ۵۵۲۔ مسجد قباء

۱۱۱۳۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب نے بخاری، اور انھیں نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نماز صحت دو دن پر پڑھتے تھے جب مکہ آتے تھے کہ آپ کو مکرم چاشت ہی کے وقت آتے تھے۔ اس وقت پہلے آپ طواف کرتے اور پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھتے تھے اور جب دن آپ مسجد قبا میں تشریف لاتے آپ کا یہاں ہر شبہ کو آنے کا معمول تھا۔ جب آپ مسجد کے اندر آتے تو نماز پڑھے بغیر باہر نکلنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سوار ہو کر اور پیدل دونوں طرح آتے تھے۔ نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ میں اسی طرح کرتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے دیکھا لیکن تمہیں راستہ یاد رکھ کر کسی بھی حصے میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتا۔ صرف سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھا کر دو۔

## ۵۵۳۔ مسجد قبا میں ہر سنیچر کو آیا۔

بخاری

۱۱۱۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن سلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سنیچر کو مسجد قبا آتے تھے پیدل بھی اور سواری پر بھی۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی معمول رہا۔

بخاری

## ۵۵۴۔ مسجد قبا آنا، کبھی پیدل اور کبھی سواری

پہ۔

مِنْ أَلْتِ صَلَوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْقِبْلَةَ

## باب مسجد قباء

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الصُّحَى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ كَيْفَةٍ مَرِيكَةٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا هَلْجِي فَيُكَبِّرُ بِالنَّبِيَّةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قِبَاءَ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلُّ سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يُخْرَجَ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ قَالِ وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَا شِئًا قَالِ وَكَانَ يَقُولُ أَمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصْنَعُونَ وَلَا أَصْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُعَلِّيَنِي فِي آتِي سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَيَذَانِ لَا تَسْجُرُوا كَلْوَجَ الشَّمْسِ وَلَا هَرُؤَ بَهَا

## باب مَنْ آتَى مَسْجِدَ قِبَاءَ كُلِّ سَبْتٍ

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قِبَاءَ كُلِّ سَبْتٍ مَا شِئًا وَرَاكِبًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُفَعِّلُهُ

## باب إتيان مسجد قباء ما شِئًا

وَرَاكِبًا

لے قبا کے لوگ جو کہ دن جو کہ نماز کے لیے مدینہ آیا کرتے تھے بلکہ بعض حضرات اپنی مجبوریوں کی وجہ سے نہیں آ سکتے تھے۔ اور ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبا میں ہر سنیچر کو تشریف لانے کی یہی وجہ تھی کہ جو لوگ مدینہ نہیں آ سکتے تھے ان سے ملاقات کی جائے مسجد قبا میں نماز کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ بیت المقدس تک کا دور حجہ سفر کرنے سے مجھے مسجد قبا میں دو رکعت نماز پڑھنا زیادہ عزیز ہے۔ اگر لوگوں کو مسجد قبا کا شرف اور اس کی تفصیل معلوم ہو جائے تو یہیں ڈیرا ڈال دیں۔ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر سنیچر کو مسجد قبا جانا آپ کے اتفاقیات میں سے ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما اتفاقیات میں بھی آپ کی اتباع کیا کرتے تھے۔ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتفاقیات کی اتباع اگر اتفاقی طور پر ہو جائے تو درست ہے ورنہ اس پر استمرار و دوام درست نہیں ہے لیکن عام علماء امت نے ان کے اس فیصلہ کو مستحسن نہیں سمجھا ہے اسی طرح کا ایک نوٹ اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي كُافِعٌ عَنْ ابْنِ مُسْكَوَيْهِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ  
وَجَلَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ  
رَاكِبًا وَمَا شَيْئًا زَادَ بُوًى نَسِيرًا حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدٌ اللَّهُ عَنْ قَاتِعٍ فَيُصَلِّي فِيهِ  
رُكْعَتَيْنِ ۝

### باب ۵۵ فصل ما بين العيود

المسند ۝

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَيْمِيمٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَذَنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي  
رُكْعَتَانِ تِلْكَ مِنَ الْجَنَّةِ ۝

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي حُجَيْبُ بْنُ عَمْرٍو الرَّحْمَنِيُّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مَاهِمٍ  
عَنِ ابْنِ مَرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رُكْعَتَانِ تِلْكَ مِنَ الْجَنَّةِ  
وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي ۝

### باب ۵۶ مسجد بيت المقدس ۝

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ قُرْعَةَ مَوْلَى زَيَْادٍ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْبَرُ بَارِعَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْتَنِي وَأَنْفَعْتَنِي  
قَالَ لَا تُسَاقِدُوا الْمَدْرَأَةَ يُؤْمِسُ مِنَ الْأَعْمَاءِ وَنَحْمِهَا أَوْ

۱۱۱۵۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
اور ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما  
کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد آنے سے کبھی  
پیدل اور کبھی سواری پر۔ ابن نمیر نے اس میں یہ زیادتی کی ہے کہ ہم سے  
عبید اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے کہ پھر کپ مسجد میں دو رکعت  
تلازم پڑھتے تھے۔

### ۵۵۔ قراور منبر کے درمیانی حصہ کی فضیلت

بن بٹ بن بٹ

۱۱۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے  
خبر دی انھیں عبد اللہ بن ابی بکر نے انھیں عمار بن تیمیم نے اور انھیں عبد اللہ بن  
زید مازنی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر  
(جہاں آپ کی قبر ہے) اور میرے اس منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں  
سے ایک باغ ہے۔

۱۱۱۷۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان  
کیا کہ مجھ سے حبیب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حوین بن مہم  
نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
میرے منبر کے درمیان ایک جنت کا ٹکڑا ہے اور میرا منبر میری حوض پر ہے۔

بن بٹ بن بٹ

### ۵۶۔ مسجد بیت المقدس

۱۱۱۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد الملک نے، انھوں نے زیادہ کے مولى قزوع سے سنا، انھوں  
نے بیان کیا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالہ سے چار باتیں بیان کرتے سنا وہ مجھے بہت پسند آئیں، آپ نے  
فرمایا کہ عورت اپنے شوہر یا کسی ذی رحم محرم کے بغیر وودن کا سفر نہ کرے علیہ العطر

لے چونکہ آپ اپنے گھر یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں مدفون ہیں اس لیے مصنف نے اس حدیث پر حواظ "قراور منبر کے درمیان" لگایا۔ حافظ  
ابن جریر رحمہ اللہ نے ایک روایت کی تخریج کی ہے جس میں (منبر) گھر کے بجائے قبری کا لفظ ہے گویا عالم تقدیر میں جو کچھ قرآن کی آپ نے پہلی خبر دیدی تھی  
اس حدیث کی مختلف شرحیں ہیں اور سب سے مناسب یہ ہے کہ یہ حصہ جنت ہی کا ہے اور دنیا کے فنا ہونے کے بعد جنت ہی کا ایک حصہ بن جائے گا۔ اس لیے کسی  
تاویل کے بغیر جنت کا ایک باغ ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ "میرا منبر میرے حوض پر ہے" مطلب یہ ہے کہ حوض یہیں پر ہوگا۔ منبر سے شام تک اس کی پہنائی  
ہوگی، اس لیے وہ منبر اب بھی حوض ہی پر ہے اور قیامت کے دن مشاہدہ میں آجائے گا۔



۵۸۔ نمازیں پڑھنے کی عادت ۔

۱۱۲۰۔ ہم سے ابن خیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے اور ہم سلام کرتے تو آپ اس کا جواب دیتے تھے۔ اس لئے جب ہم نجاشی کے یہاں سے واپس ہوئے (حبشہ سے) تو ہم نے پہلے کی طرح نماز ہی میں سلام کیا لیکن اس وقت آپ نے جواب نہیں دیا بلکہ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ نمازیں مشغولیت ہوتی ہے۔

۱۱۲۱۔ ہم سے ابن خیر نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ہریر بن سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، سابقہ حدیث کی طرح۔

۱۱۲۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ نے خبر دی انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں عمارت بن شیل نے، انھیں ابن عمر شیبانی نے بتایا کہ مجھ سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نماز پڑھنے میں گفتگو نہ کیا کرتے تھے۔ کوئی بھی اپنے قریب کے نمازی سے اپنی ضرورت بیان نہ کر دیتا تھا۔ پھر آیت ”حافظوا علی الصلوات الخ“ آئی اور ہمیں (نمازیں) خاموش رہنے کا حکم ہوا۔

۵۹۔ نمازیں مردوں کے لیے کیا سبب اور عذر ہوں

ہیں ؟

۱۱۲۳۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد سے اور ان سے ہبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو عمر بن عوف (قبا) تشریف لائے پھر جب نماز کا وقت ہوا تو بلال رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اب تک نہیں تشریف لائے اس لیے آپ نابالغ عمار بیٹھے۔ انھوں نے فرمایا اگر تمہاری خواہش ہے تو میں پڑھا دیتا ہوں چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کی ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور نماز شروع کی اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ سبوں سے گزرتے ہوئے پہلی صف تک گئے۔ لوگوں نے ہاتھ پر اٹھ بھانا شروع کیا اور ہلنے کہا جانتے ہو نصیغ کہے؟ یہ تصدیق ہے ابوبکر

یا ۵۸۔ مَا يَتَّبِعُ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ :

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبِلَهُ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُعْلًا :

بجست

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسَيْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هَرِيرُ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ :

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرٍ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ إِنَّ لَنَا لَتَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكَلِّمُ أَحَدُنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ حَتَّى تَنَزَلَ مَا فُتِلُوا عَلَى الصَّلَاةِ إِلَّا أَنَّهُ قَامُوا بِالسُّكُوتِ :

یا ۵۹۔ مَا يَجُوزُ مِنَ التَّنَبُّهِ وَالْحَدِّ فِي الصَّلَاةِ لِلتَّجَالِ :

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَلَأَ بَيْنَ يَدَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْوَفَاءِ وَخَاسِرَ الصَّلَاةِ كَمَا بَلَغَ الْأَبَاكَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ عِيسَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ نَاسٌ قَالَ تَكْمُلُونَ شَيْئًا فَأَقَامَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَتَمَدَّ رَأْبُ بْنُ كَبْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُنِي فِي الصُّفُوفِ يَتَّبِعُنَا شَقَاعًا قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّنْفِيهِ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا التَّنْفِيهِ هُوَ

التَّصْفِيقُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَوِي فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا اكْتَوَى الْبَيْتَ قَاذَا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ وَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ رَجَعَ الْمُتَقَرِّضُ وَرَأَاهُ وَتَقَدَّمَ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ۝

**باب** مَنْ سَخَى قَوْمًا أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِهِ مَوَاجِهَةً وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ۝

۱۱۲۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَنِيشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ السَّخَى فِي الصَّلَاةِ وَالسَّخَى وَبَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ فَمَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفُّوا أَلْسِنَاتِكُمْ إِلَيْهِ وَالصَّلَاةُ وَالصَّلَاتُ أَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِنْ كُنْتُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَاحِبٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۝

**باب** التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ۝

۱۱۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ۝

۱۱۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَزَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ

یعنی اللہ عز و جل کسی طرح بھی توجہ نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب لوگوں نے زیادہ ہاتھ پر ہاتھ مارے تو آپ متوجہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صف میں موجود ہیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ رہنے کے لیے کہا۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اسلئے پاؤں پیچھے آگئے۔ بقیہ نادہنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر پڑھائی (یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے اور اس پر نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے) ۷۶۰۔ جس نے کسی قوم کا نام لیا، یا نمازیں کسی کو سلام کیا جو اس کے سامنے نہیں ہے اور وہ اسے جانتا ہے۔

حدیث

۱۱۲۴۔ ہم سے عمرو بن حنیس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عبد الصمد بن عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے حسین بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو داؤد نے ان سے عبد اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نمازیں انہیات پڑھتے تھے اور نام پڑھتے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو سلام بھی کر لیتا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ اس طرح کہا کرو (ترجمہ) تمہاری۔ صلوات اور طہیات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو۔ اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے صالح (نیک) بندوں پر بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اگر تم نے یہ پڑھ لیا تو گویا اللہ کے ان تمام بندوں کو تم نے سلام پہنچا دیا جو آسمان اور زمین میں ہیں (حدیث گزر چکی ہے) ۷۶۱۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔

۱۱۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نمازیں) اگر کوئی بات پیش آجائے تو مردوں کو سہان اللہ کہنا چاہیے لیکن عورتوں کو ہاتھ پر ہاتھ مار کر (اطلاع دینی چاہیے)۔

۱۱۲۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، انہیں سفیان

لے سامنے نہ ہونے کی قید اس لیے لگائی کہ اگر شخص مذکور جیسے نماز پڑھنے والے نے سلام کیا، مانتے ہو تو عام گفتگو کے ضمن میں اس کا حکم آتا ہے بعضین رحمۃ اللہ علیہ یہاں ایک ایسی صورت بتانا چاہتے ہیں جو عام گفتگو سے ملکہ ہو۔ عنوان کے آخری ٹکڑے سے متعلق پہلے ہی نوٹ لکھا ہے کہ اگر وہ عام کے ضمن میں کسی کا نام نمازیں آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

نے انھیں ابو عازم نے اور انھیں سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور عورتوں کو ہاتھ پر ہاتھ مارنا چاہیے۔

۷۶۲۔ جو شخص نماز میں اٹھے پاؤں پیچے کی طرف آیا یا کسی

دوسرے آگے بڑھا، اس کی روایت سہیل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

۱۱۲۷۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی ان سے کہ اس نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ سلمان پیر کے دن ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتدار میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹائے ہوئے دکھائی دیئے۔ آپ نے دیکھا کہ صحابہ صمت بستہ کھڑے ہیں یہ دیکھ کر آپ کھل کر مسکرا دیئے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اٹھے پاؤں پیچے ہٹا دیا، انھوں نے یہ سچا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائیں گے سلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اس درجہ خوش ہوئے کہ نماز میں فتنہ میں پڑ جانے کا اخطار سے ارادہ کر لیا۔ لیکن آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے ہدایت کی کہ نماز پوری کر لیں۔ پھر آپ نے پردہ ڈال دیا اور حجرے کے اندر چلے گئے۔ اسی دن آپ کی وفات ہوئی (صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے)۔

۷۶۳۔ جب مال اپنے لڑکے کو نماز میں پکارے تو اسے بیعت

نے بتایا کہ مجھ سے جو غرض حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ہریر نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نبی اسرائیل کی) ایک خاتون نے اپنے بیٹے کو پکارا اس وقت وہ عبادت خانے میں تھے۔ ماں نے پکارا کہ اسے جڑیج! جڑیج! وہیں وہ پیش میں پڑ گئے اور دل میں کہنے لگے اے اللہ میری ماں اور

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّبِيِّينَ لِلنَّبِيِّينَ وَالنَّبِيِّينَ لِلنَّبِيِّينَ

بَاب ۷۶۲ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فِي صَلَاتِهِ

أَوْ تَقَدَّمَ بِأَمْرٍ يُؤْذِلُ بِهِ رَأَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ يُؤْتَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَيْنَ مَلَائِكَةِ الْمَلَكَيْنِ بَيْنَهُمَا فِي الْفَجْرِ يُؤْمَرُ الْإِثْنَيْنِ وَالْأُتَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُعَيَّنُ بِهِمْ فَجَاءَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كُفِّ سِتْرُ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَفَنظَرُوا إِلَيْهِمْ وَهُمْ صَوْتٌ فَتَبَسَّمُوا يَفْهَمُ فَتَلَعُوا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى عَقْبَيْهِ وَهَلَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُفْتَنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحَا بِالْكَيْفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنَّ آتُوا لَمْ دَعَلِ الْحُجْرَةَ وَارْتَحَى السِتْرَ وَتَوَقَّفَ ذَلِكَ الْيَوْمَ

بَاب ۷۶۳ إِذَا دَعَا الْوَلَدَ وَكَذَلِكَ هَاقِ

الصَّلَاةُ وَقَالَ الْكَلْبُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَادَتْ أُمْرَأَةً ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَتْ يَا جَرَّيْجُ قَالَ أَلَمْ تَهْمَرْ أُمِّي وَصَلَاتِي

لے یعنی وہاں نماز پڑھ رہا تھا کہ والدہ نے پکارا، تو کیا اس صورت میں لڑکے کو جواب دینا چاہیے یا نہیں؟ فقہاء کا یہ فیصلہ ہے کہ نماز کے اندر جواب سے بہر حال نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ البتہ اگر نماز نفل پڑھ رہا ہو اور اس وقت ماں پکارے تو یہ جائز ہے کہ نماز توڑ کر ماں کا جواب دے لیکن فرض نماز پڑھنے وقت نماز توڑنا اور جواب دینا جائز نہیں ہے۔ حدیث میں ہے کہ ماں نے بیٹے کو نماز پڑھنے میں بلایا اور جب بیٹے نے جواب نہیں دیا تو انھوں نے بددعا کی جو قبول بھی ہوگی اس سے عظیم ہتلاہ کہ فرض اور نفل کی تہیز کے پیر ماں کا جواب دینا چاہیے اور نہ دنیا فاسق ہے در زمان کی دعا قبول نہ ہوتی لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ تخریج اور دعا، دونوں کے باب الگ الگ ہیں اور کبھی دعا شرعی مسئلہ کے خلاف کی صورت میں بھی قبول ہو جاتی ہے۔ ابن ہال اس کی ایک ہی توضیح ہے کہ ان کی شریعت میں گفتگو نماز کے اندر جائز تھی اس لیے جب انھوں نے ماں کو بلانے پر کوئی جواب نہیں دیا اور برا بر نماز اور دعا میں مشغول رہے تو انھوں نے بددعا کی۔



میری نماز، ماں نے پھر پکارا۔ اے جبریل! وہ (اب بھی ہی) سوچے جا رہے تھے۔ اے اللہ! میری ماں! اور میری نماز (آخر) ماں نے بد دعا کی۔ اے اللہ! جبریل کو موت نہ آئے، جب تک وہ زائید کا چہرہ نہ دیکھ لے! جبریل کی عبادت گاہ کے قریب ایک چرنے والی آیا کرتی تھی وہ بکریاں چراتی تھی۔ اتفاق سے اسے بچ پیدا ہوا۔ لوگوں نے پوچھا، کہ یہ کس کا بچہ ہے؟ اس نے کہا کہ جبریل کا ہے وہ ایک مرتبہ اپنی عبادت گاہ سے نکلے تھے۔ جبریل نے پوچھا کہ وہ عورت کہاں ہے جس نے مجھ پر تہمت لگائی ہے کہ اس کا بچہ مجھ سے ہے (عورت بچے کو لے کر آئی تو انھوں نے بچے سے پوچھا کہ بچے! تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ بول پرانا کہ ایک بکریاں چرانے والا (گو یا ماں کی بد دعا بھی پوری ہوئی اور تہمت سے بھی برائت ہوئی۔ یہ حدیث آئندہ تفصیل کے ساتھ آئے گی)۔

۷۶۴۔ نمازیں نکلی رہنا۔

۱۱۲۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے معقیب بنی اللہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے جو ہر مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے نکلے یاں برابر کرتا تھا فرمایا کہ اگر کرنا ہو تو مرتبہ ایک مرتبہ کیا کرو۔

۷۶۵۔ نمازیں سجدہ کے لیے کھڑا بچنا۔

منجبت

۱۱۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے بشر بن حدیث بیان کی، ہم سے غالب نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن عبد اللہ نے اور ان سے انس بن مالک بنی اللہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت گریوں میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور چہرہ کو زمین پر پوری طرح رکھنا مشکل ہو جاتا تو اپنا کمر ہلکا لیتے تھے اور اسی پر سجدہ کرتے تھے۔

۷۶۶۔ نمازیں کس طرح کے عمل بائز میں؟

۱۱۳۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو نعیم نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے عائشہ بنی اللہ نے عنہا نے فرمایا کہ میں اپنا پاؤں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پھیلا لیتی تھی اور

قَالَ يَا جَبْرِيلُ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَصَلِّ عَلَى  
قَالَ يَا جَبْرِيلُ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَصَلِّ عَلَى  
قَالَ اللَّهُمَّ لَا يَمُوتُ جَبْرِيلُ حَتَّى يَنْظُرَ  
فِي وَجْهِ الْمَيِّتِ وَكَانَتْ قَائِمَةً  
إِلَى صَوْمَعَتِهِ رَأْيِيَّةً تَرَعَى  
الْعَلَمَ كَوَلَدَتْ فَقِيلَ لَهَا مَعْنَى  
هَذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جَبْرِيلَ نَزَلَ  
مِنْ صَوْمَعَتِهِ قَالَ جَبْرِيلُ إِنِّي  
هَذِهِ السِّتْرُ تَزْعُمُونَ وَكَدَّهَا فِي  
قَالَ يَا يَبُوسُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ رَأَيْ  
الْعَلَمَ

بزمہ مذہب

باب ۶۴ سُبْحُ الْخَصَافِ فِي الصَّلَاةِ

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَقِّبُ بْنُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ لَيْسَ  
الْعَدَابُ حَتَّى يَنْجُدَ قَالَ إِنْ كُنْتَ كَامِلًا  
فَوَاحِدَةً

باب ۶۵ بَسْطُ الْكُوفِ فِي الصَّلَاةِ

لِلسُّجُودِ

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا سَدَّدٌ حَدَّثَنَا بَشَرٌ حَدَّثَنَا غَالِبٌ  
عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كُنَّا لَهْجًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْخَوَرِ  
فَإِذَا الْمَلَأُ لَيْسَ لَهُمْ أَحَدٌ كَمَا أَنَّ يَمِينَكَ وَجْهَكَ مِنَ الْأَرْضِ  
بَسْطُ ثَوْبِهِ فَسَجَدَ عَلَيْهِ

باب ۶۶ مَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اللَّهِ عَنْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَمْدُ رِجْلِي فِي قِبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى



میں نے آپ کی سہولتوں کا خود مشاہدہ کیا ہے، اس لیے اس بات سے کہ وہ چھوٹ کر اپنے اسٹبل میں چلی جائے اور میرے لیے دشواری ہو میرے نزدیک یہ زیادہ بہتر تھا کہ میں اسے واپس لوٹا لاؤں۔

۱۱۳۳۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے ان سے عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورج گرہن لگتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (غماز کے لیے) اور ایک طویل سورۃ پڑھی۔ پھر رکوع کیا، اور بہت دیر تک رکوع میں رہے۔ پھر سر مبارک اٹھایا اس کے بعد دوسری سورۃ پڑھنی شروع کی اور پھر رکوع کیا اور رکوع پورا کر کے سجدہ میں گئے۔ دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا، غماز سے فارغ ہو کر آپ نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، اس لیے جب تم ان میں گرہن لگاؤ اور دیکھو تو غماز شروع کر دو تا آنکہ یہ صاف ہو جائے میں نے ابھی اسی جگہ سے ان تمام چیزوں کا مشاہدہ کر لیا ہے جن کا مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، ایک مرتبہ میرا ارادہ ہوا کہ جنت سے ایک خوشہ توڑ لوں، ابھی تم لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ میں آگے بڑھا تھا اور میں نے جہنم بھی دیکھی (اس کی شدت کا یہ عالم تھا کہ) بعض معین کو کھلے جادہی تھی۔ تم لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ میں پیچھے ہٹ گیا تھا (جہنم کے اس ہون کن منظر کو دیکھ کر) میں نے جہنم کے اندر مردوں کی کوئی دیکھا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے شیئہ کی رسم عرب میں رائج کی تھی۔

۱۱۳۸۔ نماز میں کس حد تک تھوکن اور چھونک مارتا جائز ہے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز میں سجدہ کے اندر چھونک ماری تھی بلکہ

جز جز

۱۱۳۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی طرف ریشٹ دیکھی۔ آپ مسجد میں موجود لوگوں کے سامنے بہت فصد ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے ہوتا ہے، اس لیے نماز میں تھوکا نہ کرو۔ یا یہ فرمایا کہ،

وَشَهِدْتُ تَمْلِيزَكَ وَارِقًا إِنَّ كُنْتُ أَنْ أُرْجِعَ مَعَ دَايِقِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْعَهَا تَرْجِعَ إِلَيَّ مَا لَهَا فَيُشَقُّ عَلَيَّ ۚ

۱۱۳۳۔ اَحَدًا نَسَا مُعْتَدِيْنَ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ كُذْرَتَهُ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرَى ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ قَعَلَ ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُمَا آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يَفْرُخَ عَنْكُمُ الْقَدَرُ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَوَعْدُهُ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ أَخْذَ قِطْعًا مِمَّنِ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّرُ وَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَنْطُحُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا مَمْرُومِينَ لِحَيٍّ وَهُوَ النَّبِيُّ سَبَبَ السَّوَابِ ۚ

يَا أَيُّهَا مَاجِدُ مِنَ الْمَقَاتِلِ وَ

الْتَفِخْ فِي الصَّلَاةِ - وَيَذْكُرُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مَسْرُودٍ وَتَفَخَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي سَجْدَةٍ فِي كَسُوفٍ ۚ

۱۱۳۴۔ اَحَدًا نَسَا سَلِمَانَ بْنَ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْرُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فُجَامَةً فِي قَلْبِهِ اَلْمَسْجِدِ فَتَفَتَّحَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَبَلَ أَحَدَكُمْ قِرْدًا أَكَانَ فِي صَلَاتِهِ

لے ساتھ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو مالیت میں نذر بان کر چھوڑ دی جاتی تھی نہ اس پر سوار ہوتے اور نہ اس کا وعدہ پیتے، یہی عربوں کی عربی بت پرستی اور دوسری بہت سی شکرات کا بانی ہے۔

لے ہر اراق میں ہے کہ اگر نماز میں کوئی چھونک مارے اور قریب کے لوگ اس کی آواز کو سنی سن لیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن اگر چھونک کی آواز نہ سنی دے تو نہیں ٹوٹی۔

رہنٹ نہ نکالا کرو۔ پھر آپ اترے اور خود ہی اسے صاف کر دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب کسی کو تھوکن ہی ہو تو بائیں طرف تھوک لے۔  
 ۱۱۳۵۔ ہم سے محمد بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے غزدر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ نماز میں اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اس لیے سامنے نہ تھوکتا چاہیے اور نہ دائیں طرف تھوکتا چاہیے البتہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

۶۹۔ اگر کوئی مرد ناواقفیت کی وجہ سے نماز میں ہاتھ پہ ہاتھ مارے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اس سلسلے میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

۷۰۔ نماز پڑھنے والے سے آگے بڑھنے یا انتظار کرنے کے لیے کہا گیا اور اس نے انتظار کیا تو کوئی حرج نہیں۔

۱۱۳۶۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے غزدری انھیں ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز اس طرح پڑھتے تھے کہ جب بندہ چھوٹے ہونے لگے وہ سے انھیں اپنی گردنوں سے باز نہ رکھتے تھے اور عورتوں کو جو مردوں کے پیچھے نماز میں شریک رہتی تھیں، یہ حکم تھا کہ جب تک مرد پوری طرح بیٹھ نہ جائیں وہ اپنے سر نہ اٹھائیں۔

۷۱۔ نماز میں سلام کا جواب نہ دیا جائے۔

۱۱۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضال نے حدیث بیان کی، ان سے ایش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے محمد بن ادران سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ابتداء اسلام میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ نماز پڑھتے ہوتے، میں سلام کرتا تو آپ اس کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم (میش سے جہاں ہجرت کی تھی) واپس ہوئے تو میں نے (حسب معمول اسی طرح نماز میں) پھر سلام کیا۔ لیکن آپ نے جواب نہیں دیا کیونکہ اب نماز میں بات چیت وغیرہ کی ممانعت ہو گئی تھی اور فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

فَلَا يُبْرُكُ أَوْ قَالَ لَا يَنْتَحِمَنَّ لَمْ تَزَلْ تَحْتَابِيهِمْ وَقَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا بَرَّقَ أَحَدُكُمْ فَلْيُبْرِقْ عَلَى يَسَارِهِ ۖ  
 ۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ بْنُ رَحَدَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَارَتْهُ يَسَارِي رَبَّهُ فَلَا يُبْرُكُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا مَنْ يَمِينِهِ وَلَا حِجَّتْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى ۚ

باب ۶۹ مَنْ صَلَّيَ جَاهِلًا مِنَ الرِّجَالِ فِي صَلَاتِهِ كَمْ تُفْسِدُ صَلَاتَهُ فَيَسْهَلُ بَيْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

باب ۷۰ إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّيِ تَقَدَّمَ أَوْ اُنْتَظَرَ كَمَا يُتْلَى فَلَا بَأْسَ ۚ

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَفِيانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُونَ أَذْيَهُمْ مِنَ الصَّغِيرِ عَلَى رِجَالِهِمْ فَيُطِيلُ لِبَاسَهُمْ لَا تَرَفَعْنَ رُءُوسُهُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا ۚ

باب ۷۱ لَا يَبْرُكُ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ ۚ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَالٍ عَنْ الْأَعَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيُرَدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدُّ عَلَيَّ وَ قَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شَعْلًا ۚ

جنبز بن

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْصِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شَيْفِظٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَإِذَا طَلَعَتْ لَمْ يَرْجِعْهُ وَقَدْ قَعَزِيَّتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعْتُ فِي قَلْبِي مَا اللَّهُ أَغْلَبُ بِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِيدٌ عَلَى آيَاتِ الْبَطَالَةِ عَلَيْهِ لَمْ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعْتُ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرْقَةِ الْأُولَى لَمْ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرُدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتُ أَصْلِي وَكَانَ عَلَى رَأْسِي لَمْ تَوَجَّهْ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ ۝

باب ۱۱۳۹ رَفَعُ الْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ وَتَهْنِئَتُهَا

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ حَدَّثَنَا قُبَيْدُ بْنُ لَيْزٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَبِيَّ عَزِيزٍ بَيْنَ حُجُوبٍ بَقِيَاءُ كَانَ بَيْنَهُمْ كَوْنٌ فَخَرَجَ يُصَلِّحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مِمَّنْ أَفْضَلَهُمْ فَحَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحَاسِنَ الصَّلَاةِ فَأَتَى بِلَالًا إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُسِيَ وَحَاسَتِ الصَّلَاةُ قُلْتُ لَكَ أَنْ تَوَدَّ النَّاسُ قَالَ لَعَنَ ابْنُ شَيْثَانَ قَالَا مَرَبُوكُ الصَّلَاةُ وَتَعَنَّا مَرَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَازَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَشَبَّهُ فِي الصُّنُوفِ لِشَقِّهَا شَقًّا حَتَّى قَامَ فِي الصَّنِفِ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّهْنِئَةِ قَالَ سَهْلٌ التَّهْنِئَةُ هِيَ التَّهْنِئَةُ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَوِي فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَلْزَمْنَا سُرَّ انْتَفَعَتْ فَلَاذَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۳۸۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر بن شیفظ نے حدیث بیان کی، ان سے عطائ بن ابی ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی ایک مزدورت کے لیے بھیجا میں جا کر واپس آیا۔ میں نے کام انجام دیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا لیکن آپ نے کہ جواب نہ دیا۔ اس سے مجھے اتنا رنج ہوا کہ اللہ ہی بہتر مانتا ہے میں نے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر اس لیے غصا میں کہ میں نے تاخیر کی۔ میں نے پھر دوبارہ سلام کیا اور جب اس مرتبہ بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا تو پہلے سے بھی زیادہ رنج ہوا۔ پھر میں نے تیسری مرتبہ سلام کیا اور اب آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ جواب دینے سے منع یہ تھا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اس وقت سواری پر تھے اور رخ آپ کا قبلہ کے سوا کسی اور طرف تھا (قابلاً نفل پڑھ رہے ہوں گے)۔ کسی اہم بات کے پیش آنے پر نماز میں ہاتھ اٹھانا

بذہبہ

۱۱۳۹۔ ہم سے قسبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ قبائ کے بنو عزیز حوف میں کوئی نزاع پیدا ہو گیا ہے اس لئے آپ چند صحابہؓ کے ساتھ گئے کہ اصلاح کے لیے وہاں تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح صفائی میں مصروف رہے اور نماز کا وقت ہو گیا۔ بلالؓ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آئے اور نماز کا وقت ہو گیا ہے (اُن صورت میں اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی اس سے متعلق ہدایت کر دی تھی) تو کیا آپ نماز پڑھ جائیں گے۔ آپ نے جواب دیا کہ ہاں اگر تم چاہتے ہو تو پڑھا دوں گا۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نیت اُٹھائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صفوں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے ہاتھ پڑھاؤ مارنے شروع کر دیئے (سہلؓ نے فرمایا کہ تصنیع کے معنی تصنیف کے ہیں) آپ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے لیکن جب لوگوں نے زیادتی کر دی تو آپ نے قہر کی کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں حضور اکرمؐ نے



۱۱۴۲۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے روایت نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبد الرحمن کے بیٹے تھے، حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے ابن ابی حلیہ نے عمرو بن علقمہ عمارت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اعلان فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد نماز پڑھی، آپ سلام پھیرتے ہی بڑی تیزی سے اٹھتے اور بعض اذان کے عہد میں تشریف لے گئے۔ پھر باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنی اس سرعت پر اس تعجب سے حیرت کو محسوس کیا جو صہبرہ رو کے چہروں سے ظاہر ہو رہا تھا اس لیے آپ نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں مجھے سونے کا ایک ڈالا دیا جو ہمارے پاس باقی رہ گیا تھا میں نے پسند نہیں کیا کہ ہمارے پاس وہ شام یا رات تک رہ جائے اس لیے میں نے اسے تقیرم کرنے کے لیے کہہ دیا ہے۔

۱۱۴۳۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر نے اور ان سے اعرج نے بیان کیا، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان ریاح خارج کرتے ہوئے جھانکے گا تاکہ اذان نہ سن سکے جب مؤذن چپ ہو جاتا ہے تو پھر اٹھتا ہے اور جب صف بندی ہونے لگتی ہے (اور اقامت بھی جاتی ہے) تو پھر جھانک جاتا ہے لیکن جب مؤذن چپ ہو جاتا ہے تو پھر اٹھتا ہے اور نماز کے دل میں برابر دساؤس پیدا کرتا رہتا ہے کہ (غلل غلال بات) یاد کرو وہ باقی یاد دلاتا ہے جسٹان کے ذہن میں بھی نہیں تھیں۔ اس طرح صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ جب کوئی بھول جائے (کہ کتنی رکعتیں پڑھیں) تو بیٹھ کر دوسرے کرنے جائیں ابو سلمہ نے یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔

۱۱۴۴۔ ہم سے محمد بن ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن ابی ذئب نے خبر دی، انھیں سعید مقبری نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے۔ میں ایک شخص سے ایک مرتبہ ملا اور اس سے دریافت کیا کہ گذشتہ رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں کون سی سورتیں پڑھی تھیں، اس نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم، میں نے پوچھا کہ تم نمازیں شریک تھے؟ کہا کہ ہاں میں شریک تھا۔ میں نے کہا میں نے مجھے یاد ہیں آپ نے غلال غلال

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ مَكْلُومٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا وَدَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأَى مَا فِي وَجْهِهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعْجَبٍ بِهِ لِسُرْعَتِهِ فَقَالَ ذُكِرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ تَبَدُّلاً مِنْدَا فَخَرْتُ أَنْ تَيْسَسِيَ أَوْ يَبِينَتْ عِنْدَنَا قَامَرْتُ بِتَسْمِيَةٍ ۝

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّيْنَا بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضَرَاةً حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْوِيلَ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَدِّنُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثَوَّبَ أَذْبَرَ فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ فَلَا يَزَالُ بِالْمُؤَدِّ يَقُولُ لَهُ أَدْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَدْكُرْ حَتَّى لَا يَسُدَّ رُؤْيَى كَذَلِكَ صَلَّى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذَا فَعَلَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَةً تَيْنٍ وَهُوَ قَاعِدٌ وَسَمِعَهُ أَبُو سَلَمَةَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۝

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ مَكْلُومٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ النَّاسُ أَكْثَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَيْسَتْ رَجُلٌ فَقُلْتُ يَسَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْعَمَةِ فَقَالَ لَا أَذْبُرِي فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا فَقَالَ بَلَى قُلْتُ لَكِنْ أَنَا أَذْبُرِي

قَرَأَ سُورَةً كَذًا وَكَذًا +

بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّورَةِ إِذَا قَامَ مِنْ  
رُكْعَتَيْنِ الْفُرْقَةِ +

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُجَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ صَلَّى  
لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ  
الْصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَخْلُسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ  
فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا لَسُلَيْمٍ كَبَّرَ قَبْلَ  
السُّلَيْمِ فَبَعْدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ +

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ بُجَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنْ اثْنَتَيْنِ مِنَ الصَّلَاةِ لَمْ يَخْلُسْ  
بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ سَلَّمَ بَيْنَ ذَلِكَ +

بَابُ إِذَا صَلَّيْتَ خَمْسًا +

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا  
فَقِيلَ لَهُ أَرِيدَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ  
صَلَّيْتُ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ  
سَلَامِهِ +

بَابُ إِذَا سَلَّمَ فِي رُكْعَتَيْنِ أَوْ

فِي ثَلَاثٍ فَبَعْدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُودِ  
الصَّلَاةِ أَوْ أَطْوَلَ +

سورتیں پڑھیں

۱۱۴۵۔ فرض کی دو رکعتوں کے بعد (تہجد کے بغیر) کھڑے ہو  
جانے پر سجدہ سہو سے متعلق احادیث۔

۱۱۴۵۔ ہم سے عبد الرحمن بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک بن  
انس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عبد الرحمن اعرجی نے اور ان  
سے عبد الرحمن بن بکیر نے رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی  
نماز کی دو رکعت پر کھڑے کے بعد (قعدہ تہجد کے بغیر) کھڑے ہو گئے۔ آپ  
بیٹھے تھے۔ اس لیے مقتدی بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ نماز جب  
آپ پوری کر چکے تو ہم سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے، لیکن آپ نے سلام  
سے پہلے بیٹھے بیٹھے دوسرے کے اور پھر سلام پھیرا۔

۱۱۴۶۔ ہم سے عبد الرحمن بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے  
خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں عبد الرحمن اعرجی نے اور ان سے عبد  
بن بکیر نے رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعت  
پر کھڑے کے بعد بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے۔ اس لیے نماز جب پوری پڑھ چکے  
تو آپ نے دو سجدے کئے اور سلام اس کے بعد پھیرا۔

۱۱۴۶۔ اگر پانچ رکعت نماز پڑھ لی۔

۱۱۴۷۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان  
کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے  
عبد الرحمن بن بکیر نے رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر میں پانچ رکعت  
پڑھ لیں۔ اس لیے آپ سے پوچھا گیا کہ کیا نماز کی رکعتیں پڑھ گئی ہیں؟ آپ  
نے فرمایا کیا بات ہے؟ کہنے والے نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعت پڑھی  
ہیں، اس پر آپ نے دوسرے کئے، حالانکہ آپ سلام پھیر چکے تھے۔

۱۱۴۷۔ جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا پھر نماز ہی

کی طرح یا اس سے بھی طویل دو سجدے کئے۔

منہ جنت

لے سب کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واقعہ نماز میں بات چیت کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہے۔ پہلے کی بارہم کھچے ہیں کہ ابتداء اسلام میں نماز میں بڑا  
توسع تھا۔ سلام و کلام سب کچھ جائز تھا لیکن پھر منسوخ ہو گیا۔ ان روایتوں سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلام سے پہلے آپ نے سجدہ سہو کیا تھا حنفیہ  
کے یہاں اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ایک سلام کیا جائے پھر سجدہ سہو اور آخری سلام اس کے بعد کیا جائے گا۔ احادیث میں اس طرح بھی سجدہ سہو کا  
ذکر ملتا ہے۔ احناف کا دوسرا ائمہ سے اس باب میں اختلاف صرف افضلیت کی حد تک ہے۔



۱۱۴۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابی رہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا تو ذوالیہدین نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا نماز کی رکعتیں کم ہو گئیں (کیونکہ بھول کر آپ نے صرف دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تھا) اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دعا فرمایا کہ کیا یہ صحیح کہتے ہیں؟ صحابہ روز نے کہا کہ جی ہاں، صحیح کہا ہے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت اور پڑھیں، پھر دو سجدے کئے۔ سعد نے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر کو میں نے دیکھا کہ آپ نے سجدے کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور گفتگو کی پھر باقی نماز پوری کی اور دو سجدے کئے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

۱۱۴۸۔ اگر کسی نے سجدہ سہو کے بعد تشہید نہیں پڑھا۔

انس رضی اللہ عنہ اور حسن رحمۃ اللہ علیہ نے تشہید پڑھے بغیر سلام پھیر دیا تھا۔ قنادہ نے کہا کہ تشہید نہیں پڑھا جائے گا۔

۱۱۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں ابوبکر بن ابی قیس نے سنی، انھیں محمد بن سیرین نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھا کہ نماز ختم کر دی تھی۔ اس لیے ذوالیہدین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ذوالیہدین صحیح کہتے ہیں، لوگوں نے کہا جی ہاں، صحیح کہتے ہیں۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو رکعت اور پڑھیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر پہلے ہی جیسا یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بَيْنَا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَوْ الْعَصَرَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَهْدِيِّنَ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْقَصَتْ فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَخَافَةَ أَحَقُّ مَا يَقُولُ قَالُوا نَعَمْ - فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدٌ وَرَأَيْتُ مَرْوَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ صَلَّى مِنَ الْغُرَبِ رَكَعَتَيْنِ فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا أَفْعَلَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۱۴۸۔ مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ فِي سَجْدَةٍ

السُّهُوِّ وَسَلَّمَ أَسْوَأَ الْحَسَنِ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ

وَقَالَ قَتَادَةُ لَا يَتَشَهَّدُ ۝

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ عَنْهُ عَنْ كَثُوبِ بْنِ أَبِي يَمِينَةَ السَّخَّيْنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَهْدِيِّنَ انْقَصَرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَهْدِيِّنَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجْدَتِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ۝

۱۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے معانی الآثار میں قوی سند سے اور امام ترمذی نے تحفین کے ساتھ ایسی روایتیں نقل کی ہیں جن میں واضح طور پر ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سہو کے بعد تشہید پڑھا تھا۔ عیسیٰ کی روایت میں آپ کا فرمان نقل ہوا ہے اور ترمذی میں خود آپ کا عمل اور حنفیہ کے یہاں عمل انھیں احادیث کے مطابق ہے۔ صورت یہ ہوگی کہ تشہید پڑھنے کے بعد ایک سلام پھیرا جائے پھر دو سجدے کئے جائیں۔ اس کے بعد بیٹھ کر تشہید اور آگے کی درود اور دعا پڑھی جائے اور پھر سلام پھیرا جائے۔ قنادہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہاں جو قول نقل کیا ہے اس میں ہے کہ آپ نے تشہید نہ پڑھنے کے لیے کہا لیکن ما فظ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ عبد الرزاق کے قنادہ رضی اللہ عنہ کے تشہید پڑھنے کے بعد سلام پھیرنا نقل کیا ہے کہ شاید بخاری کی روایت میں زائد ہے۔

۱۱۵۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے سلم بن ملجم نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا کہ کیا سجدہ سہویں تشہد ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ ۷۹۔ سجدہ سہویں میں نے تکبیر کہی۔

۱۱۵۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یوہد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی کوئی نماز پڑھی۔ میرا قاب گمان ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی۔ اس میں آپ نے صرف دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ ایک درخت کے تلے سے جو مسجد کی اگلی صف میں تھا ٹھک ٹھکا کر کھڑے ہوئے، آپ اپنا ہاتھ اس پر رکھے ہوئے تھے۔ حاضرین میں ابوہریرہ اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے لیکن انھیں بھی کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ جو لوگ غار پر تھے ہی مسجد سے نکل جانے کے عادی تھے وہ باہر جا چکے تھے۔ لوگوں نے کہا کیا نماز کی رکعتیں کم ہو گئیں؟ ایک شخص جنس بن کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالعیدین کہتے تھے، وہ بڑے آپ بھول گئے یا نمازیں کی ہو گئی؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میں کہ نہیں بولا بھول اور نماز کی رکعتیں کم ہوئیں، ذوالعیدین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں، آپ بھول گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعت اور پڑھی اور سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی اور معمول کے مطابق یا اس سے بھی بھول سجدہ کیا جب سجدہ سے سر اٹھایا تو پھر تکبیر کہی اور پھر تکبیر کہہ کر سجدہ ہی گئے، یہ سجدہ بھی معمول کی طرح یا اس سے طویل تھا۔ اس کے بعد آپ نے سر اٹھایا اور تکبیر کہی ۱۵۔

۱۱۵۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی جو سعید کے بیٹے تھے ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بکیر نے حدیث بیان کی یہ غوث الطیب

لے ابو داؤد نے سجدہ سہویں کے باب میں ص ۴۵ پر اسی روایت کو اس طرح نقل کیا ہے کہ سلم بن ملجم نے بیان کیا کہ میں نے ابن سیرین سے پوچھا اور تشہد؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے تشہد کے بارے میں کچھ سنا نہیں ہے لیکن میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ تشہد پڑھا جائے۔

۱۵۔ یہ حدیث اس سے پہلے بھی آچکی ہے لیکن اس روایت میں سجدہ سہویں کی تکبیرات کا تفسیل کے ساتھ ذکر ہے۔ اس لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مناسب عنوان کے تحت اسے بیان کیا، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سجدہ سہویں کے لیے مستقل تکبیر تحریر کے قائل ہیں۔ گویا ان کے نزدیک یہ دونوں سجدے بھی ایک طرح کی نمازیں کہ ان کے لیے تکبیر تحریر کی ضرورت ہے لیکن جہور اس کے قائل نہیں، بعض احادیث میں کچھ اس طرح کا ذکر ہے جس سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی بھی تائید ہوتی ہے۔

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُلْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِمُعْتَدٍ فِي تَسْبِيحِهِ تَسْبِيحًا قَالَ لَيْسَ فِي حَدِيثِي هَذِهِ ۚ

باب ۷۹۔ مَنْ يُكْتَبُ فِي تَسْبِيحِهِ فِي التَّسْبِيحِ ۚ

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُوْهُدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَحَدَى صَلَاتِي الْاُخْرَى قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَثُرَتْ فِي الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى حُتْبَةٍ فِي مَقْعَدِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِمَا وَفِيهِمْ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرْعًا النَّاسُ فَقَالُوا اَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يَدُ عُوْةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَسَادَيْنِ فَقَالَ اَسْبَيْتَ اَمْ قُصِرَتْ فَقَالَ لَمْ اَسْ وَلَمْ تَقْصُرْ قَالَ بَلَى قَدْ اَسْبَيْتَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ اَوْ اطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَصَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ اَوْ اطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَصَبَّرَ ۚ

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الزَّعْرَجِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرَةَ اَوْ سَكُوْقٍ حَلِيفَتُ سَبْنَى عَيْنِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ

کے حلیت تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہر کی نازیں کھڑے ہو گئے  
حالانکہ اس وقت آپ کو بیٹھا چاہیے تھا (قدہ اولیٰ میں) اس لیے جب آپ  
نے نماز پوری کی تو دو سجدے کئے اور ہر سجدے میں بیٹھے ہی بیٹھے سلام  
سے پہلے تکبیر بھی تقدیروں نے بھی آپ کے ساتھ یہ دو سجدے کئے۔ آپ  
بیٹھا بول گئے تھے اس لیے یہ سجدے اسی کے بدلے میں کئے تھے۔ اس  
روایت کی متابعت ابن جریر نے ابن شہاب کے واسطے سے تکبیر کے ذکر  
میں کی ہے۔

۷۸۔ جب یہ یاد نہ رہے کہ کتنی نماز پڑھی، تین رکعت یا  
چار رکعت، تو بیٹھ کر دو سجدے کرنے چاہئیں۔

۱۱۵۳۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے شام بن ابی  
عبد اللہ دستوائی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اسے  
ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان رباح  
خارج کرتے ہوئے بھاگتا ہے (بھاگنے کی تیزی کو تباہ مقصود ہے) تاکہ اذان  
نہ سنے۔ جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے پھر جب اقامت شروع  
ہوتی ہے تو پھر بھاگ پڑتا ہے۔ لیکن اقامت ختم ہوتے ہی پھر آ جاتا ہے اور  
نازی کے دل میں طرح طرح کے دوسوے ڈالتا ہے۔ کہتا ہے کہ فلاں فلاں  
چیز یاد کرو۔ اس طرح اسے وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو اس کے ذہن میں  
نہیں تھیں لیکن دوسری طرف نازی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں اس  
نے پڑھی ہیں۔ اس لیے اگر کسی کو یہ یاد نہ رہے کہ تین رکعت پڑھیں یا چار  
تو بیٹھے ہی بیٹھے دو سجدے کرنے چاہئیں۔

۷۸۱۔ قرن اور نقل میں سہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما  
نے وتر میں بھی دو سجدے (سہو کے) کیے تھے۔

۱۱۵۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے  
خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور انھیں  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص  
جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اگر التماس پیدا کرتا ہے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةٍ  
الْغُحْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَاهُ صَلَاةُ سَجْدَةٍ  
سَجَدَ تَيْنِ فَكَبَّرَ فِي حُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ  
جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَ هُمَا النَّاسُ  
مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ تَابَعَهُ ابْنُ  
جُرَيْجٍ مَسْرُوبِ بْنِ شَهَابٍ فِي التَّكْبِيرِ

بمذہب

باب ۸۱ اِذَا لَمْ يَذْكُرْ رَكَعًا مَثَلًا أَوْ

أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۝

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ  
بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ  
الْأَذَانَ فَإِذَا أَقْبَضَ الْأَذَانَ أَقْبَلَ فَإِذَا تَوَلَّى  
بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا أَقْبَضَ التَّوْبَةَ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُبَ  
بَيْنَ الْمَرْمِ وَنَفْسِهِ وَيَقُولُ أَذْكُرُكَ أَوْ كَذَّامًا لَمْ  
يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَقْلُ الرَّجُلُ ابْنَ يَدْرِى  
كَمْ مَثَلًا فَإِذَا لَمْ يَذْكُرْ أَحَدًا كَمْ مَثَلًا شَرًّا أَوْ  
أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ  
جَالِسٌ ۝

باب ۸۱ السَّهْوُ فِي الْقُرْآنِ وَالصَّلَاةِ وَ

تَجِدُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَجَدَتَيْنِ يَذْكُرُهُمَا

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ عَنْ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ زَيْنِ شَهَابٍ رَضِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّيَ جَاءَ الشَّيْطَانُ

لے جھورامت کا مسلک یہی ہے کہ فرائض اور نوافل سہو کے احکام میں برابر ہیں کچھ لوگوں نے اس سلسلے میں فرق بھی کیا ہے اور نقل میں سہو پر  
سجدہ سہو مزدوری نہیں قرار دیا ہے۔

فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى قَدْ أَوجَدَ ذَلِكَ  
أَحَدًا كَمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۖ  
بَابُ ۱۸۱ كَلِمَةٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ  
وَأَسْتَمَعَ ۝

بسم بن بن

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ بَكْرِ عَنْ كُرَيْبٍ  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَابْنُ مَرْثُومَةَ وَابْنُ مَرْثُومَةَ  
بْنِ أَزْهَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالُوا ائْتُوا عَلَيْهَا السَّلَامُ وَنَاجِئِيهَا  
وَسَلِّهَا عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَوةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا  
إِنَّا أَخْبَرْنَا بِذَلِكَ نَصِيحَتَهُمَا وَحَدَّثْنَا أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عَمْرُو بْنِ الْخَطَّابِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ كُرَيْبٌ قَدْ خَلْتُ عَلَى  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَبَلَّغْتُهُمَا مَا أَرْسَلُونِي  
فَقَالَتِ سَلِّ أُمُّ سَلَمَةَ وَخَرَجْتُ إِلَيْهِمَا فَأَخْبَرْتُهُمْ  
بِعَوْلِهَا فَدَرَدُونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا  
أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتِ  
أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَهَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي بِمَا حِينَ صَلَّيْتُ  
الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي مِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنْ  
الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ  
قُرْبَى بَعْثِيهِ قُوْلِي لَهُ يَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَارَأَيْتَ  
تُصَلِّي بِمَا فَإِنَّ أَشَارَ بِيَدِهِ فَأَشَارَ خَيْرِي عَنْهُ  
فَقَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَأَشَارَتْ عَنْهُ  
فَلَمَّا أَنْصَرَفَ قَالَ يَا بَنَاتِ ابْنِي أُمِّيَّةٌ سَأَلَتْنِي مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ  
بَعْدَ الْعَصْرِ وَارْتَهَ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ

پھر یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ اس لیے جب ایسا ہو تو  
دوسرے سجدے کیلئے کر کے چاہئیں۔  
۱۸۲۔ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ کسی نے اس سے گفتگو  
کرنی چاہی، متصل نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اس کی بات  
سن لی (تو نماز نہیں ٹوٹے گی)۔

۱۱۵۵۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن  
وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو بن بکر نے خبر دی، انھیں بکیر نے انھیں  
کریم نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما و ابن مرقومہ و ابن مرقومہ  
عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا، ان حضرات نے ان سے یہ کہا تھا  
کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہم سب کا سلام کہنے کے بعد عصر کے بعد کی دو رکعتوں  
کے متعلق دریافت کرنا، انھیں یہ بھی بتا دینا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ یہ  
دو رکعتیں پڑھتی ہیں حالانکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
دو رکعتوں سے منع کیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عمر  
بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس نماز کے پڑھنے پر بہت سے  
لوگوں کو مارا بھی تھا، کریم نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت  
میں حاضر ہوا اور پیغام پہنچایا۔ اس کا جواب آپ نے یہ دیا کہ ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق دریافت کر لو۔ چنانچہ میں ان حضرات کی خدمت  
میں واپس ہوا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو نقل کر دی، انھوں نے مجھے  
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا انھیں بینات کے ساتھ جن کے  
ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں بھیجا تھا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب  
دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ان نمازوں سے روکتے  
تھے لیکن ایک دن میں نے دیکھا کہ عصر کے بعد آپ خود یہ دو رکعتیں پڑھ رہے  
ہیں۔ اس کے بعد آپ میرے گھر تشریف لائے۔ میرے پاس انصار کے قبیلہ  
بنو حرام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں اس لیے میں نے ایک باندی کو آپ کی  
خدمت میں بھیجا میں نے اسے ہدایت کر دی تھی کہ وہ آپ کے پیلوں کو کھڑی ہو کہ  
یہ کہے کہ ام سلمہ نے پوچھا ہے کہ یا رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ آپ ان  
دو رکعتوں سے منع کرتے تھے حالانکہ میں دیکھ رہی تھی کہ آپ خود انھیں پڑھ  
رہے ہیں۔ اگر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کریں تو تم پیچھے ہٹ  
جانا۔ باندی نے اسی طرح کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ

عَبْدِ الْقَيْسِ فَتَشَقُّوْهُ عَنِ الْكَرْعَتَيْنِ  
الْكَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ قَهْمًا هَاتَانِ ۝  
جز بہت جز بہت

بہت بہت

بَابُ ۸۳ اِلْاِشَارَةُ فِي الصَّلَاةِ  
قَالَ كَرِيبٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ  
عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَعْضَ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ كَانَ يَتَّبِعُهُمْ  
شَيْءٌ فَنَزَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمْ  
بَلَدُهُمْ فِي أَنَاثٍ مَعَهُ خَبِيسٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَحَاسَتْ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى ابْنِ بَكْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ  
يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَبَسَ  
وَقَدْ حَاسَتْ الصَّلَاةُ فَقُلْ لَكَ أَنْ تَوُفِّرَ أَنَاثُ قَالَ نَعَمْ  
إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ  
فَنَكَبَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ  
فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ  
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَلْتَمِشُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَتَى النَّاسُ  
أَنفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ  
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْءُ أَنْ تُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ  
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَيْهِ خُجْرًا لِلَّهِ وَرَجَعَ الْقَهْمِيُّ وَرَأَوْهُ  
حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
مَا لَكُمْ حِينَ تَأْكُلُونَ شَيْءًا فِي الصَّلَاةِ أَحَدٌ تَمُّ فِي التَّصْفِيقِ  
أَمَّا الْمُصَفِّقُونَ لِلنِّسَاءِ مَنْ تَأْكُلُ شَيْءًا فِي صَلَاتِهِمْ فَلْيَقْلُ سُبْحَانَ  
اللهِ فَإِنَّهُ لَا يَمْنَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ إِلَّا التَّقَاتُ  
لَمْ يَأْكُلُوا مَا مَنَعَتْ أَنْ يُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشْرَكُوا إِلَيْكَ فَقَالَ

گئی۔ پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ خورامیر کی بیٹی اتم نے عصر کے بعد کی دو  
رکعتوں سے متعلق پوچھا تھا۔ میرے پاس عبدالقیس کے کچھ لوگ آگئے تھے اور  
ان کے ساتھ مصروفیت میں نبی گھر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا۔ اس  
لیے انھیں اس وقت پڑھا یہ حدیث اور اس پر نوٹ پہلے گزر چکا ہے۔

۸۳۔ نمازیں اشارہ۔ کرب نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا  
کے واسطے سے بیان کیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالے سے۔

۱۱۵۶۔ ہم سے قسبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب  
بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے ان سے سہل بن سعد  
ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ عمرو  
بن عوف میں باجم کوئی نزاع پیدا ہو گیا ہے تو آپ چند صحابہ رضوان اللہ  
علیہم کے ساتھ صلح کر ارادے سے ان کے یہاں تشریف لے گئے۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مشغول ہی تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ اس لیے بلال رضی اللہ  
عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک تشریف  
نہیں لائے۔ اور نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ کیا آپ نماز پڑھا دیں گے۔

انہوں نے کہا ہاں اگر تم چاہو۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کی اور  
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر تکبیر کی۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بھی صفوں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آگئے۔ لوگوں نے ابو بکر رضی اللہ  
عنہ کو متنبہ کرنے کے لیے، ہاتھ پر ہاتھ بھائے ابو بکر رضی اللہ عنہ نمازیں کسی طرف  
توجہ نہیں کرتے تھے لیکن جب لوگوں نے زیادتی کر دی تو آپ توجہ ہوئے۔

کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ ان حضور نے اشارہ  
سے انھیں نماز پڑھاتے رہنے کے لیے کہا۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ  
اُٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اسے پاؤں پھپھے کی طرف اُکھٹ میں مگر رہے  
ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی نماز سے فارغ  
ہو کر آپ نے فرمایا لوگو! نمازیں ایک بات پیش گئی تو تم لوگ ہاتھ پر ہاتھ کیوں  
مارتے تھے۔ یہ طریقہ نمازیں صرف عورتوں کے لیے ہے اور اگر انھیں نماز  
میں کوئی ضرورت پیش آئے تو سبحان اللہ کہا کر دو۔ کیونکہ جب بھی کوئی سبحان اللہ  
سنے گا تو متوجہ ہوگا اور اسے ابو بکر! میرے اشارے کے باوجود آپ لوگوں کو  
نمازیں نہیں پڑھاتے رہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ابو قحذ کے

بیٹے کی کیا مجال تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز پڑھاتا۔

۱۱۵۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثوری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئی۔ اس وقت وہ کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں، لوگ بھی کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی؟ تو انہوں نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا کہ کیا کوئی نشانی ہے؟ تو انہوں نے سر کے اشارے سے کہا کہ ہاں۔

۱۱۵۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زویہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے اس لیے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کی نیت ہاندھی تھی لیکن آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ اس لیے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ۔

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَتَّبِعُنِي إِذْ بِنْتُ أَبِي قُحَافَةَ أَنَّ يُعْمَلُ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنْتُ حُلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّيُ قَائِمَةً وَالنَّاسُ قِيَامًا فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَائِمًا رَمَى بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ أَيْتُ فَقَالَتْ سِرَّ رَأْسِهَا أَحَدًا نَعَمْ

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ هَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَائِبٌ جَالِسًا وَصَلَّى وَرَأَى أَنَّهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ أَجْلِسُوا أَفَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ إِلَيَّ مَامُ لِيَوْمِهِمْ فَإِذَا رَكْعَةٌ فَارْكُوعًا وَإِذَا رَكْعَةٌ فَارْقُوعًا

۸۴۔ میت کے احکام اور جس کی آخری چسکی کھڑا لاؤ الا اللہ پر ٹوٹی۔ وہب بن منہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا لا الہ الا اللہ جنت کی کبھی نہیں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ضرور ہے لیکن کوئی کبھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں دندائے دیہوں۔ اس لیے یہاں بھی تمہارے پاس دنداندولی کبھی ہے تو جنت والا دروازہ کھلے گا ورنہ نہیں کھلے گا یہ

بَابُ الْإِيمَانِ فِي الْإِيمَانِ وَمَنْ كَانَ أَحَدُ كَلَامِهِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - وَقِيلَ يَوْهَبُ بْنُ مُنْبِيهٍ  
أَلَيْسَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُفْتَاخُ الْجَنَّةِ فَكَيْفَ يَكُونُ  
وَلَكِنْ كَيْفَ مُفْتَاخُ الْجَنَّةِ أَتَسْتَأْذِنُ  
فَإِنْ جِئْتَ بِمُفْتَاخٍ لَهُ أَتَسْتَأْذِنُ فَرَجَعَهُ  
لَكَ وَإِلَّا تَعْرِفُكُمْ لَكَ

لے اس موضوع پر اصل جگہ بحث کی تو کتاب الایمان تھی لیکن جب میت اور جادوں کا ذکر آیا تو مصنف رحمۃ اللہ علیہ کو یہاں بھی کہ کھنہ ہی پڑا وہب بن منہ رحمۃ اللہ علیہ کی مثال سے اس باب کے تمام مسائل بڑی سہولت کے ساتھ حل ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ کلمہ شہادت جس نے بھی پڑھ لیا وہ جنتی ہے لیکن دوسری طرف احادیث میں مختلف برے اعمال پر سزا اور عذاب کی بھی وعید ہے جس سے صاف ہی معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کے باوجود برے اعمال کی موجودگی میں آدمی سزا سے نہیں بچ سکتا اور شریعت کا بھی یہی منشاء ہے کہ کلمہ شہادت کی اصل تاثیر تو یہی ہے کہ وہ آدمی کی ہمت سے

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ الْأَعْدَدِ عَنْ الْعَوْدِ  
بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَانِي أَيْتٌ  
مِنْ رَبِّي فَأُخْبِرُكَ أَوْ قَالَ بَشِّرُنِي أَتَهُ مَنْ  
مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا  
دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَارِثُ زَيْ وَارِثُ سَرَقٍ  
قَالَ وَارِثُ زَيْ وَارِثُ سَرَقٍ ۝

بہنہ بنہ

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسْرَبُ بْنُ حَنْصَلٍ حَدَّثَنَا  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ  
النَّارَ وَكُلُّ أَتَمٍّ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا  
دَخَلَ الْجَنَّةَ ۝

باب الاثر في شجاع

الجنة

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مَعَاذَ بْنَ سُوَيْدٍ بْنِ مَعْمَرٍ

۱۱۵۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن  
مییون نے حدیث بیان کی، ان سے واصل احدب نے حدیث بیان کی، ان سے  
معرو بن سوید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرے رب کا ایک قلم  
آیا تھا۔ اس نے مجھے خبر دی یا آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھے بشارت دی کہ  
میری امت کا جو فرد بھی مرے گا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نے کوئی شریک  
نہ لایا ہوگا تو وہ جنت میں جائے گا۔ اس پر میں نے پوچھا اگرچہ اس نے  
ذنا کیا ہو، اگرچہ چوری کی ہو؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں  
اگرچہ ذنا کیا ہو، اگرچہ چوری کی ہو۔ لے

۱۱۶۰۔ ہم سے عرو بن حنصل نے حدیث بیان کی، ان سے مہرے والد نے  
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرا کہ اللہ کا شریک ٹھہرنا تھا تو وہ جہنم میں  
جائے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ جو اس حال میں مرا کہ اللہ کا کوئی شریک نہ  
ٹھہرنا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ لے

۸۵۔ بخازنہ کے پیچھے چلنے کا حکم۔

بہنہ بنہ

۱۱۶۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے اشعث نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے

بقیہ حاشیہ:۔ معاف نکال سے جائے لیکن یہ اس کی اصل تاثیر اسی وقت ظاہر ہو سکتی ہے جب کوئی کلمہ گو اس کے مقتضیات پر پوری طرح  
عمل کرے۔ یہ کلمہ جنت کی کبھی یقیناً ہے لیکن اس کبھی کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ اگر آپ نے اس کی حفاظت نہ کی اور دندا سے جو تار کھرنے کا اہل ذریعہ  
تھے، آپ نے توڑ دیئے تو ظاہر ہے آپ تالا نہیں کھول سکیں گے یا پھر تارے جو تارے کے بعد کھولنا ممکن ہوگا مسلمان اپنے اعمال اسی دنیا میں  
درست کرے اور اس طرح اپنی کبھی کے دندانون کو محفوظ رکھے ورنہ آخرت میں اللہ تعالیٰ خود اس کی کبھی کو اس طرح کھونے کے قابل بنائیں گے کہ جہنم  
میں اس کے برے اعمال کا بدلہ دیں گے پھر نہر حیات میں اُسے ڈالیں گے کہ جس کا ذکر احادیث میں تفصیل کے ساتھ آتا ہے اور اس طرح  
اسے اس قابل بنائیں گے کہ جنت کا تالا وہ کھول سکے۔

صفحہ ۱۱۵:۔ لے مطلب یہ ہے کہ جاہلیت میں اسلام لانے سے پہلے چوری یا ذنا کیا ہو۔ صاحب کو یہ اشکال اکثر ہوتا تھا کہ ہم نے جاہلیت میں بہت سے  
بُرائی اعمال کئے تھے تو کیا اسلام لانے کے بعد وہ سب معاف ہو جائیں گے؟ اس حدیث میں بھی اسی طرز اشارہ ہے اور معافی کا اعلان ہے۔  
لے صحیحین میں یہ روایت مختلف طریقوں سے آئی ہے اور سب میں یہی ہے کہ یہ آخری ٹکڑا جس میں مومن کے لیے جنت کی بشارت ہے، خود ابن مسعود کا اپنا قول  
ہے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مسعود کو جاہل زمانہ کی حدیث معلوم نہیں تھی جس میں اس آخری ٹکڑے کی نسبت بھی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

بن مسعود بن مہر بن مہر سے سنا وہ براہین غازی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا تھا۔ اور سات باتوں سے روکا تھا۔ ہیں آپ نے حکم دیا تھا جڑے کے پچھے چلنے کا۔ مرغین کی عیادت کا۔ دعوت قبول کرنے کا۔ مظلوم کی مدد کرنا۔ قسم کھڑی کرنے کا۔ سلام کے جواب دینے کا۔ چھینک پر یہ حکم اللہ کہنے کا۔ اور آپ نے بھی منع کیا تھا، چاندنی کے برتن سے۔ سونے کی انگوٹھی سے۔ ریٹم سے۔ دیتا سے۔ قسی سے۔ استبرق سے۔ (ساتویں) کا ذکر یہاں چھوٹ گیا۔ یا مصنف سے سہو ہوا یا ان کے شیخ سے درج دوسری روایتوں میں اس کا ذکر ہے۔

۱۱۶۲۔ ہم سے محمد بن حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان سنا ہے مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ مرغین کی عیادت کرنا۔ جنازے کے پیچھے چلنا۔ دعوت قبول کرنا اور چھینک پر یہ حکم اللہ کہنا۔ اس روایت کی متابعت عبدالرزاق نے کی ہے انہوں نے کہا کہ مجھے عمر بن خبری تھی اور اس کی روایت سلام نے بھی معقل کے واسطہ سے کی ہے۔

۸۸۶۔ میت کو جب کفن میں لپیٹا جا چکا ہو تو اس کے

پاس جانا لے

۱۱۶۳۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے معمر بن ابی ایس نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھے ابوسلمہ

لے عام طور سے ہرگز موت کے بعد آدمی کا چہرہ مبرا رہتا ہے اور اسی وجہ سے مردہ کو کچا در و خیرہ سے چھپا دینے کا حکم ہے۔ اس لیے یہ سوال قدرتی طور پر پیدا ہوتا ہے کہ موت کے بعد کسی کو دیکھا جاتا ہے یا نہیں۔ غرضی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کہہ سکتے ہیں کہ غسل دینے والوں کے سوا انہیں کوئی نہ دیکھے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب کو بتانا چاہتا ہیں۔ اس باب کی پہلی حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے متعلق ہے اور باب الوفات میں دوبارہ آئے گی۔ اس حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر دو موت طاری نہیں کرے گا۔ اس کا مفہوم یعنی محمد بن نے یہ کہا ہے کہ چونکہ آپ کی وفات کا حادثہ صحابہ کے لیے بردہاں گسل اور نعیم تھا اس لیے صحابہ جن کی توازن اور اعتدال خصوصیت تھی وہ بھی اس موقع پر اپنی اس خصوصیت کو باقی نہ رکھ سکے تھے چنانچہ بعض صحابہ نے یہ کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اسی کی تردید فرمائی۔ اس باب کی دوسری احادیث بھی ہمیر کا نہیں گی اور مناسب موقع پر ان پر دے بھی کئے جائیں گے یہاں صرف ان سے ایک مسئلہ کی وفات کوئی مقصود ہے جس کا ذکر اوپر ہوا۔



نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے جو سخ میں تھا سواری پر آئے اور کہ پیچہ مسجد میں تشریف لے گئے پھر آپ کی سے گفتگو کئے بغیر عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آئے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جم اطہر رکھا ہوا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے۔ حضور اکرم کو بردہ (دین کی نبی ہوئی) و حاریدہ اور ادرمیتی چادر سے ڈھک دیا گیا تھا۔ پھر آپ نے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک کھولا اور جبکہ کراس کا بوسہ لیا اور چھوٹ پڑے۔ آپ نے فرمایا، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی، اللہ تعالیٰ دو موتیں آپ پر بھیجے جس سے آپ کا سوا ایک موت کے جو آپ کے مقدر میں تھی، سو آپ وفات پا چکے۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب باہر تشریف لائے تو عمر رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے میری اکبرہ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نہیں مانتے، پھر دوبارہ آپ نے بیٹھنے کے لیے کہا لیکن حضرت عمرؓ نہیں مانتے۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھم شہادت پر دستا شروح کیا تو قام مع آپ کی طرف متوجہ ہو گیا اور عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا، اما بعد! اگر کوئی شخص تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پوجا کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی ہے لیکن اگر تم اللہ کی عبادت کرتے ہو تو اللہ باقی رہنے والا ہے کبھی اس پر موت طاری نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: «اور محمد مرت رسول ہیں اور رسول اس سے پہلے بھی گزر چکے ہیں» اللہ کریم تک (آپ نے آیت کی تلاوت کی) ہذا ایسا معلوم ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آیت کی تلاوت سے پہلے جیسے لوگوں کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ آیت بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نازل فرمائی ہے۔ اب تمام صحابہؓ نے یہ آیت آپ سے سیکھ لی اور ہر شخص کی زبان پر یہی آیت تھی۔

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَقْبَلَ ابُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى فَرَسِهِ مِنْ مَكْنَكِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَمَدَّحَنَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَتَنِيَمَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَبَحِيٌّ بِبُزٍّ دَحْنَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ يَا بِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا يَجْمَعُ عَلَيْكَ مُؤْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ الْخَلِيسُ قَابِي فَقَالَ الْخَلِيسُ قَابِي فَتَشْهَدُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَوَحَّوْا عُمَرُ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَ مَنْ كَانَ يَعْْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ مَاتَ وَ سَيَمُوتُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ وَ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ... إِلَى الشَّاهِدِينَ وَ اللَّهُ لَكَاثُ النَّاسِ لَمْ يَكُونُوا يَشْكُرُونَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ حَتَّى تَلَاَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَلَاَهَا مِنْهُ النَّاسُ فَلَمَّا يَسْمَعُ يَهْتَرُونَ لَا يَسْكُتُونَ هَاهُ

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَالِجَةُ بِنْتُ كَلْبٍ بِنْتُ قَابِثٍ أَنَّ أُمَّ الْوَلَدِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَقْسَمَ الْمُهَاجِرُونَ مُرْعَةً

۱۱۶۴۔ (۱) ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے میث نے، ان سے معیل نے، ان سے ابن شہاب نے۔ انھوں نے فرمایا کہ مجھے خالید بن ثابت نے خبر دی کہ ام علاء، انصار کی ایک عاتون نے مجھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، انھیں خبر دی کہ مہاجرین کے لیے قرآن نازل ہوا ہوئی۔ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے حصے میں آئے، بچا بچہ ہم نے

انہیں اپنے گھر غرض آمدید کہا۔ آخر وہ بیاہر ہوئے اور اسی میں وفات پا گئے۔ وفات کے بعد غسل دیا گیا اور کفن میں پیٹ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کہا ابو سائب آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں میری آپ کے متعلق شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تحریم اور پذیرائی کی ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تحریم اور پذیرائی کی ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر خدا ہوں پھر کس کی اللہ تعالیٰ کے یہاں پذیرائی ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس میں شبہ نہیں کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے اور خدا گواہ ہے کہ میں بھی ان کے لیے غیری کی توقع رکھتا ہوں لیکن بخدا مجھے اپنے متعلق بھی معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا میں اللہ کا رسول ہوں۔ ام علاء نے کہا کہ خدا کی قسم اب میں کسی کے متعلق کبھی شہادت (اس طرح کی) نہیں دوں گی۔

۱۱۶۵۔ ہم سے سعید بن سفیان نے حدیث بیان کی اودان سے لیث نے سابقہ روایت کی طرح حدیث بیان کی۔ نافع بن مزید نے عقیل کے واسطے سے مایعل بر کے الفاظ بیان کئے (مایعل بی کے بجائے) اور اس روایت کی متابعت شعیب، عمر بن دینار اور معمر نے کی ہے۔

۱۱۶۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غدر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے محمد بن منکر سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میرے والد قتل کر دیئے گئے تو میں ان کے چہرہ پر پردہ پہنایا کھول کھول کر دوتا تھا۔ دوسرے لوگ تو مجھے اس سے روکتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہہ نہیں کہہ رہے تھے آخر میری چچی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی نے لگیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ رو یا چپ رہو۔ جب تک تم لوگ میت کو اٹھاتے نہیں ملائکہ تو برابر اس پر اپنے پردوں کا سایہ کئے رہیں گے۔ اس روایت کی متابعت ابن جریر نے کی انہیں ابن منکر سے خبر دی تھی اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔

۱۱۶۷۔ ایک شخص میت کے عزیزوں کو خود موت کی

خبر دیتا ہے۔

۱۱۶۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اودان سے

فَخَدَّ لَنَا عُمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ فَأَنزَلْتَنَاهُ فِي  
أَبْيَاتِنَا فَوَجَّعَ وَجْعَهُ الْكَذِبِيُّ تَوَقَّى فِيهِ فَلَمَّا  
تَوَقَّى وَهَسِلَ وَكُنْتُ فِي أَكْوَارِهِمْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ  
أَبَا الشَّائِبِ فَشَهِدَ فِي عَلَيْكَ لَعْنَةُ أَكْرَمَكَ اللَّهُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ  
أَنَّ اللَّهَ أَحْرَمَهُ فَقُلْتُ يَا بِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَمَنْ يُكْرِهُهُ اللَّهُ فَقَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ  
الْيَقِينُ وَاللَّهُ إِنْ لَزَجُو لَهُ الْخَيْرَ وَاللَّهُ مَا  
أَذْرَى وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ  
لَا أَذْرَى أَحَدًا بَعْدَ لَا أَبَدًا ۝

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا  
الْكَلْبِيُّ مِثْلَهُ وَقَالَ مَا فَعَلَ بِي يَزِيدُ عَنْ عَقِيلٍ مَا  
يَفْعَلُ بِهِ وَمَا بَعَثَهُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ  
دِينَارٍ وَمَعْمَرٌ ۝

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ  
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا  
قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْثِيفَ الثُّوبِ عَنْ وَجْهِهِ الْبَاقِي  
وَيَهْمُو فِي عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَنْهَانِي فَوَجَّعْتُ عَمَّتِي فَأَطَمَهُ نَجْجِي فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ  
مَا ذَا لَيْتَ الْمَلَائِكَةُ تَنْظُرُ بِأَجْنَحَيْهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ  
تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ  
جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۝

بَابُ الرَّجُلِ يَتَعْنَى إِلَى أَهْلِ الْمَوْتِ

بِنَفْسِهِ ۝

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی امیہ (شاہ حبش) کی جس دن وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن اس کی موت کی خبر دی تھی۔ پھر آپ عید گاہ کی طرف گئے۔ صحابہ مصف بستہ ہو گئے اور آپ نے چار تکبیریں کہیں (نمازِ جنازہ پر دعائی)

۱۱۶۸۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن جلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھا لا لیکن وہ قتل ہو گئے پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے سنبھا لا اور وہ بھی قتل ہو گئے۔ پھر عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے سنبھا لا اور وہ بھی قتل ہوئے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (آپ نے فرمایا) اور پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے خود اپنے طور پر جھنڈا اٹھالیا اور ان کی سرکردگی میں مسلمانوں کو نفع حاصل ہوئی (بہ غزوہ موتہ کا واقعہ ہے حدیث آئندہ کتاب منازی میں آئے گی)۔

۵۸۸۔ جنازہ کی اطلاع دینا۔ ابو رافع نے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں سے مجھے کیوں نہ اطلاع دی۔

۱۱۶۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انھیں ابو ہریرہ نے خبر دی، انھیں ابواسحاق شیبانی نے انھیں شیبی نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص کی وفات ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کو جایا کرتے تھے لیکن چونکہ ان کی وفات رات میں ہوئی تھی اس لیے رات ہی میں لوگوں نے انھیں دفن کر دیا اور جب صبح ہوئی تو اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی آپ نے فرمایا (دفن کرتے وقت) مجھے بتانے میں کیا رکاوٹ پیش آگئی تھی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ رات تھی، تاریکی بھی تھی۔ اس لیے ہم نے مناسب نہیں سمجھا کہ کہیں آنحضرت کو تکلیف ہو۔ پھر اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔

۵۸۹۔ نفیلت، اس شخص کی جس کی کوئی اولاد مر جائے

اور وہ اجر کی نیت سے صبر کرے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَى النَّجَاشِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ حَزْرَمٌ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَلَّتْ بِعَدَدِ كَبَرٍ أَرْبَعًا ۝

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ وَارَتْ عَيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذَرِكُنْ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ لَتَذَرِكُنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ فَفُتِحَ لَهُ ۝

باب ۸۸۱ اِلْدُن بِالْجَنَازَةِ - وَقَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا آذَنُكُمْ فِي ۝

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْلُوِيَةَ عَنْ أَبِي رِشَاقٍ الشَّيْبَانِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ إِنْسَانٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُهُ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ كَدَ قَتْلُهُ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَقْبَلُوهُ قَالُوا هَاتِ اللَّيْلُ فَكِرْهُمَا وَكَانَتْ مُلْغَمَةً أَنْ يَسْقَى عَلَيْكَ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ۝

باب ۸۸۲ فَضِّلْ مَنْ مَاتَ لَهُ وَكَدَّ فَأَحْسَبَ - وَقَالَ اللَّهُ مُؤَدَّ وَجِلٍّ وَبَشِيرِ الصَّابِرِينَ ۝



۷۹۰۔ کسی مرد کا کسی عورت سے قبر کے پاس یہ کہنا کہ میرا مرد۔

۷۹۱۔ (۱) ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے قریب سے گزرے جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی آپ نے اس سے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور میرا کرو۔

۷۹۱۔ میت کو پانی اور میری کے پھل سے غسل دینا اور وضو کرانا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے (عبدالرحمن) کے حوط لاہر انھیں اٹھا کر لے گئے اور نماز پڑھی۔ پھر وضو نہیں کی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان جس نہیں ہوتا زندہ ہو یا مردہ۔ سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر (سعید بن زید رضی اللہ عنہ) کی نعلیں نہیں ہوتی تو میں اسے چھو تا ہی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن جس نہیں لیے

۷۹۲۔ (۱) ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب سختیانی نے ان سے عمر بن سیرین نے، ان سے ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (زینب یا ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کی وفات ہوئی تھی۔ آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بھی دے سکتی ہو غسل پانی اور میری کے بتوں سے ہونا چاہیے اور آخر میں کا فور یا یہ کہا کہ کچھ کا فور کا استعمال کر لینا چاہیے اور غسل سے فارغ ہونے پر مجھے اطلاع دینا چاہیے ہم جب غسل دے چکے تو آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے ہمیں اپنا ازار دیا اور فرمایا کہ اسے ان کی قمیص بنا دو آپ کی مراد اپنے ازار سے تھی۔

۷۹۲۔ طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے۔

۷۹۵۔ (۱) ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب ثقفی نے

باب قول الرجل لمرأة عند التبرأ صبری

۷۹۳۔ (۱) حدیثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا ثابت عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بامرأة عند قبر وهي تبكي فقال اتقي الله واصبري

باب من اليتيم وصومهم بالملك والسنن وحبط ابن عمر رضي الله عنهما انما سعيد بن زيد وحمله وصلى ولم يتوصوا قال ابن عباس رضي الله عنهما المسلم لا ينجس عيا ولا ميتا وقال سعد لو كانت نجسا ما مسسسته وقال الشيبه صلى الله عليه وسلم المؤمن لا ينجس

۷۹۴۔ (۱) حدیثنا اسماعیل بن عبد اللہ قال حدیثی مالک عن ایوب سختیانی عن عمر بن سیرین عن ام عطیة انصاریة رضی اللہ عنہا قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حين توفيت ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رايتك ذلك بسلام وسيد و اجعلن في الاخرة كاهورا او خيما من كاهور فلذا افرغنا فاذا شئ فلما فرغنا اذنا فاعطانا حقوة فقال اشمرنها اياها فنفق اذارة

باب ما يشعب ان يغسل وثرا

۷۹۵۔ (۱) حدیثنا محمد بن عبد اللہ عن عبد الوہاب

۱۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ مردہ جس نہیں ہوتا اور اسے غسل مرتبہ بعد اور تکلیف کے لیے دیا جاتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک مطلق روایت میں ہے کہ غسل میت کے بعد غسل کرنا چاہیے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے غسل سے اس روایت میں مراد غسل صغیر یعنی وضو لینا بھی درست نہیں۔

الَّتَعْنِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْ نَتَغَيَّلُ أَمْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْتُمَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَوَسِدٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَأَنَّهُمَا قَدْ قَرَعْتُمَا قَدْ شِئْتُمَا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ قَالَتِي لَيْسَتْ حَقُّوهُ أَشْعِرْتُمَا إِيَّاهُ فَقَالَ أَيُّوبُ وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ بِسَبْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ اُسْلَمَتْهَا وَتَوَدَّ وَكَانَ فِيهِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ أَيْدٍ أَوْ أَيْمَانِهَا وَمَوَاضِعُهَا الْوُضُوءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيهِ أَنَّ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَسَّطْنَا ثَلَاثَةً...

### باب ۹۳ یَسْتَدُ بِسَامِ مِنَ الْمَيِّتِ :

۹۳ (۱) - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ائْتِدَانِ بَيْنَا مِثْلَهَا وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا :

### باب ۹۴ مَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَيِّتِ :

۹۴ (۱) - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا غُسِلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَكُنْ نَغْسِلُهَا ائْتِدَانِ بَيْنَا مِثْلَهَا وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ :

### باب ۹۵ هَلْ تُكْفَنُ الْمَرَأَةُ فِي

إِذَا رَزَّحِلَ :

ہے ؟

حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے محمد نے ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے کہ آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو، یا اس سے بھی زیادہ، پانی اور بری کے پتوں سے اور آخر میں کافور کا بھی استعمال کر لینا۔ پھر فارغ ہو کر مجھے اطلاع دے دینا۔ چنانچہ جب ہم فارغ ہوئے تو اطلاع دی۔ آپ نے اپنا ازار عنایت فرمایا کہ اس کی قمیص بنا لیں ایوب نے کہا کہ مجھ سے حصہ نے بھی محمد کی حدیث کی طرح بیان کیا تھا حصہ کی حدیث میں تھا کہ طاق مرتبہ غسل دینا۔ اس میں یہ تھا کہ تین یا پانچ یا سات مرتبہ (غسل دینا) اور اس میں یہ بھی تھا کہ میت کے دائیں طرف سے اور اعضاء وضوء سے غسل کی ابتداء کی جائے۔ یہی اسی حدیث میں تھا کہ ہم نے گنگمی کر کے ان کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا بلکہ

۹۳۔ (غسل) میت کی دائیں طرف سے شروع کیا جائے۔  
۹۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے وقت فرمایا تھا کہ دائیں طرف سے اور اعضاء وضوء سے غسل شروع کیا۔

۹۴۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے خالد حذاء نے، ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو ہم غسل دے رہے تھے۔ جب ہم نے غسل شروع کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ غسل دائیں طرف سے اور اعضاء وضوء سے شروع کرو۔

۹۵۔ کیا عورت کو مرد کے ازار کا کفن دیا جاسکتا

لے احاف کے مسلک کی بنا پر میت کے گنگھا کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں اس سے ممانعت موجود ہے اس کے علاوہ یہاں گنگھا کرنے کا ذکر مرفوع نہیں ہے۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہاں ”امشاد“ کے حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ اقوال سے بال برابر کرنا مراد ہے۔ اگرچہ عبارت میں اس بحث کے لیے گنجائش کم ہے لیکن بہر حال کسی دیکھی درجہ میں اس کی گنجائش نکل آتی ہے اور جب ایک مرفوع حدیث میں ممانعت موجود ہے تو مسلک بہر حال اس کے مطابق ہی رہے گا۔

۱۱۷۸۔ ہم سے عبد الرحمن بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عون نے خبر دی انھیں محمد نے ان سے ام علیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی وفات پائی تھیں۔ اس موقع پر اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ تم تین یا پانچ مرتبہ غسل دو۔ اور اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ بھی غسل دے سکتی ہو۔ پھر فارغ ہو کر مجھے اطلاع دینا چاہیے جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو اطلاع دی اور آپ نے اپنا ازار غایت فرمایا اور فرمایا کہ اسے قمیص کی جگہ استعمال کر لو۔

۱۱۷۹۔ کافر کا استعمال آخر میں کیا جائے۔

۱۱۷۹۔ ہم سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ام علیہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تھا، اس لیے آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دیدو اور اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ بھی دے سکتی ہو۔ آخر میں کافر لایا یہ کہا، کہ کچھ کافر کا استعمال بھی کر لینا۔ پھر فارغ ہو کر مجھے اطلاع دینا۔ انھوں نے بیان کیا کہ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے کہا بھیجا۔ آپ نے اپنا ازار اتار کر ہمیں دیا اور فرمایا کہ اسے قمیص کے طور پر استعمال کر لینا۔ ایوب نے حصہ کے واسطے اور ان سے ام علیہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس روایت میں یوں بیان فرمایا کہ تین یا پانچ یا سات مرتبہ یا تم اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دے سکتی ہو۔ حصہ نے بیان کیا کہ ام علیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے ان کے سر کے بال تین حصوں میں تقسیم کر دیے تھے۔

۱۱۸۰۔ عورت کے سر کے بال کھونا۔ ابن سیرین رحمہ اللہ

علیہ نے فرمایا کہ میت کے سر کے بال کھونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۱۱۸۰۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے ایوب نے بیان کیا کہ میں حصہ بن سیرین سے سنا، انھوں نے کہا کہ ام علیہ رضی اللہ عنہا نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا پہلے بال کھولے گئے پھر انھیں دھو کر ان کے تین حصے کر دیے گئے تھے۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثْوَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تَوَقَّيْتُ يَبْتَثُ الْمَشْيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَاهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ فَإِذَا فَرَعْتِ فَإِذَا زَيْتِي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَتَزَعَّ مِنْ حَقْوِهِ رِزَارَهُ وَقَالَ اشْعُرْ تَهَايَاةُ

بابُ تَجْعِيلِ الْكَافِرِ فِي الْخَيْرِ

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تَوَقَّيْتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ اغْسِلْنَاهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ يَسَاءَ وَسِدْرٌ وَاجْعَلْنِي فِي الْآخِرَةِ كَأُورٍ أَوْ شَيْئًا مِنْ كَأُورٍ فَإِذَا فَرَعْتِ فَإِذَا زَيْتِي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ كَأَلْفِي إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ اشْعُرْ تَهَايَاةُ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَعْجُوهُ وَقَالَتْ أَنَّهُ قَالَ اغْسِلْنَاهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

بابُ نَقْضِ شَعْرِ الْمَرْأَةِ - وَ

قَالَ ابْنُ سِيرِينَ زَوَّيْنُ أَنْ يَنْقُضَ

شَعْرَ الْمَيِّتِ

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَيُّوبُ وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ حَدَّثَنَا أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ نَقَضْنَهُ ثُمَّ غَسَلْنَهُ فَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

۹۸۔ میت کو قمیص کس طرح پہنائی جائے؟ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ قمیص کے نیچے ایک پانچویں کپڑے سے دونوں رانیں اور سر میں باندھ دیئے جائیں۔

۱۱۸۱۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں ایوب نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن سیرین سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ ام علیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں انصار کی ان خواتین میں سے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ایک خاتون آئیں بھرہ میں انھیں اپنے ایک بیٹے کی تلاش تھی لیکن وہ نہ ملے۔ پھر انھوں نے ہم سے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے کہ آپ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ میں یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بھی دے سکتی ہو غسل پانی اور پیری کے پتوں سے ہونا چاہیے۔ اور آخر میں کا فور کا بھی استعمال کر لینا غسل سے فارغ ہو کر مجھے اطلاع کر ادینا۔ انھوں نے بیان کیا کہ جب ہم غسل دے چکے تو اطلاع دی) اور آپ نے اپنا ازار عنایت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے قمیص کی جگہ استعمال کر لینا۔ اس سے زیادہ آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ آپ کی کونسی صاحبزادی تھیں (یہ ایوب نے کہا) اور انھوں نے بتایا کہ انصار کا مطلب یہ ہے کہ قمیص میں نقش لپیٹ دیا جائے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرمایا کہ تھے کہ عورت کو قمیص میں لپیٹ دینا چاہیے اسے ازار کے طور پر نہیں باندھنا چاہیے۔

۹۹۔ کیا عورت کے بال تین حصوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے؟

۱۱۸۲۔ ہم سے قبیلہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ام بذیل نے اور ان سے ام علیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بال گوندھ دیئے تھے۔ ان کی مراد تین حصوں میں تقسیم کر دینے سے تھی۔ وکیع نے بیان کیا کہ سفیان نے کہا کہ ایک حصہ پیشانی کی طرف اور دوسرے سر کے دونوں طرف

باب ۹۸ کَيْفَ الْأَشْعَارُ لِلْمَيِّتِ - وَقَالَ الْحَسَنُ  
الْحُرُوكَةُ الْخَامِسَةُ تَشْدُ بِهَا الْفَخَذَيْنِ  
وَالْوَرَكَيْنِ تَحْتَ الدَّرْعِ +

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْرٍ عَنْ أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ جَاءَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أُمُّ أَرْوَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ الثَّقَفِ بَايَعَتْ قَدَمَتَا الْبَصَرَةِ ثُبَا دُرٍّ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تَذُرْ لَهُ قَعْدَةً فَشَتَّنا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِسَائِرٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَأَفُورًا فَإِذَا مَرَعْنُ فَإِذَا نَبِيُّ قَالَتْ فَلَمَّا قَدَفْنَا أَلْتَنِي إِلَيْنَا فَهَوَّهْ فَقَالَ اشْعُرْنَاهَا رِيَاءً وَكَمْ يَزِدُّ عَلَى ذَلِكَ وَلَا أَدْرِي أَمَّا بَنَاتُهُمْ وَزَعَمَ أَنَّ الْأَشْعَارَ لَفَفْنَاهَا فِيهِ وَكَذَلِكَ كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَا مُرِّيَا لَمَرَأَةً أَنْ تُشْعَرَ وَلَا تُؤَدَّرُ +

باب ۹۹ هَلْ يَجْعَلُ شَعْرَ الْمَرْأَةِ  
ثَلَاثَةً قُدُونِ +

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ بْنُ سَعْفَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ الْهَدَيْدِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَفَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْقَى مُلَاقَةً قُدُونِ وَقَالَ وَحْشِيْعٌ قَالَ سَمِعْتُ نَاصِيَةًهَا وَقَدَرْنَاهَا +

لے حنفیہ کے یہاں بالوں کے صرف دو حصے کرنا بہتر ہے، اس کا طریقہ معروف و مشہور ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں دی طریقہ افضل ہے جس کا حدیث میں ذکر ہے۔ حدیث دونوں طرح ہیں اور اختلاف صرف افضلیت کی حد تک ہے۔



## باب ۸۱ یُنْفِیْ شَعْرَ الْمَرْأَةِ وَخَلَقَهَا ۝

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَوَقَّيْتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلِيهَا بِالْمَاءِ وَتَرَاثَرَا ثَمَّ أَوْحَسَا أَوْ أَحْتَرَمَا ذَلِكِ رَأَيْتُ مِنْ ذَلِكَ وَاجْعَلِي فِي الْأُخْرَى كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا مَرَّضْتِ فَادْنِي فَنَسَا نَرَعْنَا إِذْ نَاهَا كَالْفُؤْ رَيْنَا حِفْوَكَ فَصَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَ الْفَيْنَا هَا خَلَقَهَا ۝

## باب ۸۲ اِشْيَابُ الْبَيْضِ يُلْكُن ۝

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ فِي تَلَاكَةِ أَثْوَابٍ بَنَاتِ بَيْعِ سَحْوَلِيَّةٍ مِنْ كُرْسَفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ كَبِيضٌ وَلَا عِمَامَةٌ ۝

## باب ۸۳ الْكُفْرُ فِي تَوْبَتَيْنِ ۝

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذَا وَقَعَ عَلَى رَأْسِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ قَا وَقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي تَوْبَتَيْنِ وَلَا تَحْطِطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُكْتَبًا ۝

بنی بنی

## باب ۸۴ الْحَوْطُ لِلْمَيِّتِ ۝

## ۸۰۰۔ عورت کے بال چھپے کی طرف کر دیئے جائیں گے

۱۱۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حفصہ نے حدیث بیان کی، ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا قریم صلی اللہ علیہ وسلم قرین لائے اور فرمایا کہ پانی اور پیری کے بتوں سے تین یا پانچ مرتبہ غسل دے لو اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بھی دے سکتی ہو اور آخر میں کا فور یا آپ نے یہ فرمایا کہ (تھوڑی سی کا فور کا استعمال کر لینا۔ پھر جب غسل دے چکے تو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ فارغ ہو کر ہم نے اطلاع دی تو آپ نے اپنا ازار عنایت کیا۔ ہم نے میت کے بالوں کے تین حصے کر کے انہیں پیچے کی طرف کر دیا تھا۔

## ۸۰۱۔ کفن کے لیے سفید کپڑے

۱۱۸۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبین کے سحولی (بین میں ایک جگہ) کے تین سفید سوئی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا ان میں نہ قمیض تھی نہ عمامہ۔

## ۸۰۲۔ دو کپڑوں میں کفن۔

۱۱۸۵۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے ان سے ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص میدان عرفہ میں (رج کے موقع پر) وقوف کئے ہوئے تھے کہ اپنی سواری سے گر پڑے اور سواری نے انہیں کپن دیا (وقفہ کے بجائے وقف) اوقفہ کہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ارشاد فرمایا کہ پانی اور پیری کے بتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں انہیں کفن دیا جائے۔ یہ بھی ہدایت زمانی کہ نہ انہیں خوشبو لگائی جائے اور نہ سر پہچایا جائے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے انہیں گے یہ

## ۸۰۳۔ میت کے لیے خوشبو۔

۱۔ حنفیہ کے نزدیک کفن تین قسم کے ہوتے ہیں۔ کفن سنت، کفن کفایت اور کفن ضرورت۔ حدیث میں جو صورت ہے وہ کفن کفایت کی ہے۔ کفن سنت کا ذکر گزر چکا ہے۔



عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي لَهْمٍ تَوَفَّى جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِنِي قَمِيصًا أَكْفَنُهُ فِيهِ وَصَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصًا فَقَالَ إِذَا فِي أَصْلِي عَلَيْهِ فَإِنَّهُ قَلَمًا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ حَذَّ بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ نَهَانَا أَنْ تَصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خَيْرَ مَتْنَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ كُنْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَتَزَلَّتْ وَلَا تَصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِمَّنْهُم مَاتَ

اَسْبَدَ ۝

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ مَنْ عَنْ عَبْدِ سَمِيعٍ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا دُفِنَ فَأَخَذَتْهُ فَتَقَتْ فِي رِيقِهِ مِنْ رِيقِهِمُ وَالنَّفْسَةُ قَمِيصُهُ ۝

بابُ الْكُفَنِ بِغَيْرِ قَمِيصٍ ۝

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَفَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولُ كُرْسَعٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ ۝

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ ثُرَيْبٍ أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ ۝

بابُ الْكُفَنِ وَلَا عِمَامَةَ ۝

کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن ابی (منافق) کا جب انتقال ہوا تو اس کے بیٹے (صحابی رض) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! والد کے کفن کے لیے آپ اپنی قمیص عنایت فرمائیے اور ان کے لیے رحمت اور مغفرت کی دعا کیجیے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص دعایت مردت کی دہرے (عنایت کی اور فرمایا کہ مجھے بتائیں نماز جنازہ پڑھوں گا۔ انھوں نے اطلاع بھجوائی لیکن جب آپ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پیچھے سے پکڑ لیا اور عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے امتیاز دے دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”آپ ان کے لیے استننا رکھیے یا نہ کیجیے اور اگر آپ چاہیں تو سو مرتبہ استننا کر لیجیے۔ اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کر سکتا“ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد یہ آیت اتری۔ ”کسی بھی منافق کی مروت پر اس کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھائیے“

۱۱۹۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عروے انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عبد اللہ بن ابی کو دفن کیا جائے تھا آپ نے اسے قبر سے ٹھکرایا اور آپ نے اپنا حجاب دھن اس کے منہ میں ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی (اس سے معلوم ہوا کہ کفن میں ترپنی یا سلی ہرئی قمیص دی جاسکتی ہے)۔

۶۰۶۔ قمیص کے بغیر کفن۔

۱۱۹۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروے نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سحول کے تین سوئی پیردوں کا کفن دیا گیا تھا۔ آپ کے کفن میں قمیص اور عمامہ نہیں تھے۔

۱۱۹۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے میرے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین پیردوں کا کفن دیا گیا تھا جن میں قمیص اور عمامہ نہیں تھے۔

۶۰۷۔ کفن عمامہ کے بغیر۔

۱۱۹۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہول کے تین سفید کپڑوں کا کفن دیا گیا تھا، ان میں قمیض اور عامر نہیں تھے۔

۸۰۸۔ سارا ترکہ کفن میں۔ عطار، زمہری، عمرو بن دینار

اور قتادہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے۔ عمرو بن دینار نے فرمایا کہ غرضبہر (میت کے) تمام ترکہ سے (لی جائے گی) ابراہیم نے فرمایا کہ (میت کے متروکہ مال سے) پہلے کفن کا بندہ بست کیا جائے گا پھر فرض کی ادائیگی کا پھر وصیت کا سفینہ نے فرمایا کہ قبر اور غسل کی اجرت بھی کفن ہی میں شامل ہے۔

۱۱۹۴۔ ہم سے احمد بن محمد بنی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے ان سے سعد بن اوران سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دن ان کے گھر سے کھانا آیا تو آپ نے فرمایا کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (غزوہ احد میں) جب شہید ہوئے حالانکہ وہ مجھ سے افضل تھے لیکن ان کے کفن کے لیے ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز مہیا نہ کی جاسکی، اسی طرح جب عمرہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے یا کسی دوسرے صحابی کا آپ نے نام لیا، وہ بھی مجھ سے افضل تھے لیکن ان کے کفن کے لیے بھی صرف ایک چادر مل سکی تھی۔ مجھے تو ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ اسی دنیا میں ان آسائشوں کی صورت میں نہیں نہ دیا جا رہا ہو! پھر آپ رونے لگے۔

۸۰۹۔ جب ایک کپڑے کے سوا اور کچھ نہ ہو۔

۱۱۹۵۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ بن عمرو نے خبر دی انھیں شعبہ بن عمرو نے انھیں ابراہیم نے انھیں ان کے والد ابراہیم

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَتَوَابٍ بَعْضُ سَحْوَلِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قِصِفٌ وَلَا عِمَامَةٌ

بِأَنْبَابٍ الْكُفْنِ مِنْ جَبِينِ الْمَالِ وَبِهِ

قَالَ عَطَاءٌ وَكَأَنَّهُمْ وَصَرُّ بْنُ دِينَارٍ وَقَفَاةٌ

وَقَالَ مُسْرُوبُ بْنُ دِينَارٍ الْغَرْطُ مِنْ جَبِينِ

الْمَالِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ يَبْدَأُ بِالْكُفْنِ ثُمَّ بِالزَّيْنِ

ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَجْرُ الْقَبْرِ وَ

الْقَبْرِ هُوَ مِنَ الْكُفْنِ +

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَسْكِيُّ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

يَوْمًا يَطْعَمُ مِنْ قَعَالٍ قَتِيلٍ مُضْعَبُ بْنُ

مُسْرُوبٍ كَانَ خَيْرًا مَنِيَّ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا

يَكْفُنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ وَتَحَنَّنَ حَنْزَلَةُ

أَوْ رَجُلٌ آخَرَ خَيْرًا مَنِيَّ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا

يَكْفُنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ فَتَدَخَّلَتْ أَنْ يَكُونَ

قَدْ تَحَلَّلَتْ لَنَا وَلَيْسَ بِنَا فِي حَيَاتِنَا الدُّنْيَا

ثُمَّ حَقَلَ يَبْكِي +

بِأَنْبَابٍ إِذَا لَمْ يُوجَدْ إِلَّا تَوْبٌ وَاحِدٌ

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْتَبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ

لے ابو داؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں تین کپڑے تھے اور ان میں سے آپ کی وہ قمیض بھی تھی جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی۔ غالباً جن روایتوں میں آپ کے کفن میں قمیض کا نہ ہونا بیان ہوا ہے اس سے مراد سلی ہوئی قمیض یا کرتا وغیرہ ہے۔ فقہاء کی اصطلاح میں کفن کی قمیض کا دوسرا معنوم ہے۔ یہ قمیض بھی چادر ہی ہوتی ہے صرف اسے پھاڑ کر اس کی کسی قدر صورت بدل دی جاتی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن سے متعلق ممکن ہے راویوں کی تمیز کا فرق ہو درتہ حقیقت میں آپ کے کفن میں قمیض بھی تھی۔ عامر البتہ نہیں تھا، اس لیے اس کا ترک بہتر ہوگا۔ حنیفہ کے یہاں اشراق معزین کے کفن میں مہرہ دینا جائزہ لکھا ہے لے مطلب یہ ہے کہ کفن کا انتظام مقدم ہے۔ اگر میت موقوف ہو جب بھی پہلے اس کے متروکہ مال کے کفن کا انتظام کیا جائے اور جو کچھ بچے اسے دوسری ضروریات میں استعمال کیا جائے۔

سے کہ عبد الرحمن بن حوف رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا حاضر کیا گیا۔ آپ روزہ سے تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کے مگے وہ مجھ سے افضل تھے لیکن ان کے کفن کے لیے صرف ایک ایسی یاد دہ میرا سکی تھی کہ اگر اس سے آپ کا سر ڈھکتے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا۔ مجھے یاد آتا ہے کہ انھوں نے یہ بھی فرمایا اور حمزہ رضی اللہ عنہ بھی (اسی طرح) شہید ہوئے تھے وہ بھی مجھ سے اچھے تھے۔ اس کے بعد دنیا کی بساط ہمارے سامنے پوری طرح پھیل دی گئی یا یہ فرمایا کہ دنیا ہمیں خوب دی گئی اور ہمیں تو اس کا ڈر نہ تھا کہ کہیں ہماری نیکیاں کا بدلہ اسی دنیا کی تو نہیں دیا جا رہا ہے پھر آپ اس طرح رونے لگے کہ کھانا بھی چھوڑ دیا۔

۸۱۰۔ جب کفن صرف اس قدر ہو کہ سر یا پاؤں میں سے

کوئی ایک چھپایا جاسکے تو سر چھپانا چاہیے۔

۱۱۹۶۔ ہم سے عمرو بن حفص ابن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے أمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی اور ان سے خواب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہجرت کی تھی۔ اب ہمیں اللہ تعالیٰ سے اجر نہ ہی تھا بچا بچہ ہمارے بعض ساتھی انتقال کر گئے اور (اس دنیا میں) انھوں نے اپنے کئے کا کوئی پھل نہیں دیکھا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ انھیں لوگوں میں تھے اور اور ہمارے بہت سے ساتھی ایسے ہیں جو اسی دنیا میں اس کے ثمرات دیکھ رہے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں (مصعب بن عمیر رحمہ اللہ کی رائی میں شہید ہوئے تھے۔ کنین میں ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز نہیں تھی اور وہ بھی ایسی کہ اگر اس سے سر ڈھکتے ہیں تو پاؤں کھل جاتے ہیں اور اگر پاؤں ڈھکتے ہیں تو سر کھل جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سر ڈھک دو اور پاؤں پر سبز گھاس ڈال دو۔

۸۱۱۔ جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کفن

تیار رکھا اور آپ نے اس پر کسی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا

۱۱۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم سے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مٹی

اُبڑا ہیمنہ اَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اُتِيَ بِكَعْبٍ وَكَانَ صَاحِبًا فَعَالَ قَتَلَ مُصْعَبُ بْنُ مَعِيذٍ وَهُوَ مَيِّتٌ لُغْنٌ فِي بُرْدَةٍ اِنْ غُلِيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُلِيَ رِجْلَاهُ بَدَتْ رَأْسُهُ وَارَاهُ قَالَ وَكُنْتُ حَمْرَةً وَهُوَ خَيْرٌ مَيِّتٍ لَمْ يَسْطَلْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا يَسْطَلُ اَوْ قَالَ اَعْطَيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اَعْطَيْنَا وَقَدْ نَحْشَيْنَا اَنْ تَكُونَ حَتًّا لَنَا لِحِلَّتْ لَنَا لَمْ يَجْعَلْ يَنْسِبُ كَيْ حَتَّى تَرَكَ الْقَعَامَ ۝

باب اِذَا كُنْتَ يَجِدُ كَفَنًا اِلَّا مَا يُؤَادِرُ رَأْسَهُ اَوْ قَدْ مَيِّتَهُ غُلِيَ رَأْسُهُ ۝

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا اَزْغَمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا خُبَابٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَلْنَاهُ وَجْهَهُ اللَّهُ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ اَجْرِهِ شَيْئًا مِثْلَهُمْ مُصْعَبُ بْنُ مَعِيذٍ وَ مَنَا مَنْ اَيْتَمَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِي بِهَا قَتِيلَ يَوْمٍ اَحَدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نَكْفِيهِ اِلَّا بُرْدَةٌ اِذَا اَعْطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ مَخَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَ اِذَا اَعْطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَغْلِيَ رَأْسَهُ وَاَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ اِلِذْ خَيْرٍ ۝

باب مَنِ اسْتَعَدَّ اَلْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُبَكِّرْ عَلَيْهِ ۝

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا اِبْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اِنْ اَمْرَأَةً جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوئی ”برودہ“ لائیں اس کے ماشیے ابھی جوں کے توں باقی تھے (یعنی مٹی) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ”برودہ“ بھی جانتے ہو تو لوگوں نے کہا جی ہاں چادر کو کہتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ ٹھیک بتایا۔ تو اس عورت نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اُسے جُنا ہے اور آپ کو پہنانے کے لیے لائی ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا قبول کر لیا جیسے آپ کو اس کی ضرورت رہی ہو۔ پھر اُسے ازار کے طور پر باندھ کر باہر تشریف لائے تو ایک صاحب نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ بڑی اچھی چادر ہے آپ مجھے عنایت فرمادیجئے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ آپ نے (مانگ کر) کچھ اچھا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ضرورت کی وجہ سے پہنا تھا اور آپ نے مانگ لیا۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی سوال کو رد نہیں کرتے۔ ان صاحب نے جواب دیا کہ خدا گواہ ہے میں نے پہننے کے لیے آپ سے چادر نہیں مانگی تھی بلکہ اچھا کن بنانے کے لیے مانگی تھی۔ سہل نے بیان کیا کہ وہی چادر ان کا کفن بنی۔

۸۱۲۔ عورتیں جنازے کے ساتھ ؟

۱۱۹۸۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ام بذیل نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ چلنے کی ممانعت تھی لیکن بہت زیادہ شدید نہیں۔

۸۱۳۔ شوہر کے علاوہ کسی دوسرے پر عورت کا سوگ ؟

۱۱۹۹۔ ہم سے محمد بن علقمہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن فضال نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن ملکہ نے حدیث بیان کی اور ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے ایک صاحبزادے کا انتقال ہو گیا تھا انتقال کے تیسرے دن انھوں نے صفر و خلو (ایک قسم کی خوشبو) منگوائی اور اسے اپنے بدن پر لگایا۔ آپ نے فرمایا کہ شوہر کے سوا کسی دوسرے ہرگز دن سے زیادہ سوگ منانے سے ہمیں روکا گیا تھا۔

۱۲۰۰۔ ہم سے حمید بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حمید بن عمار نے زینب بنت ابی سلمہ کے واسطے سے خبر دی کہ ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر جب شام سے آئی تھی تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا را ابو سفیان کی

بِزْدَةٍ تَمْسُو حَيْثُ فِيهَا حَاشِيَتُهَا  
أَتَتْهُ نَوْتُ مَا الْبُزْدَةُ قَالُوا الشُّكَّةُ  
قَالَ نَعَمْ قَالَتْ تَسْجُتُهَا بِسِدْرِي فَحُثَّتْ  
لِأَحْسَنُ كَمَا فَاتَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مُخْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَاتَّهَا  
إِذَا رَأَتْ فَحَسَنَتْهَا فَلَا تَقَالَ اكْسَيْنَهَا مَا  
أَحْسَنَتْهَا قَالَ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنَتْ لَيْسَهَا الشَّيْءُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ  
سَأَلَتْهُ وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَزِدُّ قَالَ إِيَّيْ  
وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُه رَدَّ لَيْسَهُ إِنَّمَا سَأَلْتُه  
يَسْكُونُ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ  
كَفَنَهُ ۝

مزید مزید

باب ۸۱۲ اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ ۝

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُبْقَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ  
عَنْ خَالِدٍ عَنْ أُمِّ الْبَزْذِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَيْتُنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ  
وَلَمْ نُنْكَرْ عَلَيْهَا ۝

باب ۸۱۳ حَيْثُ الْمَرْأَةُ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا ۝

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
الْمُعْضَلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ سِيرِينَ قَالَ تَوَفَّى ابْنُ رُقَيْمٍ عَطِيَّةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الثَّلَاثُ دَعَتْ  
بِصُفْرَةٍ فَبَسَحَتْ بِهَا وَقَالَتْ هَيْتَا إِنَّ نَحْنُ  
أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ ۝

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ  
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ  
كَانِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ  
نَعْيُ أَبِي سَفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَسَكَتَ عَارِضَهَا  
وَذَرَا عَيْنَهَا وَقَالَتْ إِنْ كُنْتُ عَنْ هَذَا نَفْسِيَّةً لَكُورًا  
إِنِّي مِمَّنْ عَشِيَ الشَّقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ  
لِامْرَأَةٍ تَوُضُّعُ يَدَيْهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّيُّومِ إِلَّا خَيْرَ أَنْ يَحْضَ عَلَى  
مَيْتَةٍ ثَلَاثَ إِثْرٍ عَلَى زَوْجٍ كَرَاهًا تَحْتَ عَلَيْهِ  
أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۝

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْوَيْدٍ عَنْ حَزْمٍ  
عَنْ حُسَيْنِ بْنِ كَافٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ  
أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَوُضُّعُ يَدَيْهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّيُّومِ إِلَّا خَيْرَ أَنْ يَحْضَ عَلَى  
زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ  
بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تَوُضُّ أَوْحَا مَدَّ عَتَّ بِطَيْبٍ فَسَكَتَ  
فَقَالَتْ مَا لِي يَا طَيْبُ مِنْ حَاجَةٍ عِزُّوا إِنِّي سَمِعْتُ

صاحبزادی اور ام المؤمنینؓ نے تیسرے دن صفرہ (خوشبو) منگو کر اپنے  
دونوں رخساروں اور بازوؤں پر اسے ملا پھر فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریمؐ کی  
اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کوئی بھی عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر  
ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ شوہر کے سوا کسی کا سوگ تین  
دن سے زیادہ منائے، کہ شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن منانا چاہیے  
تو مجھے اس وقت اس خوشبو کے استعمال کی بھی ضرورت نہیں تھی بلکہ

۱۲۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے  
حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر نے ان سے محمد بن عمرو بن  
نے ان سے حمید بن نافع نے اور ان کو زینب بنت ابی سلمہ نے جو مدی کی  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا تشریف  
لائیں اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کوئی بھی  
عورت جو اللہ اور یوم آخر پر یقین رکھتی ہو اس کے لیے شوہر کے سوا کسی  
کی موت پر بھی تین دن سے زیادہ کا سوگ منانا جائز نہیں ہے۔ ہاں،  
شوہر پر چار مہینے دس دن تک غم منائے گی۔ پھر میں زینب بنت جحش کے  
یہاں جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا تو گئی انھوں نے خوشبو منگوئی اور  
اسے لگایا پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے نبی کریمؐ

لے روایات سے یہ متیقن طریقہ پر ثابت ہے کہ ابوسفیان کی وفات شام میں نہیں بلکہ مدینہ میں ہوئی تھی۔ البتہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی یزید بن  
ابی سفیان کی وفات شام میں ضرور ہوئی تھی اور ان کی وفات کی خبر جب شام سے آئی تھی تو آپؐ نے تین دن تک ان کے لیے بھی سوگ منایا تھا۔ حافظ  
ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف روایات کی روشنی میں لکھا ہے کہ اس روایت میں شام سے ابوسفیان کی وفات کی اطلاع آنے کا ذکر سہواً ہو گیا ہے۔ کیونکہ  
دوسری روایتوں میں یہی حدیث شام کے ذکر کے بغیر ہے اور جب یہ پوری طرح ثابت ہے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ میں ہوا تھا تو اس  
روایت میں اس زیادتی کو سہو پر محمول کیا جاسکتا ہے پھر اسی طرح کی روایت میں ایک دوسرا واقعہ بھی ہے کہ آپؐ کے بھائی یزید بن ابوسفیان کے انتقال  
کی خبر شام سے آئی تھی اور اس میں بھی آپؐ نے تین دن تک سوگ منایا تھا۔ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ واقعات ہیں اور دونوں میں آپؐ نے تین دن کے  
بعد خوشبو استعمال کی تھی۔

لے اس سے دین میں زنا شوئی کے تعلق کی اہمیت اور اس کی تقدیریں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اسلام میں اس طرح کے رسوم و رواج عام حالات میں پسند نہیں  
کئے گئے ہیں لیکن سوگ منانے کے اہتمام کو باقی رہنے دیا گیا کیونکہ اس سے یتیم کی وفاداری، شوہر کے ساتھ اس کا خلع اور اس رشتہ کی حکمیت اور تقدیریں  
کا مظاہرہ مقصود تھا جو اسلام میں طلب ہیں عرب جاہلیت میں بھی اس کے بہت سے طریقے رائج تھے اور بعض نہایت تکلیف دہ تھے اس لیے اسلام نے اس  
کی تحدید کر دی چنانچہ عورت شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن تک منائے گی۔ اس طویل مدت تک اپنے غم کا اظہار اسے اس طرح کرنا چاہیے کہ نہ خوشبو کا  
استعمال کرے، نہ تیل اور سرکہ نہ کسی قسم کی دھب و زینت کرے۔ اس کا نام شریعت کی اصطلاح میں ”عدت“ ہے اس کی تفصیلات مختلف حالات میں مل گئی  
ہیں اور فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ درنہ شوہر کے سوا کسی پر خواہ ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ کہتے منبر کے کسی بھی عورت کے لیے جو اللہ اور  
یوم آخر پر یقین رکھتی ہو، جائز نہیں ہے کہ کسی میت کا سوگ تین دن سے  
دیا وہ منائے، لیکن شوہر کا غم (رحمت) چار مہینے دس دن تک منانا ہوگا۔

۸۱۴۔ قبر کی زیارت

۲۰۲۔ (۱) ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک عورت پر ہوا جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی تو آپ  
نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ وہ عورت بولی جاؤی، اے مصیبت تم  
پر بڑی ہوتی تو پتہ چلتا۔ وہ آپ کو پہچان نہیں سکی تھی۔ پھر جب اسے بتایا گیا  
کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو اب وہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
دروازہ پر پہنچی۔ وہاں اسے کوئی دربان بھی نہ ملا۔ پھر اس نے عرض کی کہ میں آپ  
کو پہچان نہ سکی تھی تو آپ نے فرمایا کہ میری کمیت تو صدمہ کے شروع میں  
ہوتی ہے۔

۸۱۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے متعلق کہ

میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عین اوقات  
عذاب ہوتا ہے۔ یہ اس وقت جب نوم و ماتم اس کی عادت رہی  
ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ خود کو اور اپنے خاندان کو  
دفعہ سے بچاؤ، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ  
مقام میں سے شخص نگران (راعی) ہے اور اس کی رعیت سے متعلق  
اس سے سوال ہوگا۔ لیکن اگر نوم اس کی عادت نہ رہی ہو تو حکم وہی  
ہوگا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ وہ کوئی شخص کسی دوسرے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْبِرِ  
لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحْدُثُ عَلَى مَيِّتٍ  
قَوْلَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةٍ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

باب في زيارة القبور

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ  
عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ اتَّقِي  
اللَّهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ إِنَّكَ عَقِي قَالَتْ لَمْ  
تُصِبْ بِمُصِيبَتِي وَ لَمْ تُعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثَرَتْ بَابَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَائِينَ فَأَثَرَتْ  
لَهَا مِرْفَقَكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَمَةِ  
الْأُولَى

باب في قول النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَرَّبُ

الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بَيْتِهِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ الْوَحْدُ  
مِنْ سُنَّتِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى شَوْا  
أَنْفُسَكُمْ وَأَهْدِيكُمْ نَارًا - وَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاجِعٌ  
وَ مَنْحُولٌ عَنْ رَحْمَتِهِ - فَإِذَا لَمْ  
يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهِ فَمَوْكَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

سے مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ "میں نے نہیں قبر کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب کر سکتی ہوں" اس سے معلوم ہوگا کہ ابتداء اسلام میں ممانعت  
تھی اور پھر بعد میں اس کی رخصت مل گئی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو غالباً کوئی حدیث اس طرح کی نہیں ملی جو ان کی بشرائے مطابقت ہو اسی لیے وہ  
ایسی حدیث لائے جس جواز اور عدم جواز کا کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ حالانکہ اس باب میں صاف اور واضح احادیث موجود تھیں۔ احادیث میں یہ بھی ہے  
کہ قبروں پر جایا کر کہ اس سے موت یاد آتی ہے یعنی اس سے آدمی کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور اگر کوئی قبروں پر جانے کا مجمع مقصد رکھتا ہو تو نیکی اور  
تقویٰ کی تحریک کا یہ باعث ہے۔ قبروں پر جانے کی اجازت میں شریعت کے وہی مصالح اور مقاصد ہیں جن کی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تشریح صاف  
الفاظ میں کر دی ہے۔ عرب جاہلیت میں بھی بت پرستی اور شرک کا محرک تھی اس لیے عربوں کے دل و دماغ سے اس پرانے تین کپڑے کی طرح مٹا دینے کے لیے شروع  
میں قبروں پر جانے سے روک دیا گیا لیکن بہر حال اگر انسان نیک طبیعت ہو تو وہاں جا کر عبرت بھی حاصل کر سکتا ہے کہ اس دنیا میں یہ قبریں انسان کے لیے سب سے بڑا  
عبرت کہہ دیں اور اس دنیا کی حقیقت اور اس کی بے ثباتی پر شاہد! اس لیے قبروں کی زیارت کے مقاصد اسی طرح کے ہونے چاہئیں۔



اُخْرَى - وَهُوَ كَتَوَلَّيْهِ - وَإِنْ تَدْعُ  
مُتَعَلِّقًا ذُوَّ بَابٍ إِلَى جَنْبِهَا لَا  
يُحْتَسِنُ مِنْهُ شَيْءٌ وَمَا يُرِخُّهُ مِنَ الْبُكَامِ  
فِي غَيْرِ نَوْحٍ وَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُ نَفْسًا ظَلَمًا إِلَّا كَأَن  
عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلَ كَيْفَ تَمِيتُ دِمَهَا  
وَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَقَى  
الْقَبْلَ :

کا بوجہ نہیں اٹھائے گا۔ اس آیت کا مفہوم اللہ تعالیٰ کے اس  
فرمان کے قریب ہے کہ ”اگر گناہوں میں دبا ہوا کوئی شخص اپنے  
بوجہ رکود دوسروں پر لادنے کے لیے کسی کو بائیں گنا تو اس کی  
کوئی امداد نہیں کی جائے گی“ پھر نوحہ و ماتم نہ ہونے کی صورت میں  
کہاں تک رونے کی اجازت ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا  
یہ فرمان ہے کہ کسی شخص کا بھی غلام قتل اگر اس دنیا میں جوتا ہے  
تو حضرت آدمؑ کے پیٹے بیٹے پر اس غلام کے ایک حصہ کا گناہ پڑتا  
ہے، کیونکہ اس نے قتل کی بنیاد ڈالی تھی لے

۱۵ اس مسئلہ میں ابن عمرؓ اور عائشہؓ رض کا ایک مشہور اختلاف تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے نوحہ کی وجہ سے مذاب ہوگا یا نہیں؟ امام بخاری رحمۃ  
اللہ علیہ نے اس باب میں اسی اختلاف پر یہ طویل محاکمہ کیا ہے۔ اس سے متعلق مصنف رحمہ متعدد احادیث ذکر کریں گے اور ایک طویل حدیث میں جو اس باب  
میں آئے گی دونوں کی اس سلسلہ میں اختلاف کی تفصیل بھی موجود ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ خیال تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے نوحہ سے مذاب  
ہیں ہوتا کیونکہ ہر شخص صرف اپنے عمل کا ذمہ دار ہے۔ قرآن میں خود ہے کہ کسی پر دوسرے کی کوئی ذمہ داری نہیں ”لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى“ اس لیے  
نوحہ کی وجہ سے جس گناہ کے مرتکب مردہ کے گھر والے ہوتے ہیں اس کی ذمہ داری مردے پر کیسے ڈالی جاسکتی ہے؟ لیکن ابن عمرؓ کے پیش نظر یہ حدیث  
صحیح ”میت پر اس کے گھر والوں کے نوحہ سے مذاب ہوتا ہے“ حدیث صحت تھی اور خاص میت کے لیے، لیکن قرآن میں ایک حکم بیان ہوا ہے۔ عائشہ  
رضی اللہ عنہا کا جواب یہ تھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے غلطی ہوئی۔ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ایک خاص واقعہ سے متعلق تھا۔ کسی یہودی عورت کا انتقال  
ہو گیا تھا اس پر اصل مذاب کفر کی وجہ سے ہو رہا تھا لیکن مزید اضافہ گھر والوں کے نوحہ نے بھی کر دیا تھا کہ وہ اس کے استحقاق کے خلاف اس کا ماتم کر رہے  
تھے اور وفات واقعہ ٹیکوں کو اس کی طرف منسوب کر رہے تھے۔ اس لیے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر جو کچھ فرمایا وہ مسلمانوں کے بارے  
میں نہیں تھا لیکن علامہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے خلاف عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس استدلال کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ دوسری طرف ابن عمر رضی اللہ  
عنہما کی حدیث کو بھی ہر حال میں نافذ نہیں کیا بلکہ اس کی نوک پیک دوسرے شرعی اصول و شواہد کی روشنی میں درست کئے گئے ہیں اور پھر اسے ایک  
اصول کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔ علامہ نے اس حدیث کی جو مختلف وجوہ و تفصیلات بیان کی ہیں انھیں حافظ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے تفصیل کے ساتھ  
لکھا ہے۔ اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے محاکمہ کا حاصل یہ ہے کہ شریعت کا ایک اصول ہے حدیث میں ہے کہ ”کلم راع وکلم مسئول عزیرۃ“  
ہر شخص نگران ہے اور اس کے ماتحتوں سے متعلق اس سے سوال ہوگا۔ یہ حدیث متعدد اور مختلف روایتوں سے کتب احادیث اور خود بخاری میں موجود  
ہے۔ یہ ایک مفصل حدیث ہے اور اس میں تفصیل کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ بادشاہ سے لے کر ایک مولیٰ سے مولیٰ خادم تک راعی اور نگران کی حیثیت رکھتا  
ہے اور ان سب سے ان کی رضیتوں کے متعلق سوال ہوگا۔ قرآن میں ہے کہ ”قُوا أَنْفُسَكُمْ وَالْأَبْكَامُ نَارًا“ نود کہ اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ۔  
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس موقع پر واضح کیا ہے کہ میں طرح اپنی اصلاح کا حکم شریعت نے دیا ہے اسی طرح اپنی رعیت کی اصلاح کا بھی حکم ہے  
اس لیے ان میں سے کسی ایک کی اصلاح سے بھی غفلت تجاہد کہ ہے اب اگر مردے کے گھر غم شرعی نوحہ و ماتم کا رد لوج تھا لیکن اپنی زندگی میں اس نے انھیں  
اس سے نہیں رکھا اور اپنے گھر میں ہونے والے اس منکر پر واقعیت کے باوجود اس نے تساہل سے کام لیا تو شریعت کی نظر میں وہ بھی مجرم ہے  
شریعت نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک اصول بنا دیا تھا فریدی تھا کہ اس اصول کے تحت اپنی زندگی میں اپنے گھر والوں کو اس سے باز رکھنے  
کی کوشش کرنا لیکن اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو گویا وہ خود اس عمل کا سبب بنا ہے۔ شریعت کی نظر اس سلسلے میں بہت درد نک ہے۔ اسی محاکمہ میں امام بخاری

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
 أَحْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ  
 سُكَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
 أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْسَلَتْ  
 ابْنَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ ابْنُ ابْنِ  
 تَيْمِيٍّ فَاتَيْنَا فَارْسَلْتُ يُقْرَأُ الشَّرَافُ وَيَقُولُ  
 إِنَّ اللَّهَ مَا أَخَذَ وَلَكُ مَا أَطْعَمَ وَكُلُّ عِنْدَهُ بِأَحْكَمِ  
 مُسْتَمًى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَارْسَلْتُ  
 إِلَيْهِ لِنُقْسِمَ عَلَيْهِ لِمَا قَسِمْتُمَا فَقَامَ  
 وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ  
 جَبَلٍ وَأَبُو بَنْ كَنْبٍ وَزَيْدُ بْنُ قَابِيَةَ  
 وَرِجَالٌ قَرَفَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ  
 تَتَقَعَّقُهُ قَالَ حَسْبُكَ أَنْتَ قَالَ

۱۲۰۳۔ ہم سے عبدان اور محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ  
 ہمیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں عاصم بن سلیمان نے خبر دی، انھیں ابو عثمان  
 نے کہا کہ مجھ سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی و زینب (رضی اللہ عنہا) نے آپ کو  
 اطلاع کرائی کہ ان کا ایک لڑکا قریب المرگ ہے اس لیے آپ تشریف  
 لائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سلام کہلوا یا اور کہلوا یا کہ اللہ  
 تعالیٰ نے جو بے لیاہہ اسی کا تھا اور جو اس نے دیا تھا وہ بھی اسی کا تھا اور  
 ہر چیز اس کی یا رگاہ سے وقت مقررہ پر وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اس لیے صبر  
 کریں اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی توقع رکھیں۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا  
 نے تاکید اپنے یہاں بڑا بھیجا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے کے  
 لیے اٹھے۔ آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب  
 زید بن ثابت اور بہت سے دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے  
 بچے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا تو بچہ کی جاں کنی کا عالم  
 تھا انھوں نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جیسے

بقیہ حاشیہ: اسے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ”کوئی شخص اگر غلام قتل کیا جاتا ہے تو اس قتل کی ایک حد تک ذمہ داری آدم کے سب سے پہلے بیٹے  
 رقبیل پر عائد ہوتی ہے“ قایل نے اپنے بھائی ہایل کو قتل کر دیا تھا یہ روئے زمین پر سب سے پہلا غلام قتل تھا۔ اس سے پہلے دنیا اس سے  
 ناواقف تھی۔ اب چونکہ اس طریقہ ظلم کی ایجاد سب سے پہلے آدم کے بیٹے قایل نے کی تھی۔ اس لیے قیامت تک ہونے والے ظالماۃ قتل کے گناہ کا ایک  
 حصہ اس کے نام بھی کھا جائے گا۔ شریعت کے اس اصول کو اگر سامنے رکھا جائے تو عذاب و ثواب کی بہت سی بنیادی گرہیں کھل جائیں حضرت عائشہ  
 رضی اللہ عنہا کے بیان کردہ اصول پر بھی ایک نظر ڈال لیجیے۔ انھوں نے فرمایا تھا کہ قرآن نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ ”کسی انسان پر دوسرے کی کوئی  
 ذمہ داری نہیں“ حضرت عائشہ نے فرمایا تھا کہ مرنے والے کو اختیار ہے؟ اس کا تعلق اب اس عالم ناسوت سے ختم ہو چکا ہے نہ وہ کسی کو روک سکتا  
 ہے اور نہ اسے اس پر قدرت ہے پھر اس ناکردہ گناہ کی ذمہ داری اس پر عائد کرنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے؟ اس موقع پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو جائے  
 گا کہ شریعت نے ہر چیز کے لیے اگرچہ نابلے اور قاعدے متعین کر دیئے ہیں لیکن بعض اوقات کسی ایک جزئیہ میں بہت سے اصول بیک وقت جمع ہو جاتے  
 ہیں اور یہیں سے اجتہاد کی حد شروع ہو جاتی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ جزئی کس منہ بیلے کے تحت آ سکتی ہے؟ اور ان مختلف اصول میں اپنے  
 مضمرات کے اعتبار سے جزئی کس اصول سے زیادہ قریب ہے؟ اس مسئلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے اجتہاد سے یہ فیصلہ کیا تھا کہ میت پر  
 ذمہ دائم کامیت سے تعلق قرآن کے بیان کردہ اس اصول سے متعلق ہے کہ کسی انسان پر دوسرے کی ذمہ داری نہیں، جیسا کہ ہم نے تفصیل سے بتایا کہ  
 عائشہ رضی اللہ عنہا کے اجتہاد کو امت نے اس مسئلہ میں قبول نہیں کیا ہے۔ اس باب پر ہم نے یہ طویل نوٹ اس لئے لکھا کہ اس میں روزمرہ کی زندگی سے  
 متعلق بعض بنیادی اصول سامنے آتے تھے جہاں تک ذمہ دائم کا سوال ہے اسے اسلام ان فی ضروری اور لغو حرکتوں کی وجہ سے نہ کہ تلبے جو اس سلسلے  
 میں کی جاتی تھیں۔ ورنہ عزیز و قریب یا کسی بھی متعلق کی موت پر غم قدرتی چیر ہے اور اسلام ذمہ اس کے اظہار کی اجازت دیتا ہے بلکہ حدیث سے معلوم ہوتا  
 ہے کہ بعض افراد کو جن کے دل میں اپنے عزیز و قریب کی موت سے کوئی ٹیس نہیں آئی معذور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سخت دل کہا۔ خود معذور اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی زندگی میں کئی ایسے واقعات پیش آئے جب آپ کے کسی عزیز و قریب کی وفات پر آپ کا پیمانہ صبر بڑھ گیا اور آنسو انھوں سے چھلک پڑے۔

مشکیزہ ہوتا ہے اور ہانی کے ٹکراتے کی اندر سے آواز آتی ہے۔ اسی طرح بانی کے وقت بچ کے اندر سے آواز آرہی تھی یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بھر آئیں۔ سعد رضی اللہ عنہ بول اُٹھے کہ یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

۱۲۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے طلح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے اور ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کے جنازہ میں شریک تھے۔ حضور اکرم ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے بیان کیا میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کوئی ایسا شخص ہے جس نے رات کوئی ناشائیاں کام دیکھا ہو؟ اس پر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بولے کہ میں ہوں اُن حضور نے فرمایا کہ پھر قبر میں اترو۔ چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

۱۲۰۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیک نے خبر دی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی (ام ابان) کا کہیں انتقال ہو گیا تھا ہم بھی تعزیت کے لیے حاضر تھے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی تشریف فرما تھے اور بنو ہاشم حضرات کے درمیان میں بیٹھا تھا یا یہ کہ میں ایک بوڑھ کے قریب بیٹھ گیا دوسرے بزرگ ہمیں آئے اور میرے قریب بیٹھ گئے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بن عثمان سے کہا کہ روکنے سے کہیں نہیں روکتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر گھروالوں کے روکنے سے مذبذب ہوتا ہے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی تائید کی عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی کے قریب فرمایا تھا پھر آپ نے حدیث بیان کی کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے چلا جب ہم بیدار تھے کہ پہنچے تو سامنے ایک بول کے درخت کے نیچے چند سوار نظر پڑے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارے وہی کون لوگ ہیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا تو صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر جب اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ اھیں بلا لاؤ۔ میں صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس دوبارہ آیا اور کہا کہ چلے امیر المؤمنین بلائے ہیں۔ چنانچہ وہ خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر جب عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے گئے تو صہیب روئے ہوئے اندر داخل ہوئے وہ کہہ رہے تھے

كَأَنَّهُمْ شَتُّوا فَنَاصَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ فَقَالَ هَذِهِ  
رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ  
وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ عِبَادِهِ  
الرَّحِمَاءُ ۝

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ  
بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
شَهِدْنَا نَيْسَنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِي  
عَلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ مَدَّ مَعَيْنِ  
قَالَ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ تَدْرِيكَ الْيَمِينَةَ  
فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَأَنْزَلَ قَالَ فَتَزَلَّ فِي قَبْرِهَا  
۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَفَّيْتُ ابْنَةَ عُثْمَانَ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
بَيْكَةً وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا بَنُو عُمَرَ وَابْنُ  
عَبَّاسٍ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَافِعُ بْنُ جَدَلٍ لِي بَيْنَهُمَا أَوْ قَالَ  
تَوَكَّلْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْأَخْرَجِيُّ جَسَّاسُ الْحِمْ  
جَسْبِي فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَعَنُوا  
بَنَ عُثْمَانَ إِلَّا تَقْنِي مِنَ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ  
عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَتْ عُمَرُ رَفِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِبَعْضِ ذَوَاتِ شَرِّ حَدَّثَتْ قَالَ صَدَرَتْ  
مَعَ عُمَرَ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَةِ أَوْ  
إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَرَفٍ فَقَالَ أَذْهَبَ فَأَنْظُرُ  
مِنْ هُوَ ذَاكَ الرِّكْبُ قَالَ فَتَقَرَّرْتُ فَإِذَا صُحْبَتِي  
فَأَخْبَرْتُكَ فَقَالَ أَذْعُهُ لِي فَتَرْجَعُ إِلَى صُحْبَتِي  
فَقُلْتُ أَرْتَحِلُ فَالْحَقُّ، مَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا

أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صَهْبِيٌّ يَقُولُ وَأَخَاهُ وَأَصَاحِبَاهُ  
فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا صَهْبِيٌّ أَتَبْكِي عَلَى وَقَدْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ  
بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا  
مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ  
بُبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ دَرَجَةً أَبَا بَكْرٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ  
حَسْبُكَ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهُ هُوَ أَفْضَلُ  
وَأَنْتَ يَا ابْنَ أَبِي مُسَيْبَةَ رَأَيْتَ مَا قَالَ ابْنُ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَيْئًا ۝

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ  
بِئْسَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرْتَهُ أَنَّهُمَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
أَنَا مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَةٍ  
يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ لِمَ تَبْكُونَ عَلَيْهَا  
وَلَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهَا قَبْرٌ ۝

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَيْلٍ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ  
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ صَهْبِيٌّ يَقُولُ وَأَخَاهُ  
فَقَالَ عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ  
الْحَيِّ ۝

بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ النِّيَاحَةِ  
عَلَى الْمَيِّتِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دُعُوعٌ

ہائے میرے بھائی! ہائے میرے صاحب! اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
صہب! اتم چھ پر دوست ہو۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ  
میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے بعض اوقات عذاب ہوتا ہے۔  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا  
تو اس نے اس کا ذکر عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ  
کی رحمت عمر پر ہوئی۔ بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا  
کہ اللہ تعالیٰ مؤمن کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب  
دیتا ہے۔ بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا قرعہ عذاب اس کے  
گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اور نہ زیادہ کر دیتا ہے۔ اس کے  
بعد آپ نے فرمایا کہ قرآن کی دلیل سب سے زیادہ وزنی ہے کہ کوئی  
کسی کے گناہ کا ذمہ وارا داس کے مواخذہ کا اٹھانے والا نہیں، اس  
پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی سناتا اور روتا ہے۔  
ابن ملیک نے کہا کہ مجھ اب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بھر کچھ نہیں کہا۔

۱۲۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے  
خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی بکر نے انھیں ان کے والد سے اور انھیں عمر  
بنت عبد الرحمن نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زویہ مطہرہ  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر  
ایک یہودی عورت پر ہوا جس کی موت پر اس کے گھر والے رورہے تھے  
اس وقت آپ سے فرمایا کہ یہ اس پر رورہے ہیں حالانکہ قبر میں اس پر  
عذاب ہو رہا ہے۔

۱۲۰۷۔ ہم سے اسمعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق شیبانی نے حدیث بیان کی، ان  
سے ابو بردہ رزنی امدان سے ان کے والد نے جب عمر رضی اللہ عنہ  
کو زخمی کیا گیا تو صہب رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے آئے، ہائے میرے بھائی  
اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا تھا کہ مردے پر زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب  
ہوتا ہے۔

۸۱۶۔ میت پر کسی طرح کے ذمہ کو ناپسند قرار دیا گیا  
ہے؛ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر ”نفع“ یا ”نفع“ نہ ہو

تو ابرہہ بن رباح بن ولید رضی اللہ عنہ پر ان کے گھر کی عورتوں کو رونے دو "نفق" سر پر مٹی رکھ بیٹے کو کہتے ہیں اور "لقلعة" آوار (بلند) کا نام ہے۔

۱۲۰۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن ربیع نے اور ان سے سفیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا کہ میرے متعلق کوئی کھوٹی بات کہنا عام لوگوں سے متعلق جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے (کیونکہ آپ نبی تھے اور آپ کے متعلق سموی جھوٹ سے بھی بڑے بڑے مفاسد کا دروازہ دین میں کھل سکتا ہے) میرے متعلق جو شخص بھی قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنالیتا ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کسی میت پر اگر نوحہ قائم کیا جاتا ہے تو اس نوحہ کی وجہ سے بھی اس پر عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۰۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی انھیں شعبہ نے انھیں سعید بن مسیب نے انھیں ابن عمر نے اپنے والد کے واسطے سے (رضی اللہ عنہما) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو اس پر نوحہ کے جانے کی وجہ سے بھی قبر میں عذاب ہوتا ہے اس روایت کی متابعت عبد الاعلیٰ نے کی، ان سے یزید بن زریع حدیث بیان کی تھی ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے قتادہ نے اور آدم نے شعبہ کے واسطے سے یہ نقل کیا کہ میت پر زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شکر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ میرے والد اصر کے میدان سے لائے گئے تھے بشر کوں نے آپ کی صورت تک لگا دی تھی۔ نفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھی گئی۔ اوپر سے ایک کپڑا ڈھکا ہوا تھا میں نے چاک کپڑے کو ہٹا دیا لیکن میرے اقربا نے مجھے روکا۔ پھر دوبارہ میں نے کپڑا ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس مرتبہ بھی روک دیا گیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے نفی اٹھائی گئی۔

۱۔ حضرت سفیرہ رضی اللہ عنہ کو میت پر توہم سے متعلق حدیث سنائی تھی۔ آپ نے تمہید کے طور پر ایک حدیث پہلے سنائی جس کا مقصد یہ تھا کہ جو حدیث میں بیان کرنا چاہتا ہوں اسے پوری ذمہ داری کے ساتھ بیان کروں گا اور اس میں کسی قسم کی غلط بیانی کا شائبہ بھی نہیں ہوگا۔

يُبَكِّينَ عَلَىٰ أُنَىٰ سُلَيْمَانَ مَا كُنَّ يَكُنَّ تَقَعَّ  
أَوْ تَقْلَعَةُ وَالتَّقَعُّ السُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ  
وَالْقَلْعَةُ الصَّوْتُ ۝

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ عَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْمَعْبُورَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَى كَذِبٍ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ كَذِبٍ عَلَى مُتَعَتِدٍ أَقْلَبَتْ بَوًّا مَّقْعَدًا مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَنِيحَ عَلَيْهِ يُعَذِّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ ۝

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذِّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَقَالَ أَدْرَمَ عَنْ شُعْبَةَ الْمَيِّتِ يُعَذِّبُ بِكَلَامِ الْخَيِّ عَلَيْهِ ۝

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْتُ بَابَ يَوْمٍ أَحَدٍ قَدْ مَخَّلَ بِهِ حَقًّا وَصَحَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جِئْتُ قَوْمًا فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْثِفَ عَنْهُ فَنَهَا فِي قَوْمِي ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْثِفُ عَنْهُ فَنَهَا فِي قَوْمِي فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَهُ فَدَابَّ

فَقَالَ مَنْ لَهُمْ فَقَالُوا ابْنَةُ عَمْرٍو  
أَوْ ابْنَةُ عَمْرٍو قَالَ فَلَيْدَ تَبَسُّمِي  
أَوْ لَا تَبَسُّمِي كَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ  
تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ ۚ

بہ بندہ بندہ

**باب ۸۱۸** لَيْسَ رِثًا مَنْ شَقَّ الْحَبُوبَ ۚ  
۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا زَيْدُ الْبَلْبَاسِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
مُسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ رِثًا  
مَنْ تَلَمَّ الْحُدُودَ وَشَقَّ الْحَبُوبَ وَدَعَا يَتُومَى  
الْبَجَائِلِيَّةَ ۚ

**باب ۸۱۹** رَفَى الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ ۚ

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي  
وَقَّاصٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتُومَى فِي  
عَامِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اسْتَدَّ فِيهِ  
فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ  
وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلْثِي مَالِي  
قَالَ لَا فَقُلْتُ يَا شَطْرُ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ  
اَللَّهُمَّ وَاللَّهِ كَيْفَ أَوْ كَيْفَ زَوَّدَكَ أَنْ تَذَرُودَ شَتْلَكَ  
أَعْيُنِيَا خَيْرَ مِمَّنْ أَنْ تَذَرُودَ رَهْمًا عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ  
النَّاسَ وَأَنْتَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ  
إِلَّا أُجِزَتْ بِهَا حَقٌّ مَا يُجْعَلُ فِي فِي أَمْرٍ أَدَّكَ فَقُلْتُ

اس وقت کسی رو رو زور سے رونے والی کی آواز سنائی دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ عمرو کی بیوی (یا یہ کہا کہ) عمرو کی بہن ہیں (نام میں شک سفین کو جو اتفاقاً آپ نے فرمایا کہ روتی کیوں ہیں؟ یا یہ فرمایا کہ روؤ نہیں کہ ملائکہ برابر ان پر اپنے پردوں کا سایہ کئے رہے لیکن جب اٹھایا گیا تو اس پر فریاد آہ دینا کی وجہ سے سایہ کرنے سے رک گئے تھے۔

۸۱۸۔ اگر عیان چاک کرنے والے ہم میں سے نہیں ہیں۔  
۱۲۱۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زید یا می نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جو تیس اپنے چہروں کو پیٹتی ہیں اگر عیان چاک کر لیتی ہیں اور جاہلیت کا طرز عمل اختیار کرتی ہیں (کسی کی موت پر) وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔

۸۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر انہما پر غم کرتے ہیں۔

۱۲۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے بخرو دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے سال میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں سخت بیمار تھا میں نے عرض کیا کہ میرا مرض شدت اختیار کر چکا ہے میرے پاس مال و اسباب بہت ہیں اور صرف ایک روٹی ہے جو وارث ہوگی تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کا صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ ایک تہائی کر دو اور یہ بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو اپنے بچے یا مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ محتاجی میں انھیں اس طرح چھوڑ کر جاؤ کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھر میں یہ یاد رکھو کہ جو خرچ بھی تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی نیت سے کرو گے تو اس پر تمہیں اجر ملے گا حتیٰ کہ اس رقم پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ!

لے اس موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا وہ دریں اصول بیان کیا ہے جو اجتماعی زندگی کی جان ہے۔ احادیث کے ذخیرہ میں اس طرح کی احادیث کی کمی نہیں اور اس سے ہماری شریعت کے مزاج کا پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنی اتباع کرنے والوں سے کس طرح کی زندگی کا مطالبہ کرتی ہے خداوند تعالیٰ

میرے ساتھی مجھے چھوڑ کر (رج الوداع کے لیے) چلے جا رہے ہیں۔ اس پر اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں رہ کر بھی اگر تم کوئی نیک عمل کرو گے تو اس سے تمہارے مدارج بلند ہوں گے اور شاید تم ابھی زندہ رہو گے اور بہت سے لوگوں کو (مسلمانوں کو) تم سے فائدہ پہنچے گا اور بہتوں کو انکار و مرتدین کو نقصان! (پھر آپ نے دعا فرمائی) اے اللہ! میرے ساتھیوں کو ہجرت پر استقلال عطا فرما اور ان کے قدم پیچھے کی طرف نہ ہٹا لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مکہ میں وفات پا جانے کی وجہ سے اظہار غم کیا تھا۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ اُخَلِّتْ بَعْدَ اَصْحَابِي قَالِ  
اِنَّكَ لَنْ تُخَلِّتَ فَنَقَلَ عَنْهُ صَاحِبًا  
اِلَّا اَزْدَدَتْ بِهِ دَرَجَةً وَرُتَبَةً ثُمَّ  
قَعَلَتْ اَنْ تُخَلِّتَ حَتَّى يَسْتَفِيعَ بِكَ  
اَقْوَامٌ وَيُصْنَرْ بِكَ اَخَرُونَ اَللّٰهُمَّ اَمِنْ  
لِاَصْحَابِي هَجْرَتِهِمْ وَلَا تَزِدْهُمْ عَلَى اَعْقَابِهِمْ لِيَكُنْ اَبْنَائِي  
سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَزِيْنِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ ۝

بقیہ حاشیہ :- خود شارع ہیں اور انہیں نے اپنی تمام دوسری مخلوقات کے ساتھ انسانوں کو بھی پیدا کیا ہے۔ اس لیے انسان کی طبیعت میں فطری طور پر جو رجحانات اور صلاحیتیں موجود ہیں خداوند تعالیٰ اپنے احکام و اوامر میں انہیں نظر انداز نہیں کرتے۔ شریعت میں مواد و ماحول سے متعلق جن احکام پر عمل کرنے کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ خدا کی عبادت اس کی رضا کے مطابق ہو سکے اور زمین میں شر و فساد نہ پھیلے۔ اہل وعیال پر خرچ کرنے کی اہمیت اور اس پر اجر و ثواب کا استحقاق، ملکہ رجمی اور خاندانی نظام کی اہمیت کے پیش نظر ہے کہ جن پر معاشرہ کی صلاح و بقا کا مدار ہے۔ حدیث کا یہ حصہ کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دے تو اس پر بھی اجر و ثواب ملے گا، اسی بنیاد پر ہے۔ کون نہیں جانتا کہ اس میں حظ نفس بھی ہے لیکن اگر ازدواجی زندگی کے ذریعہ مسلمان اس خاندانی نظام کو پروان چڑھاتا ہے جس کی ترتیب اسلام نے دی اور اس کے معقبات پر عمل کی کوشش کرتا ہے تو تقوا و شہوت بھی اجر و ثواب کا باعث ہے۔ شیخ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حظ نفس اگر حق کے مطابق ہو تو اجر و ثواب میں اس کی وجہ سے کوئی کمی نہیں ہوتی۔ مکہ میں اس سلسلے کی ایک حدیث بہت واضح ہے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری شرمگاہ میں صدقہ ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنی شہوت بھی پوری کریں گے اور اجر بھی پائیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! کیا تم اس پر خود نہیں کرتے کہ اگر حرام میں مبتلا ہو گئے تو پھر کیا ہو گا؟ اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ شریعت میں کن حدودیں دکھنا چاہتی ہے اور اس کے لیے اس نے کیا کیا جتن کئے ہیں اور ہمارے معنی فطری رجحانات کی وجہ سے جو بڑی خرابیاں پیدا ہو سکتی تھیں ان کے سد باب کی کس طرح کوشش کی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس کے باوجود کہ بیوی کے منہ میں لقمہ دینے اور دوسرے طریقوں سے خرچ کرنے کا داعیہ نفسانی اور شہوانی ہی ہے، خود یہ لقمہ جس جسم کا جو دہنے کا شومر اسی سے منتفع ہوتا ہے لیکن شریعت کی طرف سے پھر بھی اجر و ثواب کا وعدہ ہے اس لیے اگر دوسروں پر خرچ کیا جائے جن سے کوئی نسبت و قرابت نہیں اور جہاں خرچ کرنے کے لیے کچھ زیادہ مجاہدہ کی بھی ضرورت ہوگی تو اس پر اجر و ثواب کس قدر مل سکتا ہے۔ تاہم یہ یاد رہے کہ ہر طرح کے خرچ اخراجات میں مقدم اعزہ و اقربا میں اور پھر دوسرے لوگ کہ اعزہ پر خرچ کر کے آدمی شریعت کے کئی مطالبوں کو ایک ساتھ پورا کر رہا ہے۔

حاشیہ صفحہ ۵۸۷ کیونکہ آپ بیا رہے تھے اور ساتھ بائیں کتے تھے اس لیے اس کا بغیر میں اپنی عدم شرکت پر رنج و غم کا اظہار کر رہے ہیں یعنی مدائیں میں ہے کہ یہ فتح مکہ کا واقعہ ہے لہٰذا سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے لیکن آپ کی وفات مکہ میں ہو گئی تھی۔ یہ بات پسند نہیں کی جاتی تھی کہ جن لوگوں نے اللہ اور رسول سے تعلق کی وجہ سے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہجرت کی تھی وہ بلا کسی سخت ضرورت کے مکہ میں قیام کریں چنانچہ سعد بن خولہؓ مکہ میں بیا رہے تو ان سے جلد نکل جانا پابانہ کہیں دیں وفات نہ ہو جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ پر اس لیے اظہار غم کیا تھا کہ مہاجر ہونے کے باوجود ان کی وفات مکہ میں ہو گئی تھی۔ اسی کے ساتھ آپ نے اس کی بھی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مہاجر کو ہجرت پر استقلال عطا فرمائے تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ نقصان کس طرح کا ہو گا کیونکہ یہ کنوینا سے متعلق ہے۔

۸۲۰۔ مصیبت کے وقت سرمنڈوانے کی ممانعت۔

حکم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن جابر نے کہا کہ محمد بن عثیمہ نے ان سے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ محمد سے ابو بردہ بن ابو موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یا پڑ گئے، ان پر غشی طاری تھی اور ان کا سر ان کی ایک بیوی (ام عبد اللہ بنت ابی رومہ) کی گود میں تھا انہوں نے ایک زور کی چیخ ماری، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت کچھ بول نہیں سکتے تھے لیکن جب افاقہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی ان چیزوں سے بری ہوں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برأت کا اظہار فرمایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی مصیبت کے وقت چلا کر دوتے والی، سرمنڈ دینے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اپنی برأت کا اظہار فرمایا تھا۔

۸۲۱۔ رخسار پیٹنے والے ہم میں سے نہیں ہیں۔

۱۲۱۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے ان سے عبد اللہ بن مرہ نے ان سے سروق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (کسی میت پر) اپنے رخسار پیٹے مگر میان چاک کرے اور جاہلیت کی باتیں کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۸۲۲۔ مصیبت کے وقت جاہلیت کی باتیں اور وادعیاں کرنے کی ممانعت۔

۱۲۱۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن مرہ نے، ان سے سروق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے رخسار پیٹے، مگر میان چاک کرے اور جاہلیت کی باتیں کرے (مصیبت کے وقت) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بَابُ ۸۲۱ مَا يُكْفَى مِنَ الْعَلَنِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَقَالَ الْعَلَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ ابْنَ مَعْيِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَجَعَهُ أَبُو مُوسَى وَجَعًا فَنَعَسَ عَلَيْهِ وَرَأْسَهُ فِي حُجْرٍ أَمْرًا مِمَّنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ تَمِيعَتَ يَرِيءُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَةِ \*

بَابُ ۸۲۲ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدَّودَ: ۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعَشِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدَّودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ \*

بَابُ ۸۲۲ مَا يُكْفَى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ: ۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعَشِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدَّودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ \*



## باب ۸۲۳ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُؤْمِنِيَّةِ يَعْرِفُ فِيهِ الْحَزَنُ ۝

۸۲۳۔ جو مصیبت کے وقت غمگین دکھائی دے۔

جنہ جنت جنت

۱۲۱۵۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے یحییٰ سے سنا۔ انھوں نے کہا کہ مجھے غم نے خیر دی کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زید بن حارثہ، جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت (غزوہ موتہ میں) کی اطلاع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اس طرح تشریف فرما تھے کہ غم کے آثار آپ کے چہرے پر نمایاں تھے۔ میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتوں کے رونے کا ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ انھیں رونے سے منع کرو بچا بچہ وہ گئے لیکن واپس آکر کہا کہ وہ تو نہیں مانتیں۔ آپ نے پھر فرمایا کہ انھیں منع کرو۔ اب وہ تیسری مرتبہ واپس ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ تو بہت چمک رہے ہیں (عمرہ نے کہا کہ) عائشہ رضی اللہ عنہا کو یقین تھا کہ (ان کے اس کہنے پر) آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دو اس پر میرے منہ سے نکلا کہ تیرا برا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کا حکم دے رہے ہیں وہ تو کرو گے نہیں لیکن آپ کو تعب میں ڈال دیا۔

۱۲۱۶۔ ہم سے محمد بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم احول نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب قاریوں کی جماعت شہید کر دی گئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک قنوت پڑھتے رہے تھے۔ میں نے ان دنوں سے زیادہ غمگین آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرْتُ سُبَيْحَةَ عُمَرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ بَنِي حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ حَبَسَ يَوْمَئِذٍ فِيهِ الْحَزَنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ مَائِرِ الْبَابِ شَقَّ ابْنَابُ قَاتَاةَ رَجُلٍ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بَيَّكَاهُنَّ قَامَرَهُ أَنْ يَكُنَّ هُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ آتَاهُ الْغَائِمَةُ لَمْ يَطْعَمْهُ فَقَالَ أَنَّهُمْ قَاتَاةَ الْغَائِمَةِ قَالَ وَاللَّهِ غَلَبَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَزَعَمَتْ أَمَةٌ قَالَ فَاحْشُ فِي أَفْوَاهِهِمُ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتَذَكَّرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَاءِ ۝

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ خُوَلٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِينَ قَتَلَ الْغَزَاءُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَنًا قَطُّ اسْتَدْمَتْهُ ۝

۱۔ ”فاحش فی افواہہن التراب“ ان کے منہ میں مٹی جھونک دو، ”ایک عاودہ ہے اور اس سے مراد صرف کسی بات کی ناپسندیدگی کا اظہار ہوتا ہے۔ واقعی اور حقیقی اس کا مفہوم مراد نہیں ہے۔ اس طرح کے عاودے اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس موقع پر آپ کے طرز عمل سے یہ سمجھا کہ اس وقت کا فوج جو جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں کر رہی تھیں۔ شریعت کی تقریریں اگرچہ پسندیدہ نہیں تھیں لیکن مباح ضرور تھا اسی لیے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی زیادہ سخت کلمہ ارشاد نہیں فرمایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا منشا یہ ہے کہ اگر اس وقت آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار ان کے رونے پسینے کا ذکر نہ کیا جاتا تو بہتر تھا کہ آپ کو بھی اس سچے ہوا اور وہ عورتیں باز بھی نہ آئیں یہی کہنے والے اپنے دل کی ایک بات کہہ دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری خاطر کا لحاظ نہیں کیا۔

یَاۤاِبْنُ ۸۲۴ مَنْ تَعْرِضُ لَهُ رَحْمَةُ عِنْدَ  
الْمُصِیْبَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمٍ  
الْجَزَمُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالْقَوْلُ السَّيِّئُ وَقَالَ  
يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّمَا اَسْكُوْا بَنِي وَحْزَنِي اِلَى اللّٰهِ

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي اَرْوَابٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ  
بْنُ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَسْمَ بْنَ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَشْتَكِيْ بَيْنَ رَافِي طَلْحَةَ  
قَالَ فَمَاتَ وَاَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتْ  
اُمِّرَ اَنَّهُ اَتَتْ قَدْ مَاتَ هَيَاتَ شَيْئًا  
وَتَحْتَهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ اَبُو طَلْحَةَ  
قَالَ كَيْفَ اِنْعَامٌ قَالَ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ  
وَارْجُوْا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اِسْتَرَامَ وَلَقَدْ اَبُو طَلْحَةَ  
اَنْهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا اَضْمَحَ اَغْلَسَ  
فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ اَعْلَمْتُهُ اَنَّهُ  
قَدْ مَاتَ فَصَلَّيْتُ مَعَ الشَّيْخِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخْبَرَ الشَّيْخُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَا كَانَتْ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَعَلٌ اللّٰهُ اَنْ يُمَارِكَ لَكُمْ فِيْ نَيْلِكُمَا  
قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَأَيْتُمْ لَعْمًا  
تِسْعَةَ اَوْلَادٍ كُسَاهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنُ ۝

۸۲۴۔ ہر مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ ہونے  
دے۔ محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ جزع (دمخوع) جذباتی  
اور جذباتی کا نام ہے۔ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں  
اپنے غم و الم کا شکوہ اللہ تعالیٰ ہی سے کرتا ہوں۔

۱۲۱۔ ہم سے بشر بن حکم نے حدیث بیان کی، ان سے سفین بن  
عیسہ نے حدیث بیان کی، انھیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے  
نیزدی کہ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے  
کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک لڑکے کی طبیعت خراب تھی۔ انھوں نے  
بتایا کہ ان کا انتقال بھی ہو گیا۔ اس وقت ابو طلحہ گھر میں موجود نہیں تھے  
ان کی بیوی نے جب دیکھا کہ بچے کا انتقال ہو گیا تو انھوں نے بچے کو ہلکا  
دھلا، کفن کے گھر کے ایک طرف رکھ دیا پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ جب  
تشریف لائے تو پوچھا کہ بچہ کی طبیعت کیسی ہے؟ انھوں نے کہا کہ اسے  
سکون ہو گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اب آرام کر رہا ہو گا۔ ابو طلحہ رضی اللہ  
عنہ نے سمجھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے  
رات گزاری اور جب صبح ہوئی تو غسل کیا، لیکن جب پھر باہر جانے کا ارادہ  
کیا تو بیوی نے واقعہ کی اطلاع دی کہ بچے کا انتقال ہو چکا ہے پھر انھوں نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور اپنے تمام حالات سے آپ  
کو مطلع کیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید اللہ تعالیٰ  
تم دونوں کی اس رات میں برکت عطا فرمائے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ انصار  
کے ایک فرو نے بتایا کہ میں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی انھیں بیوی سے نو  
اولادیں دیکھیں، سب کے سب قرآن کے عالم تھے۔

۱۔ ان کا مطلب تو یہ تھا کہ بچے کا انتقال ہو گیا ہے جس طرح مرض سے آفاقہ سکون کا باعث ہوتا ہے، بظاہر موت سے بھی سکون نظر آتا  
ہے کہ بیماری اور تکلیف کی وجہ سے جس پریشانی کا اظہار مرلین سے ہوتا ہے موت کے بعد وہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ دوسرے جملہ کا مطلب اس  
توقع کا اظہار ہے کہ بچے کے ساتھ اللہ کی بارگاہ سے بھی اچھا معاملہ ہوا ہو گا۔ لیکن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو چونکہ صورت حال کا علم نہ تھا اس لیے اپنی  
بیوی کے اس پر اطمینان جواب سے انھوں نے یہ سمجھا کہ بچہ کو آفاقہ ہو گیا ہے اور اب وہ آرام کر رہا ہے یعنی سو رہا ہے۔ اس لیے انھوں  
نے مزید رد و گداس سلسلے میں مناسب نہیں سمجھی اور آرام سے سوئے، ضروریات سے فارغ ہوئے اور بیوی کے ساتھ قرب بھی ہوا۔ اس پر  
آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی بشارت دی۔ یہ ان کے غیر معمولی صبر و ضبط اور خداوند تعالیٰ کی حکمت پر کامل یقین کا ثمرہ تھا۔ بیوی کی  
اس ادا شناسی پر قربان جاسیے کہ کس طرح انھوں نے اپنے شوہر کو ایک ذمہ کی گرفت سے بچا لیا جس کے نتائج اس وقت بہت سنگین نکل سکتے  
تھے۔ جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ تھکے ماندے اور پہلے ہی سے نڈا آئے تھے۔

**باب ۲۵۱ الصَّائِرِينَ الصَّدَمَةَ الْأُولَى**  
وَقَالَ مُعَرِّضِي اللَّهِ عَنْهُ فَعَمَّ الْعِدْلَانَ  
وَقَعَمَّ الْعِلَاقَةَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ  
مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ  
رَاجِعُونَ - أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ  
مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ  
الْمُهْتَدُونَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَاسْتَعِينُوا  
بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ  
إِذَا عَلَى الْغَشْيَةِ

بند برب

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ سَعْدَةَ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا رَمِثَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَمَةِ  
الْأُولَى

**باب ۲۵۲** قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّا بَلَدٌ لِّمَخْزُؤُونَ ه وَقَالَ ابْنُ عَسَا  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مَعَ الْعَيْنِ وَخِزْتُ الْقَلْبُ

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْحَسَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ  
حَبَّانٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَبِيحٍ الْكَلْبِيِّ وَكَانَ يَهْتَدِي  
تَدِيرًا هَيْمَةً فَآخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۸۲۵۔ صبر، صدمہ کے شروع میں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا تھا کہ دو ایک طرح کی چیزیں (اللہ کی طرف سے صلاۃ  
اور رحمت، صبر کرنے والوں کے لیے) کتنی اچھی ہیں اور ہدایت  
بھی کتنی اچھی چیز ہے (قرآن مجید میں ہے) وہ لوگ جن پر اگر کوئی  
مصیبت پڑتی ہے تو پرہیزگاری میں "إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ"  
رجع اللہ ہی کے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف جانا ہے یہی وہ  
لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوات اور رحمت ہوتی  
ہے اور یہی لوگ راہ یاب ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔  
"اور اللہ سے صبر اور دعا کے ذریعہ مدد چاہو، یہ بہت گراں  
ہے لیکن اللہ سے ڈرنے والوں پر نہیں"

۱۲۱۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غزیر نے حدیث  
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ  
میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے  
نقل کرتے تھے کہ آپ فرماتے تھے صبر کی قیمت تو صدمہ کے شروع میں ہوتی  
ہے۔

۸۲۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ "ہم تمہاری جدائی پر ٹھیک  
ہیں" ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل  
کیا کہ (آپ غمناک) آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے  
نڈھال ہے۔

۱۲۲۰۔ ہم سے حسن بن عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن  
حسان نے حدیث بیان کی، ان سے قریش نے حدیث بیان کی یہ حسان کے  
بیٹے ہیں۔ ان سے ثابت نے اودان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسبیت کومارہ کے یہاں  
گئے یہ ابراہیم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے رضی اللہ عنہ)  
کو روک دے پلانے والی قاتون کے شوہر تھے۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مصیبت کے وقت صبر و ضبط کی فضیلت بیان کی ہے کہ اس سے صابر بندے پر اللہ کی نوازشیں اور رحمتیں ہوتی ہیں۔  
اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق ملتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کو ایک ایسی چیز سے راہوں جو پہلی سچو  
کو نہیں ملتی اور وہ مصیبت کے وقت انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہے آپ نے بتایا کہ جب بندہ اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیتا ہے اور انا اللہ  
پڑھتا ہے تو اسے تین چیزیں ملتی ہیں۔ اللہ کی صلاۃ و کرم و نوازش، اس کی رحمت اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بتانا چاہتے ہیں۔



۱۲۲۱۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرہ نے خبر دی انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جب زید بن حارثہ جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی ضرورت تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بیٹھے کہ غم کے آثار آپ پر نمایاں تھے۔ میں دروازے کے ایک سوراخ سے آپ کو دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! جعفر کے گھر کی عورتیں نوجہ و نام کر رہی ہیں۔ اُس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رد کرنے کے لیے کہا۔ وہ صاحب گئے لیکن پھر واپس آگئے اور کہا کہ وہ مانتیں نہیں! آپ نے دوبارہ رد کرنے کے لیے بھیجا، وہ گئے اور پھر واپس چلے آئے کہا کہ بخدا وہ تو مجھ پر چڑھی جا رہی ہیں یا یہ کہا کہ ہم پر چڑھی جا رہی ہیں۔ شک محمد بن حوشب کو تھا (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میرا یقین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں بھیج دو۔ اس پر میری زبان سے نکلا کہ اللہ تیرا بڑا کرے۔ بخدا یہ تو تم کرنے سے رہے جس کا حکم اُس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قب میں مبتلا کرنے سے باز نہ آئے یہ

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرْتُ سُبْحَى عُمَرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ وَ قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَ جَعْفَرُ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ فِيهِ الْحُزْنَ وَ أَنَا أَطْلَعُ مِنْ شَقِ الْبَابِ قَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنَاتِ جَعْفَرٍ وَ ذَكَرُ بَنَاتِ هُنَّ قَاتَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ لَمْ يَطِئْنَهُ قَاتَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ دَا لَللَّهِ لَعَنَ عَلَيَّ ثَنِي أَوْ عَلَيَّ ثَا الشُّكُّ مِنْ مُحْصِيَيْنِ حَوْشَبٍ كَرِهْتُ أَنْ أَتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْضِي فِي أَخَوَاتِي هُنَّ هَلَّتْ أَرْفَمَ اللَّهُ أَنْفَعَهُ فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ وَمَا تَوَكَّلْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَتَوَخَّرَ قَمًا وَ قَتْنَا امْرَأَةً خَيْرَ خَنَسٍ نِسْوَةٍ أَوْ سَلِيمٍ وَ أُمِّ عِلَاءٍ وَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ امْرَأَةَ مُعَاذٍ وَ اسْرَأَتَيْنِ أَوْ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ وَ امْرَأَةً مُعَاذٍ وَ امْرَأَةً أُخْرَى

۱۲۲۲۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد بن زید نے، ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لیتے وقت ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی، لیکن پانچ عورتوں کے سوا اور کسی نے وفا کا حق نہیں ادا کیا یہ عورتیں ام سلیم، ام علاء، ابوسبرہ کی صاحبزادی جو معاذ کے گھر میں تھیں اور اس کے علاوہ دو عورتیں یا یہ کہا کہ ابوسبرہ کی صاحبزادی، معاذ کی بیوی اور ایک دوسری خاتون تھیں رضی اللہ عنہن۔

۸۲۹۔ جنازے کے لیے کھڑے ہو جانا۔

باب ۸۲۹ فی الجنازۃ

لے اس حدیث پر نوٹ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ وہاں اس کی وضاحت تفصیل کے ساتھ کر دی گئی تھی کہ نوحہ و بکا ہر صورت میں حرام نہیں ہے معنی جائز اور مباح ہیں بعض مکروہ و ناپسندیدہ اور بعض حرام۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس موقع پر اس کی تشریح کرنا چاہتے ہیں۔ لے حدیث کے راوی کو یہ شک ہے کہ یہ ابوسبرہ کی وہی صاحبزادی ہیں جو معاذ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھیں یا کسی دوسری صاحبزادی کا یہاں ذکر ہے اور معاذ کی جو بیوی اس عہد کا حق ادا کرنے والوں میں تھیں وہ ابوسبرہ کی صاحبزادی نہیں تھیں۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ  
تَقُومُوا حَتَّى تَخْلِفَكُمْ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ  
الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ زَادَ الْخَمْسِينَ حَتَّى تَخْلِفَكُمْ  
أَوْ تَوَضَّعَ ۝

باب مَن شَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ  
لِلْجَنَازَةِ ۝

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الْكَئِثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَا يَشَاءُ مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يَخْلِفَهَا أَوْ يَخْلِفَهُ  
أَوْ تَوَضَّعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَخْلِفَهُ ۝

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
أَبْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُبَرِّقِ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ بِمِزْوَانٍ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تَوَضَّعَ جَنَازَةٌ  
أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِمِزْوَانٍ  
فَقَالَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى هَذَا أَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا مَا قَدْ ذَلِكُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
مَدَّقَ ۝

۱۲۲۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے  
ان سے ان کے والد نے، ان سے عامر بن ربیعہ نے اور ان سے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ تا آنکہ  
جنازہ قہرے آگے نکل جائے، سفیان نے بیان کیا، ان سے زہری نے  
بیان کیا کہ مجھے سالم نے اپنے والد کے واسطے سے خبر دی، آپ نے  
فرمایا کہ ہمیں عامر بن ربیعہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے خبر  
دی تھی۔ حمیدی نے یہ زیادتی کی ہے ”تا آنکہ جنازہ آگے نکل جائے  
یا رکھ دیا جائے“

۸۲۹۔ کوئی اگر جنازہ کے لیے کھڑا ہو تو اسے کب

بیٹھنا چاہیے؟

۱۲۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے  
لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما  
نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ جب کوئی جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ نہیں چل رہا ہے تو کھڑا  
ہو جانا چاہیے تا آنکہ جنازہ آگے نکل جائے یا آگے نکل جانے کے بجائے  
خود جنازہ رکھ دیا جائے۔

۱۲۲۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذہب  
نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسری نے حدیث بیان کی اور ان سے  
ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم ایک جنازہ میں تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے مروان کا ہاتھ پکڑ لیا اور یہ دونوں صاحب جنازہ رکھ جانے سے پہلے  
بیٹھ گئے، اتنے میں ابو سعید رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور مروان کا ہاتھ  
پکڑ کر فرمایا کہ اٹھو! بخدا یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (جانتے ہیں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے روکا تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا ہے لے

لے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث یاد نہیں رہی تھی اور پھر جب حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے یاد دلائی تو آپ کو یاد آئی اور آپ  
نے اس کی تصدیق کی۔ جنازہ کے ساتھ یہ رکھ رکھاؤ کا معاملہ انسانی عزت و شرافت کے پیش نظر ہے اور اسی لیے آپ نے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے  
ہو جانے کے لیے بھی فرمایا تھا۔ لیکن اس سلسلے میں حدیث اُٹی ہے کہ ابتداء میں بھی ہم تقابیر سے ترک کر دیا گیا۔ اس کی مختلف وجوہ بیان کی گئی  
ہیں۔ بہر حال میت کے ساتھ پوری انسانی عزت و شرف کا معاملہ کرنے کی اسلام تعلیم دیتا ہے جس کی تفصیلات حدیث میں موجود ہیں۔

۸۳۱) مَنْ كَبَّرَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ  
حَتَّى تَوَضَّعَ عَنْ مَنَازِلِ الرَّجَالِ  
كَأَنَّ قَعْدَ امْرِئٍ بِالنِّقَارِ ۝

ترجمہ

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي إِهْرِيمَ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَنٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ تَقُومُوا فَمَنْ كَبَّرَهَا فَلَا  
يَقْعُدُ حَتَّى تَوَضَّعَ ۝

۸۳۲) مَنْ قَامَ لَجَنَازَةٍ يَهُودِيٍّ ۝

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُصَاَلَةَ حَدَّثَنَا  
هِشَامُ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ مِثْمِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ مَرَرْنَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقُمْنَا بِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا جَنَازَةٌ  
يَهُودِيٍّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ تَقُومُوا ۝

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي  
لَيْلَى قَالَ كَانَتْ سَهْلُ بْنُ حُثَيْفٍ وَفَيْسُ بْنُ سَعْدٍ  
قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا جَنَازَةٌ  
فَقَامَا فُقِيلَ لَهُمَا إِنَّهُمَا مِنْ أَهْلِ الْأَوْقَنِ أَيْ  
مِنْ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَقَالَا أَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فُقِيلَ لَهُمَا إِنَّهُمَا  
جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا وَقَالَ  
أَبُو حَمْزَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي لَيْلَى  
قَالَ كُنْتُ مَعَ قَيْسِ بْنِ سَهْلٍ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
فَقَالَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

۸۳۱۔ جو جنازہ کے پیچھے چل رہا ہے وہ اس وقت  
تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ لوگوں کے کانڈروں سے نیچے  
نہ آ رہا جائے اور اگر پہلے بیٹھ جائے تو اسے کھڑے  
ہونے کے لیے کہا جائے۔

۱۲۲۶۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ یہ ابراہیم کے صاحبزادے  
میں، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ جنازہ دیکھو تو کھڑے  
ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ چل رہا ہے وہ اس وقت تک نہ  
بیٹھے جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔

۸۳۲۔ جو یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

۱۲۲۷۔ ہم سے معاذ بن نفعال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام  
نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے عبید اللہ بن مقسم نے اور  
ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے سے  
ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے  
ہو گئے۔ پھر ہم نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ تھا تو آپ  
نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

۱۲۲۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبدالرحمن  
بن ابی لیلیٰ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ سہل بن حثیف اور قیس بن سعد رضی  
اللہ عنہما قادیسیہ میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کچھ لوگ ادھر سے  
ایک جنازہ لے کر نکلے تو یہ دونوں بزرگ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا کہ  
یہ جنازہ تو ذمیوں کا ہے؟ جو کافر ہیں، اس پر انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اور آپ اس کے لیے کھڑے  
ہو گئے پھر آپ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا؟ لیکن آپ نے فرمایا کیا  
وہ آدمی نہیں ہے؟ اور ابو حمزہ نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا، ان سے  
عمرو نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ میں قیس اور سہل رضی اللہ عنہما  
کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ تھے اور ذکر کرنا بیان کیا۔ ان سے شعبہ نے اور ان سے ابن ابی لیلیٰ

نے کہ ابو مسعود اور قیس رضی اللہ عنہما جنازہ کے لیے کھڑے ہو رہے تھے۔

۸۳۳۔ عورتیں نہیں بلکہ مرد جنازہ اٹھائیں

مذہب بنی ہاشم

۱۲۲۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایف نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بقری نے، ان سے ان کے والد نے کہ انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنازہ تیار ہو تلہے اور مرد اسے کاڑھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک تھا تو کہتا ہے مجھے لیے چلو! لیکن اگر نیک نہیں ہے تو کہتا ہے۔ اے بے بربادی! یہ مجھے کہاں لیے جا رہے ہیں اس آواز کو انسان کے سوا تمام مخلوق خدا سنتی ہے۔ اگر انسان کہیں سن پائے تو تڑپ جائے۔

۸۳۴۔ جنازہ کو حمزی سے چلنا۔ انس رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ (جنازہ کے ساتھ) تھیں چلنا ہے۔ تم اس کے سامنے بھی چلے۔ تو پیچھے بھی۔ دائیں بھی اور بائیں بھی، اور دوسروں سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۱۲۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے زہری سے (سن کر) یہ حدیث یاد کی، انہوں نے سعید بن مسیب سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازہ کے کبروت آگے بڑھو (وقار کے ساتھ) کیونکہ اگر وہ مارے جاتا ہے تو ایک خیر ہے جسے تم آگے بھیج رہے ہو اور اگر اس کے سوا ہے تو ایک شر ہے جسے تمہیں اپنی گردنوں سے اتارنا ہے۔

۸۳۵۔ میت، تابوت میں کہتا ہے کہ مجھے آگے بڑھائیے

چلو۔

۱۲۳۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب جنازہ تیار ہو تلہے

كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ وَ قَيْسٌ يَقُومَانِ لِلْجَنَازَةِ

بَابُ ۸۳۳ حَسْبُ الرِّجَالِ الْجَنَازَةُ

دُونَ النِّسَاءِ

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَعْبُورِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدْ مَوْنِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا آيَنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَتُوسِّعُهُ صَوْتٌ

بَابُ ۸۳۴ الشَّرْعَةُ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ أَنَسٌ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ مُشْتَبِعُونَ دَائِمًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَائِلِهَا قَالَ عَزِيزٌ قَرِيبًا مِثْلَهَا

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ خُفِّلَتْ مِنْهُ الرُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْهَوْا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تَكْ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تَقْدِمُونَهَا وَإِنْ تَكْ سَوِيٌّ ذَلِكَ فَتَسْرُ تَصْنَعُونَهَا عَنْ رَوَّحِ بْنِ

بَابُ ۸۳۵ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجَنَازَةِ

قَدْ مَوْنِي

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وَضِعَتِ الْجَنَازَةُ



فَاَحْسَبُهَا الرَّجَالُ عَلَى اَعْتَابِهِمْ فَرَانٌ كَانَتْ مَالِيَةً  
قَالَتْ قَدْ مَوْنِي وَرَانٌ كَانَتْ عَذْرًا مَالِيَةً قَالَتْ  
يَا هَلُمَّا يَا وَيْلَهُمَا اَيْنَ يَذْهَبُونَ بِمَا كُنْتُمْ صَوْتُهُمَا  
كُلُّ شَيْءٍ فِي الرَّأْسِ وَالْاَنْسَانِ وَكُنْتُمْ فِي النَّاسِ لَصَوَقٍ  
بَاب ۸۳۶

عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الرَّأْسِ

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى  
النَّجَاشِيِّ فَوَضَعَتْ يَدَايَايَ فِي الصَّفَةِ الثَّانِيَةِ أَوَّلَ الثَّلَاثِ

بَاب ۸۳۷

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ  
النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفَّوْهُ اخْلَعَهُ فَاَكْثَرَ  
أَرْبَعًا

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
عَلَى قَبْرِ مَسْبُودٍ فَصَفَّوْهُ وَكَثَّرُوا  
أَرْبَعًا قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ بَنُو عَمَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

بِزَيْتِ بَنِي

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

اور لوگ اسے کاندھوں پر اٹھاتے ہیں اس وقت اگر وہ صالح ہو رہا ہے تو  
کہتا ہے کہ مجھے آگے بڑھانے چلو لیکن اگر صالح نہیں ہوتا تو کہتا ہے کہ  
ہٹے رہے بربادی! یہ کہاں لیے جا رہے ہیں۔ اس کی آواز انسان کے  
سوا ہر مخلوق خدا سنتی ہے کہیں اگر انسان سن پائے تو تڑپ جائے۔  
۸۳۶۔ امام کے پیچھے جنازہ کی نماز کے لیے دو تین

صفیں

۱۲۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے، ان  
سے قتادہ نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ  
عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو  
میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

۸۳۷۔ جنازہ کے لیے صفیں۔

۱۲۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے  
حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے، ان سے سعید نے  
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے اصحاب کو نجاشی کی وفات کی خبر سنائی، پھر آپ آگے بڑھ  
گئے اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں پھر آپ نے چار مرتبہ  
تکبیر کہی۔

۱۲۳۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے خبر دی کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
ایک منبوز (وہ بچہ جس کی ماں نے اسے راستے میں پسینک دیا ہو) کی قبر  
پر آئے صحابہ روزے صفت بندی کی اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے  
پوچھا کہ یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے، انھوں نے بتایا کہ ابن عمر  
رضی اللہ عنہما نے۔

۱۲۳۵۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن سفيان

لے حنفیہ کے یہاں مستحب یہ ہے کہ نماز جنازہ میں مقتدیوں کی تین صفیں ہوں۔ اگر نماز میں شریک ہونے والوں کی تعداد تھوڑی ہے پھر بھی حتی الامکان  
تین صفیں بنائی جائیں مثلاً اگر پانچ نمازی ہیں تو صف بندی اس طرح کی جائے کہ دو صفوں میں دو دو آدمی اور تیسری صف میں صرف ایک آدمی  
کرنا کر دیا جائے۔ حالانکہ یہی صورت فرض نماز کی جماعت میں کمزور ہے لیکن جنازہ میں چونکہ تین صفیں مطلوب ہیں۔ اس لیے حتی الامکان  
تین صفیں بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

وَمَا مِنْ يَوْمٍ يُؤْتَىٰ فِيهِ ابْنُ مَرْيَمَ أَخْبَرَهُمْ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَلَاءُ بْنُ أَشْهٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَفَّيْتُ مَرَّةً رَجُلًا  
صَالِحًا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ فَهَلُمُّوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَقْنَا  
فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَتَحَنَّنَ صُغُوفٌ  
قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفَةِ الثَّانِيَةِ

**باب ۸۳۸ صُغُوفُ الصَّيْبَانِ مَعَ  
الرَّجَالِ عَلَى الْإِنْيَازِ**

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوَّاحِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ  
عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ قَدْ دُفِنَ  
بَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هَذَا؟ قَالُوا الْبَارِحَةَ  
قَالَ أَفَلَا أَذْشَمُونِي قَالُوا ذَكَرْنَاكَ فِي ظُلْمَةٍ  
الْكَلْبِيِّ فَكَبَرْنَا أَنْ تُوَقَّعَ فَقَامَ فَصَفَقْنَا  
حَتَّى خَلَعَهُ قَالَ أَنْتُ عَبَّاسٍ وَأَنَا فِيهِمْ  
فَصَلَّى عَلَيْهِ

بِسَبَبِ بَنِي

**باب ۸۳۹ سُنَّةُ الصَّلَاةِ عَلَى الْإِنْيَازِ  
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى**

نے خبر دی کہ انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ مجھے  
علاء نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج لشکر کے ایک مرد صالح کا انتقال  
ہو گیا ہے۔ آؤ ان کی نماز جنازہ پڑھ لی جائے۔ انھوں نے بیان کیا  
کہ پھر ہم نے صف بندی کر لی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز  
جنازہ پڑھائی۔ ہم صف بستہ کھڑے تھے۔ ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ  
کے حوالہ سے نقل کیا کہ میں دوسری صف میں تھا۔

۸۳۸۔ جنازے کے لیے بچوں کی صفیں مردوں کے

ساتھ۔

۱۲۳۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد  
نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے  
عامر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک قبر سے ہوا میت کو ابھی رات ہی دفن کیا  
گیا تھا۔ اُس حضور نے دریافت فرمایا کہ دفن کب کیا گیا ہے؟ لوگوں نے  
کہا کہ گذشتہ رات، آپ نے فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں اطلاع کرائی؟ لوگوں نے  
عرض کیا کہ تاریک رات میں دفن کیا گیا تھا۔ اس لیے ہم نے آپ کو بچکانہ سبب  
نہیں سہی۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی انھیں میں تھا (نابالغہ تھیں) نماز جنازہ  
میں شرکت کی لیے

۸۳۹۔ نماز جنازہ کا طریقہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

ارشاد ہے کہ جس نے نماز جنازہ پڑھی، فرمایا کہ اپنے ساتھی

۵۔ اس عنوان کا مقصد یہ تھا کہ نماز جنازہ بھی نماز ہے اور تمام نمازوں کی طرح اس میں بھی وہی چیزیں ضروری ہیں جو نماز کے لیے ہونی چاہئیں۔ اس مقصد  
کے لیے حدیث اور اقوال صحابہ و تابعین کے بہت سے ٹکڑے ایسے بیان کیے ہیں جن میں نماز جنازہ کے لیے نماز کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

۶۔ دفن کرنے کے بعد نماز جنازہ پڑھنے میں اثر کا اختلاف ہے۔ بعض صورتوں میں تینہ کے یہاں ہی پڑھے۔ آمادہ بن ہیں دفن کرنے کے بعد آغوش  
صلی اللہ علیہ وسلم کا مردہ پر جنازہ کی نماز پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ یہ قبر میں تاریکی سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور میری ہڈی زک و دہ سے  
اللہ تعالیٰ ان میں نور پیدا فرمادیتا ہے۔ اس لیے ہم کہیں گے کہ ایک آدمی واقعات اس طرح کے اگر دو درجہ میں ہونے بھی تو اس کی دیم آن حضور  
میں اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی خصوصیات ہیں۔ اسی طرح غائب کی نماز جنازہ کا بھی اُس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت ہے۔ لیکن صرف ایک مرتبہ  
میشہ کے بادشاہ نجاشی پر ایک اور صحابی بن معاویہ رضی اللہ عنہ پر بھی نماز غائبانہ پڑھنے کا ذکر ملتا ہے لیکن مستند محدثین نے اس واقعہ کو منکر کھلے۔ بہر حال  
غربت میں بہت سے صحابہ کا انتقال ہوا یا شہید ہوئے لیکن اُس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی بھی نماز جنازہ غائبانہ نہیں پڑھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی شکی کے ساتھ کوئی  
نہایت تھی۔

عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبَكُمْ  
وَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ الْبَاقِيْنَ سَكَّاهَا صَلَاةً  
لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ وَلَا سُجُودٌ وَلَا تَكَلِّمُوا  
فِيهَا وَفِيهَا تَكْبِيرٌ وَتَسْلِيمٌ . وَكَانَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُصَلِّي إِلَّا طَاهِرًا وَلَا يُصَلِّي  
عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا وَلَا يُرْفَعُ  
يَدَايِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ أَذْرَكْتُ النَّاسَ وَ  
أَحَقَّهُمْ عَلَى جَنَازَتِهِمْ مَنْ رَمَوْهُمْ  
بِقُرْآنِهِمْ وَإِذَا أَحَدٌ يَوْمَرَانِيْدٍ  
أَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَ  
لَا يَتَيَسَّمُ . وَإِذَا انْتَهَى إِلَى الْجَنَازَةِ  
وَهُمْ يُصَلُّونَ يَدُ خُلٍّ مَعَهُمْ بِتَكْبِيرَةٍ  
وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِالسَّيْلِ وَ  
الْتِمَارِ وَالسَّفَرِ وَالْخَصْرِ أَرْبَعًا . وَقَالَ  
أَبُو رَمِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ تَكْبِيرَةُ الْوَاحِدَةِ  
اسْتِفْتَا حُ الصَّلَاةِ وَقَالَ رُوَيْلٌ مَلَى  
أَحَدٌ مِنْهُمْ تَمَاتَ أَبَدًا وَفِيهِ  
صَلَوَاتُ ثَلَاثٍ

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ نِسِيِّكَ هَلَلِ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عَلَى قَبْرِ مَنْبُوحٍ فَأَمَّا فَصَفْنَا خَلْفَهُ  
فَقُلْنَا يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ  
رَبِّي بَيْنَ كَلِمَتَيْنِ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا صَلَّيْتَ  
فَقَدْ قَضَيْتَ لِي نِيَّتَكَ وَقَالَ حَسِيدُ بْنُ  
هَلَالٍ مَا عَلِمْتُ عَلَى الْجَنَازَةِ إِذْ تَأْذَنُ لَكِنْ مَرَّ

کی نماز (جنازہ) پر مصرعہ فرمایا کہ نبی شی کی نماز جنازہ پر مصرعہ  
اس کا نام آپ نے نماز رکھا، جس میں نہ رکوع ہے نہ سجدہ،  
اور اس میں گفتگو نہیں کی جاسکتی، اس نہ زمین تکبیرات  
ہیں اور سلام ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما وضو کے بغیر نماز جنازہ  
نہیں پڑھتے تھے۔ اسی طرح سورج طلوع ہوتے وقت نہ  
مزدب کے وقت بھی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ  
اٹھاتے تھے جس رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں صبر بیزان  
اللہ علیہم سے ملا ہوں (ان کے نزدیک) نماز جنازہ پڑھانے  
کا مستحق وہی شخص تھا جسے لوگ اپنی فرض نماز کا امام بنانا پسند  
کرتے، جب آپ عید کے دن یا جنازہ کی موجودگی میں بے وضو  
ہو جاتے تو پانی طلب کرتے (وضو نہ کر کے) اور تمیز نہیں کرتے  
تھے۔ اگر کہیں نماز جنازہ گھڑی دیکھے تو تکبیر کہہ کر اس میں شرکت  
کرتے۔ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رات ہو یا دن، سفر  
ہو یا حضر (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہی جائیں گی۔ اس رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا کہ پہلی تکبیر سے نماز شروع ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ  
کا فرمان ہے کہ منافقوں میں سے اگر کوئی مرجائے تو اس کی پہلی  
پہر نماز جنازہ پڑھو گے اور نماز جنازہ میں مضیض بھی ہوتی ہیں  
اور امام بھی ہوتا ہے۔

۱۲۳۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے اور ان سے شعبی نے بیان کیا کہ  
مجھے ان صحابی رضی اللہ عنہما نے خبر دی تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
منبر ذ (جس بچہ کی ماں نے اسے راستے میں چنک دیا ہو) کی قبر سے گزرے  
تو آپ نے ہماری امت کی اور ہم نے آپ کے پیچھے مضیض بنالیں۔ ہم نے پوچھا  
کہ ابو عمر آپ سے بیان کرنے والے کون سی بی بی ہیں؟ فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

۸۴۰۔ جنازہ کے پیچھے چلنے کی نفسیت۔ زید بن ثابت  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز پڑھ کر تم نے اپنا فرض پورا کر دیا۔  
حمید بن بلال نے فرمایا کہ ہم نماز جنازہ کے لیے رولی کی اجازت  
ضروری نہیں سمجھتے جو شخص بھی نماز جنازہ پڑھے اور پھر واپس

لے میں جنازہ کے ساتھ قبر تک جانا ضروری نہیں۔ نماز جنازہ پڑھنے سے آدمی فرض سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔

صَلَّى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قَبْرًا ۖ

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثُّغَلَاءُ حَدَّثَنَا  
خَبْرِيُّ بْنُ حَزِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ  
حَدَّثَنَا بَنُ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رِيزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
يَقُولُ مَنْ بَعَّ جَنَازَةً فَلَهُ قَبْرًا فَقَالَ  
أَكْثَرُ أَبُو رِيزَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقَتْ بِنِي عَائِشَةَ  
أَبَا رِيزَةَ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَقَالَ ابْنُ مَسْرُورٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لَقَدْ قَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطٍ كَثِيرَةٍ  
فَرَطْتُ مَشْيُتٌ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۖ

باب ۸۴۱ من اُنْظَرَحَتْ تَدْفَنُ ۖ

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ

قَالَ قَرَّطْتُ عَلَى بَنِي أَبِي ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
أَبِي سَعِيدٍ الْمُعْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا رِيزَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَوْعَجُ أَنَّ أَبَا رِيزَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا قَبْرًا وَمَنْ  
شَهِدَ حَتَّى تَدْفَنَ كَانَ لَهُ قَبْرًا طَلَبَ قَبْرًا وَمَا  
الْقَبْرَ طَلَبَ قَالَ وَشَلُّ الْجَبَكَيْنِ الْعَظِيمَتَيْنِ ۖ

اُسے تو اُسے ایک قبر اور کا ثواب ملتا ہے۔

۱۲۳۸۔ ہم سے ابو الثعالی نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے  
حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نافع سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ابن عمر  
نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جو جنازہ کے پیچھے  
چلے اسے ایک قبر اور کا ثواب ملے گا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو ہریرہ  
احادیث بہت بیان کرتے ہیں اور زیادتی کی صورت بھول جانے کا خطہ  
ہوتا ہے، لیکن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی  
تصدیق کی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے یہ ارشاد خود سنا ہے  
اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر تو ہم بہت سے قیراط بھڑکچھ میں سے  
(روایت میں لفظ "قرط" کے معنی ہیں کہ اللہ کی تقدیر سے میں نے ضائع کر دیا)

۸۴۱۔ دفن کے لیے انتظار۔

۱۲۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے  
ابن ابی ذریب کے ساتھی بن مسعود بن یحییٰ سے سنا، ان سے سعید بن ابی سعید معمری  
نے بیان کیا، ان سے ابن ذریب کے والد نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
سے سنا، تو آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ  
ہم سے احمد بن شعیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ یحییٰ سے والد نے حدیث  
بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ وہ  
سے نقل سے بھی حدیث بیان کی، اور مجھ سے عبد الرحمن اعرجی نے حدیث  
بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ جس نے جنازہ میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط  
کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ نہ لے کر اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے  
پوچھا گیا کہ دو قیراط کیا چیز ہیں؟ فرمایا کہ دو عظیم پہاڑ۔

سے ترمذی اور مسلم کی روایتوں میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سن کر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تصدیق  
چاہی تھی اور جب آپ نے تصدیق کر دی تو آپ کو افسوس ہوا کہ اس لامعی کی وجہ سے بہت سے جنازوں کے ساتھ قبر تک دفن کرنے آپ نہیں گئے  
تھے اور صریح نماز جنازہ پڑھنے پر اکتفا کیا تھا۔ اسی افسوس کا اظہار آپ نے فرمایا کہ "پھر تو ہم بہت سے قیراط چھوڑ چکے ہیں۔ شروع میں حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت آپ نے تسلیم نہیں کی، کیونکہ آپ خود بھی صحابی تھے اور ہر مے درجہ کے صحابی آپ کا شمار تھا اس لیے ایک نئی  
بات جب سنی تو تعجب ہوا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ تمہاں کی بات پر میں روایت تسلیم نہیں کر سکتا کیونکہ  
وہ حدیث کمزور روایت کرتے ہیں اور اس صورت میں سبب و نسیان کے خطرہ کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حکم کے متعلق  
حافظ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ لکھ گئے ہیں کہ اہل علم میں باہم ایک دوسرے کا انکار کوئی نئی بات نہیں ہے۔

## باب ۸۴۲ صَلَوةُ الصَّيِّتَيْنِ مَعَ النَّاسِ مَلَى الْجَنَائِزِ ۝

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجَةَ حَدَّثَنَا زَائِدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْبُوحًا لَوْ هَذَا دُرٌّ أَوْ دُرٌّ فَبِتِ الْبَارِحَةِ قَالَ بَنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَصَفَقْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ ۝

## باب ۸۴۳ الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلِّيِ وَالْمُسْجِدِ ۝

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجَةَ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَائِزُ صَاحِبُ اخْتِشَافٍ يَوْمَ تَمَاتِ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِإِخْوَانِكُمْ وَمَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِمَعْدِنِ بِالْمُصَلِّيِ فَكَثَرَتْ عَلَيْنَا أَرْبَعًا ۝

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا بَرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقَيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْزُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَأَمْرًا لَهُ زَيْنًا فَأَمَرَ بِهِمَا فَدَحَبَا قَدِيمًا مَرَّتَ مَرَّجَعِ الْجَنَائِزِ حِينَئِذٍ اسْتَجِيدَ ۝

۸۴۲۔ بزرگوں کے ساتھ بچوں کی نماز جنازہ پڑھنے کا ذکر۔

۱۲۴۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر تشریف لائے صی ہنے میں یہاں تک کہ میت کو گزشتہ رات اس میں دفن کیا گیا ہے اسباب قبر مرد تھا یا عورت تھی، بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پھر ہم نے آپ کے پیچھے منہ بند کر لی اور آپ نے نماز جنازہ پڑھائی ۝

۸۴۳۔ نماز جنازہ عید گاہ میں اور مسجد میں۔

بڑے بڑے بڑے

۱۲۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن یکرجہ نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل بن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے امدان دونوں حضرات سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کی عورت کی وفات کی خبر دی۔ اسی دن جس دن ان کا انتقال ہوا تھا، آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے خواتین غفرت پڑھو۔ اور ابن شہاب سے یوں بھی روایت ہے کہ مجھ سے سید بن مسیب نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں منہ بند کر لی پھر نماز جنازہ کی چار گھبراہٹیں کہیں

۱۲۴۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن مرزوق نے کہ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے ہم مذہب ایک مرد اور عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا، قیدی لائے تھے پھر ان حضروں کے گھر سے نکالے گئے اور انہیں زنا کرنے سے روکا گیا ۝

۱۔ یعنی یہ واقعہ جس دن کہ یحییٰ بن یکرجہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر تشریف لائے صی ہنے میں یہاں تک کہ میت کو گزشتہ رات اس میں دفن کیا گیا ہے اسباب قبر مرد تھا یا عورت تھی، بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پھر ہم نے آپ کے پیچھے منہ بند کر لی اور آپ نے نماز جنازہ پڑھائی ۝

۸۴۴۔ قبر پر مساجد کی تعمیر کردہ ہے حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم کا جب انتقال ہوا تو ان کی بیوی ایک سال تک قبر پر غیمہ لگائے پڑی رہیں۔ پھر جب غیمہ اٹایا تو لوگوں نے ایک آواز سنی کہ کیا گم شدہ چیز انہوں نے حاصل کر لی؟ دوسری آواز نے جواب دیا۔ نہیں بلکہ ایسے ہو کر واپس ہو گئیں۔

**بَاب مَا يَكُونُ مِنَ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَكَمَا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَتَرْتَبُ رَمَرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رَفَعَتْ، فَسَبَّحُوا صَارِحًا يَمُوتُ الْاَهْلُ وَحَدُّوْا مَا تَقَدَّوْا قَابًا يَكُونُ الْاَهْلُ يَكُونُوا فَا تَكُونُوا ۝**

۱۲۴۳۔ **حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ كَثِيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَرَّانُ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَفِعَ مَوْضِعُ النَّبِيِّ مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالْمَنَافِقَ اَتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا قَالَتْ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَتَبَرَزَ قَبْرُهُ عِزًّا أَقْبَى أَخَشَى أَنْ يَتَّخِذَ مَسْجِدًا ۝**

**بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّفْسَاءِ ۝**  
مَا تَمَّتْ فِي نَفْسَيْهِمَا ۝

۱۲۴۴۔ **حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّيْتُ وَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفْسَيْهِمَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا ۝**

۱۲۴۳۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے ان سے ہلال دزان نے ان سے مرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے من و فاع میں فرمایا کہ یہود اور منافق اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس لیے دھڑک رہے گئے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مساجد بنالیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ کی قبر مکمل جگہ بنائی جاتی (اور حجرہ میں نہ ہوتی) کیونکہ کعبے کے واسطے کہیں آپ کی قبر بھی مسجد نہ بنائی جائے۔

۸۴۵۔ اگر کسی عورت کا نفاس کی حالت میں انتقال ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ

۱۲۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عید اللہ بن مرثوم نے حدیث بیان اور ان سے سمرة رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی تھی جس کا نفاس میں انتقال ہو گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیچ میں کھڑے ہو گئے۔

بقیہ حاشیہ :- بنا پر نہیں پڑھنی چاہیے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک کی بنا پر اگرچہ افضل یہی ہے کہ مسجد سے باہر نماز جنازہ پڑھی جائے لیکن مسجد میں بھی پڑھنی جائز ہے ہم پہلے ہی لکھ آئے ہیں کہ عید گاہ کے لیے مسجد نبوی میں کوئی احاطہ تک نہیں تھا بلکہ آپ ایک کھلے میدان میں نماز پڑھتے تھے اس لیے اس باب کی پہلی حدیث سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے خلاف حکم ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب آپ کو نجاشی کی وفات کی اطلاع ملی تو آپ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے اور نماز کے لیے آپ اٹھ کر عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ گویا آپ نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنی مناسب نہیں سمجھی دوسری حدیث سے بھی مسجد میں نماز جنازہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ کئی واقعات حدیث میں ایسے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز جنازہ کے لیے آپ مسجد سے اٹھ کر باہر تشریف لے جاتے۔ اگرچہ ایک یا دو مرتبہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد نبوی میں نماز جنازہ پڑھنی بھی منقول ہے لیکن اس کے مخالف قوی دلائل کی وجہ سے آپ کے اس عمل کی توجیہ کر لینی زیادہ مناسب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے گا اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

صفحہ ۱۰۷ :- یاد رہے کہ یہودیوں کی طرح عیسائی بھی انبیاء دینی اسرائیل پر ایمان رکھتے ہیں اور جس طرح یہودیوں نے ان انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنائی تھیں عیسائی بھی اس جرم میں ان کے شریک تھے۔ اس حدیث سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ ایک لمحہ کے لیے بھی ثابت نہیں ہوتا۔

## باب ۸۴۶ اِنَّ يَوْمُ مِنَ الزَّوْءَةِ وَ الرَّجُلِ :

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا ثَنَا مُسَيْنٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَا تَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَمَهَا :

## باب ۸۴۷ التَّكْبِيرُ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا وَقَالَ حُمَيْدٌ صَلَّى بِنَا أَشْرَفُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَثَّرَ تَدَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ فَاسْتَقْبِلْ الْقَبْلَةَ ثُمَّ كَثِّرْ الرَّابِعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ :

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ بَنِي شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَى النَّجَاشِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِمِثْلِ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَلَّى بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ :

۱۲۴۷۔ رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْثَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَابَةِ النَّجَاشِي فَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَيْمِ أَصْحَابَهُ وَتَابِعَهُ عِدُّ الصَّمَدِ :

## باب ۸۴۸ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۸۴۶۔ عورت اور مرد کی نماز جنازہ میں کہاں کھڑا ہوا جائے۔

۱۲۴۵۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابی ہریرہ نے کہ ہم سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی تھی جس کا نفاس کی حالت میں انتقال ہو گیا تھا، آپ اس کے پیچ میں کھڑے ہوئے تھے یہ

۸۴۷۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں، حمید نے بیان کیا کہ

ہمیں انس رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو تین تکبیریں کہیں اور سلام پھیر دیا۔ اس پر انھیں یاد دلایا گیا تو دوبارہ قبلہ رو ہو کر چوتھی تکبیر بھی کہی اور پھر سلام پھیرا۔

۱۲۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں سعید بن مسیب نے انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی شہی کا جس دن انتقال ہوا، اُسی دن رسول اللہ ﷺ نے وفات کی اطلاع دی تھی، پھر آپ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید گاہ تشریف لے گئے، پھر صرف بند ہی ہوئی اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۴۷۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم بن حیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابہ نباشی کی نماز جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبدالصمد نے ابن سلیم کے حوالہ سے اصحابہ نام نقل کیا ہے اور عبدالصمد نے اس کی متابعت کی ہے۔

۸۴۸۔ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا

۱۔ حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ امام نماز جنازہ پڑھانے کے لیے میت کے سینے کے مقابلے میں کھڑا ہوگا۔ خواہ میت مرد کی ہو یا عورت کی راوی نے اپنا ایک مشاہد بیان کیا ہے اور اسی طرح جس طرح عام طور سے مشاہدات بیان کیے جاتے ہیں۔ اس لیے روایت میں وسط (بیچ) کے لفظ کی زیادہ اہمیت نہ ہونی چاہیے۔ اسی لیے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے دوسرے شواہد کی بنا پر مرد اور عورت دونوں کے لیے سینے کے سامنے امام کے کھڑے ہونے کے لیے کہا ہے۔

۲۔ حنفیہ کے نزدیک بھی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا جائز ہے۔ جب دوسری دعاؤں سے اس میں جامعیت بھی زیادہ ہے تو اس کے پڑھنے میں حرج کیا ہو سکتا ہے۔ البتہ دعا اور فاتحہ کی نیت سے اسے پڑھنا چاہیے قرأت کی نیت سے نہیں۔

وَقَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطُّفْلِ بِهَا تَحِيَّةُ  
الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا  
قَرْمًا وَسَلَفًا وَآخِرًا ۝

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ  
خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ  
عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ  
خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ  
بِهَا تَحِيَّةَ الْكِتَابِ قَالَ يَتْلُوهُمَا أَنَّهُ سَنَةٌ ۝  
بَابُ ۸۴۹ الْمَلَاةُ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ  
مَا يُذْنَبُ ۝

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ  
الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ مَسْبُودٍ فَأَتَاهُمُ وَصَلُوا  
خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا  
يَا أَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا ۝

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلًا  
أَوْ امْرَأَةً كَانَتْ يَقُومُ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ  
وَلَمْ يَفْعَلِ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهِ  
فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ ذَلِكَ  
الْإِنْسَانُ قَالُوا مَا كَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا  
أَذْشَمُوْنِي فَقَالُوا إِنَّهُ كَانَ كَذًا وَكَذًا  
قَصَصَتْهُ قَالَ فَحَقَّرُوا أَشَانَهُ قَالَ فَذَلُّوْنِي  
عَلَى قَبْرِهِ فَأَنَّى خَبَرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ۝

حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بچے کی نماز جنازہ میں پہلے  
سورہ فاتحہ پڑھی جائے اور پھر یہ دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ  
لَنَا قَرْمًا وَسَلَفًا وَآخِرًا ۝

۱۲۴۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غدر نے  
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے اور  
ان سے طلحہ نے فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتدا میں نماز  
جنازہ پڑھی تھی، ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دیا  
انھیں سعد بن ابراہیم نے انھیں طلحہ بن عبد اللہ بن عوف نے، آپ نے فرمایا  
کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتدا میں نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے  
سورہ فاتحہ پڑھی، پھر فرمایا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ سنت ہے۔

۸۴۹۔ دفن کے بعد قبر پر نماز جنازہ

بزم بزم

۱۲۴۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ  
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سلیمان شیبانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ  
میں نے شعبی سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے ان صحابی نے خبر دی تھی  
جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مہنوز کی قبر سے گزرے تھے، قبر پر  
آپ امام بنے اور صحابہ رکنے آپ کی اقتدا میں نماز جنازہ پڑھی ہیں نے  
پوچھا کہ ابو عمر! یہ آپ سے کن صحابی نے بیان کیا تھا تو انھوں نے فرمایا کہ ابن  
عباس رضی اللہ عنہما نے۔

۱۲۵۰۔ ہم سے محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث  
بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے ابورائے نے اور ان سے ابومریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ اسود نامی ایک مرد یا عورت مسجد کی خدمت کیا کرتی تھیں  
ان کا انتقال ہو گیا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے انتقال کی اطلاع کسی  
نے نہیں دی۔ ایک دن آپ نے خود یاد فرمایا کہ وہ شخص دیکھی نہیں رہتا۔  
صحابہ رکنے کہا یا رسول اللہ! ان کا تو انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر  
مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ صحابہ رکنے عرض کیا کہ یہ بدوجہ تھیں اس  
لئے آپ کو اطلاع نہیں دی گئی (گویا لوگوں نے انھیں اس قاب میں نہیں سمجھا  
یعنی جن کا جنازہ تھا ان کو) لیکن آپ نے فرمایا کہ چلو مجھے ان کی قبر بتا دو چنانچہ  
آپ تشریف لائے اور قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔



## باب ۸۵۰ اَلْمَيِّتُ يَسْمَعُ حَتَّىٰ يَنْفَخَ النَّفْسُ

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وَصَعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّىٰ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِجَالِهِمْ مَا أَتَاهُ مَلَكَانَ قَا قَعْدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقَالُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبَدَ لَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْعَذَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ أَهْمًا جَنَّةً وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوْ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَكَلِّمْتَ ثُمَّ يُطْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ مَرْبُوبَةٍ بَيْنَ أَذُنَيْهِ فَيَتَصَيَّحُ صَوْبَهُ لَا يَسْمَعُهَا مِنْ يَلِيهِ إِلَّا الْمُتَكَلِّمِينَ \*

## باب ۸۵۱ مَنْ أَحَبَّ الدُّنْيَ فِي الْأَرْضِ

الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوَهَا \*

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَدِّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ هَادٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَلَمًا جَاءَهُ صَلَاةٌ فَوَجَّعَ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدِ لَا يُرِيدُ

۸۵۰۔ مردے پاؤں کے چاپ کی آواز سنتے ہیں۔

۱۲۵۱۔ ہم سے عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے ابو ذریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے احسان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور دفن کر کے اس کے لوگ باگِ رخصت ہوتے ہیں تو وہ ان کے پاؤں کی چاپ کی آواز سنتا ہے۔ پھر دفن ہوتے آتے ہیں اسے بٹاتے ہیں اور پرچھتے ہیں کہ اس شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تھا را کیا خیال ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس جواب پر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ دیکھو جہنم کا اپنا ایک ٹکڑا لیکن اس یقین کی وجہ سے جس کا اظہار تم نے کیا، اللہ تعالیٰ نے جنت میں تمہارے لیے ایک مکان اس کے بجائے بنا دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس بندہ کو جس کو جنت اور جہنم دونوں دکھائی جائیں گی۔ را کا فر یا منافق تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں سے ایک بات کہتے سنی تھی اور وہی میں نے بھی کہی، اس سے کہا جائے گا کہ نہ تم نے کچھ سمجھا اور نہ (اچھے لوگوں کی) پیروی کی۔ اس کے بعد اس کو ایک لوہے کے تھوڑے سے برقی زور سے مارا جائے گا اور وہ اتنے بھیاں تک طریقہ پر چینیے گا کہ انسان اور جن کے سوا قرب و جوار کی تمام مخلوق سنے گی۔

۸۵۱۔ جو شخص ارض مقدس یا ایسی ہی کسی جگہ دفن ہوئے

کا آرزو مند ہو۔

۱۲۵۲۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ابن طاووس نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بھیجے گئے وہ جب آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے انھیں ایک زور کا چاٹنا مارا، وہ واپس اپنے رب کے حضور میں پہنچے اور عرض کیا کہ آپ

لے یعنی میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت میں شدت بہت زیادہ تھی، چنانچہ جب آپ غصہ ہوتے تو غضب کی وجہ سے آپ کی ٹوپی تنک جُل جاتی تھی۔ یہ بات کوئی اتنی زیادہ قابلِ اتناہد اگرچہ نہیں ہے لیکن بہر حال پہلی اس میں جسم و دماغ، طاقت و قوت میں ہم سے بدرجہا بڑھ چڑھ کر تھیں اور یہ بات موجودہ دور کی تفتیشات کی روشنی میں بھی تسلیم کر لی گئی ہے تو بہر حال جی تھے، معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں نفیس اور ارجح کا طریقہ ہمارے زمانے

الْمَوْتِ قَدَرًا اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْتُهُ وَقَالَ  
أَرْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَصْنَعُ يَدَهُ عَلَى  
مَنْ تَوَرَّعَ فَلَهُ بَكْلِي مَا عَقَلْتُ بِدِينِكَ  
يُحْكِلُ شَعْرَهُ سَنَةً قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ  
مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَلَا تَنْ  
فَسَالَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ يَصْنَعُ مِنْ أَرْضٍ  
الْمُتَدَّةِ سَنَةً رَمِيَةً بِحَجَرٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَوْ كُنْتُ ثُمَّ زَارَيْتُكُمْ قَبْرَهُ  
إِلَى جَانِبِ الطَّسْرِ لَمَنْدَ الْكُتُبِ  
الْأَخْمَرِ :

بنت : بنت : بنت :

باب ۸۵۲ الدفن بالليل - دُفِنَ  
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْلًا :

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ  
أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى رَجُلٍ يُقَدَّ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ  
قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ذَكَرَ مَا لَمْ يَكُنْ  
فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالُوا فَلَانٌ دُفِنَ  
الْبَارِحَةَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ :

نے ہے ایسے بندے کی موت بھی جرمِ مانہیں پتا رسولی علیہ السلام کے  
پنٹے سے ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان  
کی آنکھ پہلے کی طرح کر دی اور فرمایا کہ دوبارہ جاؤ اور ان سے کہہ کہ  
آپ اپنا ہاتھ ایک ہین کی پیٹھ پر رکھئے اور پیٹھ کے بستے ہاں آپ کے  
ہاتھ میں آجائیں، ان کے ہر ہال کے بدے ایک سال کی زندگی دی جاتی ہے  
(موسیٰ علیہ السلام تک جب اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا تو آپ نے کہا اے اللہ پھر  
کیا ہوگا؟ ان سالوں کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر موت ہے۔  
موسیٰ علیہ السلام بدے تو ابھی کیوں نہ آجائے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے درخواست  
کی کہ انہیں اس طرح جیسے پھر صینکا جاتا ہے ارض مقدس سے قریب کر دیا  
جائے۔ اب ہر مردہ یعنی اللہ منہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی قبر دکھاتا کہ کثیب الاحمر کے پاس راستے  
کے قریب ہے لے

۸۵۲ رات میں دفن - اور ابو بکر رضی اللہ عنہ رات میں  
دفن کے گئے تھے۔

۱۲۵۳ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریسنے  
حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے ان سے شعبی اور ان سے ابن عباس  
رضی اللہ عنہما نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کی  
منازجہ پر بھی تھی جن کا انتقال رات میں ہو گیا تھا اور رات ہی میں دفن  
کر دیا گیا تھا، آپ اور آپ کے اصحاب کھڑے ہوئے (منازجہ پر بیٹھنے کے  
لیے) اور آپ نے ان کے متعلق پوچھا تھا کہ یہ کن کی قبر ہے تو لوگوں نے  
بتایا تھا کہ فلاں کی ہے گزشتہ رات انہیں دفن کیا گیا تھا۔ پھر سب نے  
منازجہ پر بھی۔

بقیہ حاشیہ :- سے مختلف تھا اور انبیاء کی موت سے پہلے ملک الموت کے لیے یہ بھی ضروری تھا کہ پہلے ان سے بات کے متعلق بھی گفتگو کر لیں کہ ان کی  
موت مقرر کا دن اگرچہ آگیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں اختیار ہے۔ وہ زندگی پسند کریں تو زندہ رہ سکتے ہیں لیکن ملک الموت نے موسیٰ علیہ السلام  
سے اس کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کی بلکہ موت و فانی کی خبر سے دی اور اس پر موسیٰ علیہ السلام کو بہت غصہ آیا اور آپ نے طمانچہ مارا۔

حاشیہ صفحہ ۸۵۱ معلوم نہیں کہ کثیب الاحمر کہاں ہے جنور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں رہا ہوگا۔ اور اسی لیے آپ نے اس کی نشاندہی  
فرمائی۔ سلطان عبد الحمید بیت المقدس میں ایک قبر بنوایا ہے اس نشاندہی کے ساتھ کہ ہمیں موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ غالباً اس کی بنیاد اسرائیلی روایات  
میں، کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے ان کی قبر کا پتہ نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کثیب الاحمر کی نشاندہی فرمائی تھی اس کا پتہ نہیں چلتا اس روایت  
سے معلوم ہوتا ہے کہ ارض مقدس میں دفن کی آرزو جائز ہے۔

## باب ۵۳ یشاء المسجد علی القبر :

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَشْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ نَفْسَ نِسَاوَهُ كَنِيْسَةً رَأَيْتُهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يَقَالُ لَهَا مَارِيَّةٌ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اتَّيَّتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرْتَا مِنْ حُبِّهَا وَتَصَادِرَ فِيهَا فَرَقَمَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولَئِكَ إِذَا مَلَكَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَيَّ قَبْرَهُ مُسْجِدًا ثُمَّ صَوَرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولَئِكَ شَرُّ الرَّاغِلِينَ عِنْدَ اللَّهِ.

## باب ۵۴ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ :

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا فَيْلُخُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هِنِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ نَائِبَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٍ عَلَى الْقَبْرِ مَرَّاتٍ عَشْرًا تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ تَمُوتُ بِكَارِكٍ أَلَيْكَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَأَنْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَتَنْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَقَبْرُهَا. قَالَ بَنُ مَبَارِكٍ قَالَ فَمَنْ هُوَ يَعْنِي الذَّنْبَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَفْتَرُونَ أَوْ لِيَكْتَسِبُوا :

## باب ۵۵ الصَّلَاةُ عَلَى الشَّهِيدِ :

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ بَيْنَ

## ۸۵۳۔ قبر پر مسجد کی تعمیر۔

۱۲۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کی بعض ازواج سے اس گرجے کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ انھوں نے اس کی خوبصورتی اور اس میں بھیجی ہوئی تصاویر کا بھی ذکر کیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر ہمارک اٹھا کر فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی صالح شخص مر جاتا تھا تو اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے تھے اور پھر اسی طرح کی تصاویر اس میں آویزاں کر دیتے تھے۔ یہ لوگ اللہ کی سب سے بدترین مخلوق ہیں۔

## ۸۵۴۔ عورت کی قبر میں کون اترے گا

۱۲۵۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے نیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی اور ان سے اس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازہ میں شریک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھے ہوئے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا آدمی بھی یہاں ہے جس نے رات کوئی ناگوار کام نہ کیا ہو۔ اس پر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بولے کہ میں حاضر ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر قبر میں اتر جاؤ۔ جب پھر وہ اتر گئے اور میت کو دفن کیا۔ ابن مبارک نے بیان کیا کہ نتیجہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ (مقارفت سے) مراد ناگوار کام ہے۔ ابو عبد اللہ کے خیال میں یقیناً فراموشی میں لیکتیرا کے ہے۔

## ۸۵۵۔ شہید کی نماز جنازہ۔

۱۲۵۶۔ ہم سے عبد الرحمن بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن کعب بن مالک نے ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کے دو دُرُ شہیدوں کو ملا کر ایک کپڑے کا کفن دیا تھا۔ اور پھر

لے بہتر ہے کہ میت کا کوئی قریب و عزیز قبر میں اترے۔ ویسے ضرورت ہو تو اجنبی بھی اتر سکتا ہے۔ اسی طرح شوہر بھی اتر سکتا ہے ایک باجمیب مشہور ہے کہ موت کے بعد شوہر بھڑی کے لیے ایک اجنبی اور عام آدمی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا یہ انتہائی خود اور فحش تصور ہے اسلام میں شوہر اور بیوی کا تعلق اتنا معمولی نہیں۔

دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کے زیادہ یاد رہے کسی ایک کی طرف اشارہ سے بتایا جاتا تو آپؐ ہمیں اُسی کو آگے کر دیتے اور فرماتے کہ میں قیامت میں ان کے حق میں شہادت دوں گا پھر آپؐ نے سب کو خون میں لت پت دفن کرنے کا حکم دیا۔ انھیں نہ غسل دیا گیا تھا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی۔

۱۲۵۷- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیٹنے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الغیر نے ان سے عقبہ بن عامر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور اہل مدینہ کے شہیدوں کے حق میں اس طرح دعائی جیسے میت کے لیے دعائی جاتی ہے۔ پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم سے پہلے جاؤں گا اور میں تم پر گواہ رہوں گا اور بخدا میں اس وقت اپنے غرض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانے کی کھجیاں دی گئی ہیں یا دیکھ رہا ہوں کہ مجھے زمین کی کھجیاں دی گئی ہیں اور بخدا مجھے اس کا ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کر دو گے بلکہ اس کا ڈر ہے کہ تم لوگ دنیا حاصل کرنے میں مناسبت کر دو گے۔

الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَشْلَى أَحْبَبَ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَحَدًا لِلْمُعْرَاتِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَ مَهْ فِي الْخُودِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هُوَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يَقْسِلُوا وَلَمْ يُغْسَلْ عَلَيْهِمْ ۖ ۱۲۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ مَنْ أَبِي الْخُبَيْرِ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَقَالَ عَلَى أَهْلِ الْخُبَيْرِ عَلَى الْمَوْتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ نَذْرًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظُرُ إِلَى حَوْصِنِي الْآنَ وَإِنِّي أَعْطَيْتُ مَنَاسِيخَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَنَاسِيخَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا ۖ

## باب ۸۵۶ دَفْنُ الرَّجُلَيْنِ وَالشَّلَاةُ فِي قَبْرِ ۖ

۸۵۶- دُؤْيَاتِینِ آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا

بزم بزم بند

۱- یہ دعائی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے کچھ ہی دن پہلے کی تھی۔ ابرو داؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اہل مدینہ کے حق میں آٹھ سال بعد دعائی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ زندوں اور مردوں سب کو وداع کر رہے ہوں۔ یہ دعا آپؐ نے مجھڑی میں کی تھی اور منبر پر کھڑے ہو کر۔ بخاری کی اس روایت میں اس کا اشارہ موجود ہے ”پھر آپؐ منبر پر تشریف لائے“ اگر آپؐ اس وقت اہل مدینہ میں ہوتے تو وہاں منبر کہاں تھا کہ اس پر تشریف لائے۔ اس باب کی پہلی حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ نے اہل مدینہ کے شہداء پر نماز نہیں پڑھی تھی۔ علماء اہل مدینہ نے اس کے تعلق کہا ہے کہ تمام شہداء پر الگ الگ نماز نہیں پڑھی تھی چونکہ نماز جنازہ کا دستور اسی طرح ہے کہ ایک ایک میت پر الگ الگ نماز پڑھی جائے۔ اس لیے جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دستور کے مطابق اہل مدینہ کے شہداء پر نماز نہیں پڑھی تو راوی نے اس کا سرے سے انکار کر دیا۔ صورت یہ ہوئی تھی کہ دس دس شہیدوں پر ایک ساتھ نماز جنازہ پڑھی جاتی تھی کیونکہ تعداد زیادہ تھی اور سب پر نماز پڑھنی تھی البتہ چونکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا درجہ اعلیٰ دارفہ تھا۔ اس لیے ہر گز کے ساتھ نماز کے لیے انھیں شریک رکھا جاتا تھا۔ گویا دوسرے صحابہؓ ہر تہ تھے اور دوسری حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ۔ غالباً حضرت حمزہؓ کو ہر تہہ اپنی جگہ پر برکت کے خیال سے رہنے دیا جاتا تھا۔ اس سلسلے میں ابرو داؤد کی ایک روایت بھی قابل ذکر ہے جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا اہل مدینہ کے کسی شہید کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی تھی۔ اس روایت میں بھی یہی تصویر پیش نظر ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا۔ لیکن نماز جنازہ شہید کی بھی واجب ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نہ پڑھنا چاہیے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مستحب ہے۔

۱۲۵۸۔ ہم سے سعید بن مسیمان نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے جابر بن عبد اللہ نے کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امد کے دو دو شہداء کو ایک ساتھ دفن کیا تھا۔  
۸۵۷۔ جو شہداء کا غسل مناسب نہیں سمجھتے؟

۱۲۵۹۔ ہم سے ابو الوید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے جابر بن عبد اللہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں غن سمیت دفن کر دو یعنی امد کی روانی کے موقع پر انھیں غسل نہیں دیا تھا۔

۸۵۸۔ حدیث پہلے کسے رکھا جائے؟ امد اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ ایک طرف ہوتی ہے اور ہر جائزہ اپنی جگہ سے بھی ہوتی چیز کو امد کہیں گے۔ امد کے معنی معدل بجا فرار کوئی گوشہ کہیں اور اگر قبر سیدھی ہو تو اسے مندرج کہیں گے۔

۱۲۶۰۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن خبری، انھیں لیث بن سعد نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن عبد اللہ نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امد کے دو دو شہیدوں کو ایک ایک کپڑے میں رکھ کر پوچھتے تھے کہ ان میں قرآن کس نے زیادہ حاصل کیا۔ پھر جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو امد میں اسی کو آپ آگے رکھتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ میں ان پر گواہ ہوں آپ نے خون سمیت انھیں دفن کرنے کا حکم دیا تھا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی تھی اور نہ انھیں غسل دیا تھا۔ پھر ہمیں ادراعی نے خبر دی، انھیں ہم نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے جاتے تھے کہ ان میں قرآن زیادہ کس نے حاصل کیا تھا؟ جس کی طرف اشارہ کر دیا جاتا آپ اسی کو دوسرے سے پہلے امد میں آگے رکھتے۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میرے والد اور چچا کو ایک کبل کا کنس دیا گیا تھا اور مسلمان بن کثیر نے بیان کیا کہ مجھ سے

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثْبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ عَلَى أَحَدٍ يَأْتِي ۸۵۷ مَن لَمْ يَرِ غَسْلُ الشَّهَدَاءِ ۝

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَيْثِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدُّوهُمْ فِي مَا رُبِمَا يَكُونُ يَوْمَ الْحَبْرِ وَكَفَّ يَغْسِلُهُمْ ۝

۸۵۸ مَن يَقْدَمُ فِي الْأَحَدِ وَمِنَ الْأَحَدِ رَأَتْهُ فِي نَاحِيَةٍ وَكُلُّ جَابِرٍ مُلْحَقٌ مُلْحَقًا مُتَعَدِّيًا وَتَوَكَّنَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا ۝

جہیز بن جہیز

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرَ أَخَذَ الْقُرْآنَ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَ فِي الْأَحَدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هُوَ لَا يَرَى وَأَمَرِيكَ فَنَهَى عَنْ يَدِ مَا يَتَّبِعُ وَكَفَّ يُغْسِلُ عَلَيْهِمْ وَكَفَّ يُغْسِلُهُمْ وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَائِرٍ أَنَّ الزُّهْرِيَّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقْتُلُ أَحَدًا أَيْ هُوَ لَا يَرَى أَكْثَرَ أَخَذَ الْقُرْآنَ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى رَجُلٍ قَدَّمَ فِي الْأَحَدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ وَقَالَ جَابِرٌ فَكُنَّا ابْنِي وَمِنِّي

زہری نے حدیث بیان کی، ان سے اس شخص نے حدیث بیان کی جنہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنی تھی۔

۸۵۹۔ اذخر یا کوئی اور گھاس قبر میں ڈال۔

۱۲۶۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے

عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے

عمر مکر سے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کی حرمت قائم کر دی ہے۔ میرے سوا کسی کے

لیے بھی نہ میرے پہلے (یہاں قتل و خون) حلال تھا اور نہ میرے بعد ہوگا۔

اور میرے لیے بھی دن میں تھوڑی دیر کے لیے حلال ہو رہا تھا۔ نہ اس کی گھاس

اکھاڑی جائے۔ نہ اس کے درخت کاٹے جائیں نہ یہاں کے جانوروں کو

بہرہ دیا جائے اور سوائے اس شخص کے جو اعلان کرنا چاہتا ہو کہ یہ گری

ہوئی چیز کس کی ہے، کسی کے لیے وہاں سے کوئی گری پڑی چیز اٹھانی جائز

نہیں ہے۔ اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "لیکن اس اذخر کا استفادہ

کر دیجئے کہ یہ ہمارے کارگیروں اور ہماری قبروں میں کام آتی ہے" آپ

نے فرمایا کہ اذخر (ایک گھاس) کا اس سے استثناء ہے۔ ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں ہے "ہماری قبروں اور گھروں

کے لیے" اور ابان بن صالح نے بیان کیا، ان سے حسن بن مسلم نے ان سے

صہبہ بنت شیبہ نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سن

تھا اور مجاہد نے طاؤس کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی

اللہ عنہما نے یہ الفاظ بیان کئے "ہمارے قین (لوہا و غیرہ) اور گھروں

کے لیے (اذخر اکھاڑنا حرام ہے) جائز کر دیجئے۔

۸۶۰۔ کیا میت کو کسی خاص بنا پر قبر یا محلہ سے باہر

نکالا جاسکتا ہے؟

۱۲۶۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی، عمرو نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے

سنا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عبد اللہ

بن ابی (مثنیٰ) کو اس کی قبر میں ڈالا جا چکا تھا لیکن آپ کے ارشاد پر

اسے قبر سے نکال یا گیا۔ پھر آپ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھ کر اپنا

عقاب دھن اس کے سر میں ڈالا اور انہی قمیص اسے پہنائی۔ اب اللہ ہی

فِي تَمْرَةٍ وَاجِدَةٍ وَقَالَ سَلِمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي  
الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب ۸۵۹ اذخر و الخيش في القبر

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللَّهُ مَكَّةَ

فَلَمْ يَجْعَلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي أُحْذَرُ

لِي سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يُخْتَلَى حِلَّاهَا وَلَا يُفْتَدَى

شِعْرُهَا وَلَا يُفْتَرَصُ صَيْدُهَا وَلَا تَلْتَقِطُ

لِقَطْعِهَا إِلَّا بِمَعْرِفٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ إِلَّا اذْخَرْنَا لِمَا كُنَّا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا

اِذْخَرَهُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُورُنَا

وَيُؤْتِنَا وَقَالَ أَبَانُ بْنُ مَسَارٍ عَنْ الْحَسَنِ

بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ

سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِثْلَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاوُسٍ

عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

لِقَبْرِ هَيْمَةَ وَبُيُوتِهِمْ

بِسْمِ اللَّهِ

باب ۸۶۰ هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ

وَالْقَبْرُ يُعْلَنُ

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ سَمِيْعٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَةَ مَا

أَدْخَلَ حَقْرَتَهُ قَامَرِيَهُ فَأَخْرَجَهُ فَوَضَعَهُ

عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ زَيْفِهِ وَالْبَسَهُ

قَمِيصَهُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّ شَا قَمِيصًا  
قَالَ سَفِيَانُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ ابْنُ قَمِيصَتِكَ  
الَّذِي فِي يَدِي جَدُّكَ قَالَ سَفِيَانُ فَيَذَرُونِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَسَ  
عَبْدَ اللَّهِ قَمِيصَهُ مَكَافَاةً لِمَا صَنَعَ ۝

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا بِشْرُ  
بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَطَايَ  
عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ  
أَحَدُ عَائِي ابْنِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أَرَانِي  
إِلَّا مَمْلُوءًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآتَى لَا أَشُكُّ بَعْدِي  
أَعَزَّ هَلَى مِنْكَ عَيْدَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ عَلَى دُنْيَا قَامِصٍ  
وَأُسْتَوْصَى بِأَخْوَاتِكَ خَيْرًا أَفَا صَبَحًا فَكَانَ أَوَّلَ  
يُحْيَى وَدُنَى مَعَهُ أَخْرُفِي قِيَرَةً لَمْ تَطِبْ لِنَفْسِي

بہتر جانتا ہے (غالباً مرنے کے بعد ایک منافق کے ساتھ اس احسان کی  
وجہ یہ تھی کہ) انھوں نے عباس رضی اللہ عنہ کو ایک قمیص دی تھی (غزوہ)  
پدر میں جب عباس رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے قیدی بن کر آئے تھے (یعنی)  
تے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے استعمال میں دو قمیصیں تھیں۔ عبد اللہ کے روکے (جو مومن غرض  
تھے رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے والد کو آپ دو قمیصیں  
پہنا دیجئے جو آپ کے جسد اطہر کے قریب رہتی ہے بلکہ

۱۲۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے علاء نے، ان سے جابر رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب جنگ احد کا وقت قریب تھا تو مجھے میرے  
والد نے رات میں بلا کر فرمایا کہ مجھے ایسا دکھائی دیتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے اصحاب میں سب سے پہلا مقتول (جنگ میں) میں ہی ہوں گا اور  
دیکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دوسرا کوئی مجھے تم سے زیادہ عزیمت  
نہیں ہے۔ میں موقوف ہوں اس لیے تم میرا قرض ادا کر دیجنا اور اپنی بہنوں  
سے اچھا معاملہ رکھنا۔ چنانچہ صبح ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد  
ہی قتل ہوئے۔ قبر میں آپ کے ساتھ ایک دوسرے صحابی کو بھی دفن کیا  
گیا تھا میرا دل اس پر تیار نہیں ہوا کہ انھیں دوسرے صاحب کے ساتھ

۱۔ یعنی آپ دو قمیصیں پہنے ہوئے تھے۔ ایک جبر الہی سے قریب تھی اور دوسری اس کے ادھر۔ عبد اللہ کے روکے جو اگرچہ صحابی تھے  
اور اپنے باپ کے طرز عمل کی بڑی شدت سے مخالفت کرتے تھے لیکن جب اس کا انتقال ہوا تو وہ قدرتی محبت اور تعلق جو بیٹے کو باپ سے  
ہو سکتا ہے غالب آگیا۔ اس تعلق کی اسلام بھی پوری طرح رعایت کرتا ہے۔ ایک طرف ابن ابی کافر کے باوجود اس تعلق کے تقاضوں کو پورا کرنے اور  
والدین سے احسان و خیر خواہی کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ ایک طرف ابن ابی کافر کے باوجود ایک معاملہ تھا کہ اس نے حضرت عباس رضی  
اللہ عنہ کو اپنی قمیص دیدی تھی، دوسری طرف باپ کی سفارش ایک غرض اور مومن کا دل بیٹے کی طرف سے جو رہی تھی۔ اس لیے اس جھگڑا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی  
ناز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روکنے کے باوجود پرمعاشی۔ جبرک کے لیے صاحب دہن بھی ڈالا اور اپنی قمیص بھی آنا کر دے دی کہ دنیا میں احسان کا بدلہ احسان  
ہی ہونا چاہیے لیکن ظاہر ہے کہ ان ظاہری اعمال سے کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ اس کے لیے ضرورت ہے ایمان اور یتقان کی جس سے ابن ابی کادول  
خالی تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمادیا کہ نجات اس سے نہیں ہوگی۔ ستر مرتبہ بھی اگر آپ کسی منافق یا کافر کے حق میں استغناء کریں تب بھی  
سزا سے نہیں ہوگی کہ یہ خدا کا اپنا معاملہ ہے ایک بندہ نے اپنے حدود سے تجاوز کیا ہے۔ خدا کی کبریائی، اس کی سموت و قوت اور اس کی  
کھائی کے منہ آیا ہے۔ اس لیے خدا کے یہاں ہر شخص کو معافی مل سکتی ہے لیکن کسی ایسے احسان کش کے لیے معافی کا کوئی سہل نہیں جس نے  
اپنے پیدا کر نیوالے، پالنے والے اور روزی دینے والے خداوند قادر و توانا کا انکار کیا سفیان نے بیان کیا دھماکہ کیا بیان تھا۔ عبد اللہ  
علیہ وسلم نے اپنی قمیص اسے اس لیے پہنائی تاکہ اس کے ایک احسان کا بدلہ ہو جائے جو اس نے عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص پہنا کر کیا تھا۔

یرا ہی قبر میں رہنے دوں۔ چنانچہ چھ مہینے کے بعد میں نے انھیں قبر سے نکالا اور دوسری قبر میں دفن کرنے کے لیے توکان میں تھوڑی سی خرابی کے سوا بقیہ جسم بالکل اسی طرح تھا جیسے دفن کیا گیا تھا۔

۱۲۶۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن عامر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عطاردی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد کے ساتھ ایک اور اصحابی (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) دفن تھے (ایک ہی قبر میں، لیکن میرا دل اس پر تیار نہیں ہوتا تھا) کہ اس طرح والد کو رہنے دوں (اس لیے میں نے غش نکال کر دوسری قبر میں دفن کی۔

۸۶۱۔ قبر میں عداور شق نہ

أَنَّ أَتْرَكَهُ مَعَ الْأَخْرِ قَا سَتَحَرَّجَتْهُ  
بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعَتْهُ  
هُنَّيَّةٌ غَيْرَ أَذُنِهِ ۝

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ مَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ  
عَنْ عَطَّارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
دُفِنَ مَعِيَ أَبِي رَجُلٌ فَدَفِنْتُ تَحْتِ  
نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِي  
قَبْرِ عَلَى جَدِّهِ ۝

باب ۸۶۱ التَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ ۝

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى الْأَحْزَابِ  
ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخَذَ الْقُرْآنَ فَإِذَا  
أَشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَ فِي الْأُخْرَى فَقَالَ  
أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَرِي بِهِمْ  
بِذِمَّتِهِمْ وَكَمْ يُفْسِدُهُمْ ۝

باب ۸۶۲ إِذَا اسْلَمَ الْمَيِّتُ قَامَتِ

هَلْ يُقَامُ عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّيْقِ  
الْإِسْلَامِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَشَرِيحُهُ وَإِبْرَاهِيمُ  
وَقَتَادَةُ إِذَا اسْلَمَ أَحَدُهُمَا قَامَ لَوْ كَدُّ  
مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ  
وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى  
دِينِ قَوْمِهِ وَقَالَ الْإِسْلَامُ

۸۶۲۔ ایک بچہ اسلام لایا اور پھر اس کا انتقال ہو

گیا، تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ اور کیا  
بچے کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی جائے گی؟ حسن  
شریح، ابراہیم اور قتادہ رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ  
والدین میں سے جب کوئی اسلام لائے تو ان کا بچہ بھی  
مسلمان سمجھا جائے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اپنی  
والدہ کے ساتھ مسلمان سمجھے گئے تھے اور کہہ کے کمزور  
مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ اپنے والد کے ساتھ نہیں

لے لے کر کہتے ہیں اور شق ایسی قبر ہے جہاں نہ ہو بلکہ سیدھی ہو۔ غلی قبر جو زیادہ بہتر ہے۔

لے لے کر کہتے ہیں کہ وہ دو شہیدوں کو ایک قبر میں اس طرح رکھتے تھے کہ ایک کو تو لہجوں رکھ دیتے تھے اور دوسرے کو شق میں رہنے دیتے تھے۔



يَتُؤُوا وَلَا يُعْلَى :

منہ بنہ

تھے جو ابھی تک اپنی قوم کے دین پر قائم تھے جنھوں کو مکہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام غالب رہتا ہے،  
مغلوب نہیں۔

۱۲۶۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یزید نے انھیں زہری نے کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ دوسرے اصحاب کی سمیت میں ابن صیاد کی طرف گئے آپ کو وہ بنو مغالبہ کے قلعہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا ملا۔ ابن صیاد قریب البلوغ تھا۔ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی کوئی خبر نہیں ہوئی لیکن آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو اسے معلوم ہوا پھر آپ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابن صیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر بولا۔ اہل میں گواہی دیتا ہوں کہ تم انبیوں کے رسول ہو۔ پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہوں۔ آپ نے اس سے پھر پوچھا کہ کیا چیزیں تھیں نظر آتی ہیں۔ ابن صیاد بولا کہ میرے پاس ایک بچا اور ایک جھوٹا آتما ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاملہ تم پر ختم ہو گیا ہے پھر آپ نے فرمایا، اچھا بتاؤ میرے دل میں اس وقت کیلے۔ ابن صیاد بولا میرے خیال میں دعویٰ کی کسی کوئی چیز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذیل ہو جا۔ اپنی حیثیت سے زیادہ بات نہ کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اس کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے۔ اُن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گریہ و مجال ہے تو تمہارا کوئی نہ اور اس پر سہی چکا اور اگر یہ مجال نہیں تو اسے قتل کرنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہوگا۔ اور سالم نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادلبی بن کعب انخلستان کی طرف گئے جہاں ابن صیاد موجود تھا۔ اُن حضور ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے چاہتے تھے کہ اس کی باتیں سنیں پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو وہ ایک چادر میں لپیٹا ہوا تھا وہ کچھ

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَبَلَغَ ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أَطْوَبِ بْنِ مَعَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْعِلْمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى قَرَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ تَشْهَدُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَرُ الْيَهُودُ ابْنَ صَيَّادٍ فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْتَ رَسُولُ الْأُمِّيَّةِ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ فَدَفَعَهُ وَقَالَ آمَنْتُ يَا اللَّهُ يَا رَسُولَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى قَدْ خَبَأَتْ لَدَا خَبِيثَاتٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدَّخْرُ فَقَالَ اخْشَأْ فَلَنْ تَعُدَّ وَقَدْ رُكِّ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْ بَنِي يَارَسُولُ اللَّهُ اضْرِبْ عَنْقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُنْهُ فَلَئِنْ قَسَلْتُ عَنْقَهُ إِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَدَا فِي قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بَنِي كَعْبٍ إِلَى النَّضْلِ ابْنِ نِيْهَا بْنِ صَيَّادٍ وَهُوَ يُخَيَّلُ أَنْ يَكُونَهُ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَ ابْنُ صَيَّادٍ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ مُضْطَجِعٌ لَيُّوْنٌ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رُمُوزَةٌ أَوْ  
زُمَرَةٌ فَذَاتُ أُمِّ بِنْتِ صَيَّادٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بَحْدَ دَعِ الْكُفْلِ  
فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافٍ وَهُوَ أُمُّ بِنْتِ  
صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَارِبَتْ  
مَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتُ  
مَبِينٌ وَقَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِمْ فَرَفَضَهُ زُمَرَةٌ  
أَوْ زُمَرَةٌ وَقَالَ فَقِيلَ زُمَرَةٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ زُمَرَةٌ  
۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ وَهُوَ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ كَانَ عَلَامَةً يَهُودِيٍّ يَخْدُمُ الرَّبُّوَصِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَمَرَّ مِنْ قَاتَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ فَفَعَدَ عَنْهُ رَأْسَهُ فَقَالَ  
لَهُ أَسْلِمْتُ فَتَطَرَّأِي أَيْبِيهِ وَهُوَ عِيْدُهُ فَقَالَ  
لَهُ أَطِيعِ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَمْسَكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ  
لِلَّهِ الَّذِي أَنْفَذَهُ مِنْ النَّارِ ۝

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَبْشَةَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ  
بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَاقِفٌ  
مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَنَا مِنَ الْوَلَدَانِ وَأُمِّي  
مِنَ الْيَتَامَا ۝

اثر سے کر رہا تھا یا بلکی سی آواز اس کی طرف سے سنائی دے رہی تھی۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درختوں کی آڑے کر جا رہے تھے تاکہ کوئی  
آپ کو دیکھ نہ سکے اور آپ ابن صیاد کی کیفیتوں اور خود سے اس  
کی باتوں کو سن سکیں لیکن اس کی ماں نے آپ کو دیکھ لیا اور اپنے  
بیٹے سے کہا۔ صاف! دیکھ! ابن صیاد کا نام تھا، یہ رہے محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم! یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ اگر اس کی ماں نے اسے اپنی حالت میں رہنے دیا ہوتا تو بات  
صاف ہو جاتی لے

۱۲۶۶ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید  
نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ ایک یہودی کار کا رکابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا  
ایک دن وہ بیابان ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف  
لائے۔ آپ اس کے سر پر ہاتھ رکھے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ اس نے  
اپنے باپ کی طرف دیکھا۔ باپ وہیں موجود تھا اس نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ  
علیہ وسلم جو کچھ کہتے ہیں مان لو۔ چنانچہ وہ اسلام لایا پھر جب آن حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم باہر نکلے تو آپ نے فرمایا کہ شکریہ اللہ بزرگ و بزرگامہ اُس نے  
اس بچہ کو جہنم سے بچا لیا۔

۱۲۶۷ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان بن عیینہ  
بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی  
اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا تھا کہ میں اور میری والدہ آن حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد مکہ میں (مکہ و مسلمانوں کے ساتھ رہ گئے تھے  
میرا شمار بچوں میں تھا اور والدہ کا عورتوں میں۔

لے دور نبوت میں ابن صیاد نامی یہودی کار کا رکابی عربیہ طریب کیفیات رکھتا تھا تفصیل روایات ہمیں اس سلسلے میں آئیں گی۔ اس کی کیفیتوں کا  
کچھ انداز اس روایت سے بھی ہوتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کے متعلق سن کر آپ نے ذاتی طور پر اس کی کیفیتوں اور حرکتوں کو دیکھا  
چاہا اور اس کے لیے آپ چھپ کر اس کے قریب تک گئے لیکن ہمیں جب اس کی ماں نے بتا دیا تو وہ متنبہ ہو گیا۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے  
متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن ماں کو خطرہ ہو گیا کہ معلوم نہیں ان کا کیا ارادہ ہے۔ اس لیے وہ آپ کے ابن صیاد کے پاس جانے  
سے بہت ڈرتی تھی۔ ابن صیاد اس زمانے میں ابھی نابالغ تھا۔ قریب ابولوغ۔ عرب کے کامیوں کی طرح مشتبہ انداز کی اور دورخی باہیں  
کرتا تھا۔ درحقیقت یہ غلطی کا بہن تھا۔ ابن خالد نے کہانت کی ایک قسم غلطی کہا جسے بھی لکھا ہے یہی یہ پیدائشی ہوتی ہے کئی اکتساب کی ضرورت اس کے  
لیے نہیں۔ اس حدیث میں ہے کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کے مدخل اسلام پیش کیا عنوان سے اس کی یہی مناسبت ہے۔

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ بَنُو شَيْبٍ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ مَوْلُودٍ مَاتَ وَارِثٌ كَانَ لَعْنَةً مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَلِدَ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ كَيْدَهُنِ آبَاؤُهُ الْإِسْلَامَ أَوْ آبَاؤُهُمْ كَاهِنَةً وَارِثٌ كَانَتْ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ إِذَا اسْتَمَلَّ صَارَ حَاصلًا عَلَى عَيْنِهِ وَلَا يُصَلَّى عَلَى مَنْ لَمْ يَسْتَمَلَّ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ سَقَطَ فَاتَا أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ يُحْتَوَى قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُؤَكَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ أَوْ نَصْرَانِيَّةٍ أَوْ يَمَجَّسَانِهِ كَمَا تَنْتَجِبُ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَتِهِمْ حَمَاءُ هَلْ يُحْسِنُونَ فِيهَا مِنْ جَدَاءٍ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِطْرَةُ اللَّهِ الْيَقِي وَطَرَأَ النَّاسُ عَلَيْهَا آيَاتُهُ ۝

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُؤَكَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ أَوْ نَصْرَانِيَّةٍ أَوْ يَمَجَّسَانِهِ كَمَا تَنْتَجِبُ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَتِهِمْ هَلْ يُحْسِنُونَ فِيهَا مِنْ جَدَاءٍ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِطْرَةُ اللَّهِ الْيَقِي وَطَرَأَ النَّاسُ عَلَيْهَا آيَاتُهُ ۝

بَابُ ۸۶۳ إِذَا قَالَ الْمَشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَلَاحِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ

۱۲۶۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی انھوں نے بیان کیا کہ ابن شہاب ہر اس نومولود کی جو وفات پا گیا ہو غارت پر پڑھتے تھے۔ خواہ وہ زانیہ کا بچہ ہی کیوں نہ ہوتا، کیونکہ اس کی پیدائش اسلام کی فطرت پر ہوتی تھی یعنی اس صورت میں جب کہ اس کے والدین مسلمان ہونے کے دعویدار ہوں، اگر صرف باپ مسلمان ہو اور ماں کا مذہب اسلام کے سوا کوئی اور ہو جب بھی بچہ کے رونے کی پیدائش کے وقت اگر آواز سنائی دیتی تو اس پر غارت پڑھی جاتی تھی لیکن اگر پیدائش کے وقت کوئی آواز نہ آتی تو اس کی نماز نہ پڑھی جاتی تھی، بلکہ ایسے بچے کو اسقاط کے درجہ میں سمجھا جاتا تھا۔ اس کی بنیاد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مولود فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جانور صبیح سالم بچہ جننا ہے کیا تم نے کوئی مضمون لکھا ہو یا بچہ دیکھا ہے؟ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی ”یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔“ (الایہ

۱۲۶۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی امدان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے ایک جانور ایک صبیح سالم جانور جننا ہے کہ تم اس کا کوئی مضمون (پیدا ہونے کی صورت) لکھا ہو دیکھتے ہو؟ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر لوگوں کو اس نے پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی دین قیم ہے ۝

جب ایک مشرک موت کے وقت کہتا ہے ”لا الہ الا اللہ“

۱۲۷۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی۔ انھیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا کہ مجھے میرے والد نے صالح کے واسطے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھوں نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے اپنے والد

نے فطرت سے کیا مراد ہے؟ اس پر بولیں ہمیں علماء نے کی ہیں ہم بھی کسی موقع سے اس پر مختصر نوٹ ضرور لکھیں گے۔

کے واسطے سے خبر دی۔ ان کے والد نے انہیں یہ خبر دی تھی کہ جب ابولہب کی وفات کا وقت قریب آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ ان کے پاس اس وقت ابوجہل بن ہشام اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ موجود تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ چچا! آپ ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کہہ دیجئے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کلمہ کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دے سکوں۔ اس پر ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بوسے کہ ابوطالب کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر دین اسلام ان کے سامنے پیش کرتے رہے ابوجہل اور ابن ابی مریمہ اپنی بات دہراتے رہے۔ ابوطالب کی آخری بات یہ تھی کہ وہ عبد المطلب کے دین پر ہیں۔ انہوں نے لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے طلب مغفرت کرتا ہوں گا تا آنکہ مجھے منع کر دیا جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت و ما کان للبنی الا یہ نازل فرمائی (جس میں کفار و مشرکین کے لیے استغفار کی ممانعت کر دی گئی تھی)۔

۸۶۴۔ قبر پر درخت کی شاخ، بریدہ سلمی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر دو شاخیں گامری جائیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی قبر پر خصرہ تننا ہوا دکھیا تو فرمایا کہ اسے لٹکے اکھاڑ لو۔ اب ان پر ان کے صل کا سایہ ہوگا خارجہ بن زید نے بیان کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں میں جوان تھا اور چھلانگ لگانے میں سب سے زیادہ وہ کھجا جاتا تھا جو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر چھلانگ لگا کر پار ہو جاسے۔ عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہ خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ایک قبر پر بٹھایا اور اپنے چپا یزید بن ثابت کے واسطے سے یہ خبر دی کہ قبر پر بیٹھا اس صورت میں نہ پسندیدہ ہے جب پیشاب یا پاخانہ کے لیے اس پر بیٹھے۔ نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قبروں پر بیٹھا کرتے تھے۔

اِنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ اَبَا جَهْلَ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمِيَّةَ بْنِ مَغِيرَةَ قَالَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى كَيْفَ طَالِبٌ يَأْتِيهِ قُلُودُ اللَّهِ اِنَّ اللَّهَ مُكَلِّمَةُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي أُمِيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَسْرَعُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمَّا يَزَلِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرُضُهُمَا عَلَيْهِ وَيَقُو دَايَتِ بَيْتَكَ الْمَعَالَةَ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ اخْرُجَا كَلِمَتَهُ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَابْنُ يَنْبَغُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا وَاللَّهِ لَا تَسْتَغْفِرُونَ لَكَ مَا لَهُ أَنَّهُ مَعَكَ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ مَا كَانَ لِلشَّيْءِ آثَرُهُ

باب ۸۶۴ الجرنید علی القبر و اوصی بریدہ  
الاسلمی ان یعمل فی قبرہ جرنیدان و رأی  
ابن عمر رضی اللہ عنہما فسطا علی قبر عبد الرحمن  
فقال اسرعه یا علام قدما یخله علیه و  
قال خارجة بن زید و اسلمی و سخن شبان  
فی زمن عثمان رضی اللہ عنہ و ان استنا و مئة  
الکلی یثب قبر مئاة بن مفعول حشی  
یجاوذه و قال عنسات بن حکیم اخذ  
بید فی خارجة فاحسب علی خیر و اخبرنی  
عن عیبه یزید بن ثابت قال انما  
کره ذلک لیمن احدث علیه و قال  
نافع کان بن عمر رضی اللہ عنہما یجلس  
علی القبور

۱۔ قبر پر بیٹھا کہ وہ ہے اور اسی طرح قبر کے اوپر سے چھلانگ لگانا بھی پسندیدہ نہیں۔ ان روایتوں کی تاویل اگر اس طرح کر دی جائے تو

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرِ نُوَيْدٍ يُعَذِّبُ بَابَ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذِّبُ بَابَ وَمَا يُعَذِّبُ بَابَ فِي كِبِيرٍ أَمْ مَا أَحَدٌ هُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْقَبُولِ وَمَا الْأَخَرُ فَكَانَ يَنْشِي بِالْأَسْمِئَةِ ثُمَّ أَخَذَ حَبْرِيَّةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بَيْنَ صَفْصَفَيْنِ ثُمَّ عَزَزَ فِي كُلِّ قِدْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا كَرِهَ يُنَبِّسُ بِهِ

باب ۱۵۶ مَوْعِظَةُ الْمُحَدِّثِ عَشَدُ الْقَبْرِ وَتَعْوِذُ أَصَابِيهِمْ حَوْكُهُ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ الْأَحْدَاثِ الْقُبُورُ تُبْدُونَ أَثَرِيَّتُ بَعَثَتْ حَوْصِي أَيْ جَعَلَتْ أَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ الْإِنْفَاصُ الْأَسْرَاعُ وَقَدْ أَلْفَسُ إِلَى نُصْبٍ إِلَى شَيْءٍ مُنْصُوبٍ كَيْسَبُوتُ أَكِينُهُ وَالنُّصْبُ وَاحِدٌ وَالنُّصْبُ مَمْدُودٌ يَوْمَ الْخُرُوجِ مِنَ الْقُبُورِ يَنْسَلُونَ يَخْرُجُونَ

جزینہ بند

۱۲۶۱۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے الأعمش نے ان سے مجاہد سے، ان سے طاووس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو ایسی قبروں سے ہوا جن پر مذاب ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ان پر عذاب کسی بہت بڑی بات پر نہیں ہو رہا ہے بلکہ ان میں ایک شخص تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص خلیجی کی کیا کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں پر ایک ایک ٹکڑا لگا کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ شاید اس وقت تک کے لیے ان کے عذاب میں کچھ تخفیف ہو جائے، جب تک یہ خشک ہوں۔

۸۶۵۔ قبر کے پاس محدث کی نصیحت اور تذکرہ کا اس کے ارد گرد بیٹھا۔ قرآن کی آیت ”یخرجون من الأجداث“ میں اجداث سے مراد قبریں ہیں۔ ”بعضث“ کے معنی اٹھانے کے ہیں۔ بعضث حوصی کا مطلب یہ ہو گا کہ حوصی کا نچلا حصہ اوپر کر دیا۔ ”انفاس“ کے معنی تیز چلا سہیں۔ اعمش کی قبراں میں اسی نضب (بفتح نون) ہے یعنی ایک سے منسوب کی نظر تیزی سے بڑھتے ہیں تاکہ اس سے بڑھ جائیں۔ نضب (بفتح نون) واحد ہے اور نصیب (بفتح نون) مصدر ہے۔ یوم الخرج سے مراد مردوں کا قبروں سے نکلنا ہے۔ یفسلون یخرجون کے معنی میں ہے۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ

بقیہ حاشیہ ۱۔ بات بھی بن جاتی ہے اور روایت کے الفاظ کے خلاف بھی نہیں ہوتا۔ تاویل یہ ہوگی کہ چلائیے عرض میں نہیں بلکہ طول میں نکلتے تھے ایک بالفت سے اپنی قبر بنانا کر دے۔ ظاہر ہے کہ عرض میں ایک بالفت کی اونچائی پر سے چلائیے گا لہذا کوئی ایسی قابل تعریف بات بھی نہیں کہتی کہ دے دے والے نو عمر تھے طول میں البتہ اس کی کچھ اہمیت سمجھ میں آتی ہے۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی یہی کہا جاتا ہے کہ آپ قبر پر بیٹھے نہیں تھے بلکہ عرض ٹیک لگاتے تھے جس کی راوی نے تعبیر بیٹھنے سے کی ہے۔ اسلام میں موصے کے ساتھ ادب و لحاظ کے برتاؤ کی ہدایت کی ہے اس لیے ایسی کوئی بات نہ ہونی چاہیے جس سے قبر کا بے حرمتی ہو۔ اس عنوان کی حدیث میں ہے کہ قبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تر شاخ کا ٹکڑا لیا تھا کہ شاید اس کے خشک ہونے تک ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ خود اس شاخ کی وجہ سے کوئی تخفیف نہ پیدا ہوئی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے تخفیف ہوئی ہو اور آپ سے وعدہ کیا گیا ہو کہ اس شاخ کے خشک ہونے تک تخفیف کا سلسلہ برابر جاری رہے گا۔ بہر حال درمختار میں ہے کہ قبر پر درخت لگانا مستحب ہے۔ البتہ پھول وغیرہ ڈالنا بالکل بے بنیاد اور نامعقول حرکت ہے۔

عَنْ مَنصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا  
فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْعَرْصِ فَأَتَانَا الشَّيْخُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَتَعَدَّ ثَاوِلَهُ  
وَمَعَهُ مِحْصَرَةٌ نَتَكَسَّ كَحَمَلٍ يَنْكُثُ

بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَبِّ  
مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُومَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَامُهَا مِنَ  
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ  
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُكَلِّمُ عَلِيَّ  
كَشًا يَمَادُ كَدْعُ الْعَمَلِ كَمَنْ كَانَ مِثْلًا مِنْ  
أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ بِهَا  
وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِثْلًا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُصِيرُ إِلَى عَمَلِ  
أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيسَّرُونَ بِعَمَلِهِمْ  
السَّعَادَةَ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيسَّرُونَ بِعَمَلِهِمْ الشَّقَاوَةَ

باب ۸۶۶ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ  
الْأَشْجَثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ حَلَفَ بِسَلْبِ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا  
فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدٍ عَذَابُ  
بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَقَالَ الْحُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ  
حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي هَذَا ۱۱ لَمْ سَجِدَ فَمَا نَسِينَا وَمَا  
تَخَافُ أَنْ تَكُونَ بِجُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ قَتَلَ نَفْسَهُ  
فَقَالَ اللَّهُ بُدِّلْ رُفِئَ صَدْرِي بِنَفْسِهِ حَرَمْتُ  
عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

حدیث بیان کی، ان سے منقول ہے، ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے  
ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بقیع عرقہ  
میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
لائے اور بیٹھ گئے ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس  
ایک چھڑی تھی جسے آپ نے زمین پر ڈال کر اس سے نشانات بنانے  
لگے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ انسان کے ایک ایک فرد کو جنت اور جہنم کے  
لیے پہلے ہی سے لکھا جا چکا ہے اور یہ بھی کہ کون شقی ہے اور کون  
سعید۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اپنی  
تقدیر پر اعتماد کر لیں اور عمل چھوڑ دیں۔ جو سعید رو ہیں ہوں گی وہ خود  
بخود اہل سعادت کے انجام کو پہنچیں گی۔ اور جو شقی ہوں گی وہ اہل  
شقاوت کے انجام کو پہنچیں گی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ (نہیں بلکہ) سعید روؤں کے لیے اچھے کام کرنے میں ہی آسانی ملوم  
ہوتی ہے اور شقی روؤں کو بُرے کاموں میں آسانی نظر آتی ہے۔ پھر  
آپ نے اس آیت کی تلاوت کی فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى

۸۶۶۔ خود کشی سے متعلق احادیث

۱۲۴۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے  
حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے  
اور ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور ملت پر ہونے کی جھوٹی قسم  
قصہ لکھائے تو وہ وہاں ہی ہو جائے گا جیسا کہ اس نے اپنے لیے  
کہا اور جو شخص اپنے کو دھار دار چیز سے ذبح کرے اسے جہنم میں عذاب  
ہرگا۔ حجاج بن منہال نے کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی  
ان سے حسن نے کہا کہ ہم سے جندب رضی اللہ عنہ نے اسی مسجد میں حدیث  
بیان کی تھی تب ہم اس حدیث کو بھولے ہیں اور نہ وہ ڈر ہے کہ جندب رضی اللہ  
عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹ حدیث منسوب کر سکتے  
تھے فرمایا کہ ایک زخمی شخص نے (زخم کی تکلیف کی وجہ سے) خود کو ذبح  
کر ڈالا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بندہ نے خود بخود اپنی جان لی اس

لہ اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی نے کہا کہ اگر فلاں کام نہ ہوا تو میں یہودی یا نصرانی ہو جاؤں گا۔ اب اگر وہ حادث ہو گیا تو کافر ہو جائیگا  
اور اگر حادث نہ ہوا تو کافر نہیں ہوگا لیکن ہر حال اس کی شاعت باقی ہے۔

میں بھی اس پر جنت حرام کرتا ہوں۔

۱۲۴۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے ان سے دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خود اپنا گلا گھونٹ کر جان دے گا تب وہ جہنم میں بھی اسی طرح کرتا ہے اور جو اپنی جان اپنے ہی نیزہ سے لے لیتا ہے وہ جہنم میں بھی اسی طرح کرتا ہے۔

۸۶۷۔ منافقوں کی نماز جنازہ اور مشرکوں کے لیے صلب

معفرت پر ناپسندیدگی۔ اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کی ہے۔

۱۲۴۵۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے سیث سے

حدیث بیان کی، ان سے عقیل سے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ

بن عبد اللہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ

عنہم نے فرمایا کہ جب عبد اللہ بن ابی سلول مرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کہا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے

ہوئے تو میں نے آپ کی طرف بڑھ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ ابن ابی

کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ اس نے فلاں دن فلاں بات کہی تھی

اور فلاں دن فلاں میں نہ اس کے منافقانہ طرز عمل کے واقعات آپ کے

سامنے رکھ دیئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرائے اور

فرمایا عمر! اس وقت مجھے کچھ نہ کہو، لیکن جب میں بار بار اپنی بات دہراتا رہا تو آپ

نے فرمایا کہ مجھے اختیار دے دیا گیا ہے (اللہ کی طرف سے نماز جنازہ پڑھنے

یا نہ پڑھنے کا) چنانچہ میں نے نماز پر دعائی پسند کی (اس کی تمام اسلام دشمن

سرگرمیوں کے باوجود اب جب کہ اس کا انتقال ہو چکا ہے) اگر مجھے معلوم ہو جائے

کہ ستر مرتبہ سے بھی زیادہ اس کے لئے مغفرت مانگنے پر اسے مغفرت مل جائیگی

تو اس کے لیے اتنی ہی زیادہ مغفرت مانگوں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور واپس ہونے کے قہقہے

دیر بعد آپ پر سورہ برآۃ کی دو آیتیں نازل ہوئیں، ”کسی بھی منافق کی موت

پھر اس کی نماز جنازہ آپ ہرگز نہ پڑھائیے۔“ آیت دہم فاسقون تک عمر

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی اسی

بزمیت پڑھ

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْوَدَى يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي

النَّارِ وَالْوَدَى يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا

فِي النَّارِ

بِأَمْرٍ مَا يُكَذِّبُهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَنَافِقِينَ

وَالْإِسْتِغْفَارِ لِلْمَشْرِكِينَ رَوَاهُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

أَبِي بَنْ سُلَولٍ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَتَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَلِّيَ

عَلَى ابْنِ أَبِي وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا

وَكَذَا أَعِيدَ عَلَيْهِ قَوْلُهُ قَتَبَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخْرَجَ عَنِّي يَا عُمَرُ

فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ ابْنِي خَيْرٌ

فَأَخَذْتُ نَوَاعِلَهُ ابْنِي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ

فَقَعَرْتُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهِ قَالَ فَصَلِّيْ عَلَيْهِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَسْكُتْ إِلَّا لَيْسِيْرًا

حَتَّى تَوَلَّيْتُ الْأَيْتَاتِ مِنْ بَرَاةٍ وَلَا تُصَلِّي عَلَى

أَحَدٍ تَمُنُّدَ مَاتَ أَبَدًا إِلَى دَهْمٍ

فَاسْمُوتَ ه قَالَ فَعَجِبْتُ كَيْفَ مِنْ

جِزْ ابْنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ +

باب ۸۶۸ ثَنَا النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ +

۱۲۷۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مَهْنَبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنُوا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبَتْ لَكُمْ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنُوا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجِبَتْ لَكُمْ مَرُّوا بِالْخَطَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا وَجِبَتْ قَالَ هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَوَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَوَجِبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ عَلَى الْأَرْضِ +

۱۲۷۷ - حَدَّثَنَا عَمَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْعَرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَدَّامْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدَّامْتُهَا مَرَّضٌ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَمِعْتُ بِعَدِجَانَةَ فَأَثْنَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجِبَتْ لَكَ مَرَّ يَأْخُزِي فَأَثْنَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجِبَتْ لَكَ مَرَّ بِالنَّاسِ فَأَثْنَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ وَجِبَتْ فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ وَمَا وَجِبَتْ يَا أَسِيدُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا مُسْلِمُ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَتِلَاوَتُهُ قَالَ وَتِلَاوَتُهُ فَقُلْنَا وَأَنْتَابِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسَّ لَهُ عَنِ الْأَوَّحِيدِ +

باب ۸۶۹ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَوْلِهِ

دن کی جرأت پر تعجب ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔  
۸۶۸ - لوگوں کی زبان پر میت کی تعریف -

۱۲۷۶ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مہنبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ صحابہ کا گزر ایک جنازہ سے ہوا۔ لوگ اس کی تعریف کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی، پھر دوسرے جنازہ سے گزر ہوا تو لوگ اس کی برائی کرنے لگے اس حضور نے پھر فرمایا واجب ہو گئی۔ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پرچھا کہ کیا چیز واجب ہوئی؟ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس میت کی تم لوگوں نے تعریف کی ہے اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے برائی کی ہے اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم لوگ روئے ارض پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو (گویا زبان خلق کو نقارہ خدا کہے)۔

۱۲۷۷ - ہم سے عفان بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن ابی العرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاسود نے حدیث بیان کی کہ میں مدینہ حاضر ہوا۔ اس وقت وہاں ایک بیماری پھوٹ پڑی تھی۔ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ ادھر سے گزرا لوگ میت کی تعریف کرنے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوئی۔ پھر ایک جنازہ گزرا لوگ اس کی بھی تعریف کرنے لگے اس مرتبہ بھی آپ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ نکلا۔ لوگ اس کی برائی کرنے لگے اور اس مرتبہ بھی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوئی۔ ابو الاسود نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا۔ اے امیر المؤمنین کیا چیز واجب ہوئی؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے اس وقت وہی کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کے حق میں چار شخص خیر کی شہادت دیدیں اللہ اسے جنت میں داخل کرتا ہے ہم نے کہا اور اگر تین دیں آپ نے فرمایا کہ تین پر بھی پھر ہم نے پوچھا اور اگر دو شہادت دیں؟ آپ نے فرمایا کہ دو پر بھی ہم نے ایک کے متعلق دریافت نہیں کیا تھا۔

۸۶۹ - عذاب قبر۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:



لَعَلَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي مُلْكَاتِ الْمُلُوكِ  
الْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ  
الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ هُوَ الْهُونُ  
وَالْهُونُ التَّرْفُّقُ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ سَنُعَذِّبُهُمْ  
مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ هـ وَقَوْلُهُ  
لَعَلَىٰ وَهَاقٍ بِأَلٍ يَزِفَعُونَ سُوءَ الْعَذَابِ  
الْمُتَارِعِينَ ضُونَ عَلَيْهِمَا عَذَابٌ أَدْوً  
عَذَابٌ يَأْتِيهِمْ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ  
ادْخُلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشْهَرُ  
الْعَذَابِ هـ

اَلْمَذَابِ ۝

١٢٤٨ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مُرَّحَدٍ ثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
عَنِ الْمَسْبُوحِيِّ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُبِعَ  
الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُنِيقَ لَمْ يَشْهَدْ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَلْتَبِتُ اللَّهُ  
الَّذِينَ آمَنُوا بِأَقْوَالِ الشَّائِبَةِ +

١٢٤٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ بَشَّارٍ  
حَدَّثَنَا عَنْ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
بِهَذَا أَوْ زَادَ يَنْتَبِهُ اللَّهُ أَنْ يَنْتَبِهُ  
أَمْوَأُنْزِلَتْ فِي عَنَابِ الْقُبْرِ :

١٢٨٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا  
نَافِعٌ أَنَّ أَيْتَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ  
أَعْلِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

”جب خدا کی قائم کردہ حد سے تجاوز کرنے والے موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے لقمہ پھیلانے ہوئے (کہہ رہے ہوں گے) اپنی جان دے دو۔ آج تمہارا بدلہ ذلت کا عذاب ہے“ ہوان اور ہون کے معنی ایک ہیں ”رفق“ اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے ”ہم بہت جلد انہیں دہرا عذاب دیں گے، پھر انہیں عذابِ عظیم میں مبتلا کر دیا جائے گا“ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”اے فرعون پہ سخت عذاب کی مار پڑی، صبح اور شام انہیں جہنم کے سانسے پیش کیا جاتا ہے اور جب قیامت قائم ہوگی تو انہیں شدید ترین عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا“

۸۲۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ بن مرثد نے ان سے سعد بن عبیہ نے اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب اپنی قبر میں ٹھایا جائے پھر وہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو یہ خدا تعالیٰ کے اس فرمان کی تعبیر ہے کہ ”اللہ تعالیٰ مومنوں کو صحیح بات کہنے کی توفیق اور اس پر استقلال بخشا ہے“

۱۲۷۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، اور ان سے شعبہ نے یہی حدیث بیان کی، ان کی روایت میں یہ زیادتی بھی ہے کہ آیت ”اللہ مومنوں کو استقلال بخشتا ہے“ خدا کا قرعے متعلق ہے۔

۱۲۸۰ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے صالح سے ان سے ناقد نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں (جس کنوئیں میں بدر کے مشرک مقتولین کو ڈالا گیا تھا)

۱۔ یعنی ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ بے عمل یا کافر مردے کو قیامت قائم ہونے سے پہلے ہی عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے اور جب قیامت قائم ہوگی تو اس عذاب سے بھی بہت زیادہ سخت انھیں عذاب دیا جائے گا۔ گویا قیامت قائم ہونے سے پہلے کا عذاب اتنا شدید نہیں ہے جتنا شدید قیامت قائم ہونے کے بعد ہوگا۔ مصنف نے اس کی تیسرے عذاب قبر سے کی ہے۔ علماء نے عالم قبر کو عالم برزخ کا نام دیا ہے یعنی قیامت سے پہلے مردہ جہاں انچا وقت گزارتا ہے وہ عالم برزخ ہے اور اس عالم میں بھی اگر نیک ہے تو آرام سے رہتا ہے اور اگر بُرا ہے تو تکلیف اور عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے پھر قیامت کے بعد رب کا باقاعدہ فیصلہ ہوگا اور کوئی جنت میں جائے گا کوئی دوزخ میں۔

والوں کے قریب آئے اور فرمایا تمہارے رب نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اسے تم لوگوں نے صحیح پایا کسی صحابی نے عرض کیا کہ آپ مردوں کو خطاب کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں، فرق صرف یہ ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔

۱۲۸۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مقصد یہ تھا کہ اب انہیں پتہ چل گیا جو مکہ کے میں نے ان سے جو کچھ کہا تھا وہ حق تھا کیوں کہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم مردوں کو (اپنی بات) سننا نہیں سکتے بلکہ

۱۲۸۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں میرے والد نے خبر دی، انہیں شہید نے، انہوں نے اشعث سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسروق سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک یہودی عورت ان کے یہاں آئی، اس نے عذاب قبر کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا کہ اللہ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے، اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ اُن عذاب قبر حق ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی ناز پر مٹی اور اس میں عذاب قبر سے خدا کی پناہ

أَهْلَ الْقَبْرِ فَقَالَ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَهُ سَدُّوا أَمْوَئًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ ۝

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِتَمُّهُ لَيَعْلَمُونَ أَلَا أَنْ تَأْكُنْتُ أَقُولُ حَقًّا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى ۝

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ مِمَّنْ أَتَيْتُ مِنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَنْ أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَدُّ

اس سے پہلے جو روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان ہوئی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت اس کی تردید کرتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قرآن نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ مردوں کے زندوں کی باتیں نہیں سن سکتے۔ ”اِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى“ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدر کے موقع پر ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میں نے ان کو زندگی میں اللہ تعالیٰ کے راستے کی دعوت دی تھی لیکن انہوں نے اس سے انکار کر دیا تھا اور مجھے جھٹلایا تھا۔ اب انہیں معلوم ہوا ہنگامہ کیری بات صحیح تھی لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مقابلہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو علمائے امت نے تسلیم نہیں کیا ہے کیونکہ قرآن مجید کی آیت کا مقصد صرف یہ ہے کہ مردوں کے ہر حال میں مردوں کی باتیں نہیں سنتے لیکن بعض اوقات سن بھی لیتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کی مرضی سننے کی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت متعدد دوسرے واسطوں سے بھی اسی طرح مروی ہے اور ان سب سے ایک ہی مفہوم سمجھ میں آتا ہے گویا اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بدر کے مشرک مقتولین کو مخاطب فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہوں نے آپ کی آواز سن لی تھی اور اسی وجہ سے آپ نے فرمایا تھا کہ یہ سننے میں تم سے کچھ کم نہیں ہیں۔ عالم برزخ عالم دنیا سے ایک الگ عالم ہے جہاں آدمی موت کے بعد قیامت تک رہے گا۔ قیامت کے بعد جس عالم میں تمام مخلوقات پیچیں گی اس کا نام عالم آخرت ہے۔ جب عالم رزخ عالم دنیا سے الگ ہے تو ظاہر ہے کہ براہ راست ایک عالم کا آدمی دوسرے عالم کے آدمی کو اپنا پیغام نہیں پہنچا سکتا لیکن اگر خداوند تعالیٰ چاہے تو اس میں کوئی استبعاد بھی نہیں کہنا چاہیے کہ اس سلسلے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے قرآن وحدیث سے استنباط کو صحیح نہیں خیال کیا گیا ہے۔

نہ چاہی ہو۔

۲۸۳۔ (ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انھوں نے اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خعبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے قبر کے فتنہ کا ذکر کیا، جہاں انسان آزمائش میں ڈالا جائیگا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ذکر کر رہے تھے تو مسلمانوں کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ غندر نے اپنی روایت میں مذاب قبر کے الفاظ بیان کئے ہیں۔

۲۸۴۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ علی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور جنازہ میں شریک ملے اس سے رخصت ہوتے ہیں تو ابھی وہ ان کے پاؤں کی چابک کی آواز سنتا ہوتا ہے کہ دفرشتے اس کے پاس آتے ہیں وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ یہ اشارہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگا) مومن تو یہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس جواب پر اس سے کہا جائے گا کہ یہ دیکھو اپنی جہنم کی قیام گاہ! لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں تمہارے لیے جنت میں قیام گاہ بنائی ہے اس وقت اسے جہنم اور جنت دونوں دکھائی جائیں گی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ اس کی قبر خورہ کشادہ کر دی جائے گی جس سے آرام و راحت ملے، پھر آپ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرنی شروع کی۔ فرمایا اور منافق و کافر سے جب کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے تھے تو وہ جواب دے گا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، میں بھی وہی کہتا تھا جو دوسرے لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائیگا کہ تم نے جاننے کی کوشش کی اور نہ اتباع کی۔ پھر اسے وہے کے ہتھوڑوں سے بڑی زور سے مارا جائے گا کہ وہ چیخ پڑے گا اور اس چیخ کی آواز کو جن اور انسانوں کے سوا قرب و جوار کی تمام مخلوق سنے گی۔

مَنْ صَلَّاهُ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْغَيْرِ ۚ  
۲۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُضَيْبًا فَكَرَفَتْنَا الْقُبُورَ الَّتِي يَفْتَحُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذُكِرَ ذَلِكَ هَجَرَ الْمُسْلِمُونَ صَجَةً زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابَ الْغَيْرِ ۚ

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَصَعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَأَنَّهُ لَيَسْمَعَنَّ مَرَجَّ بَغَائِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيَقْبِضَانِهِمَا فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مَعْبُودٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَا مَأْتِيًا مِمَّنْ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقَالُ لَهُ أَنْظِرْنِي مَقْعِدَكَ مِنَ النَّارِ قَدْ آيَدَ لَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعِدًا مِمَّنِ الْمُجْتَنِّ فَيَذَاهُمَا جَنِينًا قَالَ قَتَادَةُ وَكَرَرْنَا أَنَّهُ يَنْفَسُ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ رَجِعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ وَذَاهُمَا الْمَنَاتِي وَذَاهُمَا فَيَقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَتَوَلَّى مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقَالُ لَا ذَرْنِي وَلَا تَكَلِّتْ وَيُفَرَّبُ بِطَارِقٍ مِنْ حَرِّ نَارٍ صَدَبَةٍ فَيَصْبِيحُ صَنِيعَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَكُنِي غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ ۚ

## باب ۸۷۰ التَّوَدُّعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ :

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ رَبِيعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرَابٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَّهَ الشَّمْسُ فَبِهِمْ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تَقْبُوبُ فِي قُبُورِهَا وَقَالَ الْمَنْصُرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَعْمَاسِ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ : ۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ إِلَى الْقُبُورِ يَدْعُو النَّفْسَ إِلَى الْغُورِ يَدْعُو يَدْعُو مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ :

## باب ۸۷۱ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغَيْبَةِ

وَابْتِئَالِ :

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ بَلَغَ عِبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَاتِنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ أَلَيْسَا لِيَعْنَةَ بَابَ وَمَا لِيَعْنَةَ بَابَ مِنْ كَيْسَرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لِيَسْفَى بِالسَّيْنَةِ وَكَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَوِي

## ۸۷۰۔ قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ

۱۲۸۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عون بن ابی جحیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عراب سے ابن ابی ایوب رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے، سورج غروب ہو چکا تھا۔ اس وقت آپ کو ایک آواز سنائی دی (یہودیوں پر عذاب قبر کی) پھر آپ نے فرمایا کہ یہودیوں پر ان کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے اور نعرے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی، ان سے عون نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے ابی ایوب سے رضی اللہ عنہم اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۱۲۸۶۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خالد بن سعید بن عامر کی صاحبزادی نے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے سنا۔

۱۲۸۷۔ ہم سے مسلم بن ابی راہم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابی سلمہ نے اور ان سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کرتے تھے ”اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ دوزخ کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور مسیح دجال کی آزمائشوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

## ۸۷۱۔ قبر کے عذاب کا سبب غیبت اور پیشاب

ہنہ ہنہ ہنہ

۱۲۸۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاووس نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدڑ دو قبروں سے ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی نہیں کہ کسی بڑی اہم بات پر ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس ایک شخص کو چغندر کی لکڑی تھا اور دوسرا پیشاب سے بچنے کا زیادہ اہتمام

نہیں رکھتا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آپؐ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کی قبروں پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں، ان کے عذاب میں تخفیف رہے۔

۸۷۲۔ میت پر صبح و شام پیش کی جاتی ہے۔

۱۲۸۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بنے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مرجھاتا ہے تو اس کی تمام گاہ (عالم برزخ میں) اسے صبح و شام دکھائی جاتی ہے خواہ وہ جنتی ہو یا دوزخی۔ اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ تمہاری ہونے والی قوم گاہ ہے، جب تمہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے گا۔

۸۷۳۔ جنازہ پر میت کی باتیں

جز جز جز

۱۲۹۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنازہ تیار ہو جاتا ہے اور چار آدمیوں کے کاندھوں پر اٹھایا جاتا ہے تو اگر وہ مردہ نیک ہوا تو کہتا ہے کہ اے مجھے چلو، مجھے بڑھائے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے کہ اے مجھے بربادی! یہ مجھے کہاں لے جا رہے ہیں۔ اس آواز کو انسان کے سوا تمام مخلوق خدا سنتی ہے اور اگر کہیں انسان سُن پائے تو کوشش کر جائیں۔

۸۷۴۔ مسلمانوں کی اولاد سے متعلق۔ ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بیان کیا کہ جس کے تین نابالغ بچے مرجھائیں تو یہ بچے اس کے لیے دوزخ سے جواب بن جاتے ہیں، یا یہ کہا کہ پھر جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

جز جز جز

۱۲۹۱۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن حبیب نے حدیث بیان

مِنْ بَوَيْهِ قَالَ لَمْ أَخَذْ هَذَا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِأُغْمُسَيْنِ ثُمَّ فَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلَى قَبْرِ لَمْ قَالَ لَعَنَهُ يَحْقُفُ مَنَّهُمَا مَا لَمْ يَكُنِي سَا بَابُ الْمَيْتَةِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ بِالْعَدَاةِ وَالْبَغْيِ

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ وَالْبَغْيِ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَهَذَا لَمْ يَقْعَدْ لَهُ حَتَّى يَمُوتَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَابُ عِلَامَةِ الْمَيْتَةِ عَلَى

الْجَنَازَةِ ۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرَّجُلُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِ مَوْتِيَ قَدِ مَوْتِيَ وَرَنْ كَانَتْ عَصِيرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا حَتَّى شَيءَ رَأَى الْإِنْسَانَ وَتَوَسَّعَ بِهَا الْإِنْسَانُ لَمَتَّعَ ۝

بَابُ مَا قِيلَ فِي آوَادِ الْمُسْلِمِينَ . قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ كَانَ لَهُ حَبَابًا مِنَ النَّارِ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ ۝

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَبِيبٍ

کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے بھی تین نام مانع کچے مر جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔ ان بچوں پر اپنی رحمت اور فضل کی وجہ سے۔

۱۲۹۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی انھوں نے برادر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے فرمایا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں ایک دودھ پلانے والی جنت میں ملے گی رکھیں کہ اس کا انتقال بچپن میں ہوا تھا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِمَّنْ أَوْلَدَتْكُمْ يَبْلُغُوا الْحَشَى إِلَّا أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِقَضِي رَحْمَتِهِمْ أَيَاهُمْ ۚ

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمَا تُوْفِيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ۚ

بِحَمْدِ اللَّهِ تَفْهِيمُ الْبُخَارِيِّ كَاطَانِجَوَا پَارہ پورا ہوا

## چھٹا پارہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۸۷۵۔ مشرکین کی نابالغ اولاد سے متعلق احادیث سے

۱۲۹۳۔ ہم نے جہان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ جہاں بن عبد اللہ نے خبر دی، کہا کہ میں شعبہ نے خبر دی انہیں ابو بکر نے انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے نابالغ بچوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب انہیں پیدا کیا تھا اسی وقت وہ خوب جانتا تھا کہ کیا کریں گے!

۱۲۹۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں شعبہ نے زہری کے واسطے سے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھے عطاء بن یزید البیہقی نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے نابالغ بچوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے علم میں یہ بات تھی کہ وہ بڑے ہو کر کیا کریں گے!

۱۲۹۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابی ذب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہر بچہ کی پیدائش فطرت پر ہوتی ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی نصرانی یا مجوسی بنا دیتی ہے بالکل اس طرح جیسے جانور صحیح سالم جلتے ہیں کیا تم نے (پیدائشی طور پر کوئی ان کا عضو کاٹا ہوا دیکھا ہے) !!

باب ما قیل فی اولاد المشرکین

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا جَبَّارُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ إِذَا خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذُرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ قَاتِلُوا أَوْ يَهُودًا أَوْ نَصَارًا أَوْ يَمَجَسَّانَ كَمَثَلِ الْبَيْهِيَةِ تُنْتَجَرُ الْبَيْهِيَةُ هَلْ تَدْرِي فِيهَا جَدَّ عَاءٍ !!

باب

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ ابْنِ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سُوْدَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا يَوْجِهُهُ

۱۲۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل سے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے سمروہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (خفی) پڑھنے کے بعد (عموماً) ہماری طرف توجہ فرماتے تھے اور پوچھتے تھے کہ رات

لے نابالغ پختہ شریعت کی نظر میں معصوم اور غیر مکلف ہیں۔ اس لئے اس بات پر جماع ہے کہ مسلمانوں کی نابالغ اولاد نجات پانے گی، لیکن چونکہ بہت سے معاملات میں بچے والدین کے تابع سمجھے گئے ہیں اس لئے امام ابو سنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے غیر مسلموں کی نابالغ اولاد کے سلسلے میں توقف کیا ہے توقف کا مطلب یہ ہے کہ بعض کی نجات ہو جائے گی اور بعض کی نہیں ہوگی۔ کن کن کی نجات ہوگی اور کن کن کی نہیں ہوگی یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے یہ کونیاں کے متعلق ہے کہ وہ علی اعتبار سے وہ ابھی تک غیر مکلف تھے اب انکی تقدیر میں کیا غما؟ فیصلہ سہی بنیاد پر ہوگا !!

کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ذیہ فجر کی نماز کے بعد ہوتا تھا انہوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو اسے بیان کر دیتا تھا اور آپ اس کی تعبیر اللہ کی مشیت کے مطابق دیتے تھے، چنانچہ آپ نے ہم سے معمول کے مطابق دریافت فرمایا کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ہم نے عرض کیا کہ کسی نے نہیں دیکھا، اس پر آپ نے فرمایا لیکن میں نے خواب دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے میرے ہاتھ تمام لئے اور مجھے ارض مقدس میں لے گئے۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تو بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں دھماکے بعض اصحاب غالباً عباس بن فضیل اسقاطی کی موسیٰ سے روایت میں ہے، لوہے کا انکھی تھا، اسے وہ بیٹھے والے کے منہ کے برابر سے لگا اس کے سر کے پیچ تک پھیر دیتا تھا۔ پھر تیرے کے ساتھ بھی اسی طرح کرتا تھا، اس دوران میں اس کا پہلا جبر صمیم اور اپنی اصل حالت میں آجاتا تھا اور پھر پہلے کی طرح وہ اسے دوبارہ جبر تا میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میرے ساتھ کے دونوں آدمیوں نے کہا کہ آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے تو ایک شخص سے پاس آئے جو سر کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرے شخص ایک بڑا سا پتھر لئے اس کے سر پر رکھا تھا۔ اس پتھر سے وہ بیٹھے ہوئے شخص کو کچل دیتا تھا جب اس کے سر پر پتھر مارتا تو سر پر لگ کر وہ دوڑ جاتا تھا لیکن وہ اسے جا کر اٹھا لیتا۔ ابھی پتھر لے کر واپس بھی نہیں آتا تھا کہ سر دو بارہ اچھا خاصا دکھائی دینے لگتا۔ بالکل ایسا ہی جیسے پہلا تھا، واپس لے کر وہ پھر اسے مارتا، میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے، ایک گڑھے کی طرف، جس کے اوپر کا حصہ تو تنگ تھا، لیکن نیچے کشادگی تھی، نیچے آگ جل رہی تھی، جب آگ کے شعلے بڑھ کر اوپر کھڑکتے تو اس میں موجود لوگ بھی اٹھ اٹھتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ اب باہر نکل جائیں گے لیکن جب شعلے دب جاتے تو وہ لوگ بھی نیچے چلے جاتے تھے۔ اس تنور میں نیچے مرد اور عورتیں تھیں میں نے اس موقع پر بھی پوچھا کہ یہ کیا ہے لیکن اس مرتبہ بھی جواب یہی ملا کہ آگے چلو، ہم آگے چلے، اب ہم خون کی ایک نہر کے قریب تھے نہر کے اندر ایک شخص کھڑا تھا اور اس کے سر میں درمید بن ہارون اور وہب بن جریر نے جریر بن حازم کے واسطے سے دو بارہ لہنہ کے بجائے اسطہ لہنہ و نہر کے کنارے کے الفاظ نقل کئے

فَقَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ قَائِمٌ رَأَى أَحَدًا فَقَتَلَهَا قَتَلُوا مَا شَاءَ اللَّهُ فَسَأَلْنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لَيْكِي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ يَتِيدُهُ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى كَلْبُوتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدٍ خَلَفَ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَقَعُ بِشِدْقِهِ الرَّاحِمِ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَمِسُ شِدْقَهُ هَذَا فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ أَنْطَلِقُ فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَا وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ يَفْهَرُ أَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَحُ بِهَا رَأْسَهُ فَإِذَا أَصْرَبَتْهُ تَدَحَّدَ الْعَجَرُ فَأَنْطَلَقَ فَأَنْطَلَقْنَا إِلَيْهِ لِيَخُذَ لَنَا فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَمِسَ رَأْسَهُ وَعَادَ رَأْسَهُ كَمَا هُوَ قَعَادَ إِلَيْهِ فَقَرَّبَهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَنْطَلِقُ فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى ثَقِيبٍ مِثْلُ الْقَنْبُورِ أَعْلَاهُ صَيْقٌ وَآسَقُهُ وَصِغٌ تَنْوَقِدُ تَحْتَهُ تَارًا فَإِذَا اقْتَرَبَ أَمْرُ تَقَعُوا حَتَّى كَادُوا يَخْرُجُونَ فَإِذَا اخْتَدَتْ رَأْسَهُ فِيهَا رَجُلٌ وَنِسَاءٌ عَرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا مَا أَنْطَلِقُ فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى تَهْرٍ مِنْ دِمْرٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى وَسْطِ النَّهْرِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَعَلَى شَوْطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلَةٌ لَهَا قَائِلُ الرَّجُلِ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا آمَرَا أَنْ يُخْرِجَ رَأْسَهُ الرَّجُلُ يَخْجَرُ فِي فِيهِ قَرْدٌ وَحَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كَمَا جَاءَ لِيُخْرِجَ رَأْسَهُ فِيهِ يَخْجَرُ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ أَنْطَلِقُ فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى آتَيْنَا إِلَى تَرَوْصَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصَبِيَانِ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ تَارٌ يُوقِدُهَا



ہیں ایک شخص تھا جس کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ ہنر کا آدمی جب باہر نکلا چاہتا تو پتھر والا شخص پتھر سے اس کے منہ میں اتنی زور سے مارتا کہ وہ اپنی پہلی جگہ پر چلا جاتا اور اسی طرح جب بھی وہ نکلنے کی کوشش کرتا نگران شخص اس کے منہ میں اتنی ہی زور سے مارتا کہ وہ اپنی اصلی جگہ چلا جاتا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے اور ایک سبز باغ میں آئے باغ میں ایک بہت بڑا درخت تھا اس درخت کی جڑ میں ایک ٹکڑا سیدہ بزرگ اور ان کے ساتھ کچھ بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ درخت سے قریب ہی ایک شخص اپنے سامنے آگ سلگا رہا تھا، دونوں میرے سامنے مجھے لے کر درخت پر چڑھے، اس طرح وہ مجھے اپنے گھر لے گئے۔ اس سے زیادہ حسین و خوبصورت اور بابرکت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا، اس گھر میں بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے (سب ہی) تھے میرے سامنے مجھے اس گھر سے نکال کر ایک اور درخت پر چڑھا لے گئے اور پھر ایک دوسرے گھر میں لے گئے جو نہایت خوبصورت اور بابرکت تھا اس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے کہا تم لوگوں نے مجھے رات بھر سیر کرائی، کیا میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس سے متعلق بھی کچھ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، وہ جو تم نے دیکھا ہے کہ اس آدمی کا جڑ پھاڑا جا رہا ہے تو وہ جھوٹا آدمی تھا اور جھوٹی باتیں بیان کیا کرتا تھا اس سے دوسرے لوگ سنتے تھے اور اس طرح ایک چھوٹی بات دور دور تک پھیل جلا کر تی تھی اس کے ساتھ قیامت تک یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔ جس شخص کو تم نے دیکھا کہ اس کا سر کھلا جا رہا تھا تو وہ ایک ایسا انسان تھا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا لیکن وہ رات کو پڑا سونا تھا اور دن میں

اس پر عمل نہیں کرتا تھا اس کے ساتھ بھی یہ عمل قیامت تک ہوتا رہے گا اور جنہیں تم نے نور میں دیکھا وہ زانی تھے اور جنہیں تم نے نہر میں دیکھا وہ سود خوار تھے اور وہ بزرگ جو درخت کی جڑ میں بیٹھے ہوئے تھے، ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے ارد گرد بچے، لوگوں کی نابالغ اولاد تھیں۔ جو شخص آگ جلا رہا تھا وہ دوزخ کا دروغہ تھا اور وہ گھر جس میں تم پہلے داخل ہوئے عام مومنوں کا گھر تھا اور یہ گھر جس میں تم اب کھڑے ہو شہداء کا ہے اور میں جبریل ہوں اور یہ میرے ساتھ میکائیل ہیں۔ اچھا اب اپنا سر اٹھاؤ۔ میں نے جو سر اٹھایا تو کیا دیکھا ہوں کہ میرے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے لے میرے ساتھیوں نے کہا کہ تمہارا مکان ہے اس پر میں نے کہا مجھے اپنے مکان میں جانے دو، انہوں نے جواب دیا ابھی تمہاری عمر باقی ہے جو تم نے پوری نہیں کی۔ جب پوری ہو جائے گی تو تم اپنے مکان میں آ جاؤ گے!

۸۷۷ - دو شنبہ کے دن کی موت!

باب ۸۷۷ - مَوْتِ یَوْمِ الْاِثْنَيْنِ !!

یعنی دکھائی دینے والا مکان بہت اوپر تھا صاف دکھائی نہیں دیتا اس لئے بادل کی طرح محسوس ہوا !!

قَصِصَةُ الْمَرْأَةِ الشَّجَرَةِ فَادْخُلَانِي دَارَ الْمَرْأَةِ الْقَطْرِ  
أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ  
وَلِسَاءٌ وَصَبِيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا قَصِصَةُ الْمَرْأَةِ  
إِلَى الشَّجَرَةِ فَادْخُلَانِي دَارَ الْمَرْأَةِ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا  
شُيُوخٌ وَشَبَابٌ فَلَمَّا كُنْتُ طَوَفْتُمَا فِي اللَّيْلَةِ فَاجْتَبَانِي  
عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِي رَأَيْتُ يَسْئَلُ شَيْئًا  
فَكَذَّبَ بِعَدُوِّ الْكَذِبَةِ فَتَحْمَلُ عَنْهُ مَحْشَى  
تُبْلُغُ الْإِقَامَ قِيَصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي  
رَأَيْتُ يَسْئَلُ دَارَهُ فَوَجَلُ عَلَيْهِ اللَّهُ الْفَرَانُ  
قَنَا عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يَعْمَلُ  
بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتُ فِي النَّقَبِ قَهْمُ  
الرَّوَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتُ فِي النَّهْرِ الْكَلْبُ الْوَلْبُ وَالشَّيْخُ  
الَّذِي فِي أَهْلِ الشَّجَرَةِ ابْنَاهُ وَالصَّبِيَانُ حَوْلَهُ  
قَالُوا لَوْ النَّاسُ وَالَّذِي يُوْقِدُ النَّارَ مَا لَكَ حَازِفٌ  
النَّارِ وَالَّذِي الْأَوَّلَى الَّتِي وَحَلَّتْ دَارَ عَامَّةِ  
الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ قَدْ أَمَّا الشُّهَدَاءُ  
وَأَنَّا جِبْرِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ فَارْقُمْ رَأْسَكَ  
فَوَقَعْتَ رَأْسِي قَائِدًا قَوْفِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذَلِكَ  
مِنْ لَكَ فَقُلْتُ دَعَانِي ادْخُلْ مِنْ لِي قَالَا إِنَّهُ  
بَعَثَ لَكَ عُمُو لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ قَلْبُوا اسْتَكْمَلْتِ  
أَتَيْتِ مِنْ لَكَ !!

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لِي تَمَّ كَفْنُكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَنْوَافٍ وَيَضِي سَحَابٌ لَيْسَ فِيهَا قِيمٌ وَلَا عِصَامَةٌ وَقَالَ لَهَا فِي آتِي يَوْمَ تَكُونُ رَأْسُكَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الْأَشْيَيْنِ قَالَ قَامِي يَوْمَ هَذَا قَالَتْ يَوْمَ الْأَشْيَيْنِ قَالَ ارْجُوا فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَتَقَرُّ إِلَى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَأَنَّ يَسْرَعُ فِيهِ بِهِ رَدٌّ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوا تَوْبِي هَذَا وَارْجُوا عَلَيَّ تَوْبَتَيْنِ فَكَفِنُوا نِي فِيهِمَا قُلْتُ إِنَّ هَذَا آخِرُ قَالَ إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْعَبْدِ مِنْ أَلَمَتٍ إِنَّمَا هُوَ لِلسَّهْلَةِ قَلَمٌ يَتَوَقَّى حَتَّى أَمْسُو مِنْ لَيْلَتِهِ الثَّلَاثَاءُ وَدُفِنَ قَبْلَ أَنْ يَضْمَرَ ۝

پرانام ہے۔ فرمایا کہ زندہ نمے کپڑے کامر دے سے زیادہ حقدار ہے۔ یہ تو پیپ کی نذر ہو جائے گا منگل کی رات کا کچھ تھہ گزرنے پر آپ کی وفات ہوئی اور صبح ہونے سے پہلے آپ کو دفن کیا گیا

باب ۸۔ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ بَغْتَةً ۝

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ تَجَلَّأَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّيْ افْتُلِتَتْ لَفْضُهَا وَأَظْهَرُهَا وَأَنْكَلَمَتْ تَصَدَّقَتْ قَهْلَ لَهَا أَجْرُ إِنْ تَصَدَّقَتْ عَنْهَا قَالَ لَعَمْرُ ۝

باب ۹۔ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَقْبَرُ لَا أَقْبَرُ الرَّجُلُ إِذَا جَعَلَتْ

۱۶۹۷۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اُسے تو آپ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم لوگوں نے کتنے کپڑوں کا کفن دیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ تین سفید سخی کپڑوں کا۔ آپ کو کفن میں قمیص اور عمامہ نہیں دیا گیا تھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ بھی پوچھا کہ آپ کی وفات کس دن ہوئی تھی انہوں نے جواب دیا کہ دو شنبہ کے دن۔ پھر پوچھا کہ کون کون سا دن ہے؟ انہوں نے بتایا کہ دو شنبہ۔ آپ نے فرمایا پھر مجھے بھی امید ہے کہ اب سے رات تک وفات ہو جائے گی اس کے بعد آپ نے اپنا کپڑا دیکھا جسے مرغس کے دوران پہن رکھے تھے اس کپڑے سے زعفران کی خوشبو آ رہی تھی آپ نے فرمایا کہ میرے اس کپڑے کو دھو اس کے ساتھ دو اور ملا دینا پھر مجھے کفن انہیں دینا، میں نے کہا یہ تو پرانا ہے۔ فرمایا کہ زندہ نمے کپڑے کامر دے سے زیادہ حقدار ہے۔ یہ تو پیپ کی نذر ہو جائے گا منگل کی رات کا کچھ تھہ گزرنے پر آپ کی وفات ہوئی اور صبح ہونے سے پہلے آپ کو دفن کیا گیا

۸۷۸۔ اچانک موت !

۱۶۹۸۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہ کہا ہم میں سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں گفتگو کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کر میں کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو انہیں اس کا اجر ملیگا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں بلکہ

۸۷۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ

عنہما کی قبر کے متعلق اور اللہ عز وجل کا فرمان ہے اقبرہ۔ اوقت

الرجل اس وقت کہیں گے جب کسی کے لئے قبر بنائیں اور قبرتہ

سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مرض الوفا میں مبتلا تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ جاں گسل کیفیت دیکھی تو زبان سے بے اختیار نکلا ہائے ہائے ۝ اسے من لا یزال دمعہ مقنعا۔ فاند فی صوۃ صد فوقی ۝ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ یہ آیت پڑھو، وجاءت مسکرة الموت الم اور اس کے بعد حدیث میں مذکور باتیں پوچھیں اللہ اکبر! کیا شان تھی اور قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا لگاؤ تھا۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہما



۱۳۰۲۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے کہ ولید بن عبد الملک کے عہد اہانت میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کی دیوار گری اور لوگ اسے زیادہ اونچی بنانے لگے تو وہاں ایک قدم باہر نکل آیا لوگ یہ سمجھ کر گھبرا گئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک ہے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو قدم کو ہچکان سکتا آخر عروہ بن زبیر نے بتایا کہ نہیں! خدا گواہ ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں نہیں ہے یہ تو عرضی اللہ عنہ کا پاؤں ہے، ہشام اپنے والد اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم درصاحبین کے ساتھ نہ دفن

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ مُسَهَّرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي مَآوَى ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ أَخَذُوا فِي بَنَائِهِ فَبَدَّتْ لَهُمْ قَدْرٌ قَفَرُوا وَظَنُوا أَنَّهُ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَاللَّهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا قَدْرٌ مَرَعَرَوْهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَدْنَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ لَأَدْفِنِي مَعَهُمْ وَأَدْفِنِي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لَا أَرَأَى إِلَيْهِ أَبَدًا ۝

کرنا بلکہ میری دوسری سوکنوں کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا۔ میں ان کے ساتھ دفن ہونے سے باز نہیں ہو جاؤں گی سہ

۱۳۰۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر بن عبد المجید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم میں سے حسین بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مہمون اور وہی نے بیان کیا۔ میں اس وقت موجود تھا جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ عبد اللہ! عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جاؤ اور کہو کہ عمر بن خطاب نے آپ کو سلام کہا ہے اور پھر ان سے دریافت کرو کہ کیا مجھے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی ان کی طرف سے اجازت ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ میں نے اس جگہ کو اپنے لئے منتخب کیا حالانکہ آج میں اپنے اوپر عمر رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیتی ہوں، جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا پیغام لائے ہو؟ فرمایا کہ امیر المؤمنین! آپ کو اجازت مل گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر بولے کہ اس جگہ دفن ہونے سے زیادہ مجھے کوئی چیز پسند اور عزیز نہیں تھی، لیکن جب میری روح قبض ہو جائے

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَدَوِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بِنِ عُمَرَ أَذْهَبَ إِلَى أُمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَهَلْ يَفْرُغُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ سَأَلَهَا أَنْ أَدْفِنَ مَعَ صَاحِبَتِي قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ لِيَنْفُسِي فَلَمَّا كُنْتُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَفْبَلْتُ قَالَ لَهَا مَا لَكَ بِذَلِكَ قَالَ أَدْنَتْ لَكَ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْئًا أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَأُخْلَعُونِي ثُمَّ سَلِمُوا ثُمَّ قُلُ يُسْتَاوُونَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَتْ أَدْنَتْ لِي مَا دَفِنُونِي وَالْأَقْدَمُونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنْ لِيَ لَأَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ

سے مطلب یہ ہے کہ اگر میرے اندر کوئی اچھائی نہیں ہے تو ان بزرگوں کے ساتھ مجھے دفن کرنے سے مجھے کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ اصل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلے خواہش یہی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں، جس حجرہ میں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم دفن تھے وہ آپ ہی کا تھا۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے وہ جگہ مانگی تو آپ نے یہی فرمایا تھا کہ میں نے اسے اپنے لئے منتخب کر رکھا ہے۔ لیکن بہر حال عمر رضی اللہ عنہ اس کے زیادہ مستحق ہیں اس کے علاوہ آپ نے جل کی ٹرائی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف مسلمانوں کی قیادت کی تھی اور پھر بعد میں آپ کو اس کا احساس ہوا تو ان واقعات پر آپ بہت مژمندہ ہوئیں، نبی کریم صلی اللہ کے مزار مبارک پر بھی اسی وجہ سے نہیں جانی بغض غالباً اسی وجہ سے آپ نے اس حضور کے قریب دفن ہونے کی خواہش بھی چھوڑ دی تھی، دوسری ازواج مطہرات بقیع میں مدفون تھیں آپ بھی وہیں دفن ہوئیں پھر حال جو کچھ آپ نے اس موقع پر فرمایا وہ تواضع اور کسر نفسی کا مظہر ہے

الَّذِينَ تَوَفَّيْنَا تَرْسُولًا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
عَلَيْهِمْ رَاضٍ قَسَمَ امْتَحَنُوا بَعْدِي وَهُوَ الْخَلِيفَةُ قَامَسُوا  
لَهُ دَا طَبَعُوا قَسَمَ عُمَانٌ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةً وَالزُّبَيْرُ  
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَوَلَجَّ  
عَلَيْهِ مَاتَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ تَبَيَّنُوا أَمِيرًا الْمُؤْمِنِينَ  
بِبَيْتِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَكَ مِنَ الْقِدَمِ فِي الْإِسْلَامِ  
مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتَخْلِفْتَ فَقَدْ لَتَ لَكُمْ الشَّهَادَةُ  
بَعْدَ هَذَا كُلِّهِ فَقَالَ تَبَيَّنُوا يَابْنَ أَخِي ذَلِكَ كَفَافٌ  
لَوَسَّكَ دَلَالِي الْأُمَمِ الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ  
الْأَوَّلِينَ خَيْرًا أَنْ يَعْرِفَ تَعْلَمُ حَقَّهُمْ وَإِنْ يَحْفَظْ  
كُلُّهُمْ مَتَّعَهُمْ وَأَوْصِيَهُ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَسَّوْا  
وَالْقَامُ وَالْأَيَّامُ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُخِيسِيهِمْ وَيُفْضَى عَنْ  
قُسَيْبِيهِمْ وَأَوْصِيَهُ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ أَنْ تَوَفَّيَ  
تَعْلَمُ يَحْفَظُهُمْ وَأَنْ يُقَاتِلُوا مِنْ دِمَائِهِمْ وَأَنْ لَا  
يُكَلَّفُوا كَوْنًا حَاقِبَهُمْ !!

تو مجھے اٹھا کر لے جانا اور پھر دوبارہ میرا عائدہ رضی اللہ عنہا کو سلام پہنچا کر  
ان سے کہنا کہ تم نے آپ سے اجازت چاہی ہے اس وقت بھی اگر وہ اجازت  
دے دیں تو مجھے وہیں دفن کر دینا ورنہ مسلمانوں کے مفقود کے پاس لا کر دفن  
کرنا میں اس امر خلافت کا ان صحابہ سے زیادہ اور کسی کو مستحق نہیں سمجھتا  
جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے وقت تک خوش اور  
راضی تھے۔ وہ حضرات میرے بعد جسے بھی خلیفہ بنائیں خلیفہ وہی ہوگا۔  
اور تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے خلیفہ کی باتیں فوج سے سنو اور اس کی  
اطاعت کرو، آپ نے اس موقع پر خلیفہ منتخب کرنے والی کمیٹی کے اصحاب  
عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ  
عنہم کا نام لیا۔ ان میں ایک انصاری نوجوان داخل ہوئے اور کہا اے  
امیر المؤمنین! آپ کو بشارت ہو، اللہ عزوجل کی طرف سے آپ کا اسلام میں  
پہلے داخل ہونے کے وجہ سے جو نذرہ تھا، وہ آپ کو مظلوم ہے، پھر جب آپ  
خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ نے انصاف کیا پھر ان تمام امتیازات پر ایک اور  
امتیاز یہ ہے کہ آپ نے شہادت پائی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، میرے  
بھائی کے بیٹے! کاش ان کی وجہ سے میں برابر پر چھوٹ جاتا، نہ مجھے کوئی غذا

ہو تا اور نہ کوئی ثواب! ہاں میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ ہماجرین اول کے ساتھ اچھا معاملہ رکھے، ان کے حقوق کو  
پہچانے اور ان کی عزت کی حفاظت کرے اور میں اسے انصار کے بارے میں اچھا معاملہ رکھنے کی وصیت کرتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کا مکان و  
مستقر بیان نفا (میری وصیت یہ ہے کہ ان کے اچھے لوگوں کی پذیرائی کی جائے اور ان میں جو بڑے ہوں ان سے حتی الامکان مدد گزریا  
جائے (یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وصیت تھی) اور میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں اور اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی جو  
اللہ اور رسول کی ذمہ داری ہے (یعنی ان غیر مسلمانوں کی جو اسلامی حکومت کے تحت زندگی گزار رہے ہیں کہ ان سے کئے گئے وعدوں کو پورا کیا جائے  
انہیں بچا کر لڑا جائے اور طاقت سے زیادہ ان پر کوئی بار نہ ڈالا جائے !!

۸۸۰ - مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت !!

۱۳۰۴ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ائمش نے حدیث  
بیان کی اور ان سے مجاہد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ انہوں  
نے جیسا بھی عمل کیا تھا اس کا بدلہ پالیا، اس روایت کی متابعت علی  
بن جعفر و محمد بن عمرہ اور ابی عدی نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے اور اس کی  
روایت عبداللہ بن عبد القدوس نے ائمش کے واسطے سے اور محمد بن انس نے  
بھی ائمش کے واسطے سے کی ہے !!

باب ۸۸ - مَا يُرَى مِنْ مَتَابِ الْأَمْوَاتِ

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا - أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ  
مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَقْضَوْا إِلَى مَا  
قَدَّمُوا تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْبَعْدِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَدْرَةَ  
وَأَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَتَرَوَا عِبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عَبْدِ الْقَدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَكْسٍ عَنِ  
الْأَعْمَشِ !!

۸۸۱۔ زکریٰ شہداء الموت !!

۸۸۱۔ بدترین مردوں کا ذکر !!

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو تَهَبٍ لِنَسِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَا لَكَ سَاحِرُ أَيُّوْمٍ فَتَوَكَّتْ تَبَّتْ يَدَايَ أَبِي تَهَبٍ وَتَبَّ !!

۱۳۰۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی کہ ایک مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی انش کے واسطے سے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو تہب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ سارے دن تجھ پر بر باد رہے اس پر یہ آیت اتری ”تَوَكَّتْ تَبَّتْ يَدَايَ أَبِي تَهَبٍ وَتَبَّ“ یا سہ وہ عودا بر باد ہو گیا !!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ !!

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ کے مسائل

۸۸۲۔ وَجُوبِ الزَّكَاةِ وَقَوْلِي اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ

۸۸۲۔ زکوٰۃ کا وجوب اور اللہ عزوجل کا فرمان کہ نماز قائم

وَأَيُّكُمْ الْقِسْلُوهَ وَأَتُوا الزَّكَاةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُلَيْمٍ وَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَرْثَدَا يَا الْقِسْلُوهَ وَالزَّكَاةَ وَالْقِسْلَةَ وَالْعَقَاف !!

کرو اور زکوٰۃ دو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق دقیر روم سے اپنی گفتگو نقل کی کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں وہ نماز زکوٰۃ، صلہ رحمی اور عفت کا حکم دینے ہیں !!

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ اصْبَحَاكَ مِنْ مُحَمَّدٍ

۱۳۰۶۔ ہم سے ابو عاصم صبحاک بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے زکریا بن اسحاق نے ان سے یحییٰ بن عبد اللہ بن صبیفی نے ان سے ابو سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو مین (کا عامل بنا کر بھیجا) اور فرمایا کہ تم انہیں دعوت اس گواہی کی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ لوگ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ وقت روزانہ کی نمازیں فرض ہیں اگر وہ لوگ یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان کے مال کے کچھ صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر انہیں کے محتاجوں کو دے دیا جائے گا !!

عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبِيْفٍ عَنْ أَبِي مُعْبِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا بِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ تَحْمُسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا بِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ مَدَقَّةً فِي أَمْوَالِهِمْ تَوْحَدُ مِنْ أَغْنِيَايِهِمْ وَتُكْرَى فِي فَقْرِهِمْ

۱۳۰۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شعبہ نے محمد بن عثمان بن عبد اللہ بن مویب کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن طلحہ نے اور ان سے ابو ایوب نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو جنت میں لے جائے اس

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي

لے امام بخاری غالباً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عام مردوں کی برائی نہ کرنی چاہیئے لیکن جو لوگ خدا اور رسول کے ازلی دشمن ہیں یا جن کی برائی خود قرآن و حدیث میں کی گئی ہے انہیں مرنے کے بعد بھی برا کہنے میں کوئی حرج نہیں ہو سکتا !!

پروگوں نے کہا کہ آخر یہ کیا چاہتا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت اہم ضرورت ہے (پھر آپ نے جنت میں لے جانے والے عمل بتائے کہ) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو اور صلہ رچی کرو۔ اور ہنسنے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن عثمان اور ان کے والد عثمان بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ان دونوں صاحبان نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور انہوں نے ابو یوسف سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح (سنا) ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ) نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ مجھ سے روایت

الْجَنَّةَ قَالَ مَا لَكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْتَ مَالَهُ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ  
الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْرُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَابْنُ  
عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ  
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ أَغْشَى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرُ  
مَحْفُوظٍ إِنَّمَا هُوَ سَمُرٌ ۝

غیر محفوظ ہے اور روایت عمرو بن عثمان سے (محفوظ ہے غلطی شعبہ سے ہو گئی تھی کہ انہوں نے عمرو بن عثمان کے بھائے محمد بن عثمان کہہ دیا تھا)  
۱۳۰۸۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے محمد بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن یحییٰ بن حیان نے ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس پر میں اگر مداومت کروں تو جنت میں جاؤں آپ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ فرض نماز قائم کرو۔ فرضی زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اعرابی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان میں کوئی زیادتی میں نہیں کروں گا۔ جب وہ جلنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کے دیکھنے کی منار کھتا ہے جو جنت والوں میں ہو تو اسے اس شخص کو دیکھنا چاہیے (کہ یہ جنتی ہے)

۱۳۰۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَقْبَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ قَدَّمْتُ الْجَنَّةَ قَالَ  
تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ اسْكُتُ  
وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ  
وَالَّذِي تَقْبُضُ يَمِيْدِهِ لَا أُرِيْدُ عَلَى هَذَا قَلَمًا وَلِي قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَوَّلَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى  
سَاجِدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا ۝

۱۳۰۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے ابو ہریرہ نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو زرعہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہی حدیث بیان کی ۝

۱۳۰۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي  
حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ذُرْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا ۝

۱۳۱۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے حماد بن زید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو جہرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مضر کے کافر ہمارے لٹے اور آپ کے درمیان میں پڑتے ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت کے مہینوں ہی میں حاضر ہو سکتے

۱۳۱۰. حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَهْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا  
الْبَحْثَ مِنْ دِمِيعَةٍ قَدْ حَالَكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَفَّارُ  
مُضَرَ وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ

تَبَرُّنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُكَ عَنْكَ وَتَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَوْلَانَا  
قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ  
بِإِلَهِهِ وَشَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدُ يَدَيْهِ  
هَكَذَا وَأَقَامَ الْقِسْلَوَةَ وَابْتِئَاءَ الزَّكَاةَ وَأَنْ تُؤَدَّوْا  
خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْتِ كَأَمْ عَيْنِ السُّبَّاءِ وَالْعَنَتِ  
وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَتِ وَقَالَ سَلِيمَانُ وَأَبُو النَّعَّانِ  
عَنْ حَمَّادٍ الْإِيمَانُ بِإِلَهِهِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
عَنْكُمْ (بزرگ کا چھوٹا مرتبان جیسا گھر) فقر (کچھ کی جڑ سے  
تیل برتن) افسوس کے استمال سے سلیمان اور ابو النعمان نے حماد  
إِنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ !!

١٣١١- حَدَّثَنَا أَبُو يَمَانٍ أُنْعِمَ بِنُ نَافِعٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ  
أَنَّ أَبَاهُ هَذِيرَةَ قَالَ لَمَّا نُوِّمِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرٌ مِنْ كُفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ  
فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ  
حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ  
مَنْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ  
فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْمَقْلُوبَةِ وَ  
الْمَرْكُوبَةِ حَتَّى الْمَالِ وَاللَّهِ تَوَمَّنَعُونِي عَنَّا قَا كَانُوا  
يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَقَاتِلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ

اے خمس، مالِ غنیمت سے حکومت کے حصے کا نام ہے، اس کی پورے گنیز چکی ہیں اور ان پر بحث بھی ہو چکی ہے !

۷۔ ہم نے پہلے بھی لکھا تھا کہ عرب شرب کے رسیا تھے جب شہر کے لئے ان برتنوں کے استعمال سے بھی روک دیا گیا تھا جن میں جلدی آجاتا تھا۔ جن چار چیزوں سے آپ نے روکا تھا وہ چار وسلم نے خود ان برتنوں میں استعمال کی اجازت دے دی تھی

ہیں۔ آپ جیسے کچھ ایسی باتوں کا حکم دیجئے جس پر ہم بھی خود عمل کرتے رہیں اور ان اپنے ہم قبلہ لوگوں سے بھی ان پر عمل کے لئے کہیں جو ہمارے ساتھ نہیں آسکے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں جلد باتوں کے لئے حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی وحدانیت کی شہادت (یہ کہتے ہوئے) اپنے ہاتھوں کو آپ نے یوں ملایا نماز کی اقامت - زکوٰۃ کی ادائیگی - اور غنیمت سے خمسہ ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں، اور میں تمہیں روکتا ہوں تو بڑی ناہوا ایک برتن، اور زفت لگا ہوا برتن، زفت بصرہ میں ایک قسم کا واسطہ سے یہی روایت اس طرح بیان کی ہے ایمان باللہ شہادۃ

۱۳۱۱- ہم سے ابوالیمان بن نافع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی ان سے زہری نے کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن غنیم بن مسعود نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوئے ادھر عرب کے بہت سے قبائل نے انکار شروع کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی موجودگی میں کیونکر جنگ کر سکتے ہیں کہ ”مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہ دے دیں اور جو شخص اس کی شہادت دے گا تو میری طرف سے اس کا مال و جان محفوظ ہو جائے گا سو اسی کے حق کے یعنی قصاص وغیرہ کی صورتیں اس سے منتفی ہیں اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ بخدا میں ہر اس شخص سے لڑوں گا جو زکوٰۃ اور نماز میں تقصیر کرے گا۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا

ی تفصیلات کتاب الجہاد میں آئیں گی یہ اور اس باب کی دوسری اکثر احادیث

بہ حرام ہوئی تو اس کے تصورات عرووں کے دل و دماغ سے بالکل محو کر دینے  
شراب پی پائے جاتی تھی دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ ان برہمنوں میں نشہ  
سراج کے شراب کے استعمال کے برتن ہیں ، بعد میں آں حضور صلی اللہ علیہ  
کیونکہ ممانعت کی وجہ صرف وقتی مصلحت تھی !!



اِنَّ اَنَا قَدْ شَرَعْتُ لَكُمْ صَدَقَاتٍ رَّأَيْتُكُمْ تَكْفُرُونَ  
 اِنَّهُ الْحَقُّ !!  
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا یہ بات اس کا نتیجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا فرمایا تھا اور بعد میں، میں بھی اس  
 نتیجہ پر پہنچا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی حق پر تھے !!

لے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو سب کے ان تمام قبائل میں جو مدینہ سے دور تھے ایک بے حیثی میل گئی۔ حضور اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی زندگی ہی میں سارا عرب حلقہ بگوش اسلام ہو چکا تھا، لیکن بہر حال پوری قوم بدویانہ اور مرکز گریز زندگی کی عیش سے عادی تھی۔  
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے اس لئے ان کی امارت اور سرداری مسلم تھی، ابتدائی عربوں کا کہنا یہ تھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت  
 کر لی لیکن تمہاری اطاعت کیوں کریں؟ جس طرح تم نے مدینہ والوں نے ایک اپنا امیر منتخب کیا ہے ہم بھی ایک امیر منتخب کریں گے اور زکوٰۃ  
 ہم نہیں دیں گے، تم ہم سے ہمارے رویے نہیں لے سکتے۔ ہم اگر زکوٰۃ دیں گے تو اپنے ہی قبیلہ کے کسی منتخب امیر کو، لیکن ابوبکر صدیق خلیفہ  
 اول رضی اللہ عنہ کا کہنا یہ تھا کہ یہ اسلام کے احکام میں رخصۂ اندازی ہے۔ زکوٰۃ بالکل اسی طرح فرض ہے جس طرح نماز۔ نماز پڑھنے کا اقرار  
 ہے اور زکوٰۃ دینے سے انکار۔ یہ کیا اسلام ہے؟ ہر مسلمان کو زکوٰۃ بھی دینی ہوگی۔ جب تم نے کلمہ شہادت پڑھ لیا تو زکوٰۃ سے انکار خدا  
 کے حکم اور اس کے دیئے ہوئے دستور کے مطابق حکومت سے بغاوت ہے اور ہم نے تمام لوگوں سے جنگ کریں گے جو اس بغاوت  
 میں حصہ لیں، عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا یہ تھا کہ اس بغاوت پر ان سے جنگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے احکام کے خلاف ہے ان  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مقصد حضرت عمر کے نزدیک صرف یہ تھا کہ ہم جنگ صرف انہیں لوگوں سے کر سکتے ہیں جو اللہ اور رسول پر  
 ایمان نہ رکھتے ہوں لیکن جو لوگ اس کلمہ کی شہادت دے دیں ان سے جنگ جائز نہیں ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ زکوٰۃ نہ دینا اور کلمہ شہادت  
 کا اقرار نہ کرنا دو الگ چیزیں ہیں اگر کوئی شخص کلمہ شہادت کے بعد زکوٰۃ سے انکار کر دے تو وہ کافر نہیں ہو جاتا کہ ہم ان سے جنگ کریں۔  
 حضرت صدیق اکبر کو اس سے انکار تھا کیونکہ کلمہ شہادت کی طرح، زکوٰۃ، حج اور دوسری تمام ضروریات دین پر یقین و ایمان مسلمان کے لئے  
 ضروری ہے لیکن ایک اور بات تھی ان لوگوں نے نہ کلمہ شہادت سے انکار کیا تھا نہ نماز سے نہ زکوٰۃ یا کسی بھی ضروریات دین سے، بلکہ ان کا انکار  
 صرف اس مرکزی زندگی سے تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم کر گئے تھے چنانچہ انہوں نے کہا بھی یہ تھا کہ ”منا“ امیر و منکم امیر“ یعنی  
 انہیں زکوٰۃ دینے سے انکار نہیں تھا بلکہ اس مرکزی زندگی سے انکار تھا جو خلافت اسلامی ان کے لئے ضروری قرار دے رہی تھی گویا وہ چاہتے  
 تھے کہ زمانہ جاہلیت کی طرح ہر قبیلہ کا ایک الگ امیر ہو اور زکوٰۃ اسی کو دی جائے اس لئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا اعلان جنگ انتظامی  
 مصالح کی بنا پر تھا کیونکہ خلافت سے انہوں نے بغاوت کی تھی اور اسلام کے اس مرکزی اور دستور کی سیٹھ کو ماننے سے انکار کیا تھا جسے  
 اللہ کے رسول قائم کر گئے تھے اور جو ابھی بالکل ابتدائی مراحل سے گزر رہی تھی اس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اعلیٰ تدبیر اور سیاسی بصیرت  
 کا پتہ چلتا ہے کہ جب سب کا اکثر حصہ اس مرکزی زندگی سے انکار کر چکا تھا جو اسلام میں مطلوب تھی تو آپ نے اعلان جنگ اس طرح کیا کہ سب  
 راہ راست پر آسکے اس وقت سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ آج جن لوگوں نے زکوٰۃ مدینہ بھیجنے سے انکار کیا تھا کیا وہ آئندہ اسلام کے دوسرے  
 مسائل کو اپنی خواہشات کے تابع کرنے کی کوشش نہیں کریں گے؟ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے شیخ نوویؒ نے خطابی کے حوالہ سے یہ لکھا ہے، کہ  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمام قبائل عرب میں اُرتداد پھیل گیا تھا۔ حالانکہ یہ ایک نہایت بے بنیاد بات ہے، خطابی نے غالباً  
 زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں کو بھی مرتدین کی صف میں شمار کر لیا ابن حزم نے اس کی بڑی شدت کے ساتھ تردید کی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ان حضور صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگ جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اور ایمان اور یقین کے معاملہ میں بالکل صفر تھے مرتد ہو کر مسلمہ وغیرہ

**باب ۸۸۳ - اَلْبَيْعَةُ عَلَىٰ اِيتَاءِ الزَّكَاةِ قَانَ تَابُوا  
وَاقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَاخْتَوَانَاكُمْ  
فِي السِّبْغِ ۝**

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُمَيْزٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اسْتَعِيلُ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَبْرِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاتِّاءِ الزَّكَاةِ وَالتَّصَرُّعِ كُلِّ مُسْلِمٍ

**باب ۸۸۴ - اِثْمُ مَا نِعِ الزَّكَاةَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا  
يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اِلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَى  
قَدْ دَفَعُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝**

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا ابُو اَيُّوبَ الْحَكَمُ بْنُ تَارِغٍ قَالَ  
اَخْبَوْنَا شُعَيْبُ قَالَ حَدَّثَنَا ابُو الزَّوَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ هُرَيْرٍ الْاَعْرَجِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْاَوَّلُ عَلَى صَاحِبِهِ  
عَلَى خَيْرِ مَا كَانَ اِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَّأُ  
بِاخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْاُخْرَى عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ  
اِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَّأُ بِاِثْقَالِهَا وَتُطْحَلُ  
بِقُرْبِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا اَنْ تُخْلَبَ عَلَى النَّاسِ قَالَ  
وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يُغْلَمُهَا عَلَى وَجْهِهِ  
لَهَا يُحَارُّ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ قَا قَوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا  
قَدْ بَلَغْتُ وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يُعْلَمُ عَلَى رَقَبَةِ لَهُ رُغَاءٌ  
فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ قَا قَوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ  
بَلَغْتُ ۝

۸۸۳ - زکوٰۃ دینے پر بیعت (قرآن مجید میں ہے کہ) اگر وہ  
دکفار و مشرکین تو بہ کر لیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو  
پھر نہ باری دینی برادری میں وہ شامل ہیں ۝

۱۳۱۲ - ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے  
والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے  
قیس نے بیان کیا کہ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے  
ساتھ خیر خواہی کا معاملہ رکھنے پر بیعت کی تھی ۝

۸۸۴ - زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے پر گناہ، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے  
کہ جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں  
خرچ نہیں کرتے (یہاں سے) آپس جو کچھ جمع کر کے رکھتے تھے اس  
کا آج مزہ چکھو تک (زکوٰۃ نہ دینے والوں کی مذمت اور ان پر  
عذاب کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں) ۝

۱۳۱۳ - ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب  
نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی کہ عبد الرحمن بن ہریرہ  
نے ان سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا -  
آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ و قیامت  
کے دن اپنے ان مالکوں کے پاس جنہوں نے ان کا حق (زکوٰۃ) نہیں دیا  
نفا اس سے زیادہ موٹے تازے ہو کر آئیں گے (جیسے دنیا میں) ان کے  
پاس تھے اور انہیں اپنے کھروں سے روندیں گے بکریاں بھی اپنے ان  
مالکوں کے پاس جنہوں نے ان کے حق نہیں دیئے تھے پہلے سے زیادہ  
موٹی تازی ہو کر آئیں گی اور انہیں اپنے کھروں سے روندیں گی اور انہیں  
سینگ ماریں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا حق یہ بھی  
ہے کہ پانی پر دو ہاجائے (اگر کوئی مسکین اور محتاج اس سے مانگے تو اسے  
دینے کے لئے) آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص قیامت کے دن اس طرح نہ آئے  
کہ اس کی گردن پر ایک ایسی بکری لدی ہوئی ہو جو چلا ہی ہو اور مجھ

(بقیہ حاشیہ ص ۶۴۹ گزشتہ) کے گروہ سے جا ملے تھے لیکن یہ لوگ بہت کم تھے، زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو زکوٰۃ مدینہ بھیجنے کے خلاف ہو گئے  
تھے، پھر بھی ایسے قبائل میں بہت سے غلغلی مسلمان تھے اور اسلام کی روح کو سمجھتے تھے، انہوں نے اس کی سخت مخالفت کی اپنا بچہ بہت جلد  
باغیوں پر قابو پایا گیا اور جن لوگوں نے ارتداد اختیار کیا تھا ان کا بھی استیصال ہو گیا ۝

سے کچھ کہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عذاب سے بچائیے، اور میں اسے یہ جواب دوں کہ تمہارے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا (میرا کام پہنچا تھا سو میں نے پہنچا دیا، اس طرح کوئی شخص اونٹ لئے ہوئے قیامت کے دن نہ آئے۔ اس پر اونٹ کو چڑھادیا گیا ہو۔ اونٹ چلا رہا ہو اور وہ خود مجھ سے فریاد کرے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بچائیے) اور میں یہ جواب دیدوں کہ تمہارے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا تھا !!

۱۳۱۴- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہما کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی کہما ہم سے عبد الرحمن دینار نے اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن اس کا مال نہایت زہریلے سانپ کی صورت اختیار کرے گا کہ زہر کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے ہوں گے اس کی آنکھوں کے پاس دوسیاہ نقطے ہوں گے دیکھے سانپ کے ہوتے ہیں پھر وہ سانپ اپنے دونوں جھڑوں سے اسے پکڑ لے گا اور کہے گا میں تمہارا مال اور خزانہ ہوں۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی اور وہ لوگ یہ نہ خیال کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو کچھ اپنے فضل سے دیا ہے اور وہ اس میں بخل سے کام لیتے ہیں (یعنی زکوٰۃ و صدقات

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا عَائِشَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ سَمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَوَاتَهُ مُثِلَ كَدِّ مَالِكٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَاعًا أَفْرَجَ لَهُ رَبِيبَتَانِ يَطْلُقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا كُنْتُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَخْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ مِمَّا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ أَلَهُمْ بَلْ هُوَ سَرٌّ أَلَهُمْ سَيُطْفَؤُنَ مَا يَبْخُلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ !!

نہیں دیتے) کہ ان کا مال ان کے لئے خیر ہے بلکہ وہ شربے جس مال کے معاملہ میں انہوں نے بخل کیا ہے، قیامت میں اس کا طوق ان کی گردن میں پہنایا جائے گا !!

۸۸۵- جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کمتر (خزانہ)

نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ پانچ اوقیہ سے کم مال میں صدقہ نہیں ہے !!

۸۸۵- مَا أَدَّى زَكَوَاتُهُ فَلَيْسَ يَكُنْ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ !

اے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امت کو متنبہ فرما رہے ہیں کہ کسی کا مال و منال، اونٹ بکری یا کوئی چیز چوری کرنے کی سزا اللہ تعالیٰ کے یہاں کیلے گی۔ آپ کا مقصد یہ ہے کہ ایسے گنہگار کو میں بھی نہیں بچا سکتا اور میری طرف سے بھی اسے صاف جواب ملے گا اس لئے پہلے ہی لوگ آنے والی دنیا کی ہزارد و ہزار کو سمجھ لیں تاکہ قیامت کے دن ان مذکورہ حالتوں میں انھیں نہ آکڑاڑے، حدیث میں اس کی تفسیر نہیں کہ یہ کس بات کی سزا ہوگی، ممکن ہے اونٹ یا بکری کے چور کو قیامت میں اس طرح کی سزا دی جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے کی یہ سزا ہو۔ یا کسی اس سلسلے کی دوسری خیانت کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا کے گناہ قیامت میں جسم اور صورت اختیار کر لیں گے اور انہیں سب لوگ دیکھ سکیں گے۔

۳- دنیا میں بھی اکثر مدفون خزانوں پر اثر دے اور سانپ کے موجود ہونے کے قصے شہور ہیں یہ اتنی عام بات ہے کہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ خزانے اور سانپ میں کوئی خاص مناسبت ہے کہ دنیا میں بھی اس کا مشاہدہ ہوتا ہے اور قیامت میں بھی مال جمع کرنے والوں کے خزانے سانپ ہی کی صورت اختیار کر لیں گے۔ ۳- ابتداء اسلام میں جب زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی تھی تو مالدار لوگوں سے نزوت

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَعْرَافِي أَخْبَرَنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَكْسِرُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَسَرَهَا فَلَمْ يُوَدِّ زَكَاةَهَا قَوْلُ اللَّهِ إِنَّهَا كَذِبٌ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَهْرًا لِلْأَمْوَالِ ۖ

۱۳۱۵۔ ہم سے احمد بن شعیب بن سعید نے حدیث بیان کی کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے خالد بن اسلم نے انہوں نے بیان کیا ہم عبد اللہ بن عمر کے ساتھ کہیں جا رہے تھے آپ سے ایک اعرافی نے پوچھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق بتائیے کہ جو لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ کرتے ہیں (بعد میں اس پر وعید ہے) اس کا ابن عمر نے جواب دیا کہ اگر کسی نے خزانہ جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ نہیں دی تو اس کی تباہی یقینی ہے۔ یہ حکم تو زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا حکم نازل کر دیا تو اب وہی مال و دولت کو پاک کر دینے والی ہوئی ۖ

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمِيسٍ أَوْاقٍ مَكَّةَ وَلَا فِيمَا خَمِيسٌ دُونَ مَكَّةَ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمِيسَةٍ أَوْسُقٍ مَكَّةَ ۖ

۱۳۱۶۔ ہم سے اسحق بن یزید نے حدیث بیان کی کہ میں شعیب بن اسحق نے خبر دی کہ میں اور اڑائی نے خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی کہ عمر بن یحییٰ بن عمارہ نے انہیں خبر دی اپنے والد یحییٰ بن عمارہ بن ابوالحسن کے واسطے سے اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم (چاندی میں) صدقہ (زکوٰۃ) انہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (غلہ) میں صدقہ نہیں ہے ۖ

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْنًا قَالَ أَخْبَرَنَا حَصِينٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ ذَرٍّ قَالَ قَالَ مَوْرِتُ بِالْوَبْدَةِ قَالَا أَنَا بِنَايَ دَرٍّ قَعْنُتُ لَهُ مَا أَنْزَلَكَ مِنْ ذَلِكَ هَذَا قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ وَمُعَاوِيَةَ فِي الَّذِينَ يَكْسِرُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ تَرَكْتُ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ قَعْنُتُ

۱۳۱۷۔ ہم سے علی بن ابی ہاشم نے بیان کی انہوں نے ہشیم سے سنا۔ کہا کہ ہمیں حسین نے خبر دی، انہیں زید بن ذر نے وجہ سے کہا کہ میں زبدہ سے (جہاں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کے آخری ایام گزار رہے تھے) مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک غیر آباد علاقہ گذر رہا تھا کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ دکھائی دیئے میں نے پوچھا کہ آپ یہاں کیوں آگئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں شام میں تھا تو معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کے مطابق کچھ متعینہ مقدار وصول کی جاتی تھی لیکن جب زکوٰۃ فرض ہو گئی تو انہیں تفصیلات کے تحت اب مال سے صدقہ وصول کیا جانے لگا تھا اس سے زیادہ اگر کوئی دینا چاہتا تو یہ اس کی اپنی خوشی تھی، قرآن مجید میں اور احادیث میں کنز یعنی خزانہ جمع کرنے پر وعید آتی ہے، مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ خزانہ سے مراد یہاں شریعت کی نظر میں مال جمع کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے کہ جس سے زکوٰۃ وغیرہ نہ نکالی جاتی ہو۔ لیکن اگر اس سے زکوٰۃ ادا کی جاتی رہے تو خواہ اس کی گنتی کر دوں اور اربوں تک کیوں نہ پہنچ جائے اسے کنز (خزانہ) شریعت کی اصطلاح میں نہیں کہیں گے۔ کیونکہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ حالانکہ وہ بھی مال ہے۔ اب اگر کسی کی مالیت پانچ اوقیہ یا اس سے زیادہ ہو گئی اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اس نے اس مال کا حق ادا کر دیا اور اب جو کچھ اس کے پاس ہے، وہ کنز نہیں کہلائے گا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے تھے کہ کنز وہ مال ہے جس سے زکوٰۃ نہ ادا کی جاتی ہو ۖ

تَزَلَّتْ فَيْتًا وَفِيهِمْ مَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذَلِكَ  
 تَكْتَبُ إِلَى عُثْمَانَ يَشْكُو فِي تَكْتَبُ إِلَى عُثْمَانَ  
 آتِي أقدام السَّيَافَةِ فَقَدْ مَشَتْهَا فَكَثُرَ عَلَى النَّاسِ  
 حَتَّى سَأَلَهُمْ لَمْ يَكُنْ فِي قَبْلُ ذَلِكَ فَكَثُرَتْ ذَلِكَ  
 يَعُثْمَانَ فَقَالَ لِي إِنَّ مَشَيْتُ تَنَحَّيْتُ فَكَثُرَتْ  
 قَرِيْبًا فَذَلِكَ الْكَذِبُ أَنْزَلَنِي هَذَا الْمَنْزِلَ  
 وَتَوَاسَّوْا عَمَلِي حَبْسِيًّا لَسَيْفِي وَأَطَعْتُ !!

میری گفتگو (قرآن کی آیت) جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور انہیں  
 اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، کے متعلق ہوئی۔ معاویہ کا کہنا یہ تھا  
 کہ اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور میں یہ کہتا تھا کہ اہل کتاب  
 کے ساتھ ہمارے متعلق بھی نازل ہوئی ہے۔ اس اختلاف کے نتیجہ میں  
 میرے اور ان کے درمیان کچھ کجی پیدا ہو گئی، چنانچہ انہوں نے عثمان  
 رضی اللہ عنہ جو ان دنوں خلیفۃ المسین تھے، کے یہاں میری شکایت  
 لکھی دیکر میں اس طرح کا خیال رکھتا ہوں (عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے  
 لکھا کہ میں مدینہ چلا آؤں، چنانچہ میں چلا گیا دو ہاں جب پہنچا تو لوگوں کا میرے یہاں اس طرح ہجوم جمع ہونے لگا جیسے انہوں نے  
 مجھے پہلے دیکھا ہی نہ ہو، پھر جب میں نے (لوگوں کے اس طرح اپنے پاس آنے کے متعلق عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مناسب  
 سمجھو تو یہاں اپنا قیام ترک کر کے مدینہ سے قریب ہی کہیں قیام اختیار کر لو۔ یہی بات ہے جو مجھے یہاں تک لائی ہے اگر میرا  
 ایک حبشی بھی ہو جائے تو میں اس کی بھی سنوں گا اور اطاعت کروں گا)۔

سہ ہم نے اس سے پہلے لکھا تھا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کنز (خزانہ) جس کے جمع کرنے کی مذمت قرآن مجید میں آئی ہے  
 اس سے مراد وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو، لیکن اگر زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو پھر باقی مال و دولت خواہ اس کی گنتی اربوں تک کیوں  
 نہ پہنچے، ”کنز“ کے حکم میں نہیں ہے اور کوئی بھی شخص زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد جتنا بھی مال چاہے جمع کر سکتا ہے۔ کوئی پابندی اسلام  
 نہیں لگانا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ”کنز“ سے متعلق ایک اور بھی کہی ہے جس کی طرف ہم نے اپنے نوٹ میں اشارہ کیا ہے، بہر حال مقصد  
 دونوں حضرات کا ایک ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد مال و دولت جس قدر بھی جائز طریقے پر جمع کی جاسکے کوئی مضائقہ نہیں۔ تمام صحابہ  
 بھی یہی سمجھتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی بہت سے صحابہ بڑے مالدار اور صاحب ثروت تھے خلفاء راشدین  
 کے دور میں بھی تھے اور ہمیشہ رہے۔ لیکن حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا خیال اس سلسلے میں کچھ جداگانہ تھا وہ زندگی میں عیش و عشرت  
 اور مال و دولت جمع کرنے کے رجحان کو پسند نہیں کرتے تھے بہت سے لوگ آج کل ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف سوشلسٹ نظریات کی  
 نسبت کر دیتے ہیں جو انتہائی نامعقول ہونے کے ساتھ خلاف واقعہ بھی ہے اصل بات یہ تھی کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کے مزاج میں بڑی  
 فقر پسندی تھی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت دنوں تک رہے تھے اور آپ حضور سے آپ کو بڑی محبت اور عشق تھا  
 حضور اکرم بھی آپ سے بڑا لگاؤ رکھتے تھے۔ اور موقع بہ موقع آپ کے مزاج کے مطابق ہدایات بھی دیا کرتے تھے۔ خود حضرت ابوذر  
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ جب مدینہ کی عمارتیں سلع پہاڑی کے برابر پہنچ جائیں  
 تو تم شام چلے جانا چنانچہ جب مدینہ کی عمارتیں سلع کے برابر پہنچ گئیں تو میں شام چلا آیا، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی بھی  
 تھی کہ شام فتح ہوگی اور وہاں اسلامی حکومت کا انتظام قائم ہوگا پھر ابوذر رضی اللہ عنہ اس دور تک زندہ بھی رہیں گے جب  
 مدینہ میں مال و دولت کی انتہائی فراوانی ہو جائے گی کہ لوگ عالی شان عمارتیں بنانے لگیں گے یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد  
 خلافت کا واقعہ تھا مال و دولت کی کوئی کمی نہیں تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جو حالات تھے آج کے حالات  
 ان سے بہت مختلف تھے جو لوگ اجتماعی زندگی اور انتظامی معاملات کی نزاکتوں سے واقف تھے وہ اسے حالات کی پیداوار سمجھ  
 کر نظر انداز کر دیتے تھے ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرح لوگوں کے دلوں کو بنادینا ان کے بس کی بات نہیں تھی

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
 قَالَ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَدَاءِ عَنِ الرَّخْتَفِ  
 بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَسْتُ وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ  
 قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا  
 الْبَكْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَدَاءِ بْنُ الشَّخِيرِ أَنَّ الرَّخْتَفِ  
 بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَلَاءٍ مِنْ قُرَيْشٍ  
 كَجَاءِ سَجْلٍ كُثْبٍ الشَّعْرَ وَالْيَابِ وَالْهَيْئَةِ حَتَّى  
 قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمُوا ثُمَّ قَالَ بَشِيرُ الْكَازِمِ بْنِ مَوْصِفٍ  
 يُحْمَلُ عَلَيْهِ فِي تَارِيخِهِمْ ثُمَّ يَوْمَهُ عَلَى حَكَمَةِ تَدِي  
 أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نَعْفِ كَتِفِهِ وَيَوْمَهُ عَلَى  
 نَعْفِ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَكَمَةِ قَدِيمِهِ يَتَوَلَّى  
 ثُمَّ وَلَّى فَجَلَسَ إِلَى مَلَاءٍ وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ  
 إِلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ فَعَلْتُ لَهُ لَا أُرَى الْقَوْمَ  
 إِلَّا قَدْ كَرِهَ هُوَ الَّذِي قُلْتُ قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

۸۱۸۔ ہم سے عیاش نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عبدالرحمن نے حدیث  
 بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے ابو العلاء کے واسطے حدیث بیان کی  
 ان سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے کہا کہ میں بیٹھا۔ ح اور مجھ سے  
 اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جریری نے حدیث  
 بیان کی کہا کہ ہم سے ابو العلاء بن شخیر نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق  
 بن قیس نے حدیث بیان کی کہ میں قریش کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا۔  
 اتنے میں سخت، بال، موٹے کپڑے اور موٹی مٹھولی حالت میں ایک شخص  
 آئے اور مجلس کے قریب کھڑے ہو کر سلام کیا کہا کہ غزانہ جمع کرنے والوں  
 کو اس پتھر کی بشارت ہو، جو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس کی  
 چھاتی پر رکھا جائے گا اس کی شدت کا یہ عالم ہو گا کہ بیسنے سے ہو کر  
 مونڈے کی طرف سے نکل جائے گا اور مونڈے کی پتلی ہڈی پر رکھا جائے  
 گا تو بیسنے کی طرف نکل جائے گا اس طرح وہ پتھر برابر ہلتا رہے گا۔ پھر  
 وہ صاحب چلے گئے اور ایک تون کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں بھی  
 ان کے ساتھ چلا اور ان کے قریب بیٹھ گیا، اب تک مجھے یہ معلوم نہیں

در قیدہ حاشیہ صفحہ گزشتہ (لیکن ابوذر رضی اللہ عنہ ایک فقیر بند صحابی تھے، انہیں ان حالات سے بڑا دکھ ہوتا تھا اور وہ اس کا اظہار بھی برملا کرتے  
 تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی آپ سے پوچھا کہ آخر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم  
 سے بہتر ہیں؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بات یہ نہیں ہے بلکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبے کے تم لوگوں میں سب سے زیادہ  
 میرے قریب اور محبوب وہ ہے جو اس بعد ہر اپنی تمام زندگی میں قائم رہے جو اس نے مجھ سے کیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے ایک عہد کیا تھا اور میں اس پر قائم ہوں !!)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے اور آپ کے خیالات سے بہت سے لوگوں کا دار الخلافہ میں متاثر ہو  
 جانا ضروری تھا۔ یہ ایسی بات تھی جس سے انتظامی معاملات میں بڑا خلل پیدا ہو سکتا تھا اس لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں شام چلے  
 جانے کے لئے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان سے یہی کہا تھا، چنانچہ وہ فوراً شام چلے گئے۔ وہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ گورنر تھے  
 ابوذر رضی اللہ عنہ نے جب وہاں بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ مال و دولت جمع نہ کرنی چاہیئے بلکہ سب کچھ اپنی ایک دن کی ضرورت سے بچنے  
 کے بعد اللہ کے راستے میں خرچ کر دینی چاہیئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی شکایت کی اور اس پر عثمان رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے آپ مقام  
 ربذہ چلے گئے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے، وہیں آپ کا انتقال بھی ہوا تھا۔ روایتوں میں ہے کہ جب آپ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ  
 کی بیوی جو ساتھ قیس روہڑی کہ کسی مسافرت اور غربت میں موت ہو رہی ہے کفن کے لئے بھی کوئی چیز نہیں تھی ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس  
 وقت ایک مشین گوئی یاد آئی اور بیوی سے فرمایا کہ میری وفات کے بعد اس ٹیلے پر جا بیٹھنا کوئی قافلہ آئے گا۔ جو میرے کفن دفن کا انتظام  
 کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اچانک ایک قافلہ کے ساتھ ادھر سے گزرے۔ صورت حال جب معلوم ہوئی تو  
 آپ روہڑے اور اپنا عمامہ کفن کے لئے دے دیا، ورضی اللہ عنہم ورضوانہ !!

کہ یہ صاحب کون ہیں ان کے قریب پہنچ کر میں نے کہا کہ میرے خیال ہے کہ آپ کی بات مجلس والوں نے پسند نہیں کی، انہوں نے جواب دیا کہ بل جیسے کو کچھ معلوم نہیں۔ مجھ سے میرے خلیل نے کہا تھا کہ میں نے پوچھا کہ آپ کے خلیل کون ہیں؟ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو ذر! اعدیہا تو تم نے دیکھا ہوگا۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان تھا کہ سو وقت میں نے سویرے کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ کتنا دن ابھی باقی ہے کیونکہ مجھے آپ کی بات سے یہ خیال گزرا کہ آپ کسی اپنے کام کیلئے مجھے معینیں گے میں نے جواب دیا کہ جی ہاں (اعدیہا میں نے دیکھا ہے، آپ نے فرمایا اگر میرے پاس اس اعدیہا تھا سونا ہو تو میری خواہش یہی ہوگی کہ تین دینار کے سوا تمام مال اللہ کے دستے میں دے دوں (ابو ذر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ ان لوگوں کو کچھ معلوم نہیں۔ یہ دنیا جمع کرینکی فکر کرنے میں۔ مگر نہیں اخلاقی قسم میں ان کی دنیا ان سے مانگا اور دین کا کوئی مسئلہ ان سے پوچھنا نا، کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملوں گا۔

قَبِيْثًا اَلَيْ خَلِيْلِيْ قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيْلُكَ قَالَ الَّذِيْ مَعِيَ  
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَّا اَبَا ذَرٍّ اُبْعِدْ اُحَدِّثْ اَقَالَ مَقَرَّتْ لِي السَّمْسُ  
مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ وَ اَنَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوْحِيْ  
فِي حَاجَةٍ لَّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا اَبَيْتُ اَنْ لِيْ رِشْلٌ اُحَدِّثَ حَبَا  
اُنْفَعُ لَّكَ اِلَّا اَللّٰهُ دَنَّا نِيْزًا كَاَنْ هُوَ اَرَا لَّا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا  
اِنَّمَا يَعْمُرُوْنَ الدُّنْيَا وَلَا اَللّٰهُ لَا اَسْأَلُهُمْ دُنْيًا وَلَا اَسْتَفِيْذِيْهُمْ  
عَنْ دُوْنِهَا حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهُ ۝

### باب ۸۸۷ اِنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ ۝

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَلنَّسْتِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى  
عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِي تَيْمِيُّ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
اَلنَّبِيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَحْسَدُ اِلَّا فِي اَمْتَيْنِ رَجُلٌ  
اَنَاكَ اَللّٰهُ مَا لَا مَسْلَطَةَ فِيْ هَلَكَةِ فِي الرَّعِيِّ وَ رَجُلٌ اَنَاكَ اَللّٰهُ  
حِكْمَةٌ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعْلَمُهَا ۝

فیصلہ وغیرہ) دی اور اس نے اپنی حکمت کے مطابق فیصلے کئے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دی ۝

باب ۸۸۸ اَلَّذِيْ فِي الصَّدَقَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحْسَدُوا صَدَقَتَكُمْ بِالنِّسَاءِ  
وَالَّذِي كَاذِبٌ يُنْفِقُ كَاذِبٌ رِّبَاةٌ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ  
بِأَيْلِهِ وَيَوْمَ الْاٰخِرَةِ اَلَّذِيْ قَوْلُهُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

۸۸۷۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے یحییٰ نے اسماعیل کے واسطے حدیث بیان کی کہ ایک مجھ سے تیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حد صرف دو ہی آدمیوں کے ساتھ ہو سکتا ہے اگر ہمارے ہونا، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اسے حق اور مناسب جگہوں میں خرچ کرینکی توفیق دی۔ دوسرا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت، علم اور قوت فیصلہ وغیرہ) دی اور اس نے اپنی حکمت کے مطابق فیصلے کئے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دی ۝

۸۸۸۔ صدقہ میں بربا کاری۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ لوگو جو ایمان لاپکے ہو اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور جس نے تمہارا صدقہ لیا ہے اسے (اذین دے کر برباد نہ کرو جیسے وہ شخص اپنے صدقات برباد کر دیتا ہے) جو لوگوں کو دکھانے کیلئے مال خرچ کرتا ہے اس حدیث سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابھی نئی امداد کا عمل اس پر کس وجہ سے تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حال تھا آپ کے ہمد مبارک میں ہی اطراف عرب سے مدینہ میں مالی و دولت کے دھیر لگ جاتے تھے لیکن آپ تمام مالی ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر لوگوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے یہ خدا سے خوف و خشیت کا آخری درجہ ہے لیکن ابو ذر رضی اللہ عنہ کو اس معاملہ میں کچھ شدت تھی اس لئے اکابر صحابہؓ کو ان کے طرز عمل سے شکایت تھی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا منشا وہ نہیں تھا جو ابو ذر رضی اللہ عنہ سمجھا۔ اسلام نے فرائض، واجبات اور مستحبات کے مختلف مدارج امت کی آسانی کیلئے قائم کر دیئے تھے، زکوٰۃ ایک مستحق مال کی مقدار پر فرض ہو جاتی ہے۔ جتنی زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے اسے نکالنے کے بعد فرض ختم ہو جاتا ہے پھر مستحبات وغیرہ کے درجے ہیں۔ شریعت نے خود ایک قانون بنا دیا ہے اس پر غلو جس کے ساتھ عمل نہایت کیلئے کافی ہے سوائے اسلام میں مطلوب یہ ہے کہ مالی کامناسب مواقع پر خرچ ہو۔ اگر کسی کے پاس زکوٰۃ کے نصاب کی حد تک روپے ہیں تو سب سے پہلا خرچ کا موقع زکوٰۃ نکال دے۔ یہ فرض ہے پھر اپنے پرہیزی جو ی پچوں پر۔ والدین اور دوسرے افراد پر خرچ کرنا۔ اور اگر اتنی وسعت ہے تو عام انسانی فائدوں کیلئے، شخصی یا اجتماعی ارپے خرچ کرنے چاہئیں، بعض حالات میں یہ ضرور ہو جاتا ہے۔ ورنہ عام حالات میں بقدر وسعت صرف مستحب جائز ہیں، البتہ اپنا، بیوی بچوں کا، والدین کا خیال سب سے مقدم ہے ۝

اَلْكَافِرِيْنَ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَلَا اَلْاَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ  
وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِمْلُ مَطْلُوْهُ مُشِيْدٌ وَالْاَسْلُ الْاَنْدَلِيُّ

اللہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) صلہ سے مراد صاف اور چکن چیز ہے۔ عکرمہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) وابل سے مراد سخت بارش ہے اور غلہ سے مراد غنہ

**باب ۸۸۸۔** لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْكَ صَدَقَةً تَيْنَ غُلُوْلٍ  
وَلَا يَقْبَلُ فَيْتَبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِّقَوْلِهِ تَعَالَى  
قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا  
آذًى وَاللهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ !!

**باب ۸۸۹۔** الصَّدَقَةُ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِّقَوْلِهِ

تَعَالَى يَتَّبِعْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُزَكِّهِمْ الصَّدَقَاتِ وَاللهُ  
لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ وَآثَرُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ  
أَجْرٌ هُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا يَخَوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخْشَوْنَ

**۳۲۰۔** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعَ أَبَا

النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ

وَيْثَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِزَكَاةٍ مِنْ

كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الْبَتِّيَّتَ قَاتَ اللهُ يَتَّبِعُكُمَا

يَتَذَكَّرُ لَكُمْ يَكُونُ لَكُمْ يَكُونُ لَكُمْ يَكُونُ لَكُمْ

تَكُونُ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابِعَةً سَلِيمَاتٍ عَنْ ابْنِ وَثِيْقٍ وَقَالَ

سے یعنی سائل سے مناسب الفاظ میں حق خلق کا مظاہرہ کے ساتھ انکار اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے نتیجہ میں اس پر احسان بتایا جائے یا اس کے ساتھ کوئی

اذیت دہ معاملہ کیا جائے کیونکہ ایسے معاملہ سے نیکی برباد اور گناہ لازم آتا ہے اور اگر سائل سے مناسب الفاظ میں معذرت کر دی جائے اور کچھ نہ دیا جائے

نب بھی ثواب ملتا ہے کہ کم از کم حق اخلاقی کا نور مظاہر ہو۔ سلام سس کے ساتھ اذیت دہ معاملہ کی اجازت کسی حال میں بھی نہیں جیتا، بلکہ اس کا مطالعہ مسلمانوں سے

زیادہ سے زیادہ اور ہر صورت میں اخلاقی اختیار کرنے کا ہے، آپ کسی پر احسان کریں اور پھر احسان جتائیں تو اگرچہ آپ کی بات واقعہ کے خلاف نہیں ہوگی لیکن

بہر حال جس پر آپ اپنا احسان بتا رہے ہیں اسے تکلف حریف ہوگی اور ایسے احسان کی الذکر کی نظر میں کوئی قیمت نہیں جس کا نتیجہ اذیت ہے، اللہ تعالیٰ آپ سے

اور آپ کے احسان سے بے نیاز ہے اگر آپ کسی پر احسان کرنے میں تو اسی خدائے بے نیاز کی دی ہوئی توفیق کے نتیجہ میں کرتے ہیں اور آپ اس پر کڑ نہیں سکتے تبھی

خدا نے آپ کو استطاعت دی ہے وہ ہمیں بھی سکتا ہے سہ یعنی اللہ تعالیٰ نے بندوں کو سود سے منع کیا ہے اور صدقہ کا حکم دیا ہے اب اگر کوئی شخص صدقہ کرتا ہے

تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کرتا ہے اور اس پر اسے اجر بھی ملیگا اور اس کے مال میں برکت بھی ہوگی لیکن اگر کوئی شخص اللہ کے حکم کے خلاف سود لیتا ہے تو اسے

گناہ بھی ہوگا اور سودی مال میں بھی بے برکتی بھی! سہ یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ صدقہ بڑا قیمتی ہے اور اس سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے !!

ہے اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لانا (سے) اللہ تعالیٰ

کے ارشاد اور اللہ اپنے منکروں کی ہدایت نہیں کرتا۔ ابن عباس رضی

اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) وابل سے مراد سخت بارش ہے اور غلہ سے مراد غنہ

۸۸۸۔ اللہ تعالیٰ چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں کرتا اور

پاک کمائی سے قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بھلی بات اور

معاف کر دینا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے نتیجہ میں اس شخص کو بے

صدقہ دیا گیا ہے، اذیت دی جائے کہ اللہ بڑا بے نیاز، نہایت

بردبار ہے سہ !!

۸۸۹۔ صدقہ پاک کمائی سے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ

سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی

ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے، بند

عمل کئے، نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی انہیں ان اعمال کا نیکو رب

کے یہاں اجر ملے گا۔ اور انہیں کوئی خوف ہوگا نہ وہ غلین ہو گئے

۳۲۰۔ ہم سے عبداللہ بن میسر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو المنذر سے سنا ہے

نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان

کے والد نے ان سے الوصلی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پاک کمائی سے ایک گھوڑے برابر صدقہ کرتا

ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف پاک کمائی کے صدقہ کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے

اپنے دامن ہفتہ سے قبول کرتا ہے، پھر صدقہ کرنے والے کے مال میں زیادتی

کرتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے کوئی اپنے جانور کے بچے کو بڑھاتا ہے (کھول دیا کر)

سے یعنی سائل سے مناسب الفاظ میں حق خلق کا مظاہرہ کے ساتھ انکار اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے نتیجہ میں اس پر احسان بتایا جائے یا اس کے ساتھ کوئی

اذیت دہ معاملہ کیا جائے کیونکہ ایسے معاملہ سے نیکی برباد اور گناہ لازم آتا ہے اور اگر سائل سے مناسب الفاظ میں معذرت کر دی جائے اور کچھ نہ دیا جائے

نب بھی ثواب ملتا ہے کہ کم از کم حق اخلاقی کا نور مظاہر ہو۔ سلام سس کے ساتھ اذیت دہ معاملہ کی اجازت کسی حال میں بھی نہیں جیتا، بلکہ اس کا مطالعہ مسلمانوں سے

زیادہ سے زیادہ اور ہر صورت میں اخلاقی اختیار کرنے کا ہے، آپ کسی پر احسان کریں اور پھر احسان جتائیں تو اگرچہ آپ کی بات واقعہ کے خلاف نہیں ہوگی لیکن

بہر حال جس پر آپ اپنا احسان بتا رہے ہیں اسے تکلف حریف ہوگی اور ایسے احسان کی الذکر کی نظر میں کوئی قیمت نہیں جس کا نتیجہ اذیت ہے، اللہ تعالیٰ آپ سے

اور آپ کے احسان سے بے نیاز ہے اگر آپ کسی پر احسان کرنے میں تو اسی خدائے بے نیاز کی دی ہوئی توفیق کے نتیجہ میں کرتے ہیں اور آپ اس پر کڑ نہیں سکتے تبھی

خدا نے آپ کو استطاعت دی ہے وہ ہمیں بھی سکتا ہے سہ یعنی اللہ تعالیٰ نے بندوں کو سود سے منع کیا ہے اور صدقہ کا حکم دیا ہے اب اگر کوئی شخص صدقہ کرتا ہے

تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کرتا ہے اور اس پر اسے اجر بھی ملیگا اور اس کے مال میں برکت بھی ہوگی لیکن اگر کوئی شخص اللہ کے حکم کے خلاف سود لیتا ہے تو اسے

گناہ بھی ہوگا اور سودی مال میں بھی بے برکتی بھی! سہ یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ صدقہ بڑا قیمتی ہے اور اس سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے !!



تاکہ اس کا صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے اس روایت کی متابعت مسلمان نے  
ابن دینار کے واسطے سے کی ہے اور زکاة نے ابن دینار سے کہا ان سے سعید  
بن یسار نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اور اس کی روایت مسلم بن ابی مریم - زبید بن اسلم، اور ہبیل نے ابوصالح  
کے واسطے سے کی۔ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے !!

۸۹۰۔ صدقہ اس سے پہلے کہ اس کا لینے والا کوئی باقی نہ رہے

۱۳۲۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
کہا کہ ہم سے سعید بن خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حارثہ بن وہب  
رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا تھا کہ صدقہ کرو ایک ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے جب ایک شخص اپنے  
مال کا صدقہ لے کر تلاش کرے گا اور کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا  
جس کے پاس صدقہ لے کر جائے گا وہ جواب یہ دے گا کہ اگر تم کل اسے لائے  
ہوئے تو میں قبول کر لیتا کیونکہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی !!

۱۳۲۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں شعبہ نے خبر دی  
کہا کہ ہم سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت  
آنے سے پہلے مال و دولت کی بہتات ہو جائے گی اور سب مالدار ہو جائیں گے  
اس وقت صاحب مال کو اس کی فکر ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا  
اور اگر کسی کو دینا بھی چاہے گا تو جواب ملیگا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے !!

۱۳۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عاصم ہبیل  
نے حدیث بیان کی کہا کہ میں سعد بن ابی ہریرہ نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابو مجاہد نے  
حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن غلیفہ طائی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے  
عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ دو شخص آئے۔ ایک شخص فقر و فاقہ کی شکایت  
لئے ہوئے تھا اور دوسرے کو راستوں کے غیر مامون ہونے کی شکایت تھی

وَرَمَا عَنْ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَسُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب ۸۹۰ الصَّدَقَةُ قَبْلَ الْكَرِّ !!

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي  
عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَنْشِي الرَّجُلُ يَصَدَّقُ قَبْلَ أَنْ يَجِدَ مَنْ  
يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ تَوَجَّيْتُ بِهَا يَا زَمَانِ لَقَبِلْتُمَا  
فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا !!

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ  
حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيَقْنِصُ حَتَّى يُوْهَمَ رَبُّ الْمَالِ  
مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يُفَوَّضَ يَقُولُ الْكَذِبِ  
يُغَرِّقُهُ عَلَيْهِ لَا آدَبَ لِي !!

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ مَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِي قَالَ سَمِعْتُ  
عَدِيَّ يَقُولُ إِنَّ حَاجَتَهُ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ تَحْلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعِلَّةَ وَالْأُخْرَى يَشْكُو  
فَقَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ زمین بنیترنے فرمایا ہے کہ اس عنوان سے مصنف اس بات پر متنب کرنا چاہتے ہیں کہ صدقہ یا زکوٰۃ نکالنے میں مال مٹول سے کام نہ لینا چاہیے، بلکہ جس دن واجب ہو جائے بلا کسی تاخیر فوراً نکال دینا چاہیے کہ کسی ناخبر کے بغیر زکوٰۃ مستحق کو پہنچا دینے سے وہ برکت بھی شروع ہو جاتی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور اللہ کی بھی اس عنوان کے تحت دی گئی تمام احادیث میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ اور زکوٰۃ دینے کی ترغیب میں یہ اندازہ اختیار فرمایا ہے کہ ایک زمانہ بھی آنے والا ہے جب زمین اپنی دولت اگلے کے لیے اور صدقہ لینے والا کوئی باقی نہ رہیگا، یا اگر ہونگے بھی تو بہت کم تعداد میں اور صدقہ اس میں گھر بیٹے شامل ملنے کا گھر ضرورت باقی نہیں

أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَأَمَّا لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَحْجُوهُ  
الْبُعُورَ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيْفَةٍ أَمَّا الْعَيْنَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ  
لَا تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا  
مِنْهُ ثُمَّ لَيَقْفُضَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ  
حِجَابٌ وَلَا تَرْجَمَانٌ يَنْزِجُمُ لَهُ ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أَذْنَبْ  
مَا لَا تَقِيهُوْنَ بَلَى ثُمَّ لَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا  
فَيَقُولَنَّ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِمْ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ بُخْرًا  
يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ فَلَيَقْفُضَنَّ أَحَدُكُمْ النَّارَ  
وَلَوْ بِشِقِّ نَمْرَةٍ فَلَنْ لَمْ يَجِدْ فِيهَا كَلِمَةً طَيِّبَةً

دُکاووں اور اچکوں سے) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں تک  
راستوں کے غیر محفوظ ہونے کا تعلق ہے تو بہت جلد ایسا زمانہ آنے والا ہے  
جب ایک قافلہ گزرتے کسی نگران یا محافظ جماعت کے بغیر نکلے گا (اور اسے  
کوئی راستے میں خطرہ نہیں ہوگا) اور رہا فقر و فاقہ تو قیامت اس وقت تک  
نہیں آئے گی جب تک دمال و دولت کی فراوانی کی وجہ سے یہ حال نہ ہو جائے  
کہ (ایک شخص اپنا صدقہ لے کر تلاش کرے لیکن کوئی اسے لینے والا نہ ملے۔ پھر  
اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک شخص اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے  
درمیان نہ کوئی پردہ حائل ہوگا اور نہ ترجمانی کے لئے کوئی ترجمان ہوگا۔ پھر  
اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ کیا میں نے تمہیں مال نہیں دیا تھا؟ وہ کہے گا  
ایسا بغیر نہیں بھیجا تھا؟ وہ کہے گا کہ آپ نے بھیجا تھا۔ پھر وہ شخص اپنے دائیں طرف  
دیکھے گا تو آگ کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا پھر دائیں طرف دیکھے گا اور اصرار بھی آگ ہی آگ، پس نہیں جہنم سے ڈرنا چاہیئے خواہ ایک گھوڑے  
مکڑے (کا صدقہ کر کے اس کا ثبوت دے) اگر یہ بھی میرا ہے تو ایک اچھی بات کے ذریعہ (اللہ سے اپنے خوف کا ثبوت دینا چاہیئے) !!

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أُسَامَةَ عَنْ ثُوَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ  
يَعْلَمُونَ التَّوَجُّلُ فِيهِ بِالْصَّدَقَةِ مِنَ الدَّهْبِ ثُمَّ لَا يَجِدُوا  
أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرْى التَّوَجُّلُ الْوَاحِدُ يَتَّبَعُهُ  
أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلْكُنَّ يَمِ مِنْ عِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ  
بَابُ ۸۹ اَتَعْلَمُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ نَمْرَةٍ وَ الْقَلِيلُ  
مِنَ الصَّدَقَةِ وَ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ  
إِلَى قَوْلِهِمْ مِنْ كُلِّ الشَّيْءِ !!

۱۳۲۴۔ ہم سے محمد بن علام نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث  
بیان کی ان سے برید بن ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ  
عنه نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئندہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ایک  
شخص سونے کا صدقہ لے کر تلاش کرے گا لیکن کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا  
اور یہ بھی مشاہدہ میں آجائے گا کہ ایک مرد کی پناہ میں چالیس چالیس عورتیں  
ہونگی کیونکہ مردوں کی کمی ہو جائے گی اور عورتوں کی زیادتی !!  
۸۹۔ جہنم سے بچو! خواہ گھوڑے ایک مکڑے یا کسی معمولی سے  
صدقہ کے ذریعہ ہو (قرآن مجید میں ہے) وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ  
أَمْوَالَهُمْ (ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال خرچ کرتے ہیں) سے  
فرمان باری میں مِنْ كُلِّ الشَّيْءِ تک !

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو قَدَامَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لِبَصْرِيِّ

۱۔ مطلب یہ ہے کہ انسان دوزخ میں اپنے گناہ کی وجہ سے جائے گا اور زکوٰۃ، صدقہ اور خیرات سے گناہ جھڑتے ہیں اسلئے چاہیئے کہ ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق  
صدقہ و خیرات کرے۔ اس سلسلے میں صدقہ کی جلنے والی چیز کی نلت و کثرت کا بھی خیال نہ ہونا چاہیئے، چیز خواہ کتنی ہی خفیہ کیوں نہ ہو اسے بھی اللہ تعالیٰ کی  
راہ میں خرچ کرنے سے اجر و ثواب ملتا ہے۔ صدقہ کا مفہوم دینے لینے کی حدود سے بھی آگے ہے، حدیث میں ہے کہ سیٹھی بان بھی صدقہ ہے اور اس صدقہ سے  
بھی گناہ جھڑتے ہیں اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معمولی سے معمولی حقوق کا بھی پاس و لحاظ ہونا چاہیئے۔ اگر کسی کا کسی پر تنگہ برابر بھی کوئی حق ہے تو اسے بھی  
بچکا دینے کی کوشش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھنی چاہیئے کیونکہ حقوق معمولی ہوں یا بڑے، بہر حال جزا و سزا کے احکام سب پر مرتب ہوں گے !

بیان کی ان سے سیلمان نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو ہم بار برداری (حمالی) کیا کرتے تھے، تاکہ اس طرح جو اجرت ملے اسے صدقہ کر دیا جائے، اسی زمانہ میں ایک شخص آیا اور اس نے صدقہ کے طور پر کافی چیزیں دیں لوگوں نے اس پر یہ کہنا شروع کیا کہ یہ بربا کار ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے صرف ایک صاع کا صدقہ دیا اس کے متعلق لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کو ایک صاع صدقہ کی کیا ضرورت تھی! اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "وہ لوگ جو ان مومنوں پر عیب لگاتے ہیں جو صدقہ زیادہ دیتے ہیں اور ان پر بھی جو محنت سے کم کرتے ہیں (اور کم صدقہ کرتے ہیں)، الایہ !!

۱۳۶۶۔ ہم سے سعید بن جبلی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے امش نے حدیث بیان کی ان سے شفیق نے اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ہم میں سے بہت سے بازار میں جا کر بار برداری کرتے اور اس طرح ایک مد حاصل کرتے (جسے صدقہ کر دیتے تھے لیکن آج انہیں میں بہت سول کے پاس لاکھ لاکھ (درہم یا دینار ہیں) !

۱۳۶۷۔ ہم سے سیلمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو اسحاق نے کہ میں نے عبداللہ بن معقل سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عدلی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ جہنم سے بچو۔ کھجور کا ایک ٹکڑا دیکھو یہی امی، ۱۳۶۸۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ میں معمر بن زہری کے واسطے سے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لئے مانگتی ہوئی آئی میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس وقت اور کچھ نہیں تھا میں نے وہی دے دی اس ایک کھجور کو اس نے اپنی دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیا اور خود نہیں کھایا، پھر وہ امی اور چلی گئی اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق کہا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے ان بچیوں کی وجہ سے

قال حدثنا شعبه عن سليمان بن أبي ترجل عن أبي مسعود قال لما نزلت آية الصدقة كننا نعامل تجارة نجل فتصدق بشئ كثير فقالوا امراي وجاء رجل فتصدق بصرار فقالوا ان الله تغيت عن صر هذا فتذلت الذين يلبسون الطوق عين من المؤمنين في الصدقات والذين لا يجدون إلا جهدهم الآية صاع صدقہ کی کیا ضرورت تھی! اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "وہ لوگ جو ان مومنوں پر عیب لگاتے ہیں جو صدقہ زیادہ دیتے ہیں اور ان پر بھی جو محنت سے کم کرتے ہیں (اور کم صدقہ کرتے ہیں)، الایہ !!

۱۳۶۶۔ سعید بن جبلی قال حدثنا آبي قال حدثنا الانعمش عن شقيق عن أبي مسعود بن أنصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا امرنا بالصدقة انطلق أحدنا إلى السوق فيحاطل فيصيب المداير فيبغضهم اليوم لياقة ألف !!

۱۳۶۷۔ سليمان بن حرب قال حدثنا شعبه عن أبي إسحاق قال سمعت عبد الله بن معقل قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ألقوا النار وكلوا مني كنسرة !!

۱۳۶۸۔ بشر بن محمد قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا معمر بن الزهري قال حدثني عبد الله بن أبي بكر بن حزم عن عروة عن عائشة قالت ذكرت امرأة معها ابتائ لفا تشال فلم تجد عندي شيئا غير قسرة فاعطيت ملاياها فقسمتها بيننا ابتينها ولم تأكل منها ثم قامت فغربت و كحل النبي صلى الله عليه وسلم علينا فآخبرنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم من ابتلى من هذ

سے یعنی جب بتداء اسلام میں صدقہ لگانے کا حکم ہوا تو لوگ بہت محتاج اور غریب تھے لیکن اللہ اور رسول کی اطاعت کا یہ عالم تھا کہ بازار میں جلتے محنت مزدوری کرتے اور جو کچھ حاصل ہوتا صدقہ کر دیتے۔ آج یہ عالم ہے کہ انہیں غزبا کہ یہاں ہزاروں اور لاکھوں کے دارے نیارے ہوتے ہیں اب یہ خدا کا فضل ہے۔ صدقہ کرنے والوں کو دنیا میں بھی بدیر یا سویر اس کا بدلہ ملتا ہے اور آخرت میں اس کا اجر تو بہر حال متعین ہے !!

الْبَنَاتِ وَيَسْئَلُ كُنَّ كَمَا سَأَلُوا مِنْ النَّاسِ ۖ

خود کو معمولی سے بھی مبتلا میں ڈالا تو بچیاں اس کے لئے دوزخ سے محاب بن جائیں گی !!

## باب ۸۹۲ فضیل صدقۃ الشحیح

الْبَحِیْحِ يَقُولُ تَعَالَى وَانْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ  
مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلَى أَجْرِهِ  
وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا انْفِقُوا مِمَّا  
رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَیْعَ فِيهِ وَلَا  
خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ۚ (الآیۃ) ۖ

۸۹۲۔ بخیل اور نذر دست کے صدقہ کی فضیلت، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ موت کا وقت آئے، (الآیۃ) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ وہ دن (قیامت) آجائے، جب نہ خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی اور شفاعت، (الآیۃ) ۖ

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَّاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْقَعْقَعِ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آتِنِي الْقَدَقَةَ  
أَعْقِمَ أَجْرًا قَالَ إِنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ  
تَغْنِيهِ الْفَقْرُ وَمَا لِي الْغِنَى وَلَا تَمُولَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ  
الْحُلُقُمِ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ مَنَ لِفُلَانٍ  
وَدُوسِي طَرَفَ الْمَدَارِ بِنَةِ كِي خَوَاشِشٍ أُرَامِدُ دَكَاكِرَ كُحْمٍ دِيَالِيَا جَلَنُ لَوَالِيَا مِلَّيْ خُوبٍ اِضَاذُ هُوكَا) اور (اس کام میں آتا مل و توقف نہ ہونا چاہیئے کہ جب جان خلق تک آجائے (موت کے وقت، تو اس وقت کہنے لگے کہ فلاں کیلئے اتنا ہے اور فلاں کیلئے اتنا۔ حالانکہ وہ ثواب فلاں کا ہو چکا ہے ۖ

۱۳۲۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عمار بن قعقاع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو زرعہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی، یا رسول اللہ! کس طرح کے صدقہ میں سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ نے فرمایا اس صدقہ میں جسے تم صحت کے وقت بخل کے باوجود کروا نہیں ایک طرف تو فقر کا ڈر ہو کہ صدقہ کی گیتا تو کہیں سارا مال ہی ختم نہ ہو جائے اور دوسری طرف مالدار بننے کی خواہش اور امید دگر کچھ دیا لیا جائے تو مال میں خوب اضافہ ہوگا) اور (اس کام میں آتا مل و توقف نہ ہونا چاہیئے کہ جب جان خلق تک آجائے (موت کے وقت، تو اس وقت کہنے لگے کہ فلاں کیلئے اتنا ہے اور فلاں کیلئے اتنا۔ حالانکہ وہ ثواب فلاں کا ہو چکا ہے ۖ

۸۹۳

## باب ۸۹۳

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فَرَاثِ بْنِ عَيْنٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَسْرَعُ يَدَ  
لِحَوْقًا قَالَ أَطْوَلُ لَكُنَّ يَدًا أَمَّا خَدُّوَا قَصَبَةً يَدًا وَنَوْعًا  
فَمَا تَنْتَ سَوْدَةً أَطْوَلُ لَكُنَّ يَدًا تَعْلِمُنَا بَعْدَ إِنَّمَا كَانَتْ  
طُولَ يَدِيهَا الْقَدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لِحَوْقًا يَدَ صَلَّى

۱۳۳۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے فراس نے ان سے شعبی نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے آپ سے پوچھا کہ سب سے پہلے ہم میں آپ سے کون جائے گا یعنی آپ کی وفات کے بعد آپ نے فرمایا کہ جس کا ہاتھ سب سے زیادہ طویل رکھلا ہوا ہوگا۔ اب ہم نے ایک لکڑی سے پیمائش شروع کر دی تو سودہ رضی اللہ عنہا سب سے لمبے ہاتھ والی نکلیں۔ لیکن بعد میں ہم نے سمجھا کہ لمبے ہاتھ

سے اگر عقل کے پیمانہ پر ٹولا جائے تو موت کے وقت وصیت پر اعتبار نہ ہونا چاہیئے تھا کیونکہ موت کا وقت جب بالکل قریب آگیا تو قانوناً اب اس کا مال ملکیت سے نکل کر دوسرے ورثہ کی ملکیت میں چلا جاتا ہے لیکن شریعت کا یہ احسان ہے کہ تہائی مال میں وصیت کی اجازت دے دی ہے حدیث اسی طرف اشارہ ہے کہ موت کا وقت آنے سے پہلے صدقہ اور خیرات کیلئے چلیے۔ یہ کوئی عقلمندی نہیں ہے کہ جب موت کا وقت آجائے تو آپ وصیتیں کرنے بیٹھ جائیں۔ یہ صرف شریعت کا احسان ہے کہ تہائی مال میں وصیت کی اس نے اجازت دی ہے، اور نہ وہ مال تو اب کسی اور کا ہو چکا ہے ۖ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ !!

والی ہونے سے آپ کی مراد صدقہ زیادہ اکرنے سے نفی اور سودہ رضی اللہ عنہا ہی سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا بیٹیں صدقہ کو آپ کا محبوب شغل تھا۔

**باب ۸۹۴ -** صَدَقَةُ الْعَلَانِيَةِ، وَقَوْلُهُ،

الَّذِينَ يَبْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ !!

**باب ۸۹۵ -** صَدَقَةُ السِّرِّ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ نَصَدَقَ

بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ نِسَالُهُ مَا تَصِفُ

لِيَمِينُهُ وَقَوْلُهُ إِنْ تُبْدُ وَالصَّدَقَةُ قَبِيلَتَا

هِيَ وَإِنْ تُخْفَوْهَا دَوَّكُوهَا الْفُقَرَاءُ قَهُوْ

تَيُؤُوكُمْ وَيَكْفُرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا

تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ !!

**باب ۸۹۶ -** إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَهُوَ لَا يَعْلَمُ

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَا تَعْتَدُ فَقِ بِصَدَقَةٍ

تَخْرُجُ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَادِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ

تُصَدِّقُ عَلَى سَادِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْعَبْدُ لَا تَصَدَّقْ

بِصَدَقَةٍ تَخْرُجُ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا

يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ الْإِمْلَكَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ

۸۹۴ - سب کے سامنے صدقہ کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

ہے کہ جو لوگ اپنے مال خرچ کرنے میں راتیں اور دن میں

پوشیدہ طور پر اور علانیہ، ان سب کا ان کے رب کے پاس

اجر متعین ہے انہیں کوئی خوف اور ڈر نہیں اور نہ انہیں کسی قسم کا غم ہوگا

۸۹۵ - پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صدقہ

کرتا ہے اور اسے اس طرح چھپاتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر

نہیں ہوتی کہ داہنے نے کیا خرچ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اگر تم صدقہ کو ظاہر کر دو تو یہ بھی اچھا ہے اور اگر اسے پوشیدہ طور

پر دو اور دو فقر کو تو یہ بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور تمہارے گناہ

ختم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے پوری طرح باخبر ہے

۸۹۶ - اگر لاعلمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا؟

۱۳۳۱ - ہم سے ابو ایمن نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شیعہ نے خبر دی کہا

کہ ہم سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے سمرجی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ نے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا، ایک شخص نے سنی امرا میں سے

کہا کہ مجھے صدقہ دینا ہے چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں

رکھ دیا، صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر چرچا مچا، کہ کسی نے چور کو صدقہ دے دیا

اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! تمام تعریف تیرے لئے ہے! میں پھر صدقہ کروں گا

چنانچہ دوبارہ صدقہ لے کر نکلا اور اس مرتبہ ایک زانیہ کے ہاتھ میں دے آیا اور

سنا یعنی بظاہر ہاتھ بھی آپ کے طویل تھے اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سمجھنے میں ابتداء میں غلطی ہوئی اس لئے اس وقت بھی آپ کے متعلق خیال ہوا کہ آپ

ہی سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا بیٹیں گی لیکن بعد میں جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس وقت بھی آپ ہی کو اولیت حاصل رہی، کیونکہ سخاوت

میں بھی سب سے بڑھ کر آپ ہی تھے، چنانچہ آپ ہی کا سب سے پہلے انتقال ہوا، بعض علماء نے لکھا ہے کہ حضرت زینب کا سب سے پہلے انتقال ہوا تھا اور وہ بھی

بڑی سچے نفس اور بعض نے دوسری ازواج کا نام لیا ہے لیکن اسی کی دوسری روایتوں میں اس کی تصریح ہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا کا سب سے پہلے انتقال ہوا اور آپ ہی

سب سے زیادہ سچے نفس! علماء نے ضابطہ تو یہ لکھا ہے کہ زکوٰۃ یا وہ صدقات جو واجب ہیں انہیں علانیہ طور پر سب سے سامنے دینا چاہیئے لیکن نفی یا اپنے طور

پر جو صدقات کئے جائیں وہ پوشیدہ طور پر ہونے چاہئیں، لیکن حالات کا اس میں لحاظ فرمادی ہے، بعض اوقات زکوٰۃ میں اگر موقع ہے تو چھپے طور پر دینا بہتر

ہے اور بعض اوقات نفی صدقات بھی علانیہ دیئے جاسکتے ہیں، بہر حال دکھاوا اور ریاکاری کسی صورت میں بھی نہ ہونی چاہیئے !!

الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقُ يَصَدَّقُ كَقِيٍّ فَخَرَجَ يَصَدَّقُهُ  
فَوَصَّعَهَا فِي يَدِ عِيْنِي تَأَمَّصَحُوا يَتَخَذُ ثَوْبًا تَصَدَّقُ عَلَى عِيْنِي  
فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَكَوْنِي زَانِيَةٍ وَكَوْنِي  
عِيْنِي قَاتِي قَيْصِلَ لَدَا مَا صَدَّقْتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَتَعَلَّمُ أَنْ  
يَسْتَعِفَّ عَنْ سَوْقِيهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَتَعَلَّمَهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ  
عَنْ زَانِيَتِهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَتَعَلَّمَهُ يَتَعَبَّرُ بِقِيْفِي وَسَا أَعْطَاهُ اللَّهُ  
مَقَرَّ وَجَلَّ !!

جب صبح ہوئی تو پھر چرچا تھا کہ رات کسی نے زانیہ عورت کو صدقہ دے دیا، اس شخص  
نے کہا، اے اللہ! نام تو بے حد تعریف تیرے لٹھے میں زانیہ کو اپنا صدقہ دے آیا! اچھا  
پھر صدقہ نکالوں گا۔ چنانچہ اپنا صدقہ لئے ہوئے نکلا، اور اس مرتبہ ایک مالدار کے  
ہاتھ لگا صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر تھا کہ ایک مالدار کو کسی نے اپنا صدقہ دیدیا  
ہے اس شخص نے کہا کہ اللہ! حمد تیرے لئے ہی ہے! میں اپنا صدقہ (پھر زانیہ اور  
مالدار کو دے آیا) جو سب کے سب غیر مستحق تھے! لیکن اسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)  
بتایا گیا کہ جہاں تک پورے کے ہاتھ میں صدقہ چلے جانے کا سوال ہے تو اس میں اس  
کا امکان ہے وہ پوری سے باز آجائے اسی طرح زانیہ کو صدقہ کا مال مل جانے پر اس کا امکان ہے کہ وہ زلت سے باز آجائے اور مالدار کے ہاتھ میں پڑنے کا یہ  
فائدہ ہے کہ اسے بھرت ہو اور پھر جو اللہ عزوجل نے اسے دیا ہے وہ خرچ کرے

**باب ۸۹۷ - اِذَا تَصَدَّقَ عَلَى زَانِيَةٍ وَهِيَ لَا تَعْتَقُ**

۸۹۷۔ اگر لا علمی میں اپنے بیٹے کو صدقہ دے دیا؟  
۱۳۳۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ہم سے اسرائیل نے حدیث  
بیان کی کہ ہم سے ابو جریب نے حدیث بیان کی کہ معن بن یزید نے ان سے  
حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابو میرے والد اور میرے دادا نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی آپ نے میری منگنی بھی کر لی تھی  
اور آپ ہی نے نکاح بھی پڑھایا تھا اور میں آپ کی خدمت میں ایک جھگڑالے  
کہ حاضر ہوا تھا، واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار صدقہ کی نیت  
سے نکلے تھے اسے انہوں نے مسجد میں ایک شخص کے یہاں رکھ دیا میں گیا  
اور میں نے اسے لے لیا، پھر جب اسے لیکر والد کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے  
فرمایا کہ بخدا میرا ارادہ نہیں دینے کا نہیں تھا، یہی جھگڑا میں رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر حاضر ہوا تھا اور آپ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ دیکھو یزید! جو تم نے بیعت کی تھی اس کا ثواب تمہیں ملیگا اور معن! جو تم نے لے لیا وہ اب تمہارا ہوگا

۱۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ اس نے رات میں صدقہ دیا تھا کیونکہ رات ہی میں دینے کی نذر مانی تھی، یعنی اسے کچھ بہہ نہیں چلا اور اپنا صدقہ چور کو دیدیا۔ صبح ہوئی  
تو تمام لوگوں کی زبان پر اس کا چرچا تھا اس لئے اس نے دوبارہ دیا اور اسی طرح برابر ہوتا رہا غلطی اس وجہ سے ہو جاتی تھی کہ نذر کے مطابق رات کو صدقہ دیا  
جاتا تھا۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ اس صدقہ کے قبول بارگاہ الہی ہونے کی بھی بشارت دی گئی تھی کیونکہ دینے والے کی نیت میں خلوص تھا۔ اللہ  
تعالیٰ بھی آزما نا چاہتے تھے۔ چنانچہ بار بار غلطی ہوئی اور پھر اس کے علم میں بھی لایا گیا۔ دینے والے نے اپنی سی ہر طرح کی کوشش کر لی کہ صدقہ مستحق کو پہنچ جائے  
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ لا علمی میں اگر صدقہ مالدار کے ہاتھوں پڑ جائے اور دینے والے کی نیت میں خلوص ہو تو مقبول ہوتا ہے، خفیہ کے  
نزدیک جیسا ہی مسئلہ ہے۔ البتہ پوری طرح سوچ سمجھ کر دینا چاہیئے۔ یاد رہے کہ یہ بحث صدقہ واجب یا فرض یعنی زکوۃ یا نذر وغیرہ کی ہے اگر نفعی صدقہ  
ہو اور لا علمی میں دے دیا جائے تو اس میں کسی مضائقہ کا سوال ہی نہیں ہے۔ بظاہر اس حدیث سے یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ لا علمی میں اگر بٹیا باپ کا  
صدقہ لے لے تو صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ مالدار لے مسئلہ کی طرح۔ غالباً مصنف کے یہاں بھی یہی مسئلہ ہے یعنی خواہ صدقہ واجب اور فرض ہو یا نفل باپ  
کا اگر لا علمی میں بیٹے کو مل جائے تو ادا ہو جاتا ہے لیکن حدیث میں اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں کہ ہر صورت ادا ہو جاتا ہے۔ خفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے

## باب ۸۹۸ - اَلصَّدَقَةُ بِالْيَمِينِ !!

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاوِسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يَصِلُهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا  
ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌ نَسَا فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ مَعْلُومٌ  
قَلْبُهُ فِي الْمَسَاحِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ  
وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَعَلَ  
قَالَ رَأَى أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا  
حَتَّى لَا تَخْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ  
خَالِيًا فَقَامَتْ عَلَيْهِ عَيْنَاهُ !!

اس درجہ چھپا ہے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ داہنے نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرتا ہے اور اس کی آنکھیں بھرتی ہیں!

۱۳۳۴ - حَدَّثَنَا عَيْبِيُّ بْنُ جَهْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ  
بِنْتُ وَهْبٍ الْخَرَّاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَمَسِيَّتِي عَلَيْكُمْ رَمَانٌ يَغْشَى الرَّجُلُ  
بِصَدَقَتِهِمْ يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتُ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقِيلَتْهَا  
مِنْكَ قَامَتَا الْيَوْمَ مَثَلًا حَاجَةً لِي فِيهَا !!

باب ۸۹۹ - مَنَ آمَرَكَ مَوْلَاكَ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ

يُسْأَلْ يَنْفُسِهِ اَوْ قَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ

۱۳۳۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا جُرَيْجٌ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ شَيْقِيقٍ عَنْ قَسْرُوقٍ

## ۸۹۸ - صدقہ دینے کا حق ہے !!

۱۳۳۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی عبید اللہ کے واسطے سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے حبیب بن عبد الرحمن نے حفص بن غاصم کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات طرح کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انصاف پر ورہا کم۔ وہ وہ لوگوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پہلا پہلا ہو۔ وہ شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ وہ ایسے شخص جو اللہ کے لئے محنت رکھتے ہیں ان کے اجتماع اور جدائی کی بنیاد یہی ہو ایسا شخص جسے خوبصورت اور باوجاہت عورت نے بلایا دبر سے ارادہ سے (لیکن اس کا جواب یہ تھا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ انسان جو صدقہ کرتا ہے اور اس

۱۳۳۴ - ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعیب بن جعد نے خبر دی

کہا کہ مجھ سے معبد بن خالد نے خبر دی کہا کہ میں نے عمار بن زید بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ کہ نبی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ کیا کرو کیونکہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس آدمی

اپنے صدقہ کو بیکر پھرے گا کہ کوئی قبول کرے اور جب وہ کسی کو دینا کا تو وہ

آدمی کہے گا کہ اگر اسے تم کل لائے ہو تو میں لے لیتا کیونکہ آج مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے

۸۹۹ - جس نے اپنے خادم کو صدقہ دینے کا حکم دیا اور خود نہیں

دیا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے

بیان کیا کہ خادم بھی صدقہ دینے والوں میں سمجھا جائے گا !!

۱۳۳۵ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر

نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے شقیق نے ان سے قسروقی نے

رفیقہ کہ فرض یا واجب صدقہ یعنی زکوٰۃ وغیرہ باپ کی اگر بیٹا لاعلمی میں لے کر خرچ کر دے تو وہ ادا نہیں ہوتی لیکن اگر صدقہ نفلی ہو تو ادا ہو جاتا ہے

فقہاء نے مالدار اور باپ بیٹے کے فرق پر باعث کی ہے۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مالدار اور غریب میں امتیاز عام حالات میں بعض اوقات دشوار ہو جاتا ہے

لیکن باپ بیٹے کا فرق تعلق بہت ظاہر اور واضح ہوتا ہے اور ہر شخص جانتا ہے خصوصاً باپ اور بیٹے کو تو ہر حال معلوم ہوتا ہے البتہ نفلی صدقات میں اس

سلسلے میں بھی توسع سے کام لیا گیا اسلئے خادم، ملازم اور وہ تمام لوگ جن کے پاس مالک کا مال امانت کی حیثیت سے ہے اگر مالک کی اجازت سے کسی کو صدقہ

دیں تو اس میں صدقہ کا نفور بہت ثواب انہیں بلکہ اس حکم میں بیوی وغیرہ بھی آجاتی ہے کیونکہ یہ بھی اپنے شوہر کے مال کی امین ہوتی ہیں گویا صدقہ دینے

میں جس درجہ اور جس طرح کا بھی کسی نے حصہ لیا ہے ثواب اسے ضرور ملے گا کم و کیف اور نیت اخلاص کے تفاوت کے ساتھ ثواب میں بھی تفاوت ہوگا !!

اور اس سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کے مال سے کچھ خرچ کرے (اللہ کے راستہ میں) اور اس نیت شوہر کی پونجی برباد کرنی نہ ہو تو اسے اس کے خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور شوہر کو اس کا اجر ملتا ہے کہ وہی مال کے لایا تھا، خزانچی کا بھی یہی حکم ہے ایک کے ثواب سے دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی اسلئے

۹۰۰۔ صدقہ اسی حد تک ہونا چاہیے کہ سرمایہ باقی رہے

اگر کوئی ایسا شخص صدقہ کرے جو محتاج ہو یا اس کے خاندان

والے محتاج ہوں یا اس پر فرض ہو تو صدقہ کرنے غلام آزاد کرنے اور بیہ کرنے سے زیادہ ضروری ہے کہ قرض ادا کیا جائے اللہ

بہ دینے والے پروردگار دیا جاتا ہے کیونکہ سے یقین نہیں کہ وہ دوسروں کے مال کو ضائع کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ جو شخص اس سے قرض اس نیت سے لیتا ہے کہ اسے ضائع کر دے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ضائع کر دیتے ہیں البتہ وہ شخص اس سے مستثنیٰ ہے جو صبر کے لئے مشہور ہو اور رعیت

کے باوجود دوسروں کیلئے اشارہ سے کام لیتا ہو، جیسے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل کہ آپ نے (ایک مرتبہ) اپنا (تمام) مال

صدقہ کر دیا تھا اسی طرح انصار نے ہاجرین کے ساتھ اشارہ سے کام لیا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع

کرنے سے منع کیا ہے اس لئے یہ کسی کو حق نہیں کہ دوسروں کے مال کو صدقہ کرے وجر سے ضائع کر دے، کعب بن مالک رضی

اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں تو یہی طرح کرنا چاہتا ہوں کہ اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں

صدقہ کر دوں، لیکن آپ نے فرمایا کہ کچھ سرمایہ اپنے پاس بھی محفوظ رکھو تو نہارے لئے بہتر ہوگا اس پر میں نے عرض کی کہ پھر میں اپنا وہ حصہ اپنے لئے محفوظ رکھتا ہوں جو خیر میں ہے !!

۱۳۳۶۔ حسن ثناء۔ عباد ان قلل اخبرنا عبد اللہ

۱۳۳۶۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں زہری نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے سید بن مسیب

لے یعنی جس کا جتنا اجر اللہ تعالیٰ کے یہاں متعین ہے وہ اسے ضرور ملے گا۔ یہ نہیں ہے کہ اگر کسی نے صدقہ نکالنے والے کا ہاتھ بٹایا تو اس کے اصل ثواب

کمی کر کے ہاتھ بٹانے والے کو ثواب دیا جائے گا بلکہ ہر شخص کو نیت، اخلاص اور عمل کے مطابق ثواب ملے گا۔ سرمایہ سوال کہ بیوی اپنی شوہر کے مال سے یا خزانچی سرمایہ دار کے مال سے اجازت کے بغیر تصرف کر سکتے یا نہیں۔ اس کی بحث آگے آئے گی !!

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَقَلَّتِ الزَّوْجَةُ مِنْ طَعَامٍ بَيْنَهُمَا فَيَنْزِلُ مُفْسِدَةً كَانَتْ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَتَقَلَّتْ وَلَوْ رُفِعَ أَجْرُهَا بِمَا كَسَبَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا

باب ۹۔ وَتَصَدَّقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرٍ عَيْنٍ

وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُخْتَارٌ أَوْ أَهْلُهُ مُخْتَارٌ

أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَتْ دِينَ أَحَقُّ أَنْ يُفْعَلَ مِنْ

الْقَدَقَةِ وَالْوَعْدِ وَالْهَيْبَةِ وَهُوَ دُونَ عَلَيْهِ

لَيْسَ لَهُ أَنْ يُثْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ

النَّاسِ يُؤِيدُ إِثْلَاقَهَا أَثْلَفَهُ اللَّهُ إِلَّا أَنْ

يَكُونَ مَعْرُوفًا بِإِقْبَالِهِ قَبُولُهُ عَلَى نَفْسِهِ

وَلَوْ كَانَ يَمُحِصُ صَاعًا فَفَعَلَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ

تَصَدَّقَ بِسَابِغٍ وَكَذَلِكَ أَكْرَأَ الْأَنْصَارُ الْهَاجِرِينَ

وَقَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِصَاقَةِ

النَّاسِ قَالَتْ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُصَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ

الْقَدَقَةِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ كَوْنِي أَنْ أَتَخَلِّعَ مِنْ مَالِي مَدَقَّةً

إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ

بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ يَا رِبِّي

أَمْسِكْ سَهْلِي الَّذِي يَجْبُرُ !!



نے خبر دی، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہترین صدقہ وہ ہے جو سربایہ پکا کر کیا جائے اور صدقہ پہلے انہیں دینا چاہیئے جو نہ ہماری زیر پرورش ہے !!

۱۳۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطے حدیث بیان کی ان سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے پہلے انہیں دو جو نہ ہماری زیر پرورش ہیں بہترین صدقہ وہ ہے جو سربایہ پکا کر کیا جائے جو سوال سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ بھی محفوظ رکھتے ہیں اور جو دوسروں کے ان آجے نازی اختیار کرتا ہے لے اللہ تعالیٰ بھی بے نیاز بنا دیتا ہے اور وہیب نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ رضی

الْمُسْتَبِیْ اِنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابَدًا يُسْتَعُولُ ۝

۱۳۳۷۔ حَكْمُ ثَنَا - مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ إِمَامِهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْدُ الْعُلْيَا خَيْرُ عَيْنِ الْيَدِ السُّفْلَى وَابَدًا أَيْسَنُ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَغْفِفْ يُعْفَهِهُ اللَّهُ وَ مَنْ يَسْتَفْتِنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَعَنْ وَهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ إِمَامِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا ۝

اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث بیان فرمائی !!

(گزشتہ صفحہ کا حاشیہ) اسے شریعت کا مقصد یہ ہے کہ تمام سربایہ صدقہ میں نہ ڈال جائیئے، بلکہ اسی حد تک صدقہ کرنا چاہیئے کہ سربایہ ان کے پاس بھی باقی رہے جس سے کار و بار بھی کیا جاسکے اور اپنی ضرورت، حیثیت کے مطابق پوری کی جاتی رہے اسے اسکے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ مقروض کے حبر، غلام آزاد کرنے اور صدقہ دینے جیسے تمام تصرفات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہونے کیونکہ دوسرے کا حق جیسے قرض ادا کرنا ہے اور ضروری اور واجب ہے دوسرے انسانوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ صدقات و خیرات کو قبول نہیں کرتا، دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ مقروض کے اس طرح کے تصرفات صحیح نہیں ہو سکتے یعنی مقروض اگر ہمہ صدقہ، یا غلام آزاد کرنا ہے تو عدالت اس کے ہمہ صدقہ یا غلام آزاد کرنے کو رد کر دیگی اور اسے قرض ادا کرنے میں لگا دے گی، پہلی صورت میں یہ مسئلہ نہیں تھا، بلکہ اس میں دنیاوی اعتبار سے مقروض کا صدقہ وغیرہ نافذ ہونا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول نہ ہونا کہ ایک حق تکلفی اس کی وجہ سے ہوئی تھی، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں اس سلسلہ میں تفصیل ہے اور اس کیلئے فقہ کی کتابیں دیکھنی چاہئیں !! اسے مطلب یہ ہے کہ قرض کے باوجود سخاوت کے باوجود خواہ اس کی نوعیت کسی طرح ہو اس میں نہ کوئی خیر ہو سکتی ہے اور نہ اس طرز عمل کو مخلصانہ کہا جاسکتا ہے، پہلے قرض ادا کرنا چاہیئے اور صدقہ خیرت یا کسی قسم کی سخاوت اس کے بعد ہوگی۔ البتہ بعض صورتوں میں ان احکام سے استثناء بھی ہو جاتا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر ڈال دیا تھا کیونکہ ایک نذرہ کے لئے روپوں کی ضرورت تھی اس سے سمجھ میں آتا ہے کہ ایشیا پریشہ شخص سے اگر کامل صبر و اخلاص اس کے اندر ہو تو اس کے تمام مال و اسباب کا صدقہ قبول کیا جاسکتا ہے لیکن عام حالات میں حکم وہی رہے گا جو پہلے بیان ہوا۔ سچے یعنی جب ہجرت کا حکم ہوا اور مکہ کے مسلمانوں نے مدینہ ہجرت کی تو مدینہ منورہ کے انصار نے ان کے ساتھ بغیر معمولی ایشیا کا مظاہرہ کیا تھا اس سلسلے کے واقعات مشہور ہیں بہت سے مواقع پر بعض انصار نے خود بھوکے رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمالوں کو کھانا کھلایا، قرآن مجید نے ان کی تعریف بھی کی ہے !!

۱۳۳۸۔ حدیث کے اس ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ دینے میں خبر ہے، نہ کہ لینے میں۔ صدقہ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے اور لینے والے کا نیچے اسی تعبیر کو حدیث میں اختیار کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ احتیاج کے باوجود لوگوں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا چاہیئے بلکہ صبر و اشدات سے کام لینا چاہیئے، بد علیا، یعنی اوپر کا ہاتھ اس کا ہے جو احتیاج کے باوجود نہیں مانگتا اور بد سفلی، یعنی نیچے کا ہاتھ اس کا ہے جو مانگتا پھرنا ہے حدیث میں دونوں مفہوم کی گنجائش ہے !!

۱۳۳۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ۱۷ اور ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت آپ منبر پر تشریف رکھتے تھے، ذکر صدقہ کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانے اور دوسروں سے مانگے کا چل رہا تھا کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر کا ہاتھ خیر خرچ کرنے والے کا ہے اور نیچے کا مانگنے والے کا !!

۹۰۱۔ اپنی دی ہوئی چیز پر احسان جتانے والا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ اپنا سرمایہ اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے اسکی وجہ سے نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں۔ ”الایۃ“

۹۰۲۔ صدقہ وغیرات میں عجلت پسندی !!

۱۳۳۹۔ ہم سے ابو عاصم نے عمرو بن سعید کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابن بیکہ نے کہ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی پھر جلدی سے گھر تشریف لے گئے وہاں بھی ٹھہرے نہیں بلکہ فوراً باہر تشریف لائے اس پر میں نے پوچھا یا رسول اللہ! میں تھا کہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے گھر کے اندر صدقہ کے سونے کا ایک ڈالا چھوڑ دیا تھا۔ مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ اسے تقیم کئے بغیر رات گزاروں !!

۹۰۳۔ صدقہ کی ترغیب دلانا اور شفا رس کرنا !!

۱۳۴۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبد کے دن تشریف لے چلے (عید گاہ) کو پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی نہ آپ نے اس سے پہلے نماز پڑھی تھی اور نہ اس کے (فوراً) بعد پڑھی، پھر نوروز کی طرف آئے۔ بلال رضی اللہ عنہ اس عنوان کے تحت کوئی حدیث نہیں غالباً اس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ احسان جتانے والے سے بات تک نہیں کریں گے کہ جب کوئی چیز کسی کو دیتا ہے تو اس پر احسان جتا رہا ہے یہ حدیث مسلم میں ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرفوعاً نقل ہوئی ہے لیکن بخاری کی شرائط کے مطابق چونکہ نہیں تھی اس لئے صرف اشارہ پر اکتفا کیا، قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ احسان جتانے کی بنیاد دی و جبرئیل اور کبر ہے، بجیل آدمی اپنے معمولی سے احسان کو بھی بہت بڑا سمجھتا ہے اور جو کچھ کہہ کر جو مانا ہے اس لئے اپنی بڑائی جتانے کا ہر وقت شوق رہتا ہے !!

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَلَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَكَرَّرَ الصَّدَقَةَ وَالْتَعَقُّفَ وَالْمَسَاكَةَ الْيَدِ الْعُلْيَا يَخْرُجُ مِنَ الْيَدِ الشُّفْلَى قَائِدَ الْعُلْيَا هِيَ الشُّفْقَةُ وَالشُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ،

بَاب ۹۰۱۔ اَلْاِنْسَانُ يَسْأَلُ عَلَى يَقُولِهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلَّذِيْنَ يَنْفَقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُنْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مِمَّا كَرِهَ اٰذًى ۝۱۱۱ (الایۃ)

بَاب ۹۰۲۔ مَنْ اَجَبَ تَجَعَّلَ الصَّدَقَةُ مِنْ يَوْمِهَا،

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَاسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ اَنْ يَخْرُجَ فَقُلْتُ اَوْ قِيلَ لَهُ فَقَالَ كُنْتُ خَلَفْتُ فِي الْبَيْتِ جُنُبًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّنَهُ فَمَسْتُهُ ۝

ایک ڈالا چھوڑ دیا تھا۔ مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ اسے تقیم کئے بغیر رات گزاروں !!

بَاب ۹۰۳۔ التَّحْرِيبُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَقَةِ فِيهَا

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا الشُّعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عِدَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَصَلِّي قَبْلَ وَلَا يَبْعُدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النَّسَاءِ وَبَلَالَ مَعَهُ قَوْعَظُهُنَّ وَامْرَأَتُهُنَّ اَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَبَعَلَّتِ الْمَرْأَةُ

اس عنوان کے تحت کوئی حدیث نہیں غالباً اس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ احسان جتانے والے سے بات تک نہیں کریں گے کہ جب کوئی چیز کسی کو دیتا ہے تو اس پر احسان جتا رہا ہے یہ حدیث مسلم میں ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرفوعاً نقل ہوئی ہے لیکن بخاری کی شرائط کے مطابق چونکہ نہیں تھی اس لئے صرف اشارہ پر اکتفا کیا، قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ احسان جتانے کی بنیاد دی و جبرئیل اور کبر ہے، بجیل آدمی اپنے معمولی سے احسان کو بھی بہت بڑا سمجھتا ہے اور جو کچھ کہہ کر جو مانا ہے اس لئے اپنی بڑائی جتانے کا ہر وقت شوق رہتا ہے !!

تُلْفِي الْقَلْبِ وَالْخَوْصِ ۝  
کے لئے کہا۔ چنانچہ موتیوں کنگن اور بالیاں ربلوں کے کپڑے میں ڈالنے لگیں ۝

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي جَرِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ تَوَلَّيْتُ إِلَيْهِ حَاجَةً قَالَ اشْفَعُوا تَوْجَرُوا وَدَفَعَنِي اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ مَا شَاءَ ۝  
۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا صَدَاقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ قَاطِطَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَكِّي فَيُوكِّي عَلَيْكَ رِزْقٌ فِي يَدَيْهِ ۝  
۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا تَحْصِي قِيْطُصِي اللَّهُ عَلَيْكَ ۝

۱۳۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو بردہ بن عبداللہ ابن ابی بردہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو بردہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی اور اس سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر کوئی مانگنے والا آیا آپ کے سامنے کوئی ضرورت پیش کی جاتی تو آپ فرمانے کہ تم سفارش کرو کہ تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے جو فیصلہ چاہتا ہے سنا ہے ۝  
۱۳۴۲۔ ہم سے صدق بن فضل نے حدیث بیان کی کہ ہمیں عبدہ نے ہشام کے واسطے سے خبر دی انہیں خاطر لے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بجلی کرنا کہ دیکھیں اس سے تمہارے رزق میں بھی تنگی ہو جائے ۝

۱۳۴۳۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبدہ نے اور اس روایت میں ہے کہ گننے نہ لگ جائے کہ تمہیں بھی گن کر ملے گا ۝

۹۰۴۔ استطاعت بھر صدقہ ۝

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ مِمَّنْ آتَى بَكْرًا أَهْلًا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَوَكِّي فَيُوكِّي اللَّهُ عَلَيْكَ أَرْهَيْخِي مَا اسْتَطَاعَتْ ۝  
۱۳۴۴۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن جریر نے اور مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی ان سے حجاج بن محمد نے اور ابن جریر نے بیان کیا کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہیں عباد بن عبد اللہ بن الزبیر نے اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں میں بند کر کے نہ رکھا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں لگا بندھا دیں گے۔ اپنی استطاعت بھر لوگوں میں تقسیم کرو ۝

۱۔ مطلب یہ ہے کہ جب آپ کی خدمت میں ضرورت پیش کی جاتی تو آپ صحابہ سے فرمانے کہ تم بھی اس کی سفارش کرو اور کچھ کہا کرو کہ تمہاری اس سفارش پر نہیں اجر ملے گا، اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ اس ضرورت کے متعلق میرا فیصلہ تمہاری سفارش کے مطابق ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوتا ہے وہ میں فیصلہ کر دیتا ہوں۔ البتہ تم نے اگر سفارش کی تو بہر صورت تمہیں اپنی اس سفارش کا ثواب مل جائے گا ۱۔ یہ صدقہ کے لئے ترغیب کا انداز ہے، خواص کے مزاج اور حالات کی رعایت کے ساتھ۔ یعنی جس قدر ہو سکے صدقہ کرو، بیشمار جب عام حالات میں جب اس سے کسی مسئلہ کا استباط ہوگا تو اس میں شرائط اور موانع کا بھی لحاظ ہوگا اور شریعت کے قانون، قاعدے کے مطابق ہی کوئی چیز اس سے مستبعد کی جائے گی اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ اپنے سارے سرمایہ کو صدقہ و خیرات میں نہ لادینا چاہیے بلکہ اپنے لئے اور اپنی اولاد اور خاندان والوں کے لئے بھی باقی نہ رکھنا چاہیے۔ بعض اصحاب نے اللہ کے راستے میں اپنا تمام مال و اسباب خیران کرنا چاہا لیکن ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مذکورہ غلطی کے ساتھ روک دیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب ایک موقع پر اپنے تمام مال و اسباب کی قربانی دی آپ نے قبول فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام اصول اور دستور سے کچھ تنسیات بھی ہوتے ہیں ۝

### ۹۰۵۔ صدقہ گن ہوں کا کفارہ بنتا ہے !!

۱۳۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے اہمیش کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث آپ لوگوں میں سے کسے یاد ہے۔ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا۔ میں اسی طرح یاد رکھتا ہوں جس طرح آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا تھا اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں اس پر حرأت ہے اچھا تو حضور نے کیا فرمایا تھا میں نے کہا کہ ۱۰ (آنحضرت نے فرمایا تھا) انسان آزمائش (فتنہ) اس کے خاندان۔ اولاد اور پڑوسیوں میں جوتی ہے۔ اور نماز، صدقہ اور اچھی باتوں کے لئے لوگوں سے کہنا اور بری باتوں سے منع کرنا اس کا کفارہ بن جاتی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری مراد اس سے نہیں تھی، میں اس فتنے کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں جو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ ابو حذیفہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ امیر المؤمنین آپ اس کی فکر نہ کیجئے آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا (صرف اکھو لا جائے گا) ! انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا نہیں بلکہ توڑ دیا جائے گا اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب توڑ جائے گا تو پھر کبھی بند نہ ہو سکے گا ابو وائل نے بیان کیا کہ ہم رعب کی وجہ سے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ نہ پوچھ سکے کہ دروازہ کون ہے؟ اس لئے ہم نے سرفق سے کہا کہ وہ پوچھیں گے، انہوں نے بیان کیا کہ سرفق رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تو آپ نے فرمایا دروازہ عمر رضی اللہ عنہ تھے ہم نے پھر پوچھا، تو کیا عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ آپ کی مراد کن سے تھی انہوں نے کہا کہ ہاں (اس طرح جانتے تھے) جیسے دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے اور یہ اس لئے کہ میں نے جو حدیث بیان کی وہ غلط نہیں تھی !!

### ۹۰۶۔ جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا اور پھر اسلام لایا !!

۱۳۴۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطے سے خبر دی انہیں عروہ نے اور ان سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ! ان چیزوں سے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جنہیں میں جاہلیت کے زمانہ سے صدقہ

### باب ۹۰۵۔ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْغَيْبَةَ

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُبَيِّتَةُ قَالَتْ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الزُّعَمِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَحَقُّهَا نَسَا قَالَ قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ تَجَرِي قُلْتُ قُلْتُ فَنَسَا النَّوْجُ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تَكْفَرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوفُ قَالَ سَلِمَتِ قَدْ كَانَتْ يَقُولُ الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هَذِهِ أُرِيدُ وَلَكِنِّي أُرِيدُ الَّتِي تَكُونُ كَمَوْجٍ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ وَهِيَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَكَ بَابٌ مَخْلُوقٌ قَالَ فَيَكْسِرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَكْسِرُ قَالَ فَإِنَّهُ إِذَا كَسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا قَالَ قُلْتُ أَعَلَى قِيَهْنَا أَنْ نَسْأَلَ مِنَ الْبَابِ قُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلَّمَ قَالَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عَمْرُو قَالَ قُلْنَا أَعَلَيْكَ عَمْرُو مَنْ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ عَيْنٍ لَيْسَتْ وَذَلِكَ أَتَى حَدَّثَنَا حَدِيثًا لَيْسَ بِإِلَّا غَالِطٍ !!

### باب ۹۰۶۔ مَنِ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اسْلَمَ

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرُوَةَ بِنِ حَكِيمٍ ابْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آدَايْتُ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحْتَثُّ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ

سے یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔ اس پر اصل بحث کا موقع وہیں تھا کفار کی عبادت کا تو بہر حال کوئی اعتبار نہیں وہ عذاب کا باعث تو بن سکتی ہے لیکن ان پر ثواب کی توقع فضول ہے۔ البتہ کفار کے حسن خلق، صلہ رحمی، بھائی چارہ اور معاملات سے متعلق دوسری نیکیوں کا اعتبار ہوتا ہے اگرچہ نجات اس سے بھی نہیں ہوگی، لیکن عذاب میں کچھ تخفیف ضرور ہو جائے گی، چنانچہ اس حدیث میں اسی طرح کی چیزوں کا تذکرہ ہے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی تمام اچھی عادتوں کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے جو اہل قرآن نے نیک اعمال کئے ہیں ان پر ثواب بھی ملے گا،

وَصَلَاةٍ رَّحِمَ قَهْلَ نِيهَا مِنْ أَجْرِ قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتُ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ !!

## باب ۹۰۷ - أَجْرُ الْخَادِمِ إِذَا اتَّصَدَّقَ بِأَمْرِ

صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ !!

۱۳۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّصَدَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامٍ زَوْجَهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا مِثْلُ مَا كَسَبَ وَلِلْخَاوِزِ مِثْلُ ذَلِكَ !!

۱۳۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَاوِزُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِدُ زَوْجًا قَالَ يُعْطَى مَا أَمَرَهُ كَمَا يَلَا مُؤَقَّرَ أَطِيبَ بِهِ نَفْسُهُ قَبْلَ قَعْلِهِ إِلَى الَّذِي أَمَرَ لَهُ بِهِ أَخَذَ الْمُسَدَّقُ ثَمَنًا !!

## باب ۹۰۸ - أَجْرُ الْمَرْأَةِ إِذَا اتَّصَدَقَتْ أَوْ

أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ !!

۱۳۴۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي إِذَا اتَّصَدَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهَا وَلِلْخَاوِزِ مِثْلُ ذَلِكَ لَهَا مِثْلُ مَا كَسَبَتْ وَلَهَا مِثْلُ مَا أَنْفَقَتْ !!

غلام آزاد کرنے اور صلہ رحمی کے طور پر کیا کرنا تھا کیا اس کا مجھاجر ملے گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی تمام بھلائیوں کے ساتھ اسلام لائے جو تو تم نے پہلے کی تھیں !!

۹۰۷ - خادم کا ثواب واجب وہ مالک کے حکم کے مطابق

صدقہ دے اور کوئی بری نیت نہ ہو !!

۱۳۴۷ - ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی کہا کہ تم سے جریر بن المش کے واسطے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کرتی ہے اور اس کی نیت بھی برادر کرنے کی نہیں ہوتی تو اسے اس کا اجر ملتا ہے اور اس کے شوہر کو مکمل کا اجر ملتا ہے اسی طرح خزانچی کو اس کا اجر ملتا ہے !!

۱۳۴۸ - ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو سامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزانچی مسلمان اور امائدار جو کچھ بھی خرچ کرنا ہے اور بعض اوقات فرمایا وہ چیز پوری طرح دینا ہے جس کا سرمایہ کے مالک نے حکم دیا اور اس کا دل بھی اس سے خوش ہے اور اسی کو دینا ہے جسے دینے کیلئے مالک نے کہا تھا تو وہ دینے والا بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے

۹۰۸ - عورت کا اجر واجب وہ اپنے شوہر کی چیز صدقہ دے

یا کسی کو کھلائے اور ارادہ گھر بگاڑنے کا نہ ہو !!

۱۳۴۹ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی کہا کہ ہم سے منصور اور اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر (کے مال سے) صدقہ کرے - اور مجھ سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے المش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کے گھر (کے مال سے) کسی کو کھلائے اور اس کا ارادہ گھر کو بگاڑنے کا نہ ہو تو اسے اس کا ثواب ملتا ہے اور شوہر کو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے اور خزانچی کو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے شوہر کو مکمل کے وجہ سے ثواب ملتا ہے اور

عورت کو خرچ کرنے کی وجہ سے !!

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَيْقِيقٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُقْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَا خَازِنٌ مِثْلُ ذَلِكَ !!

۱۳۵۰۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہ عورت کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے شقیق نے ان سے منصور نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت اپنے گھر کے کھانے کی چیز خرچ کرے (اللہ کی راہ میں) اور ارادہ گھر کو بگاڑنے کا نہ ہو تو اسے اس کا ثواب یا لگا اور شوہر کو کمانے کا ثواب یا لگا اسی طرح خزانچی کو ایسا ہی ثواب ملے گا !!

باب ۹۰۹۔ تَوَلَّى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ قَامًا مِّنْ أَعْمَى وَأَتَقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَيِّئُهَا يُفْسِدُهَا وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَيِّئُهَا يُفْسِدُهَا لِلْعُصْرَىٰ ۗ أَلَا يَٰ أَلْفَلَاكُ ۚ أَلَمْ تَكُن مِّنْ قَبْلُ مَنِيْعًا مِّنَ الْفَلَاحِ ۚ وَكَذَّبَ بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُ كَانَ كَافِرًا

۹۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس نے (اللہ کے راستے میں) ادا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھائیوں کی نصیحت کی تو ہم اس کیلئے بہترین پیدا کر دیں گے، لیکن جس نے بخل کیا اور بے پروائی برتی اور اچھائیوں کو جھٹلایا تو اسے ہم دشواریوں میں پھنسا دیں گے اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عطا فرما دیہ فرشتوں کی دعا ہے جس کا ذکر ذیل کی حدیث میں ہے !!

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي آخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُثَرَّةٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يُضَيِّعُ أَعْبَادُ فَيُفِيدُ إِلَّا أَمْلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ آعِطْ مُنِيفًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ آعِطْ مُسِيكًا تَلَفًا !!

باب ۹۱۰۔ مَثَلُ الْمُسَدِّقِ وَالْبَخِيلِ !!

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

۱۳۵۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ہمارے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے معاویہ بن ابی مرثد نے ان سے ابوالعباس نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ جب بندے صبح کو اٹھتے ہیں تو دو فرشتے نہ اترتے ہوں۔ ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ دیجئے اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! مسک اور بخل کو نقصان سے دوچار کیجئے !!

۹۱۰۔ صدقہ دینے والے اور بخل کی مثال !!

۱۳۵۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد اور ان

سے ہم نے اس سے پہلے بھی کہا تھا کہ حدیث کا مقصد سب کے ثواب کو برابر فرار دینا نہیں ہے، بلکہ مقصد یہ ہے کہ سب کے ثواب کی نوعیت تقریباً یکساں ہے ایک شخص کے پاس آپ کا مربایہ جمع ہے آپ اس سے ایک متبعین مقدار اللہ کی راہ میں خرچ کر دینے کے لئے بکھتے ہیں اور آپ کے بکھنے کے مطابق خرچ ہوتا ہے تو اگر یہ بنیادی آپ کو اس میں حاصل ہے لیکن ہاتھ بٹانے میں آپ کا خزانچی بھی شریک ہے اور اگر اس نے اخلاص کے ساتھ اپنے فرض کو انجام دیا تو یقیناً اس کے اخلاص اور علی کا ثواب اسے ملے گا اور بھی ایک درجہ میں صدرتہ دینے والا سمجھا جائے گا۔ اس ضمن میں تمام وہ لوگ آجاتے ہیں جنہوں نے صدقہ دینے میں کسی بھی حیثیت سے باخلاص حصہ لیا۔ ہر شخص کو اس کی نیت اور اخلاص کے مطابق ثواب ملے گا اور اس میں حصہ لینے والا ہر فرد صدقہ دینے والا سمجھا جائے گا، خواہ کسی بھی حیثیت میں ہو، یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ عورت، شوہر کا مال اور اس کے گھر کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرچ کر سکتی ہے، لیکن خزانچی یا این اجازت کے بغیر خرچ نہیں کر سکتے !!

سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسے دو شخصوں کی طرح ہے جن کے بدن پر لوہے کا جتہ ہے۔ ۶۰ اور ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ یہی شعیب نے خبر دی کہا کہ یہی ابو الزناد نے خبر دی کہ عبدالرحمن نے ان سے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا تھا کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسے دو شخصوں کی سی ہے جس کے بدن پر لوہے کا جتہ ہے، ایسے سے منسلک کا۔ جب خرچ کرنے کا عادی (سخی) خرچ کرتا ہے تو اس کے تمام جسم کو (وہ جتہ) چھال دیتا ہے، یا (راوی نے یہ کہا کہ تمام جسم پر پھیل جاتا ہے اور اس کی انگلیاں اس میں چھپ جاتی ہیں اور اس کے نشانات قدم اس میں آجاتے ہیں۔ لیکن بخیل جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو جیسے کاہر حلقہ اپنی جگہ سے چٹ جاتا ہے، بخیل اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہو پاتا اس روایت کے متابعت حسن بن مسلم نے طاؤس کے واسطے سے کی، جبوں کے ذکر کے سلسلہ میں۔ اور غفطلہ نے طاؤس سے جنتان (دور زمین کے الفاظ) نقل کئے ہیں۔ لیث نے کہا کہ مجھ سے جعفر نے ابن ہریرہ کے واسطے سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنتان (دور زمین) کی روایت کرتے تھے۔

۹۱۱۔ کمائی اور تجارت کے مال سے صدقہ، اللہ تعالیٰ کا لشو

ہے کہ اسے ایمان والو! اپنی کمائی کی پاک چیزوں میں سے خرچ کرو اور ان میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان غنیٰ حید تک !!

الَّذِي مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمَصَدَّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُتَاتَانِ مِنْ حَدِيدٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُتَاتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثِيَابِهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَإِنَّمَا الْمُنْفِقُ قَلْبُهُ مُنْفِقٌ إِلَّا سَبَقَتْهُ أَوْ فُتِرَتْ عَلَى يَدَيْهِ وَحَتَّى تُغْفَى بَنَاتُهُ وَتُغْفَوْا أَمْوَالُ الْبَخِيلِ قَلْبُهُ يُبِيدُ أَنْ يُغْفَى شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ خَلْقَةٍ مَكَاتِهَا تَهْوِي وَيُصْعَقُهَا مَلَائِكَةُ تَسْبِيحُ مَا بَعَثَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْجُتَاتَيْنِ وَقَالَ كُنْطَلَةٌ عَنْ طَاوُسٍ جُتَاتَانِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُتَاتَانِ !!

۹۱۱۔ مَدَقَّةُ الْكَسْبِ وَالْجَادَّةِ !!

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَكْفَعُوا مِنْ قِلَابَتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ عَنِّي حَمِيدٌ !!

یعنی صدقہ دینے کا عادی قدرتی طور پر کھلے دل کا ہی ہو سکتا ہے اور بخیل کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص لوہے کی زدہ پہنتا ہے، یہ زدہ پہلے پہلے پر پہنچاتی ہے پھر اس کے بعد ہاتھ اس کی آستینوں میں ڈالے جاتے تھے اور اس کے دوسرے حصے اپنی جگہ پر دست کئے جاتے تھے۔ یہ لڑائی کے مواقع پر دشمنی سے حفاظت کے لئے استعمال کی جاتی تھی۔ چونکہ صدقہ دینے کے عادی اور سخی کا دل کھلا ہوا ہوتا ہے اس لئے جب وہ صدقہ نکالتا ہے تو خلوص اور اچھی نیت سے نکالتا ہے اس لئے اس کی یہ زدہ ہر سے پاؤں تک بچھڑا جاتی ہے اور اس کے دنیاوی اور اخروی دشمنوں سے محفوظ رکھی ہے لیکن بخیل برے دل سے صدقہ نکالتا ہے اس کی طبیعت کبھی اپنی جبر کسی دوسرے کو دینے کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہوتی چنانچہ اول تو وہ صدقہ ہی نکالتا نہیں اور اگر نکالتا بھی رہے تو برے دل سے جس سے اسے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا اس کی زدہ جو اس کی محافظ بن سکتی تھی پہلے ہی مرحلے میں سینہ سے چٹ کر رہ جاتی ہے، اور جسم کے تمام دوسرے اعضاء غیر محفوظ پڑے رہتے ہیں اس تمثیل کا ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سخاوت، اور صدقہ خیرات کی عادت اتنی بڑی غریبی ہے کہ بہت سی دوسری برائیوں پر اس سے پردہ ڈر جانا ہے گویا زدہ نے اس کے تمام حصہ کو چھال دیا جس سے وہ محفوظ بھی ہو گیا اور کوئی اس کے صافی عیوب بھی نہیں دیکھ پاتا لیکن بخیل اتنی بڑی برائی ہے جو اس کے کسی عیب کو چھانٹا تو کما اور بدنامی اور رسوائی کا باعث بن جاتی ہے یعنی بخیل آدمی کبھی کبھی صدقات نکال کر جانتا ہے کہ نیک نامی حاصل کرے لیکن اس کی زدہ کا ایک ایک حلقہ اس کے سینہ کو جکڑ لیتا ہے پھر برے دل سے خرچ کرتا ہے اور بدنام ہوتا ہے اس تمثیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخاوت بہت بڑی نیکی ہے اور بخل بہت بڑی بدی !!

باب ۹۱۲۔ عَلٰی سَلَامٌ مَّدَقَةٌ فَمَنْ

ثُمَّ يَجِدُ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ ۖ

١٣٥٣- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَفَعَلُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِمِثْلِهَا فَيَعْبِقُهَا نَفْسُهُ وَيَصَدَّقُ قَالُوا إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذُو الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ !!

**باب ١١٩ - قَدْ رُكِّمَ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ**

وَمَنْ أَعْطَىٰ شَاةً ۖ

۳۵۶ | حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
شُهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ  
عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ  
بِشَاةٍ فَكَوَسَتْ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا مَا أُرْسِلْتُ بِهِ  
نُسَيْبَةُ مِنْ ذَلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ حَاتِي فَقَعَدَ بَلَغَتْ مَجْلَعَهَا  
جُونَيْبُهُ نِيَّهَا فَقَاوَهُ هِيَ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۹۱۲۔ ہرسلن پر مدد۔ اگر کوئی چیز دینے کے لئے نہ  
موتو اچھے کام کرے !!

۱۳۵۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے سعید بن ابی بردہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان کے دادا کے واسطے سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لئے صدقہ کرنا ضروری ہے صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے نبی !! اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا کہ پھر اپنے ہاتھ سے کام کر کے خود کو بھی نفع پہنچانا چاہیئے اور صدقہ بھی کرنا چاہیئے، صحابہ بولے اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو؟ فرمایا پھر کسی حاجت مند فریادی کی مدد کرنی چاہیئے، صحابہ نے عرض کی اگر اس کی بھی سکت نہ ہو فرمایا پھر اچھا کام کرنا چاہیئے اور برائیوں سے باز رہنا چاہیئے کہ اس کا صدقہ یہی ہے !!

۹۱۳۔ زکوٰۃ یا صدقہ کس قدر دیا جائے، اور اگر کسی نے  
لمری دی؟

۱۳۵۴- ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی کہما کہ ہم سے ابو شہاب نے حدیث بیان کی ان سے خالد عذراء نے ان سے حفصہ بنت میر بنی نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فیسیبہ انصاریہ سے یہاں کسی نے ایک بحری بھیجی اس بکری کا گوشت انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں بھی بھیج دیا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اہو تو کوئی چیز نہیں البتہ اس بکری کا گوشت یہی لاؤ کہ وہ اپنی جگہ پہنچ چکا ہے اسے

سے یعنی انسان کو اپنی زندگی اس طرح گزارنی چاہیے کہ جس حد تک بھی ہو سکے وہ لوگوں کے لئے نفع بخش ثابت ہو، ہر اچھائی جو انسان کرنا ہے اس کا نفع خود اسے بھی پہنچتا ہے اور دوسرے لوگ بھی بلا واسطہ یا بلا واسطہ اس سے نفع اندر ہوتے ہیں۔ گویا اچھائی اور نیکی پوری انسانیت کی خدمت ہے اور پوری انسانیت کی صلاح ہے انسان کو نفع رسا ہونا چاہیے، جس حد تک بھی ہو سکے اور اگر کسی میں نفع پہنچانے کی کوئی صلاحیت اور طاقت نہیں تو کم از کم برائیوں سے نوازدہ رک جانا چاہیے۔ اس حدیث میں دین کے ایک بہت اہم اصول کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اسلام تنازع البقاء کے نظریہ کو رد کرتا ہے اس کی نظر میں ایک انسان کا کم سے کم فریضہ بقائے باہم کی تفصیلات پر عمل کرنا ہے اسلام اپنے ماننے والوں سے اس سے بھی زیادہ بہت کچھ چاہتا ہے، وہ تمام چیزیں جن سے اجتماعی زندگی اطمینان سکون، مسرت، نیکی اور طہارت سے بھر جائے آپ سے جتنی بھی ہو سکے اپنی استطاعت بھر دوسروں کی مدد کیجئے۔ یہ نہیں کر سکتے تو اپنی زندگی کو ٹھیک کر لیجئے اور ایک اچھے شہری کی طرح رہیئے کم از کم بری باتوں سے تو رک جائیئے! سائے نسیبہ رضی اللہ عنہا کو جو بکری ملی تھی اور اسی بکری کا گوشت انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں بھیجا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گوشت تناول فرمایا، اگرچہ آپ صدقہ قبول نہیں کرتے تھے لیکن چونکہ صدقہ ضرورت مند کو ملنے کے بعد اسی کا ہو جاتا ہے اس لئے آپ نسیبہ کا بھیجا ہو گوشت یہ اب صدقہ نہیں رہا تھا۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملکیت بدل جانے سے اس چیز کی اصل حیثیت





وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ فَنَ وَكَوْ  
مِنْ حَيْثُ كُنْتَ كَلِمَ تَسْتَلِفِي صَدَقَةً الْعَوْمِيْنَ  
كَيْفَرَهَا تَجْعَلْتِ الزَّوَالَ تَلْفِي خُرْصَهَا، وَ  
سَعَابَتَهَا وَكَمْ يَخْصِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ  
مِنَ الْعُرْضِي ۱۱

اللہ کے راستے میں رکھ چھوڑی ہیں اس لئے ان کے پاس  
کوئی ایسی چیز نہیں جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی۔ یہ جس حدیث  
کا ذکر ہے وہ آئندہ تفصیل سے آئے گی انہی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تھا (عورتوں سے) کہ صدقہ کرو خواہ تمہیں  
اپنے زیور ہی کیوں نہ دینے پڑ جائیں۔ آپ نے اپنے اس فرمان  
میں سامان و اسباب کے صدقہ کو دوسری چیزوں سے الگ کر کے نہیں بیان کیا۔ چنانچہ (آپ کے اس فرمان پر) عورتیں اپنی بالیاں  
اور ہار ڈالنے لگیں، آنحضرتؐ نے سونے چاندی کے سامان کی بھی کوئی تخصیص نہیں فرمائی تھی ۱۱

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ عَبْنِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ النَّاسَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ  
أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الرِّقَى أَمْرًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ تَكَلَّفَ صَدَقَةً  
بِئْتِ مُخَاضٍ وَكَيْسَتْ عِنْدَهُ وَوَعْدَهُ بِنَيْتٍ لَبُونٍ كَانَتْ  
تُقْبَلُ مِنْهُ وَبُغْطِيَةِ الْمُصَدِّقِ عِشِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتِيْنَ  
قَرَانٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنَيْتٍ مُخَاضٍ عَنَى وَجْهَهَا وَوَعْدَهُ  
ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ ۱۱

۱۳۵۷۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد  
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی ۱۱ ان سے انس رضی  
اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں (اپنے دور  
خلافت میں صدقات سے متعلق ہدایت دیتے ہوئے) اللہ اور رسول کے حکم  
کے مطابق یہ لکھا تھا کہ جس کا صدقہ نیت مخاض تک پہنچ گیا اور اس کے پاس  
بنت نہیں تھا بلکہ بنت لبون تھا تو اس سے وہی لے لیا جائے گا اور اس کے  
بدلے میں صدقہ وصول کرنے والا ہم یا دو بکریاں دے دے گا اور اگر  
اس کے پاس بنت مخاض نہیں ہے بلکہ ابن لبون ہے تو یہ ابن لبون لے لیا جائے گا اور اس صورت میں کچھ دیا نہیں جائے گا ۱۱

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ اَعْلَاءَ بْنِ أَبِي دَبَّارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ  
أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَلَّى بَقْلٍ  
الْخُطْبَةِ مَرَّي أَنَّهُ لَمْ يُسَمِّحِ النِّسَاءَ كَمَا تَأْتِي وَتَعَقَّ  
يَلَالٍ تَائِيَةً تَوْبَةً فَوَقَّعَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ  
فَتَجَعَلْتِ الزَّوَالَ تَلْفِي وَآشَادَ أَيُّوبُ إِلَى أُوذَيْنِهِ وَإِلَى خَلْفِهِ  
نَصِيحَتِي أَوْرَانِ سَهِدَ كَرْنِي كَلَيْسَ دَايَا صَدَقَهُ دَلَالِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْسَ (میں) یہ کہتے وقت ایوب نے  
اپنے کان اور گلے کی طرف اشارہ کیا ۱۱

۱۳۵۸۔ ہم سے مؤمل نے حدیث بیان کی اور ان سے عطاء بن ابی رباح نے کہ ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت میں موجود تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے خطبہ سے پہلے نماز (عید) پڑھی، پھر آپ نے محسوس کیا کہ عورتوں تک  
آپ کی بات نہیں پہنچی اس لئے آپ ان کے قریب بھی آئے آپ کے ساتھ دلال  
رضی اللہ عنہ تھے وہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، چنانچہ آپ نے عورتوں کو  
نصیحت کی اور ان سے صدقہ کرنے کے لئے فرمایا اور عورتیں ڈالنے لگیں (اپنا صدقہ دلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) یہ کہتے وقت ایوب نے

۹۱۴۔ مشرق کو جمع نہیں کیا جائے گا اور جمع کو مشرق،

نہیں کیا جائے گا، سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے

بَابُ ۹۱۴ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ مَشْرِقِي وَرَبْلِي  
بَيْنَ مَخْتِمٍ وَيُنَادُّ عَنْ سَلَامٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۱۱ یعنی اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان یہ ہے کہ زکوٰۃ میں اگر بنت مخاض واجب ہے اور بنت مخاض  
مالک کے پاس نہیں ہے تو اس صورت میں بنت لبون لے کر جو بنت مخاض سے زیادہ قیمت کا ہوتا ہے بقیہ قیمت جو زائد ہوگی مالک کو واپس کر دی  
جائے گی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز زکوٰۃ میں واجب ہو اس کے علاوہ دوسری اتنی ہی قیمت کی چیزیں دی جاسکتی ہیں بنت مخاض اور  
بنت لبون وغیرہ مختلف عمر کے اونٹ کو بکتے ہیں تفصیل آئندہ آئے گی ۱۱

عَنِ الْبَيْهَقِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشَدَّدًا ۝  
**۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ**  
 قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي شُمَّاسَةُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ  
 كَتَبَ لَهُ الْبَيْهَقِيُّ رِسُولًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ  
 مُجْتَمِعٍ خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ ۝

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح نقل کیا ہے ۱۳۵۹۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی کہ ایک مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ ایک مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہی چیز لکھی تھی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضروری قرار دی تھی۔ یہ کہ متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور جمع کو متفرق نہ کیا جائے، صدقہ (کی زیادتی یا کمی کے خوف سے)۔ ۱۱

**باب ۹۱۔ مَا كَانَ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ قَاتِلَهُمَا**  
 يَتَوَارَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوْيَةِ وَقَالَ طَاوُسٌ  
 وَعَطَاءُ إِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلَا  
 يُجْمَعُ مَا لَهُمَا قَالَ سَفِيَانُ لَا تَجِبُ حَتَّى  
 يَتِمَّ لِهَذَا أَنْ يَبْعُوثَ شَاةً وَلِلْهَذَا أَنْ يَبْعُوثَ شَاةً

۹۱۔ دو شریک اپنا حساب خود برابر کر لیں گے۔ طاووس اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب دو شریکوں کو اپنے سرمایہ کا علم (الگ الگ) ہو تو ان کے سرمایہ کو (زکوٰۃ) لینے وقت جمع نہیں کیا جائے گا سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں ہو سکتی جب کہ دونوں شریکوں کے پاس چالیس چالیس بکریاں نہ ہو جائیں ۱۱

**۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي**  
 أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي شُمَّاسَةُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ  
 كَتَبَ لَهُ الْبَيْهَقِيُّ رِسُولًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَمَا كَانَ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ قَاتِلَهُمَا يَتَوَارَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوْيَةِ

۱۳۶۰۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ایک مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ ایک مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے انہیں وہی بات لکھی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضروری قرار دی تھی یہ کہ جب دو شریک ہوں تو وہ اپنا حساب برابر برابر کر لیں (اپنے سرمایہ کے مطابق)

سے جمود علماء کے یہاں جو کہ سوئی کے کسی ایک جگہ ہونے اور متفرق جگہ ہونے کی صورت میں، ملکیت سے قطع نظر، زکوٰۃ اور اس کے لینے سے متعلق اثر پڑتا ہے اس لئے اس حدیث کے ٹکڑے سے انہوں نے یہی مطلب اخذ کیا ہے کہ اگر مویشی متفرق اور متعدد جگہوں میں ہیں تو انہیں زکوٰۃ لینے یا دینے وقت ایک جگہ نہیں کیا جائے گا اور ایک جگہ ہیں تو انہیں متعدد جگہوں اور چرواہوں میں تقسیم نہیں کیا جائے گا لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں مکان اور چرواہہ کے مختلف اور متعدد ہونے سے زکوٰۃ میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ ان کے یہاں صرف ملک کا اختلاف اور تعدد زکوٰۃ پر اثر انداز ہوتا ہے اس لئے اس حدیث کی تفریق واجتماع سے صرف ملکیت کی حد تک تعدد اور اجتماع مراد ہے اس کی تفصیلات میں چونکہ بہت طوالت تھی اس لئے اسے اس مختلف نوٹ میں نہیں لایا جاسکتا، نقد کی کتابوں کا اس کے لئے اہل علم مطالعہ کر سکتے ہیں ۱۱۔ سلعے یعنی دوا کی کسی کام تجارت وغیرہ میں شریک ہیں تو جب زکوٰۃ اور صدقات وصول کرنے والا افسر آئے گا تو وہ اس کا انتظار نہیں کرے گا کہ یہ شریک اپنے مال تقسیم کر لیں اور پھر ان کے سرمایہ سے الگ الگ زکوٰۃ لی جائے بلکہ پورے سرمایہ میں جو زکوٰۃ واجب ہوگی افسر اس واجب زکوٰۃ کو لے لے گا اب یہ شریک کا کام ہے کہ حساب کے مطابق واجب شدہ زکوٰۃ کے حصے تقسیم کر لیں "تفریق مجتمع اور جمع متفرق" کے باب میں ہم نے جس اختلاف کی طرف اشارہ کیا تھا وہی اختلاف اس صورت میں بھی اثر انداز ہوتا ہے اور اس کی بھی تفصیلات بھی طویل ہیں۔ طاووس اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال میں خفیہ کے مذہب کی حمایت واضح طور پر موجود ہے کہ اعتبار ملک کے انحصار کا ہے نہ کہ چارہ اور مکان کے انحصار کا، سفیان رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے دونوں کے مطابق مطلب نکلتا ہے لیکن طاووس رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موافق لکھا ہے اس لئے ان کی عبارت کے مفہوم کی تعمیل بھی امام صاحب ہی کے مسلک کے مطابق کی جائے گی ۱۱

**باب ۹۱۸: زکوٰۃ الایسل و زکوٰۃ البکر**  
وَابُوذَرٍّ وَابُوهُزَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۳۶۱- حَدَّثَنَا - عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْوَيْلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ  
الْبَهْجَةِ فَقَالَ وَيَحْتَكَ إِنَّ شَاتَهَا فَهَلْ تِلْكَ مِنْ إِبِلٍ فَوَدَّيْ  
صَدَقْتَهَا قَالَ كَعَمُ قَالَ فَأَعْمَلُ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ قَرِيبَ  
اللَّهِ لَنْ يَقُولَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا ۝

**باب ۹۱۹: مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ نِسَاءٍ**  
مَخَاصٍ وَكَيْسَتْ عِنْدَهُ ۝

۱۳۶۲- حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ  
بَكْرِ بْنِ كَثْبَةَ قَوْلِيصَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنْ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْبَعْدَى  
وَكَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ  
الْحَقُّهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تَأْلَهُ أَوْ عِشْرِينَ  
دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْبَعْدَى وَكَيْسَتْ عِنْدَهُ  
الْحَقُّهُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْبَعْدَى وَ  
يُعْطِيهِ الْمَصْدُوقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ  
عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْبَعْدَى وَكَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ كَبُورٍ  
فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ كَبُورٍ وَيُعْطَى شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ  
دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ كَبُورٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ  
فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقُّهُ وَيُعْطِيهِ الْمَصْدُوقُ عِشْرِينَ  
دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ كَبُورٍ  
وَكَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مُخَاصٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ  
بِنْتُ مُخَاصٍ وَيُعْطَى مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ  
بِرَّ صَدَقَةٍ فِي بَنَاتٍ وَاجِبٍ هُوَ الْبَنَاتُ وَبَنَاتُ بَنَاتٍ

۹۱۸- اونٹ کی زکوٰۃ، البکر، البوز اور ابوہریرہ رضی اللہ  
عنہم نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے ۝

۱۳۶۱- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ولید بن مسلم  
نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن  
شہاب نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یزید نے اور ان سے ابو سعید  
خدی رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت  
میں متعلق پوچھا، آپ نے فرمایا، افسوس! اس کی تو بڑی شان ہے کیا تمہارے پاس  
صدقہ دینے کے لئے کچھ اونٹ بھی ہیں اس نے کہا کہ ہاں اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر  
تم سات سمندر بار بھی مل کر دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کو ضائع نہ کرے گا، دیکھا،  
۹۱۹- کسی پر زکوٰۃ بنت خاص کی واجب ہوئی لیکن بنت خاص

اس کے پاس نہیں ہے ۝

۱۳۶۲- ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد  
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ  
عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس صدقات کے ان فریقوں  
کے متعلق کھانا تناول کیا اللہ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا یہ  
کہ جس کے اونٹوں کا صدقہ جذعہ تک پہنچ گیا اور جذعہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ حقہ ہو  
تو اس سے صدقہ میں حقہ ہی لے لیا جائے گا لیکن اس کے ساتھ دو بکریاں بھی لی  
جائیں گی اگر ان کے دینے میں اسے آسانی ہو ورنہ بیس درہم لئے جائیں گے تاکہ  
حقہ کی کمی کو پورا کر لیا جائے، اور اگر کسی پر صدقہ میں حقہ واجب ہوا ہو اور حقہ اس  
کے پاس نہ ہو بلکہ جذعہ ہو تو اس سے جذعہ ہی لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے  
والا زکوٰۃ دینے والے کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا تاکہ جو زیادہ عمر کا جانور  
صدقہ وصولی کرنے والے نے لیا ہے یہ اس میں منہا جو جائے اور حساب برابر ہو جائے  
اور اگر کسی پر صدقہ حقہ کے برابر ہو گیا اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہے  
تو اس سے بنت لبون لے لیا جائے گا اور صدقہ دینے والے کو دو بکریاں یا بیس  
درہم مزید دینے پڑیں گے اور اگر کسی پر صدقہ بنت لبون کا واجب ہو، اور ہے  
اس کے پاس حقہ تو حقہ ہی اس سے لے لیا جائے گا اور اس صورت میں صدقہ  
وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں صدقہ دینے والے کو دے گا اور اگر کسی  
پر صدقہ میں بنت لبون واجب ہوا ہو اور بنت لبون اس کے پاس نہیں تھا بلکہ بنت خاص یا بنت خاص سے بنت خاص لے لیا جائے گا لیکن زکوٰۃ دینے والا



وَفِي صَدَقَةِ الْقَتَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى  
عِشْرِينَ وَمِائَتِهِ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ  
إِلَى مِائَتَيْنِ شَتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ  
مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ  
فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَتُهُ الْقَبِيلِ نَاقِصَةً  
عَنِ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ  
يَسْأَلَ رَبَّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْغَنُوقَيْنِ لَمْ يَكُنْ إِلَّا تَبِيعِي  
وَمِائَةٌ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ رَبَّهَا ۖ

بکری واجب ہوگی، لیکن اگر کسی شخص کے چرنے والی بکریاں چالیس سے بھی کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی ہاں اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہو اور تعداد چالیس تک پہنچ جائے تو ایک بکری واجب ہوگی (اور چاندی میں زکوٰۃ چالیسواں حصہ واجب ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی کے پاس ایک سو سوے (درہم) سے زیادہ نہیں ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ ہاں جب اس کا رب چلے (اور درہم کی تعداد دو سو تک پہنچ جائے تو پھر اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسی چالیسواں حصہ کے حساب سے)

### باب ۹۲۱ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ حَرَمَةٌ

وَلَا ذَاتُ عَوَازٍ وَلَا قَيْسُ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

۳۶۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي شَائِمَةُ أَنَّ

إِسْحَاقَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الْإِمَامُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُخْزِرُ فِي الصَّدَقَةِ حَرَمَةٌ

ایک حقہ اور اگر کسی کے پاس چار اونٹ سے زیادہ نہیں ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، لیکن جب اس کا اللہ چاہے اور اس کے پانچ ہو جائیں تو اس پر ایک بکری واجب ہو جائے گی اور ان بکریوں کی زکوٰۃ جو دس سال کے اکثر حصے جنگل یا میدان وغیرہ میں (چر کر گزارتی ہیں) اگر ان کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی ہو (تو چالیس سے) ایک سو بیس تک ایک بکری واجب ہوگی اور جب ایک سو بیس سے تعداد بڑھ جائے (تو ایک سو بیس سے) دو سو تک دو بکریاں واجب ہوتی ہیں اگر دو سو سے بھی تعداد بڑھ جائے (تو دو سو سے) تین سو تک بکریاں واجب ہوں گی اور جب تین سو سے بھی تعداد آگے بڑھ جائے گی تو اب ہر ایک سو بکری

چالیس تک پہنچ جائے تو ایک بکری واجب ہوگی (اور چاندی میں زکوٰۃ چالیسواں حصہ واجب ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی کے پاس ایک سو سوے (درہم) سے زیادہ نہیں ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ ہاں جب اس کا رب چلے (اور درہم کی تعداد دو سو تک پہنچ جائے تو پھر اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسی چالیسواں حصہ کے حساب سے)

### ۹۲۱- زکوٰۃ میں بوڑھے اور عیب دار جانور نہ لئے جائیں اور نہ

نر لیا جائے، البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا مناسب سمجھے تو لے سکتا ہے

۳۶۴۴- ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے

حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے شامہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ

عنه نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے بیان کردہ احکام کے مطابق لکھا تھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھے، عیبی

کی تعداد پہنچی ہوئی ہو تو خفیہ کے یہاں اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہوگا کہ اب نئے سرے سے اونٹوں کی گنتی کی جائے اور جس طرح ابتدائی شمار میں اونٹوں کی تعداد کی کمی یا زیادتی پر مختلف قسم کے اونٹ واجب ہوئے تھے اسی طرح اب پھر سابقہ قاعدہ کے مطابق واجب ہوں گے و دوسری مرتبہ شمار ایک سو پچاس پر آکر رک جائے گا، اس شمار میں ہر پانچ اونٹوں پر پچیس تک، یعنی مجموعی تعداد ایک سو پچاس ہوئے تک ایک بکری زکوٰۃ کے طور پر واجب ہوگی لیکن ایک سو پچاس اونٹ جب پورے ہو گئے تو دو حقے اور ایک بنت خمس واجب ہوں گے اور ایک پچاس پر تیس حقے ہو جائیں گے اور پھر دوبارہ شمار کے مطابق، زکوٰۃ شروع سے واجب ہوگی اس سلسلے میں خفیہ کے مسلک کے لئے بھی دلائل اور احادیث ہیں علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بڑی بے نظیر بحث کی ہے، اہل علم فیض البدی از صفحہ ۳۹ تا ۳۹ جلد ۳ دیکھ سکتے ہیں اسے یہ یاد رہے کہ بکریوں کی طرح اونٹ اور گائے وغیرہ میں بھی یہی حکم ہے کہ وہ مال کا اکثر حصہ چر کر اپنا پیٹ भरتی ہیں تب ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ وہ مویشی جنہیں مالک گھر پر باندھ کے چارہ پانی دیتا ہو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، اسے مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ میں خراب اور عیب دار جانور نہیں لئے جائیں گے، کیونکہ یہ اصول غلط ہے کہ جانور ہر طرح کے تھے اور جب زکوٰۃ دینی ہوتی تو سب سے خراب جانور زکوٰۃ میں نکال دیا جائے۔ البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا جانور میں ایسی خوبی دیکھے جس سے اس کے عیب کو نظر انداز کیا جاسکے، تو وہ اسے لے سکتا ہے۔ اسی طرح نر اونٹ مادہ کے مقابلے میں کم قیمت ہوتا ہے اس لئے مادہ ہی لی جائے کیونکہ ساری تفصیلات مادہ ہی کو سامنے رکھ کر طے ہوئی نہیں !!

اور نہ لئے جائیں اگر صدقہ وصول کرنے والا مناسب سمجھے تو لے سکتا ہے)

۹۲۲۔ بکری کا بچہ زکوٰۃ میں لینا !!

۱۳۶۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص شعیب نے خبر دی اور انہیں زہری نے ۷ اور بیہ نے بیان کی کہ مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عیسا بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (اُس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے فوراً بعد زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والوں کے متعلق فرمایا تھا بخدا! اگر مجھے بکری کے ایک بچے کو دینے سے بھی انکار کریں گے، جسے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے تو میں ان کے اس انکار پر ان سے جنگ کروں گا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے سوا اور کوئی بات نہیں تھی، جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے بارے میں شروع

۹۲۳۔ زکوٰۃ میں لوگوں کی عمدہ چیزیں نہ لی جائیں !!

۱۳۶۶۔ ہم سے امیہ بن بسطام نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص سے زید بن زریع نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص سے روح بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن امیہ نے ان سے یحییٰ بن عبد اللہ نے بن صیفی نے ان سے ابو سعد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو میں بیجا نوان سے فرمایا کہ دیکھو، تم ایک ایسی قوم کے یہاں جا رہے ہو جو اہل کتاب (عیسائی، یہودی) ہیں اس لئے سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا واجب وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان میں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اسے بھی ادا کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض فرما دی ہے جو ان کے سرمایہ سے لی جائے گی دجو صاحب نصاب ہوں گے اور انہیں کے غریب طبقہ میں تقسیم کر دی جائے گی جب اسے بھی وہ مال لیں گے تو ان سے زکوٰۃ وصول کرنا، البتہ عمدہ چیزیں زکوٰۃ کے طور پر

وَلَا آتُ عَدَارًا وَلَا تَلَسُ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ !!

باب ۹۲۲ اخذ العنق في الصدقة !!

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْكَنَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا مَشَعُرِي عَنَّا مَا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتْنَهُمْ عَلَى مِنْهَا قَالَ عُسْرُهَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَهُ ابْنِي بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنََّّهُ الْحَقُّ كَرُونَ كَا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے سوا اور کوئی بات نہیں تھی، جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے بارے میں شروع

صدر عطا فرمایا تھا اور پھر میں نے سمجھا کہ فیصلہ نہیں کا حق تھا !!

باب ۹۲۳ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ !!

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَوْجُ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي مُعْبِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مَعَاذَ أَعْلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلُ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللَّهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللَّهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ قَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ قَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تَأْخُذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى قُرْبَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَاخْذُ مِنْهُمْ وَقَوِّ كَرَائِمَهُمْ أَمْوَالِ النَّاسِ !!

سے غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ صدقہ وصول کرنے والا اپنی صواب دید کے مطابق بڑے یا چھوٹے جانور لے سکتا ہے اس وقت جب کہ اس کے خیال اور تجربہ کے مطابق اس کے لینے میں بہت مال کا کوئی نقصان نہ ہو، تو بکری کا بچہ زکوٰۃ کے طور پر لینے میں بھی اگر صدقہ وصول کرنے والا مناسب سمجھے تو کوئی حرج نہ ہونا چاہیے کیونکہ بچے میں تو پھر بھی بڑھنے اور زیادہ نفع بخش ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے اس خیال کے لئے وہ اس عنوان کے تحت دی ہوئی حدیث میں اشارہ سمجھنے میں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اگر یہ لوگ مجھے بکری کا ایک بچہ دینے سے بھی انکار کریں گے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں لڑوں گا۔ گویا ایسی بھی صورت نکل سکتی ہے کہ بچہ زکوٰۃ میں لیا جاسکے، یہ ملحوظ رہے کہ دینے والے کی خوشی اور رضا مندی بھی اس کے لئے ضروری ہے !!

لیئے) پر ہنر کرنا !!

**باب ۹۲۴۔** لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ دُرٌّ صَدَقَةٌ ۖ ۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُتَعِدِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْقَةَ النَّازِئِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُعَيْدٍ ذَا الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ ۖ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ ۖ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ دُرٍّ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ

**باب ۹۲۵۔** زَكَاةُ الْبَقَرَةِ - وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعْرِقَنَّ مَاءَ جَاءَ اللَّهُ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ وَيَقَالُ، جَوَارٌ يَجَارُونَ يَزْعُمُونَ أَصْوَانَهُمْ كَمَا، تَجَارُ الْبَقَرَةُ !!

**۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ التَّغْلُوثِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ الْبَيْتَ الْغَنِيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ أَوْ كَمَا خَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَكْرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أَتَى بِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْلَمَ مَا تَكُونُ وَآمَنَتَهُ تَطَوُّعٌ يَأْخُفُهَا وَتَنْطَحُّ بِقَرُونِهَا كُلَّمَا جَاوَتْ عَلَيْهَا خَرَسَهَا دَوَّتْ عَلَيْهِ أَوَّلُهَا حَتَّى يُفْضَى بَيْنَ النَّاسِ دَوَاةٌ يَكْبَهُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !!**

**۹۲۴۔** پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں !!  
۱۳۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص مالک نے خبر دی انہیں محمد بن عبد الرحمن بن ابی صعقہ مازنی نے انہیں ان کے والد نے اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ ضروری نہیں، اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ضروری نہیں !!

**۹۲۵۔** ابوحنفہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، میں نہیں دیکھتا کہ دن، اس حال میں (پہچان لوں گا جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک شخص گائے کے ساتھ اس طرح آئیگا کہ گائے بولتی ہوئی ہوگی جوار (خوار کے ہم معنی) بجا رہی (اس وقت کہتے ہیں جب) اس طرح لوگ اپنی آواز بلند کریں جیسے گائے بولتی ہے !!

**۱۳۶۸۔** ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص میرے والد نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص ہم سے اعش نے معروف بن سوبک کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا تھا اور آپ فرما رہے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے (یا آپ نے قسم اس طرح کھائی، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یا جن الفاظ کے ساتھ بھی آپ نے قسم کھائی ہو اس زناکد کے بعد فرمایا کوئی بھی ایسا شخص جس کے پاس اونٹ گائے یا بکری ہو اور وہ اس کا حق نہ ادا کرتا ہو تو قیامت کے دن اسے لایا جائے گا، دنیا سے زیادہ بڑی اور موتی تازی کر کے، پھر وہ اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روئے گی اور سینک مارے گی جب آخری جانور اس پر سے گزر جائے گا تو پہلا جانور پھوٹ کر آئیگا (اور اسے اپنے سینک مارے گا اور کھروں سے روئے گا، اس وقت تک یہ سلسلہ برابر قائم رہیگا) جب تک لوگوں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ اس کی روایت بکر نے ابوصالح سے کی ہے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے !!

مے مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کے طور پر نہایت اچھی چیز لی جائیں نہ بہت بری، بلکہ اوسط درجہ کی چیز لی جائیں گی جس میں نہ دینے والا زبردہ ہو نہ لینے والا بیت المال، مے مسلم کی روایت میں اسی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ ادا کرتا ہو غالباً مصنف کے پیش نظر یہی روایت ہے یہی ہوگی ورنہ موشیوں کے حقوق مختلف ہیں اور کسی بھی حق تلفی پر گناہ جو نہ ملے مصنف کی شرائط کے مطابق انہیں گائے کی زکوٰۃ کی تفصیلات سے متعلق کوئی حدیث نہیں ملی جس طرح اس سے پہلے



**باب ۹۲۶۔** اَتَزَكُوْهُ عَلٰی الْاَقَارِبِ ۚ ۱۱ وَقَالَ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ اِلٰهَ عَلَیْهِ وَسَلِّمْ لَهٗ اَجْدَانِ الْقَرَابَةِ  
وَالصَّدَقَةِ ۱۱

**۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِبْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ  
سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُو طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ  
بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا لَا مَنَ تَحِلُّ وَكَانَ أَحَبَّ اَمْوَالِهِ اَلَيْهِ يَبْرَحُ  
وَكَاَنَتْ مُسْتَقْبَلَةَ السَّجْدَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُحْلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ  
اَنَسٌ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ هَذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ مَّا لَوْ اَلْبَرَحَ حَتَّى يُفْقِدُوْا  
وَمَا تُجِبُوْنَ قَامَ اَبُو طَلْحَةَ رَاى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَبَادُلَ وَتَعَالَى يَقُوْلُ لَنْ  
مَّا لَوْ اَلْبَرَحَ حَتَّى يُفْقِدُوْا اِمَّا تُجِبُوْنَ وَارَقَ أَحَبَّ اَمْوَالِى  
رَاى يَبْرَحُهَا وَانْهَارَ صَدَقَةً يَلِيهِ اَدْبُوْا اَبْرَها وَخَرَّهَا عِنْدَ اللَّهِ  
فَمَضَىهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حِينَئِذٍ اَرَاكَ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْ ذُوْلِكَ مَالٍ رَابِعٌ ذُوْلِكَ  
مَالٌ رَابِعٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا كُنْتُ وَاِنِّ اَرَى اَنْ تَجْعَلَهَا  
فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ اَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْسَمُهَا  
اَبُو طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهِ وَبَنِي عِيَّتِهِ تَابِعَهُ رَوْحٌ وَقَالَ  
يَعْلِي بْنُ يَحْيٰى وَاسْمَاعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ رَابِعٌ ۱۱

اسے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے لڑکوں کو دیدیا، اس روایت کی متابعت روح نے کی ہے یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل بن مالک کے واسطے سے درابح کے بجائے رابع نقل کیا ہے ۱۱

**۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِي سُوَيْمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاذِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْعٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلَّى ثُمَّ  
اَنْصَرَفَ فَوَعَّظَ النَّاسَ وَامَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا  
النَّاسُ تَصَدَّقُوا فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَمْعَثُنَّ النِّسَاءُ

۱۱ لیکن زکوٰۃ کے باب میں اس سے اصول و فروع کے وہ اعزہ مستثنیٰ ہیں، جن کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں ہے ۱۱

**۹۲۶۔** اطربا و اقارب کو زکوٰۃ دینا! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ اس کے دو اجر ہیں ایک قربت (کے حق کی ادائیگی کا)  
اور دوسرے صدقہ کا اسل

**۱۳۶۹۔** ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم سے مالک نے  
حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے کہ انہوں نے انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں  
انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے اپنے غلستانوں کی وجہ سے اور اپنی تمام  
جائیداد میں سے سب سے زیادہ پسند انہیں یہ حاد کا باغ تھا، یہ باغ مسجد نبوی  
کے بالکل سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جایا  
کرتے تھے اور اس کا شیریں پانی پیا کرتے تھے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
جب یہ آیت نازل ہوئی ”تم نیکی اس وقت تک نہیں پاسکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ  
چیز نہ خرچ کرو، تو ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے  
اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیے کہ تم اس وقت تک نیکی  
نہیں پاسکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ چیز نہ خرچ کرو، اور مجھے یہ حاد کی جائیداد سب  
سے زیادہ پسند ہے اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہے اس کی نیکی اور اس  
کے ذخیرہ آخرت ہونے کا امیدوار ہوں، اللہ کے حکم سے جہاں آپ اسے مناسب  
سمجھیں استعمال کیجئے۔ بیان کیا کہ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
خوب! یہ بڑا ہی مفید مال ہے بہت ہی فائدہ مند ہے اور جو بات تم نے کہی میں  
نے بھی سن لی ہے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے اپنے اعزہ و اقرباء کو دے ڈالو  
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ انہوں نے  
اسے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے لڑکوں کو دیدیا، اس روایت کی متابعت روح نے کی ہے یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل بن مالک کے واسطے سے درابح کے بجائے رابع نقل کیا ہے ۱۱

**۱۳۷۰۔** ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم محمد بن جعفر نے خبر دی  
کہ کہ مجھ زید بن اسلم نے خبر دی انہیں عیاض بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو سعید  
خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الضحیٰ یا عید الفطر  
کے موقع پر عید گاہ تشریف لے گئے، پھر لوگوں کو نصیحت کرنے کے لئے منوجہ  
ہوئے اور صدقہ کا حکم دیا، فرمایا، لوگو! صدقہ دو، پھر آپ عورتوں کی طرف گئے  
اور ان سے بھی فرمایا، عورتو! صدقہ دو کہ میں نے جہنم میں اکثریت تہمدی ہی،

دیکھی ہے خورتوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ تم لعن و طعن زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہر کے حسن معاملت کا انکار کرتی ہو۔ میں نے تم سے زیادہ لعن اور دین کے اعتبار سے ناقص کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو کارآمد مرد کی عقل و دانش اپنی مسمیٰ میں بیٹی ہو یا اسے عورتوں پر پھر آپ واپس نشریف لائے اور جب گھر پہنچے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا آئیں اور اجازت چاہی، آپ سے کہا گیا کہ زینب آئی ہیں، آپ نے دریافت فرمایا کہ کونسی زینب؟ کہو کہ زینب نام کی بہت سی عورتیں تھیں، کہا گیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی، آپ نے فرمایا اچھا انہیں اجازت دے دو پنانچہ اجازت دے دی گئی انہوں نے اگر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے آج صدقہ کا حکم دیا تھا اور میرے پاس بھی ایک زیور تھا جسے میں صدقہ کرنا چاہتی تھی لیکن ابن مسعود یہ خیال کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اور ان کے لئے زیادہ سستی ہیں جن پر میں صدقہ کروں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ ابن مسعود نے صحیح کہا۔ تمہارے شوہر اور تمہارے لئے اس صدقہ کے ان سے زیادہ سستی ہیں جنہیں تم صدقہ کے طور پر یہ دوگی !!

۹۶۷۔ مسلمان پر اس کے گھوڑوں کی زکوٰۃ نہیں !!

۱۳۷۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سلیمان بن یسار سے سنا، ان سے عواک بن مالک نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ واجب نہیں !!

۱۔ اس حدیث میں اس کی کوئی تصریح نہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی جو صدقہ دینا چاہتی تھیں وہ نفلی تھا یا زکوٰۃ۔ احناف کے مسلک کی بنا پر بیوی شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی اور نہ کوئی ایسے شخص کو دے سکتا ہے جس کے اخراجات کی کفالت اس کے ذمہ واجب ہو اس لئے ہم یہ کہیں گے کہ حدیث میں نفلی صدقہ مراد ہے زکوٰۃ نہیں! ظاہر اور سیاق و سباق سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے! ۲۔ گھوڑے اگر سواری، بار برداری یا جہاد کے لئے رکھے گئے ہوں تو تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ ایسے گھوڑوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، لیکن اگر یہی گھوڑے تجارت کے لئے ہوں تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ ان گھوڑوں کی زکوٰۃ جب نصاب پورا ہو جائے، واجب ہوگی اب ایک تیسری صورت یہ ہے کہ گھوڑے کوئی شخص نسل بڑھانے وغیرہ کے لئے پالتا ہے اور اس کے پاس زیادہ ہر طرح کے گھوڑے موجود ہیں تو فیض کے مسلک کی بنا پر ایسے گھوڑوں کی زکوٰۃ بھی واجب ہوگی۔ اسی طرح غلام اگر تجارت کے لئے ہوں تو تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ زکوٰۃ واجب ہوگی اس حدیث میں کسی قید کے بغیر یہ حکم بیان ہوا ہے کہ گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ لیکن امت اس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ اس علوم کے ساتھ اس حکم کا اطلاق نہیں ہوگا، دونوں میں کوئی زکوٰۃ کی صورت ایسی سب کے یہاں ہے کہ نصاب پورا ہونے پر ان کی زکوٰۃ دینی پڑتی ہے اس لئے احناف یہ کہتے ہیں کہ جس طرح غلام سے اس حدیث میں سب کے نزدیک ایسے غلام مراد ہیں جو خدمت کے لئے ہوں کہ ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اسی طرح گھوڑے بھی ایسے گھوڑے مراد ہیں جو نجی ضروریات یا برداری کے لئے استعمال ہوتے ہیں ورنہ گھوڑوں کی زکوٰۃ خود عمر رضی اللہ عنہ نے وصول کرائی تھی ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں گھوڑوں کی بڑی قلت تھی، آپ واقعات یاد کیجئے، بدر کے موتو پر مسلمانوں کے پاس تین گھوڑے تھے ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں نسل بڑھانے کا کوئی سوال نہیں رہ جاتا یہ بھی ملحوظ رہے کہ گھوڑے کی زکوٰۃ دوسرے جانوروں کی

## باب ۹۲۸ - لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَقْدِهِ صَدَقَةٌ !

۱۳۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِيَّادٍ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَوْجِي أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِيَّادٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَقْدِهِ وَلَا فِي قَرْبِهِ ۖ

ہر نہ اس کے غلام کی زکوٰۃ ضروری ہے اور نہ گھوڑے کی ۖ

## باب ۹۲۹ - الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتَامَى ۖ

۱۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُصَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَّارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسَا هَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ وَمَا أَخَافُ عَلَيْكُم مِّنْ بَعْدِي مَا يَفْعَلُ عَلَيْكُم مِّنْ ذَهْقٍ الدُّنْيَا وَرَيْبَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَيَا قِيَامِ الْيَتَامَى بِالشَّرِّ فَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلَهُ لَمْ مَّا شَأْنُكَ مُكَلِّمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ قَدَايِنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَتَسَدَّ عَنْهُ الرَّفْعُ فَقَالَ ابْنُ السَّائِلِ وَكَأَنَّهُ حَيْدٌ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْيَتَامَى بِالشَّرِّ وَإِنْ مَتَّيْنِيتُ الرَّيْبُ يُقْتُلُ أَوْ يُكَلِّمُ إِلَّا أَكَلَهُ الْخَفِيُّ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَامِرُهَا اسْتَفْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَتَلَطَّ وَبَاكَتْ وَرَتَعَتْ وَإِنَّ هَذِهِ الْمَالَ خَفِيفَةٌ خَلُوهَا فَيَغْتَمُ مَتَابَعُ الْمُسْلِمِ مَا أُعْطِيَ مِنْهُ الْيَتَامَى وَالْيَتِيمُ وَابْنُ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ مَنْ يَأْخُذْ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَتْ يَدَايُهَا كِلَا وَلَا

## ۹۲۸ - مسلمان پر اس کے غلام کی زکوٰۃ واجب نہیں !!

۱۳۷۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے خثیم بن عیاد بن مالک نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ۷ اور ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم خثیم بن عیاد بن مالک نے اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان

## ۹۲۹ - یتیموں کو صدقہ دینا ۖ

۱۳۷۳ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ہشام نے یحییٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن ابی میمونہ نے بیان کیا کہ ہم سے عطاء بن یسار نے سماعاً سے ابوسعید الخدریؓ سے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے، ہم بھی آپ کے چاروں طرف بیٹھ گئے، آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی خوش حالی اور اس کی زیبائش اور آرائش کے دروازے کھول دیئے جائیں گے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ایک اچھائی برائی پیدا کرے گی اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اس لئے اس شخص سے کہا جانے لگا کہ کیا بات تھی تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات پوچھی لیکن اس حضورؐ تم سے بات نہیں کرنے پھر ہم نے محسوس کیا کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ بیان کیا کہ پھر ان حضورؐ نے پسینہ صاف کیا کہ جو کہ وحی نازل ہونے وقت اس کی عظمت کی وجہ سے پسینہ آنے لگتا تھا اور پھر پوچھا کہ سوال کرنے والے صاحب کہاں ہیں ہم نے محسوس کیا کہ آپؐ نے اس کی (سوال کی) تعریف کی پھر آپؐ نے فرمایا کہ اچھائی برائی نہیں پیدا کر سکتی لیکن موسم بہار میں بعض ایسی گھاس بھی گنتی ہے جو جان لیو یا تکلیف دہ ثابت ہوتی ہیں۔ البتہ ہریالی چرنے والا وہ جانور نہ جالتے جو خوب چرتا ہے اور پھر جب اس کی دونوں کوکھیں بھر جاتی ہیں تو سورج کی طرف رخ

طرح نہیں لی جاتی بلکہ ہر گھوڑے پر ایک دینار یا اس کے برابر کوئی چیز لینے کا حکم ہے جبکہ دوسرے جانوروں کی زکوٰۃ میں شریعت نے تفصیل کر دی ہے کہ غلام جانور اتنی عمر کا لیا جائے وغیرہ اسی طرح گھوڑے کے مالک پر اس کا بھی کوئی دباؤ نہیں کہ بیت المال کی زکوٰۃ دے لیکن دوسرے جانوروں کی زکوٰۃ بیت المال میں آئے گی، مالک کو اس کا حق نہیں کہ کسی کو اپنے طور پر اپنے جانوروں کی زکوٰۃ دیدے، بہر حال یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے اور چونکہ گھوڑا نہایت کاآمد جانور ہے اس لئے شریعت نے اس کے پالنے

یَسْتَبِمُ وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْكَ يَوْمَ الْحِسَابَةِ ۖ  
خونگوار سبزہ زار ہے اور مسلمان کا وہ مال کتنا عمدہ ہے جو مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا جائے۔ سہ یا جس طرح بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے  
ہاں اگر کوئی شخص استحقاق کے بغیر زکوٰۃ لے لیتا ہے تو اس کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور قیامت کے دن یہ اس کے  
خلاف گواہ ہوگا ۱۱

۹۳۰۔ شوہر کو یا اپنی زیر تربیت یتیم بچوں کو زکوٰۃ دینا اسکی

روایت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے

۱۳۷۴۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی کہ ہم سے میرے  
والد نے حدیث بیان کی کہ ہم سے امش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے  
ان سے عمرو بن حارث نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی جوی زینب رضی  
اللہ عنہا نے (امش نے) کہا کہ میں نے اس حدیث کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہوں  
نے بھی مجھ سے ابو عبیدہ کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن حارث  
نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود کی جوی زینب رضی اللہ عنہا نے بالکل  
اسی طرح حدیث بیان کی (جس طرح حدیث آگے آرہی ہے کہ زینب رضی اللہ  
عنہا نے بیان کیا کہ میں مسجد میں تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے  
دیکھا تھا کہ آپ یہ فرما رہے تھے، صدقہ کرو، خواہ اپنے زیور بھی کا ہو، زینب  
رضی اللہ عنہا بعد اللہ رضی اللہ عنہ (اپنے شوہر پر بھی خرچ کرتی تھیں اور چند  
یتیموں پر بھی جو ان کی پرورش میں تھے اس لئے انہوں نے بعد اللہ رضی اللہ  
عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیے کہ کیا وہ صدقہ بھی ادا

ہو جائے گا جو میں آپ پر اور ان یتیموں پر خرچ کروں جو میری پرورش میں ہیں  
لیکن ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
پوچھ لو، اس لئے میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی  
اس وقت آپ کے دروازے پر ایک انصاری خاتون میری ہی جیسی ضرورت لے  
کر موجود تھیں، پھر مجھ سے پاس سے بلال رضی اللہ عنہ گزرے تو ہم نے ان سے

کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیجئے کہ کیا وہ صدقہ ادا ہو جائے گا جسے میں اپنے شوہر اور چند اپنی زیر پرورش یتیم بچوں پر خرچ کروں  
گی ہم نے یہ بھی کہا کہ ہم اسے منع کرتے ہیں کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کہنا، پھر انہو نے اندر گئے اور دریافت کیا تو اس حضور نے فرمایا کہ دونوں کون،  
خاتونیں؟ انہوں نے کہہ دیا کہ زینب، آپ نے دریافت فرمایا کہ کون زینب؟ کہا کہ عبداللہ کی جوی جو اب آپ نے یہ دیا کہ ہاں صدقہ ادا ہو جائے

لے اس پیش کا مقصد یہ ہے کہ اچھائی کو اگر بھی اور مناسب جگہوں میں استعمال کیا جائے یا اچھائی کو حاصل کرنے کیلئے غلط طریقہ نہ اختیار کئے جائیں تو اس سے برائی نہیں پیدا  
ہو سکتی ہاں اگر مناسب جگہوں میں اس کا استعمال نہ ہو تو اس سے برائی پیدا ہوتی ہے مثلاً یعنی راوی کو شک ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی الفاظ ارشاد فرمائے تھے یا  
اسکے ہم معنی کوئی اور الفاظ۔ بہر حال حدیث کے راوی بخیلی کو تھا کہ عبداللہ بن مسعود بڑی غربت کی زندگی گزارتے تھے لیکن ان کی جوی کے پاس ذرا نقد تھے جن سے وہ خرچ



ابو الزناد نے اپنے والد کے واسطے سے کی اور ابن اسماعیل نے ابو الزناد کے واسطے سے یہ الفاظ بیان کئے، اسی علیہ و مثلهما معہا صدقہ کے لفظ کے بغیر اور ابن جریر نے کہا کہ مجھ سے المرج کے واسطے سے اسی طرح حدیث بیان کی گئی !!

۹۳۲۔ سوال سے دامن بچانا !!

باب ۳۲۔ الاستیعاف عن المسئلة !!

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ أَنَّ أَنَا سَأَلْتُ الْأَنْصَارِيَّةَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى لَعِنَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ مَلَنْ أَدْخِرَ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِيفُ يَعْطَهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَفِرْ بُغَيْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَسْتَبِرْ مُصْتَبِرَةً اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ !!

بھی اسے استقلال دیتے ہیں اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پایاں نعمت نہیں ملی !!

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ جَنْدَلَهُ فَيَخْطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ أَعْطَا أَوْ مَنَّهُ !!

شخص سے (دین اور دنیا دونوں میں) بہتر ہے جو کسی کے پاس آکر سوال کرے جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اسے مے یا نہ دے !!

۱۳۷۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہ میں مالک سے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی انہیں عطاء بن یزید لیشی نے اور انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انہیں دیا پھر انہوں نے سوال کیا اور آپ نے پھر دیا، جو چیز آپ کے پاس تھی اب وہ ختم ہو چکی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس کوئی اچھی چیز ہو تو میں اسے بچائیں رکھوں گا اور جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے سوال کے مواقع سے محفوظ رکھتے ہیں جو شخص بے نیازی برتاوے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے بے نیاز بنا دیتے ہیں جو شخص صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ

بھی اسے استقلال دیتے ہیں اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پایاں نعمت نہیں ملی !!

۱۳۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہ میں مالک سے خبر دی انہیں ابو الزناد نے انہیں المرج سے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایک شخص رسی سے لکڑیوں کا بوجھ باندھ کر اپنے پیڑ پر اٹھا لائے (جنگل سے) اور پھر انہیں بازار میں فروخت کر کے مدق حاصل کرے، اس

شخص سے (دین اور دنیا دونوں میں) بہتر ہے جو کسی کے پاس آکر سوال کرے جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اسے مے یا نہ دے !!

بقیہ اس حدیث میں نہیں اصحاب کا واقعہ ہے ابن جہل کے متفق کہا جاتا ہے کہ پہلے منافق تھے لیکن بعد میں توبہ کی اور غلطی مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو گئے تھے اپنی ابتدائی زندگی میں یہ نہایت غریب اور مفلس اہل حال تھے جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ نشریف لائے تو آپ نے ان کے لئے دعا کی تھی آپ کی دعا کی برکت سے مال و دولت کی ان کے پاس کوئی کمی نہیں تھی اور ایک زمانہ ایسا تھا کہ یہ رکھوں میں ملتے تھے جب مال و دولت بے پناہ ہو گئی تو مدینہ کا قیام ترک کر کے باد میں جا بے تھے اور نماز نہ پکڑتے اور جمعہ کی حاضری سب کچھ چھوڑ دی تھی جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آدمی زکوٰۃ وصول کرنے ان کے پاس آیا تو انہوں نے انکار کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر زامنی ہو گئے تھے اور زکوٰۃ پھر ان سے کبھی نہیں لی انہوں نے دینی بھی چاہی جب بھی نہیں لی خلفاء راشدین کا بھی ان کے ساتھ ہمیشہ یہی طرز عمل رہا اس حدیث میں ہے کہ ابن جہل کے انکار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الجہاد ناگوار فرمایا لیکن دولت و صاحبان کے انکار کو مستنول مذہب پر معمول کیا خالد رضی اللہ عنہ نے اپنا کچھ سامان اللہ کے راستے میں دیدیا تھا اور اسی کو ان کی زکوٰۃ سمجھا گیا عباس رضی اللہ عنہ کے انکار کو مذہب یہ تھی کہ بیت المال پر ان کا قرض چلتا تھا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ان کی زکوٰۃ قرض کے طور پر لے لیتے تھے اور پھر انہیں وقتی ضروریات پر فروغ کرتے تھے جب زکوٰۃ کا مال آتا تو عباس رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ کا جو قرض لیا تھا اتنا اس مد میں جمع کر دیتے، ہذا عباس رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ ادا ہو چکی تھی، اس لئے ان سے سوال ہی غلط تھا، عباس رضی اللہ عنہ سے دو دو سال تک کی زکوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے لیا کرتے تھے حدیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے !!

۱۳۷۹۔ ہم سے ابو موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہ سب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی اگر ضرور دُشمن ہو تو رسی لے کر آئے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر رکھ لے اور اسے نیچے اگر اس طرح اللہ تعالیٰ اس کی عزت کو محفوظ رکھ لے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرتا پھرے اسے لوگ دیں یا نہ دیں !!

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ قِيَا فِي يَحْزَمَهُ حَتَّى يَطْلُوهُ فَيَسْبُغَهَا فَيَتَغَطَّى اللَّهُ بِهِمَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ تَسْأَلَ النَّاسَ أَنْ يَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ قِيَا فِي يَحْزَمَهُ حَتَّى يَطْلُوهُ فَيَسْبُغَهَا فَيَتَغَطَّى اللَّهُ بِهِمَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ تَسْأَلَ النَّاسَ أَنْ يَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ

۱۳۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں بعد اللہ نے خبر دی کہا کہ میں یونس نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں سلوہ بن زبیر اور سعید بن مسیب نے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ نے عطا فرمایا میں نے پھر مانگا اور آپ نے پھر عطا فرمایا، اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: حکیم! یہ دولت بڑی شاداب اور بہت ہی مرغوب ہے اس لئے جو شخص اسے دل کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے تو اس کی دولت میں برکت ہوتی ہے اور جو اپنے کے ساتھ لیتا ہے تو اس کی دولت میں برکت نہیں ہوتی اس کی مثال اس شخص جیسی ہوتی ہے جو کھاتا ہے لیکن آئینہ نہیں جوتا، اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے (بہر حال) بہتر ہے۔ حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اب اس کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا تا آنکہ اس دنیا ہی سے جدا ہو جاؤں، چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حکیم رضی اللہ عنہ کو کوئی چیز دینا چاہتے تو وہ قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے! پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں دینا چاہا تو انہوں نے اس کے لینے سے بھی انکار کر دیا اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمانو! میں تمیں حکیم کے معاملہ میں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے فی کا حق انہیں دینا چاہا تھا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا ہے حکیم

رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسی طرح کسی سے بھی کوئی چیز لینے سے ہمیشہ اپنی زندگی پھر نکال کر رہے !!

۱۳۸۱۔ جسے اللہ تعالیٰ نے کسی سوال اور لاپچ کے بغیر کوئی چیز دی، مالداروں کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے دونوں کا حق ہے !!

۱۳۸۱۔ مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ سَأَلٍ وَلَا شَوَافٍ لَفْسٍ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِسَائِلٍ وَالْمَحْرُومِ

۱۔ یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد میں تنگی اور استغناء کی ایک معمولی سی مثال ہے جو وعدہ کیا تھا اسے اس طرح پورا کر دکھا یا کہ اب اپنا حق بھی دوسروں سے نہیں لیتے۔ فرضی اللہ عنہ و عنہم اجمعین! سب مطلب یہ ہے کہ دینے والا کسی کو دیکر خوش محسوس کرتا ہے تو ضرور دُشمن کے لئے اس سے لینے میں کوئی حرج نہیں حدیث میں بھی اسی طرح کی صورت ہے اس میں دینے والا بھی دیکر خوش ہوتا ہے اور لینے والے کو بھی ذلت نہیں آسانی پڑتی۔

۱۳۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے یہ سہلہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی چیز عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ آپ مجھ سے زیادہ محتاج کو دے دیجئے لیکن آنحضورؐ فرماتے کہ پکڑو بھی، اگر نہیں کوئی ایسا مال ملے جس پر نہ ہاری مریضانہ نظر نہ ہو اور نہ تم نے مانگا ہو تو اسے قبول کرلو، اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو اس کے پیچھے بھی نہ پڑو !!

۹۳۴۔ اگر کوئی شخص دولت بڑھانے کے لئے سوال کرے ؟

۱۳۸۲۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن ابی جعفر نے کہا کہ میں نے حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص لوگوں کے سامنے ہمیشہ ہاتھ پھیلاتا رہتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ چہرہ پر گوشت زرا بھی نہ ہو گا اس حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سورج اتنا قریب ہو جائے گا کہ پینہ آدمی کان تک پہنچ جائے گا لوگ اسی حالت میں آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے پھر موسیٰ علیہ السلام سے کریں گے، پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ عبد اللہ نے اپنی روایت میں یہ زیادتی کی ہے کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن ابی جعفر نے حدیث بیان کی کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے خداوند ذوالجلال کی بارگاہ میں کہ مخلوق کا فیصلہ کیا جائے۔ پھر آپؐ اگے بڑھیں گے اور جنت کے دروازے کا حلف پکڑ لیں گے، اور اسی دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود عطا فرمائیں گے جس کی نام اہل شرف و تعریف کریں گے اور معلیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے نعمان بن راشد سے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے زہری کے

بھائی عبد اللہ بن راشد نے ان سے حمزہ بن عبد اللہ نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سوال کی تھی انہوں نے سنی تھی،

۹۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جو لوگوں سے باصرہ نہیں مانگتے اور

غنا کی حد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ شخص جو انسانوں

نہیں پاتا جس سے اپنی ضرورت پوری کر سکے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد

ہے کہ اصدقہ ان فقراء کو بھی دیا جائے جو اللہ کے راستے میں گھرے

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيَنِ الْعَطَاءَ قَاوُلًا أَعْطَاهُ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَآفَتْ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ تَخْذُكَ دَمًا لَا فَلَ تَتَّبِعَهُ نَفْسُكَ

باب ۹۳۴۔ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ مُتَكَبِّرًا !!

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُثَيْدٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَيْسٌ فِي وَجْهِهِ مُرَغَةٌ لَعْنٌ وَقَالَ إِنَّ النَّاسَ تَذْنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَنْكَبُوا لَعْنَهُمْ نِصْفُ الْأُذُنِ تَبَيَّنَا لَهُمْ كَذَلِكَ اسْتَعَاذُوا بِآدَمَ ثُمَّ يُؤْمَلُ ثُمَّ يُعْتَصِدُ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ قَيْسُ بْنُ يَمْنَانَ أَنَّهُ خَلَقَ قَيْسُ بْنُ حَتَّى تَأْخُذَ بِعَلْقَرِ الْبَابِ يَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللَّهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يُعْتَدُّ لَهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَتَّى حَدَّثَنَا وَحَيْثُ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ زَائِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ مَسَعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْبَيْهَقِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْأَلَةِ !!

باب ۹۳۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ

الْعَاقِبَاتِ وَلَهُمُ الْغَنَى وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَا يَخْجِدُ غَنَى بُغْيَسٍ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُخْشَوْا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا فِي الْأَرْضِ،

۱۔ اشارہ مانگنے والے کی ذلت اور رسوائی کی طرف ہے۔ ۲۔ اس سے یہ مفہود ہے کہ اس وقت آپ اللہ تبارک و تعالیٰ سے بہت قریب ہو جائیں گے مقام محمود و شفاعت عظمیٰ ہے جس سے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے لوازے جائیں گے، بحث آئندہ آئے گی، انشاء اللہ !!



يُخَسِّمُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ.  
إِلَى قَوْلِهِ قِيَّاقُ اللَّهِ بِهِ عَقِيلٌ

جوئے ہیں (جہاد کرنے کے لئے اور) اسی وجہ سے وہ سفر نہیں کر  
سکتے (تجارت اور دوسری ضروریات کے لئے) ناواقف انہیں سؤل

نہ کرنے کی وجہ سے غنی سمجھے ہیں آخر آیت فان اللہ بہ عليم تک لے !!

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا - حَجَّاجُ بْنُ يُمَيْيَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْيَسْكِينُ الَّذِي  
تَوَدُّهُ الْأَكْلَةُ وَالْأَكْلَتَانِ وَلَكِنَّ الْيَسْكِينَ الَّذِي لَيْسَ  
لَهُ غِنًى وَيَسْتَحْيِي وَكَانَ يَسْأَلُ النَّاسَ الْخَافَا !!

۱۳۸۳۔ ہم سے حجاج بن یمنیال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی کہا کہ مجھ کو محمد بن زید نے خبر دی کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسکین وہ نہیں ہے جسے ایک دو  
لقمے دردم پھرنے میں مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہیں لیکن اسے شرم  
آتی ہے اور وہ لوگوں سے مانگتے میں اصرار نہیں کرتا !!

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ ابْنِ  
أَشْوَعٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْيُفُورَةِ بْنُ  
شُعْبَةَ قَالَ كَتَبْتُ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْيُفُورَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ  
'اَكْتُبُ إِلَى نَسِيٍّ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمِعْتُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ فَلَائِقًا قِيلَ وَقَالَ وَإِذَا سَأَلْتَهُ  
السَّالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ !!

۱۳۸۴۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل  
بن علیہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خدائے حدیث بیان کی ان سے ابن  
اشوع نے ان سے شعبی نے کہا کہ مجھ سے منیرہ بن شعبہ کے کا تب نے حدیث  
بیان کی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے میغرہ بن شعبہ کو لکھا کہ انہیں کوئی ایسی بات  
لکھیں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو میغرہ رضی اللہ  
عنہ نے لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ  
اللہ تمہارے لئے نین چیزیں پسند نہیں کرتا، بلا وجہ کی جو اس فضول خرچی  
لوگوں سے بار بار سوال کرنا !!

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ عَفِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ  
شَيْهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى

۱۳۸۵۔ ہم سے محمد بن عفی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یعقوب بن  
ابراہیم نے اپنے والد کے واسطے حدیث بیان کی ان سے صالح بن  
ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد کے واسطے خبر دی انہوں

سے یعنی قرآن مجید میں جو آیہ ہے کہ فقر کو صدقہ دیا جائے تو فقر کہتے کسے میں؟ اور اس کے مقابل میں غنی کون کہلاتے گا کہ اسے صدقہ لینا درست نہ ہوگا اس کی تشریح  
حدیث سے کی کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کے پاس اتنا روپیہ بیسہ ہو کہ وہ اس سے اپنی ضروریات زندگی پوری کر سکے تو وہ فقیر ہے اور اگر  
ضرورت کے مطابق ہے تو وہ غنی ہے اور اسے صدقہ یا زکوٰۃ نہ دینی چاہیے اس کے بعد دینے والوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ مانگنے والوں سے زیادہ وہاں محتاجوں  
کا خیال رکھیں جو لوگوں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے اور صدقہ کے ملنے سے مستحق ہیں لیکن عزت نفس کا پاس و خیال رکھتے ہیں سوال کرنے والوں کے لئے  
بھی یہ ضروری ہے کہ مانگنے سے حتی الامکان بچیں اور مانگنے میں اصرار تو بہر حال نہ کریں صدقہ و خیرات وہی مضمم ہوتی ہے جو خوشی سے ملے اسلام زندگی کی تمام  
ضروریات کا خیال رکھتا ہے اور ہر طبقہ کی رعایت کرتا ہے نہ لادگری اسلام میں ایک لمحہ کے لئے بھی پسند نہیں بلکہ ہر شخص کو اپنی محنت کی کائی کھانے پر اسلام نے زہد و یا  
ہے اور دوسرے پر بار بننے سے روکنا ہے لیکن دوسری طرف احادیث میں مانگنے والے کو کچھ نہ کچھ دینے کی بھی تاکید کی گئی ہے کہ اگر اس نے مانگ کر اپنے آپ کو ذلیل  
کیا تو کم از کم تم اس کو ذلیل نہ کرو اور اسے نامی عزت و شرافت کا اس کے ساتھ بڑا ڈکرو، غریبوں کو اس کی تاکید کہ وہ ہاتھ پھیلاتے سے چلیں اور امیرین  
کو اس کی تاکید کہ وہ اگر کوئی ہاتھ پھیلا دے تو اسے عروم نہ کریں۔ ہاں اور جو غریب اور محتاج عزت اور نفس کا خیال رکھتے ہیں اور مانگنے نہیں پھر  
انہیں ان کے گھر جا کر پوری عزت کے ساتھ دینا چاہیے !!

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقَّ أَذَانَا جَائِسٌ فَيُخْبِرُ  
قَالَ قُلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيهِمْ  
لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِنِّي قُفْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ  
إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ  
خَلَّيْتُ مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ  
فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَتَبْتُ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَى  
يَكْتَبُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِي عُرَيْبٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يُعَيْشَةَ يَقُولُ لِي فِي  
حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو  
فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتَبَنِي ثُمَّ قَالَ أَقْبِلْ أَمْنِي سَعْدُ إِنِّي أُعْطِي  
الرَّجُلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَبُكْبُوا أَكْبَبُوا أَكْبَبْتُ  
الرَّجُلَ إِذَا كَانَ فَعَلَهُ غَيْرَ ذَا قِيعٍ عَلَى أَحَدٍ قِيَا ذَا قِيعٍ الْفِعْلُ  
تَلَّكَ كَبَهُ اللَّهُ لَوَجْهِهِ وَكَتَبَنِي أَنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
صَالِحُ الْأَنْبِيَاءِ هُوَ الْكَبْرُ مِنَ الذُّهْرِ وَهُوَ كَذَا ذَكَرَ  
ابْنُ عَسَافٍ ۝

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اشخاص کو کچھ دیا، وہ میں میں  
بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ  
ہی بیٹھے ہوئے ایک شخص کو چھوڑ گئے اور انہیں کچھ نہیں دیا، حالانکہ وہ میرے  
خیال میں زیادہ لائق توجہ تھے اس لئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے قریب جا کر چپکے سے سرفی کی، فلاں شخص کو آپ نے کیوں نہیں بخشا؟ میں انہیں  
مومن خیال کرتا ہوں (یعنی وہ منافق نہیں ہیں کہ آپ انہیں نظر انداز کریں)  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مسلمان، بیان کیا کہ اس پر میں غصہ ڈیر  
خاموش رہا لیکن میں ان کے متعلق تو کچھ جانتا تھا اس نے مجھے پھر چوبڑیا اور میں  
نے سرفی کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فلاں کو کیوں نظر انداز کر رہے ہیں  
بخدا میں انہیں مومن سمجھتا ہوں آپ نے پھر فرمایا یا مسلمان، تین مرتبہ ایسا ہی ہوا  
پھر آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں (اور دوسرے کو نظر انداز کر جاتا ہوں)  
حالانکہ دوسرا میری نظر میں پہلے سے زیادہ محبوب ہوتا ہے کیونکہ دس کو میں دیتا  
ہوں اسے نہ دینے کی صورت میں مجھے ڈراس کا رہتا ہے کہ اس سے چہرے کے  
بل گھسٹ کر جہنم میں نہ ڈال دیا جائے اور یعقوب بن ابراہیم، اپنے والد سے  
وہ صانع سے وہ اسماعیل بن محمد سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے  
سنا کہ وہ یہی حدیث بیان کر رہے تھے انہوں نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ سعد  
رضی اللہ عنہ کے کاغذ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک رکھ کر  
فرمایا سعد! ادرسنو، میں ایک شخص کو دیتا ہوں الخ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ  
اللہ علیہ) نے کہا کہ (قرآن مجید) میں کبکبوا اور کببوا کے معنی میں ہے اکبب  
الرجل اس وقت کہیں گے جب اس کے فعل کا کوئی مفعول نہ ہو یعنی اس میں مزید لازم استعمال ہوتا ہے (لیکن جب یہ فعل کسی مفعول پر واقع ہو تو کہتے ہیں  
کہ اللہ لوہہ و کببنا انا (مجرور متعدی استعمال ہوتا ہے) ابو عبد اللہ نے کہا کہ صانع بن کیسان زہری سے عمر بن بڑے تھے اور ان کی ملاقات ابن عمر رضی اللہ عنہ  
سے ہوئی ہے۔

۱۳۸۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ اکبب مجھ سے مالک نے  
ابو الزناد کے واسطے حدیث بیان کی ان سے اس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسکین وہ ہیں جو لوگوں کا چکر

۸۶۔ حَدَّثَنَا - إسماعيل بن عبد الله قال  
حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة  
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس مسكين

لے یعنی بعض لوگوں کی طبیعت چھوٹی ہوتی ہے مگر انہیں کچھ دیا جائے تو اسلام پر قائم ہیں ورنہ بڑی جلدی ان کے دل انکار پر آمادہ ہو جاتے ہیں یہ حدیث اس سے پہلے  
آچکی ہے اسے مصنف کی عادت ہے کہ جب حدیث میں کوئی لغت غریب استعمال ہوتا ہے تو اس حدیث کو بیان کر  
کے لغت غریب کی تشریح کر دیا کرتے ہیں اس حدیث میں "مسکین" استعمال ہوا تھا، قرآن میں بھی کبکبوا آیا ہے، اسی کی مناسبت سے یہاں ان الفاظ  
کی تھوڑی سی تشریح کر دی ۝

الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَذَكُّرًا لِلْفَقَةِ وَالْمُقْسِمِينَ وَ  
الْمُسْرِفِينَ وَالْمُسْرِتِينَ وَلِكُلِّ الْيَسِيرِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى  
يُعْنِيهِ وَلَا يُفْعَلُ بِهِ فَيَقْتَصِدُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ لِكَيْسَالِ النَّاسِ

کاشا پھرتا ہے تاکہ اسے دو ایک فقرہ یاد و ایک کجور مل جائیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے  
جس کے پاس اتنا نہیں کہ اپنی ضروریات پوری کرے، اس کا حال بھی کسی کو  
معلوم نہیں کہ کوئی اسے صدقہ ہی دیدے اور نہ وہ خود ہاتھ اٹھانے کیلئے  
اٹھتا ہے !!

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا - عَنْ زَيْنِ حَفْصِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّشٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ  
مَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا تَنْ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ جُبْلَةً ثُمَّ يَغْذُو أَخِيْبَهُ قَالَ إِلَى  
الْجَبَلِ يَتَخَبَّطُ بَيْنَهُ قَبَائِلُ وَيَتَصَدَّقُ خَيْرَ لَهٗ مِنْ  
أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ !!

۱۳۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن یزید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے  
والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عائشہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو صالح  
نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا، ایک شخص اپنی رسی لے کر دیر انیال ہے کہ آپ نے فرمایا پہاڑوں  
میں چلا جائے پھر کڑیاں جیج کر کے انہیں فروخت کرے اس سے کھائے اور صدقہ  
بھی کرے۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے !!

باب ۹۳۶۔ خَرْمِ الْكُمَرِ !!

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا سَمْعُونُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَحَيْبٌ

۱۳۸۸۔ ہم سے سہل بن بکار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث

سنے اس کا طریقہ یہ ہے کہ امیر المؤمنین کی طرف سے جب باغوں میں پھل آجائیں، ایک دہانڈا زعفران کے مالکوں کے یہاں جائے اور انہیں ساتھ لے کر مناسب  
طریقوں سے باغ کے پھل کا اندازہ لگائے کہ کس تدار میں پھل آسکتا ہے اور اس میں زکوٰۃ کتنی مقدار واجب ہوگی، اس اندازہ کے بعد حکومت کے آدمی  
جسے اصطلاح میں "خارم" کہتے ہیں، واپس آجائے اور باغ کا مالک جس طرح چاہے اپنا باغ استعمال کرے، اور جب پھل پک جائیں تو اس کی زکوٰۃ بیت المال  
کو ادا کر دے، یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا جائے گا کہ باغ کے مالک کسی قسم کی خیانت نہ کر سکیں، دوسری طرف مالکوں کو بھی سہولت رہے گی کہ وہ کسی یا بڑی  
کے بغیر بھلوں کو جس مصرف میں چاہیں صرف کریں گویا اس میں بیت المال اور باغ کے مالک سب ہی کا فائدہ ہے بعض حضرات نے احناف کی طرف  
اس کی نسبت کی ہے کہ ان کے یہاں یہ صورت درست نہیں ہے حنفی فقہ کی کتابوں میں کچھ اس طرح کی عبارت بھی ہے جس سے اس طرح کا خیال ہو  
سکتا ہے۔ لیکن علامہ اور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ نسبت صحیح نہیں۔ اس کا اعتبار احناف کے یہاں بھی ہے، البتہ ہمارے یہاں  
یہ "جہت ملزمہ" نہیں ہے۔ یعنی اگر اندازہ لگانے میں اسلامی حکومت کے آدمی اور باغ کے مالک کا اختلاف ہو جائے تو اس صورت میں حکومت کے  
آدمی کی بات ماننی ضروری نہیں ہوتی، کیونکہ صرف اندازہ اور تخمینہ کو امر فاضل قرار نہیں دیا جاسکتا۔ خلیفہ کے مسلک کی بنا پر اس میں فائدہ صرف اس قدر  
ہے کہ یہ مالکوں کے لئے یاد دہانی ہو جائے گی کہ بیت المال کا اس میں کتنا حق ہے، حدیث میں یہ بھی ہے کہ اندازہ لگاتے وقت مالکوں کو کچھ چھوٹ بھی  
دے دینی چاہیے، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "خارمین" سے فرمایا ہے کہ تمہاری بھلوں کی چھوٹ دے دو اور اگر تمہاری کی نہیں دے سکتے تو چوتھائی  
کی دے دو، کیونکہ باغ کا معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ وہاں مانگنے والے بھی آتے رہتے ہیں، مالکوں کے اعزہ اور اقربا اور بزرگوں میں بھی کچھ ضرورت مند  
ہو سکتے ہیں اور باغ کے پھل کی تقسیم عام طور سے خود بھی ضرورت مندوں میں لوگ کرنی چاہتے ہیں اس لئے اس پہلو کی بھی رعایت کی گئی، حدیث کے  
اس نکتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کی نظر میں اس کی حیثیت اندازہ اور تخمینہ سے زیادہ نہیں، ظاہر ہے کہ اندازہ لگاتے وقت یہ ضروری نہیں  
ہوتا کہ ہوا اندازہ لگایا جائے وہ صحیح بھی ہوگا، کیونکہ اس طرح کے معاملات میں غلطی متوقع ہوتی ہے، غالباً تمہاری یا چوتھائی کی چھوٹ میں شریعت  
کے پیش نظر یہ بھی ہے کہ خاص طور سے مالکوں کا کوئی نقصان نہ ہو جائے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خارجی کا فیصلہ جہت ہے، لیکن جیسا  
کہ پہلے بتایا گیا کہ ہمارے یہاں ایسا نہیں ہے !!

میان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے ان سے عباس ساعدی نے ان سے ابو جہر ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم غزوہ تبوک کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے جب ہم وادی قرنیٰ (مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک قدیم آبادی) سے گزرے تو ہماری نظر ایک عورت پر پڑی جو اپنے باغ میں موخوہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان علیہم اجمعین سے فرمایا کہ اس کے بچوں کا اندازہ لگاؤ، حضور اکرمؐ نے دس وسق کا اندازہ لگایا، پھر اس عورت سے فرمایا کہ یاد رکھنا، کتنی زکوٰۃ اس کی ہوگی، جب ہم تبوک پہنچے تو اس حضورؐ نے فرمایا کہ آج رات بڑی زور کی آندھی چلے گی اس لئے کوئی شخص باہر نہ نکلے اور جس کے پاس اونٹ ہوں تو وہ اسے باندھ دیں، چنانچہ ہم نے اونٹ باندھ دیئے اور آندھی بڑی زور کی آئی ایک شخص دس ہزار اونٹ کے لئے باہر نکلے تو جو اسے انہیں جبل طے سے گرا دیا دیکھیں ان کا انتقال نہیں ہوا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ابلہ عجمی حاکم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید خمر اور ایک چادر کا ہدیہ بھیجا۔ اُس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریری طور پر اسے اس کی حکومت پر برقرار رکھا پھر جب وادی قرنیٰ (واپسی میں) پہنچے تو آپؐ نے اسی عورت سے پوچھا کہ تمہارے باغ میں کتنا پل آیا تھا اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازہ کے مطابق دس وسق آیا تھا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مدینہ جلد (قریب کے راستہ سے) جانا چاہتا ہوں اس لئے جو کوئی میرے ساتھ جلدی پہنچنا چاہے وہ آجائے۔ پھر جب ابن بکر راما بن بخاری کے شیخ نے ایک ایسا جملہ کہا جس کے معنی یہ تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ہے طلبہ (مدینہ منورہ) پھر جب آپؐ نے اہل مدینہ کو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں کیا میں انصار کے سب سے اچھے گھرانے کی نشاندہی نہ کر دوں؟ صحابہ نے عرض کی ضرور کر دیجئے آپؐ نے فرمایا کہ بنو نجاہ کا گھرانہ۔ پھر بنو عبد الاشہل کا گھرانہ۔ پھر بنو ساعدہ کا (یہ فرما کر کہ) بنی حارث بن خزرج کا گھرانہ۔ اور انصار کے تمام ہی گھرانوں میں خیر ہے، ابو عبد اللہ (قاسم بن سلام) نے کہا کہ جس باغ کی چار دیواری ہو اسے حدیقہ کہیں گے اور جس کی چار دیواری نہ ہو اسے حدیقہ نہیں کہیں گے، اور سلیمان بن بلال نے کہا کہ مجھ

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ النَّسَائِيِّ قَالَ غَزَوْا تَابِعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَلَمَّا جَاءَتْ وَادِي الْقُرْنَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَعَالِيَهُمْ أَحْرَمُوا وَحَرَمِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا أَحْيِي مَا يَخْدُومُ مِنْهَا فَلَمَّا اتَّيْنَا تَبُوكَ قَالَ أَمَّا إِنَّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ رَاحَ شَدِيدَةً وَلَا يَقُولُ أَحَدٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْمَلْهُ فَعَمَلْنَاهَا وَهَبَتْ رَاحَ شَدِيدَةً فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْفَسَهُ بِجَبَلِي طَلْقَ وَأَهْدَى مَلَكَ آيَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْنَ سَاعَةٍ وَكَسَا بَرْدًا وَكَتَبَتْ لَهُ يَخْدُومُ فَلَمَّا آتَى وَادِي الْقُرْنَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ جَاءَتْ حَدِيقَتِكَ قَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ حَرَمِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكْرٍ كَلِمَةً مَعَنَا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذَا هَذَا طَابَتْ فَلَمَّا رَأَى أَحَدًا قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَيُحِبُّهُمْ، لَا أُخِيرُكُمْ بِخَيْرٍ دُورٍ إِلَّا نَصَارَ قَالُوا بَلَى قَالَ دُورُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي مَبْدٍ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بَنِي الْخَزَرِجِ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْإِنْصَارِجُ يَعْنِي خَيْرًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ كُلُّ بَشَرٍ عَلَيْكَ حَائِطٌ فَهَوَ حَدِيقَةٌ وَمَا لَكُمْ يَكُنْ عَلَيْكَ حَائِطٌ لَا يُعَالِ حَدِيقَةٌ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعْرَبٍ أَنَّ بَنِي الْحَارِثِ بَنِي الْخَزَرِجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَخْدِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمَادَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُ جَبَلٍ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ !!

نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچے تو ابلہ کا حاکم یو ثنا بن ربابہ خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا، اُس حضورؐ سے اس نے صلح کر لی تھی اور آپؐ کو جزیرہ دینا منظور کر لیا تھا، اسی حاکم نے آپؐ کو سفید خمر کا ہدیہ دیا تھا۔ یہ خیال ہے کہ خمر کا گدھے کی سواری عرب میں محبوب نہیں تھی !!

سے عمر نے اس طرح حدیث بیان کی کہ پھر بنی خدرج کا گھرانہ اور پھر بنو ساعدہ کا گھرانہ (انصار کے بہترین گھرانوں کی ترتیب بیان کرتے ہوئے) اور سلیمان نے سعید بن سعد کے واسطے سے بیان کیا ان سے عمار بن یزید نے ان سے عباس نے ان سے ان کے والد (سہل) نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں !!

۹۳۷۔ اس زمین سے دسواں حصہ لینا جس کی سیرابی، بارش

یا جاری نہر دیا وغیرہ اپانی سے ہوئی، عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ

علیہ شہد میں کچھ ضروری نہیں سمجھتے تھے !!

باب ۹۳۔ اَلْعُسْرِ فَيَمَّا يُسْقَىٰ مِنْ مَّاءٍ  
اَلْمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي وَكَمْ يَرْعُسُوْنَ بَيْنَ بَعْدِ اَزْ

فِي الْعُسْرِ شَيْئًا !!

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَمَّا سَقَيْتَ اَلْمَاءَ وَالْعَيْوُونَ  
أَوْ كَانَتْ عَقُوبِيًّا اَلْعُسْرُ وَمَا سَقَيْتَ بِاَلنَّصِيفِ اَلْعُسْرُ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا تَفْسِيرُ اَلْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَمْ يُؤَقَّطْ  
فِي اَلْأَوَّلِ يَعْزِي حَدِيثُ رَوَاهُ أَهْلُ اَلْكَفَّةِ كَمَا رَوَى اَلْفَضْلُ  
ابْنُ عَمَّارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ اَلْعُسْرَ  
فِي اَلتَّغَبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ صَلَّى فَأَخَذَ يَقُولُ بِلَالٌ وَتَوَلَّى  
قَوْلُ اَلْفَضْلِ !!

۱۳۸۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس بن شہاب نے انہیں سالم بن عبد اللہ نے انہیں ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ زمین جسے آسمان (بارش کا پانی) یا چشمہ سیراب کرتا ہو، یا وہ خود بخود سیراب ہو جاتی ہو تو اس کی پیداوار سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور وہ زمین جسے کنویں سے پانی کھینچ کر سیراب کیا جاتا ہو تو اس کی پیداوار سے بیسواں حصہ لیا جائے گا۔ ابو عبد اللہ امام بخاریؒ اُسے کہا کہ یہ اُسے والی ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت پہلی روایت دینی ہو چل رہی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اکی تفسیر ہے کیونکہ پہلی یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ”جس زمین کو آسمان کا پانی سیراب کرے اس کی پیداوار سے دسواں حصہ لیا جائے گا“ میں وقت کی کوئی تعیین نہیں ہے لیکن اس !

ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وضاحت بھی ہے اور وقت کی تعیین بھی۔ اور زیادتی قبول کی جاتی ہے اس طرح جس میں ابہام ہوتا ہے اس کی وضاحت اس سے کی جاتی ہے جس میں تفسیر ہوتی ہے، بشرطیکہ روایت کے راوی قابل اعتماد ہوں، جیسے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی تھی لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپؐ نے نماز (کعبہ) میں پڑھی تھی اس موقع پر بھی بلال رضی اللہ عنہ کی بات قبول کی جائے گی اور فضل رضی اللہ عنہ کا قول چھوڑ دیا جائے گا !!

مطلب یہ ہے کہ اگر ایک سلسلے کی کئی روایتیں ہوں اور بعض روایتوں میں اختصار یا ابہام سے کام لیا گیا ہو اور دوسری روایتوں میں تفصیل اور وضاحت ہو تو مسائل کا اخذ و استنباط انہیں دوسری واضح روایات کو سامنے رکھ کر کیا جائے گا بلال رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کعبہ میں پڑھی تھی لیکن فضل رضی اللہ عنہ کا بیان تھا کہ آپؐ نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی تھی ظاہر ہے دونوں اصحاب قابل اعتماد ہیں، چونکہ بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ایک زیادتی موجود ہے جو کسی مزید علم اور واقفیت پر مبنی ہوگی، اس لئے فضل رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مقابل میں اسے ترجیح دی جائے گی اسی طرح ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں لہجہ کا بیان ہوا ہے اور وقت کی بھی تعیین کی گئی ہے لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک مطلق حدیث ہے جس میں ایک حد تک ابہام بھی ہے اس لئے فیصلہ ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہو گا یہ ایک اجتماعی مسئلہ ہے اور ہمارے یہاں اس کا اصول یہ ہے کہ عام اور خاص کا جب تعارض ہو جائے اور حکم خاص شارع کی طرف سے بعد میں دیا گیا ہو تو یہ عام کے حصے کو منسوخ کر دے گا جس کی اس عام حکم کے خلاف اس خاص حکم میں کوئی صراحت موجود ہے اور عام حکم کا وہ حصہ جو خاص حکم سے متعارض نہیں ہے وہ اپنی جگہ پر ہوں گا تو ان حکم رہے گا لیکن اگر دونوں احکام کی تاریخ کا کوئی علم نہیں کہ کون مقدم تھا اور کون موخر تو اس وقت ترجیح کی کوئی صورت نکالی جائے گی، ہمارے یہاں اس اصول میں بنیادی تصور یہ ہے کہ ہر صاحب حق کو

۹۳۸۔ پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں !!

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ صَفْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خُمْسِ مِائَةِ الْإِبِلِ الْإِدْوِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خُمْسِ أَوَاقٍ مِائَةِ الْوَقِ صَدَقَةٌ

۱۳۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے مالک نے حدیث بیان کی کہ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صفصعہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے اور چاندی کے پانچ اوقیہ سے کم میں صدقہ نہیں ہے !!

اس کا حق دیا جائے عام کو عام کا حق اور خاص کو خاص کا۔ اور تغاض ہو جائے تو اس کے دفع کرنے کی کوئی صورت نکالی جائے یا ترجیح دی جائے اس لئے ہم مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ ہول کو ہر حال میں تسلیم نہیں کریں گے، بن عمر اور ابوسعید رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں باہم کوئی تغاض نہیں ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ایک الگ حکم بیان کرتی ہے جو ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مختلف ہے۔ آئندہ ہم ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت پر مسئلہ کی مزید وضاحت کریں گے، ہر حال دونوں کے حکم میں کوئی تغاض نہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو حکم بیان ہوا ہے اسے اپنی اصلی صورت پر رہنے دینا چاہیے، عشری زمین کے شہد میں خیفہ کے یہاں دسواں حصہ واجب ہے، زلیعی نے خیفہ کے مسلک کے مطابق ایک مرسل حدیث نقل کی ہے !!

سہ ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث کا یہی ٹکڑا ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی تفسیر قرار دیتے ہیں، اصل مسئلہ نصاب کا ہے امام شافعی امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی غالباً یہ مسلک رکھتے ہیں کہ غلہ اور پھلوں وغیرہ میں بھی زکوٰۃ کے لئے نصاب شرط ہے اور وہ پانچ وسق ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث ان ائمہ کی سب سے بڑی دلیل ہے جس میں بصرحت ہے کہ زکوٰۃ کے لئے پانچ وسق ہونا ضروری ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زمین کی پیداوار میں خواہ وہ کم ہو یا زیادہ، نصاب کی قید کے بغیر، اصل مسئلہ حصر لیا جائے گا ابن عمر نے مالکی مذہب رکھنے کے باوجود تسلیم کیا ہے کہ ظاہر قرآن سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک بھی کے تائید ہوتی ہے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی پر عمل کیا تھا اسی طرح سیلف میں مجاہد بخنی اور زہری رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک تھا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی تائید میں ایک حدیث بہت واضح ہے حدیث میں ہے ”ما اخرجت الارض ففیہ العشر“۔ زمین کی ہر طرح کی پیداوار سے دسواں حصہ لیا جائے گا امام ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وضاحت رہ جاتی ہے۔ یہ بالکل ظاہر ہے کہ اس حدیث میں زمین کی پیداوار ہی کا حکم بیان ہوا ہے لیکن صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ اس میں مال تجارت کا حکم بیان ہوا ہے۔ عرب غلے وغیرہ کی تجارت وسق سے کیا کرتے تھے اور اس زمانہ میں ایک وسق کی قیمت چالیس درہم تھی اس حساب سے پانچ وسق کی قیمت دوسو درہم ہو جاتی ہے اور دوسو درہم پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اس لئے اس حدیث میں زمین کی پیداوار کا نہیں بلکہ مال تجارت کا حکم بیان ہوا ہے اس کے علاوہ دوسری توجہات بھی کی گئی ہیں علامہ نور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر طویل اور جامع بحث کی ہے نہایت قوی اور ناقابل انکار دلائل کی روشنی میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ اس حدیث کا تعلق باب بلویہ سے ہے، اختصار اس کا یہ ہے کہ اگرچہ عشر یا زکوٰۃ بیت المال کا حق ہے لیکن عرب کے خاص ماحول کی وجہ سے پانچ وسق سے کم زمین کی پیداوار پر عشر بیت المال کے لئے وصول نہیں کیا جاسکتا گا اسے خود مالک اپنے طور پر تقسیم کر سکتے ہیں کیونکہ اصل یہی ہے کہ عشر یا زکوٰۃ بیت المال میں جمع ہو اور اس صورت میں اسے مالک خود خرچ کرنا ہے۔ اس لئے اس کی سرے سے نفی کر دی گئی۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے یہ حکم کہ ”سزویں میں صدقہ نہیں“ مطلب یہ ہے کہ اسے بھی مالک خود دے سکتا ہے کیونکہ یہ جلدی خراب ہو جاتی ہیں۔ یہ بحث بہت طویل ہے، نوٹ میں اتنی گنجائش نہیں کہ اس کی تفصیل کی جائے، ابلی علم غنی المباحی جلد ۳ ص ۳۵۷ سے ص ۳۵۹ تک دیکھیں !!

## باب ۹۳۹۔ اخذ صدقۃ التمر عند صراحه

التخلی وھل یؤثر فی القیمی یمسک التمر الصدقۃ

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَيْثَمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِالْتَمْرِ عِنْدَ صَوَامِرِ النَّخْلِ فَيَقْبِضُ هَذَا بِمَنْوٍ وَهَذَا بِمَنْوٍ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمَرٍ فَيَجْعَلُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يُلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ فَأَخَذَا هَذَا تَمَرَةً فَجَعَلَهُ فِي فَمِهِ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتُ أَنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ !!

## باب ۹۴۰۔ من باع ثماره أو فخله أو أزرعه

أو أزرعه وقد وجب فيه العشر أو الصدقة

فَأَذَى الزَّكَاةَ مِنْ غَيْرِهِ أَوْ بَاعَ ثَمَرَهُ وَلَمْ يَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبِغُوا التَّمَرَ حَتَّى يَبْدَ وَصْلَاهَا فَكَمْ يَخْطُرُ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلَى أَحَدٍ وَلَمْ يَعْلَمْ مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ !!

## ۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدَ وَصْلَاهَا وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتَّى تَذْهَبَ عَاصِيَتُهُ !!

## ۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي

الْإِسْكَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

## ۹۳۹۔ پھل توڑنے کے وقت زکوٰۃ لینا۔ اور کیا اگر پھل پھل

پھونکے گئے تو اسے منع نہیں کیا جائے گا؟

۱۳۹۱۔ ہم سے عمر بن محمد بن حسن اسدی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن طہان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس توڑنے کے وقت کھجور لائی جاتی تھی، ہر شخص اپنا حصہ لے لیا اور نبوت بیان تک پہنچتی تھی کہ کھجور کا ڈھیر لگ جاتا تھا ایک مرتبہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ایسی ہی کھجور کے پاس کھیل رہے تھے کہ ایک نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بونہی دیکھا تو ان کے منہ سے وہ کھجور نکال لی اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد صدقہ نہیں کھا سکتی !!

## ۹۴۰۔ عشر یا زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد کسی نے اپنے پھل،

نخلان، زمین یا کھیتی بچ دی، پھر زکوٰۃ کسی دوسری چیز سے ادا کر دی یا ایسا پھل بیچا جس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوئی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ پھلوں کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس پر کسی آفت آنے کی توقعات ختم نہ ہو جائیں اس میں آپ نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے کسی کو پھل، اس تخصیص کے بغیر کہ زکوٰۃ واجب ہوئی یا نہیں واجب ہوئی، بیچنے کی اجازت نہیں دی !!

## ۱۳۹۲۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان

کی کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو (دخت پر اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس میں "صلاح" نہ آجائے۔ جب "صلاح" کا مفہوم پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس پر آفت آنے کی توقع ختم ہو جائے

## ۱۳۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابیث نے

حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے خالد بن بزید نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن سہم نے کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل انتفاع یعنی کچے پھلوں کو جبکہ وہ درختوں پر ہوں بیچنے کی اجازت نہیں دی ہے حنفیہ کے یہاں اس سے یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ اگر اس شرط کے ساتھ پھل بیچنے کے کہ فوراً کسی انتظار کے بغیر توڑنے جائیں تو کچے پھل بھی بیچے جاسکتے ہیں! کیونکہ ہر حال کچے پھل اگر آدمی کے کھانے کے قابل نہیں تو کم از کم جانور تو کھا سکتے ہیں، ہاں اگر فوراً توڑنے کی شرط نہ ہو تو جائز ہے !!

وَبَايَعَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَعْمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْبَيْتِ رَحَى يَبْدُو وَصَلَا حُفَا ۝

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا - ثَابِتُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيَّأَ عَنْ بَيْعِ الْبَيْتِ رَحَى تَزُومِي قَالَ حَتَّى تَحْمَأَسَ ۝

بَاب ۹۴۔ كُلُّ يَشْتَرِي مَدَقَةً وَلَا يَأْتِي أَنْ يَشْتَرِي مَدَقَةً غَيْرَهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا ذَهَبُ الْمَدَقَةِ فَحَاصَّةٌ عَنِ الشَّعْرِ وَكَمْ مَنَّةٌ خَيْرٌ ۝

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَ لِبَاسًا فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ لَا تُعْذِرُ فِي مَدَقَتِكَ قَدِ لَكَ كَاتِبٌ عُمَرُ لَا يَتَوَلَّى أَنْ يَبْسُطَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا جَعَلَهُ مَدَقَةً ۝

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حَسَنَتٌ عَلَيَّ فَرَسٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَصَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَذَذْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَمِيعُهُ بِوُحْشٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تُعْذِرُ فِي مَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَ يَدْرُهُمْ فَإِنَّ الْعَايِدَ فِي مَدَقَتِهِمْ كَالْعَايِدِ فِي قَيْدِهِ ۝

ابی رباع نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس میں صلاح نہ آجائے ۝

۱۳۹۴۔ ہم سے قتیبہ نے مالک کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب تک پھل رنگ نہ پکڑ لیں، انہیں بیچنے سے منع فرمایا ہے انہوں نے بیان کیا کہ مراد یہ ہے کہ جب تک سرخ نہ ہو جائیں ۝

۹۴۔ کیا کوئی اپنا دیا ہوا صدقہ خرید سکتا ہے؟ ہاں دوسرے کے صدقہ کو خریدنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص صدقہ دینے والے کو خریدنے سے منع فرمایا ہے دوسروں کو نہیں فرمایا! ۝

۱۳۹۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے یث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کے راستہ میں صدقہ کیا پھر اسے آپ نے دیکھا کہ فروخت ہو رہا ہے اس لئے ان کی خواہش ہوئی کہ خود ہی خرید لیں ادا جازت لینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنا صدقہ واپس نہ لو اسی وجہ سے اگر ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنا دیا ہوا صدقہ خریدنے کو پھر اسے صدقہ کر دیتے تھے۔

۱۳۹۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک بن انس نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کچھ سنا کہ انہوں نے اپنا ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک شخص کو دیدیا لیکن اس شخص نے گھوڑے کو خراب کر دیا اس لئے میں نے چاہا کہ اسے خرید لوں۔ میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ اسے سستے داموں بیچنا چاہتا ہے چنانچہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق، پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا صدقہ واپس نہ لو، خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں ہی کیوں نہ دے کیونکہ دیا ہوا صدقہ واپس لینے والے کی مثال تیرے کر کے چاٹنے

سے چونکہ ایسی صورت میں صدقہ لینے والا عام حالات میں ضرور کچھ نہ کچھ رعایت کر ہی دیتا ہے اس لئے حدیث میں اس کی ممانعت کی گئی، اور نہ فقہ اور قانون کے اعتبار سے یہ صورت جائز ہے۔ اگرچہ مناسب اور مستحب یہی ہے کہ نہ خریداجائے ۝



والے کی طرح ہے ॥

**باب ۹۲۲۔ مَا يُذَكِّرُ فِي الْقَدَةِ لِلنَّبِيِّ**

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْهِ ॥

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِوَةَ عَنْ تَمِيمِ بْنِ الْقَدَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَيْفَ يُطْرَحُهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتُ أَنَّ لَنَا فِي الْقَدَةِ

**باب ۹۲۳۔ الْقَدَةُ عَلَى مَوَالِي الْأَوَّاجِ**

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ॥

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَدْ لَبَّيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَبْنِيَّةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لَيْسَتْ مَوْفَقَةً مِنَ الْقَدَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا أَنْتُمْ تَقْعَتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَبْنِيَّةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرَمَ آكُلَهَا ॥

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بِرَبِيرَةَ لِلْعَنَقِ وَأَرَادَ مَوْلَاهَا أَنْ تَشْتَرِطُوا وَلَا عَاهَا قَدْ كَرِهَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَإِنَّمَا أَوْلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَفِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْحَقُ فَقُلْتُ هَذَا أَمَا تَصَدِّقُ بِمَا عَامِيَ بِرَبِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ॥

**۹۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آل نبی پر صدقہ**

سے متعلق حدیث ॥

۱۳۹۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کیا کہ ہم سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی کہ ہم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں کے ڈھیر سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہائیں ہائیں اٹکالو اسے، پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے! ۱؎

**۹۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے غلاموں**

پر صدقہ ॥

۱۳۹۸۔ ہم سے سعید بن خفیر نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یونس رضی اللہ عنہما کی باندی کو جو بکری صدقہ میں کسی نے دی تھی وہ مری ہوئی پڑی تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کے چرے کو کیوں نہیں کام میں لاتے لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے لیکن آپ نے فرمایا کہ حرام تو اس کا کھانا ہے! ۱؎

۱۳۹۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ان کا ارادہ ہوا کہ ربیرہ رضی اللہ عنہا کو (جو باندی تھیں) آزاد کر دینے کے لئے خرید لیں لیکن ان کے اصل مالک یہ چاہتے تھے کہ ولاء (غلام آزاد کر دینے کے بعد مالک اور آزاد شدہ غلام میں بھائی چارہ کا تعلق) انہیں سے ہے۔ اس کا ذکر عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم خرید لو اور آزاد کر دو! ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے (یعنی پہلے مالکوں سے تمہارے خرید لینے کے بعد ولاء قائم نہیں رہ سکتی) انہوں نے بیان کیا کہ

۱؎ آل نبی میں آل عباس، حمزہ، عاتق، جعفر اور علی رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ نفلی صدقات آل نبی کو دیئے جاسکتے ہیں۔ فرض اور واجب صدقات اللہ نہیں دیتے جائیں گے!

۲؎ یعنی مردہ جانور کا چمڑا وباغت کے بعد کام میں لایا جاسکتا ہے ॥

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ میں نے کہا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی نے صدقہ کے طور پر دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے صدقہ تھا لیکن اب ہمارے لئے ہدیہ ہے (نوٹ گزر چکا ہے) ۱۱

### باب ۹۴۳۔ اِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

۹۴۳۔ جب صدقہ دے دیا جائے !!

۱۴۰۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے یزید بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے قطعہ بنت مریہ نے اور ان سے ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ نہیں کوئی چیز نہیں۔ ہاں نیسہ رضی اللہ عنہا کا بیٹھا ہوا اس بکری کا گوشت ہے جو انہیں صدقہ کے طور پر مل چکی تو آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی جگہ بیچ چکی ہے !!

۱۴۰۱۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے وکیع نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی قتادہ کے واسطے سے اور وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ گوشت پیش کیا گیا جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کے طور پر ملا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت ان پر صدقہ تھا اور ہمارے لئے ہدیہ ہے، ابو داؤد نے کہا کہ یہی شعبہ نے خبر دی انہیں قتادہ نے کہ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے !!

۹۴۵۔ مالداروں سے صدقہ لیا جائے اور فقراء پر خرچ کر

دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں !!

۱۴۰۰۔ اِحْدَثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَبِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ صَيْمَرٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعْلَتُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ لَيْتَا نُسِبَتْ مِنَ الشَّيْءِ الَّتِي يُعْتَبَرُ لَعَايِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّمَا قَدْ بَلَغْتَ مُحَلِّمًا !!

۱۴۰۱۔ اِحْدَثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ بِلَحْمٍ تُصَدَّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنَبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !!

### باب ۹۴۵۔ أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ

وَتَوَدَّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا !!

۱۴۰۲۔ اِحْدَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَلْتَ سِتَاتِي قَوْمًا أَهْلُ الْكِتَابِ قَادِرِينَ حَيْثُ قَادُواهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا وَأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ يُحَمَّدَ أَرْسُولَ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَيُذِلُّكَ فَاخْذِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ

سے ہم نے اس سے پہلے اس حدیث پر نوٹ لکھا تھا کہ زکوٰۃ یا صدقہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ محتاج کو اس کا پوری طرح مالک بنا دیا جائے۔ محتاج اس صدقہ کا بالکل اسی طرح مالک ہو جاتا ہے جس طرح صدقہ دینے سے پہلے اصل مالک اس کا مالک تھا۔ اب اس صدقہ میں کوئی کراہت یا اس سے کوئی پرہیز نہیں رہا۔ محتاج جسے چاہے اسے سکتا ہے۔ یہ صدقہ اب صدقہ نہیں بلکہ عام چیزوں کی طرح ہو گیا، حدیث میں بھی یہی بتایا گیا ہے !!

بات میں جب تمہاری اطاعت کر لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ دن رات میں پانچ نایز فرض کی ہیں، جب وہ اس میں بھی تمہاری مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے صدقہ دینا ضروری قرار دیا ہے یہ ان کے مالداروں سے لیا جائے گا اور ان کے غریبوں پر خرچ کیا جائے گا پھر جب وہ اس میں بھی تمہاری مان لیں تو ان کے اچھے مال لینے سے چودھری

زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لیا جائے۔ عمدہ مال نہ لیا جائے) اور مظلوم کی آہ سے چوکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں !!

۹۴۶۔ امام کی صدقہ دینے والے کے حق میں دعا خیر و برکت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ ان کے مال سے صدقہ لیجئے جس کے

ذریعہ آپ انہیں پاک کر دیں اور ان کا تزکیہ کر دیں اور ان کے

حق میں خیر و برکت کی دعا کیجئے !!

۱۴۰۳۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ کے واسطے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب کوئی قوم اپنا صدقہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ فرماتے: اے اللہ! آل نلاں کو خیر و برکت عطا فرمائیے میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! آل ابی اوفیٰ کو خیر و برکت عطا فرمائیے !!

۹۴۷۔ جو چیزیں دیا سے نکالی جاتی ہیں! ابن عباس رضی اللہ

عنہ نے فرمایا کہ غنبر دیک قسم کی کھلی ارکاڑ نہیں ہے بلکہ وہ ایک

ایسی چیز ہے جسے سمندر پھینک دیتا ہے جس نے فرمایا کہ غنبر اور

موتی سے پانچواں حصہ (بیت المال) اس کے لئے لیا جائے گا۔ بنی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز میں پانچواں حصہ ضروری قرار دیا ہے

لیکن جو چیزیں دریا میں پائی جاتی ہیں ان میں نہیں: لیث

نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے

عبد الرحمن بن ہریر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بنی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ایک

دوسرے اسرائیلی سے قرض مانگا اس نے دیدیا دقرض لے کر وہ

چلا گیا اور دونوں کے درمیان ایک دریا کا فاصلہ ہو گیا پھر جب

قرض ادا کرنے کا وقت قریب آیا تو اس قرض کی طرف آیا،

لیکن اسے کوئی سواری انہیں ملی اس لئے اس نے ایک لکڑی لی

صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا أَلَاكَ يَذِلُّكَ  
فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْكَرَ عَنْهُمْ صَدَقَةً تَوْحَدُ  
بِئْسَ أَغْنِيَاءُ هُمْ وَتَوَدَّ عَلَى فَقْرِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا أَلَاكَ  
يَذِلُّكَ فَإِيَّاكَ وَكَوَدَّ عَنْهُمْ أَمْرًا إِلَيْهِمْ وَارْتَقَى دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ  
فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

۹۴۶۔ صَلَوَاتُ الْإِمَامِ وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ

الْمَدَقَةِ وَقَوْلُهُ لَعَالِ غَدَمٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةٌ

تُظْهِرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْآيَةُ

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالُوا  
أَلَلَّهُمْ مَتَى عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَتْ أَلَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَلَلَّهُمْ مَتَى عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَتْ أَلَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۴۷۔ مَا يَسْتَخْرُجُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ

أَيُّ عِبَائِي لَيْسَ الْعَبْدُ بِرَكَازٍ هُوَ شَيْءٌ مَوْءُ

الْبَحْرِ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ

الْحُسُوسُ وَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْحُسُوسَ لَيْسَ فِي الْإِسْلَامِ

يَصَابُ فِي السَّائِرِ وَقَالَ الْإِسْلَامُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ

بْنُ رَيْمِجَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي

إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَعَهَا

إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ

تَعَشِدَةً فَتَفَرَّقَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ

فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي

كَانَ اسْتَقْلَهُ قَائِدًا بِالْأُخْشَبَةِ كَمَا تَدَّهَا  
لَا أَهْلِيهِمْ حَتَّىٰ تَكُونَ الْخَدِثُ كَمَا تَكُونُهَا،  
وَجَدْنَا نَسَالَ ۱۱

اس میں سوراخ کیا اور اس کے اندر ایک ہزار دیندر کھ کر دیاجی  
بہا دیا، اتفاق سے وہ شخص جس نے خرمن دیا تھا (سمند کی  
طرف) گیا وہاں اس کی نظر ایک گڑھی پر پڑی (دودر یا کے  
کن سے لگی ہوئی تھی)، اس نے اپنے گھر کے اندر من کے لئے اسے اٹھایا پھر پوری حدیث بیان کی، جب لکڑی کو اس نے چیرا تو اس  
میں سے مال نکلا ۱۱

**باب ۹۴۸ - فِي التَّيَكُّارِ الْخُشْبِ وَقَالَ مَا لَيْتُ**  
قَابُنُ اِذَا بَسَّ التَّيَكُّارُ دَفِنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي تَلِيلِهِ  
وَكَثِيرُهُ الْخُشْبِ وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ يَوْمَ كَارٍ وَكَثَرَتْ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ  
جَمَادٍ وَفِي التَّيَكُّارِ الْخُشْبِ وَآخَذَ عُمَرُ بْنُ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ مَكِّي مِائَتَيْنِ  
خَمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ مَا كَانَ مِنْ دَكَارٍ فِي  
أَرْضِ الْحَرْبِ فَيَفِيهِ الْخُشْبُ وَمَا كَانَ مِنْ  
أَرْضِ التَّيَسِيرِ فَيَفِيهِ الزُّكُوتُ وَرَأَى وَجَدَتْ  
فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ قَعْرَهُمَا فَإِنْ كَانَتْ مِنْ  
الْعَدُوِّ فَيَفِيهَا الْخُشْبُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ  
الْمَعْدِنُ رَكَازٌ مُشَلُّ دَفِنُ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ  
يُقَالُ ارْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا أُخْرِجَ مِنْهُ شَيْءٌ بَلَّ  
لَهُ فَقَدْ يُقَالُ لِمَنْ وَهَبَ لَكَ الشَّيْءَ أَوْ تَابَعَهُ  
رَبُّكَ كَثِيرًا أَوْ كَثَرَتْ لَكَ أَوْ كَثَرَتْ لَكَ مَا قَفَصَ  
وَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَكُنْتُمْ وَلَا يُؤَدَّى الْخُشْبُ ۱۱

۹۴۸۔ رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے، مالک اور ابن  
ادریس نے فرمایا کہ رکاز جاہلیت (یعنی غیر مسلموں) کے دَفینہ  
کو کہتے ہیں خواہ کم ہو یا زیادہ اس میں پانچواں حصہ واجب ہوگا  
معدن (رکان) رکاز نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ کان کا خون معاف ہو جائے اور رکاز میں پانچواں  
حصہ واجب ہے، عمر بن عبد العزیز نے معدنیات میں ہر دو سو درہم  
سے پانچ درہم وصول کئے تھے جن نے فرمایا کہ دارالحرب کی زمین  
کے اندر سے جتنی چیزیں نکلیں، ان میں پانچواں حصہ واجب ہوتا  
ہے اور دارالسلام کی زمین کے اندر سے جو چیزیں نکلیں، ان میں  
زکوٰۃ (چالیسواں) حصہ واجب ہوتی ہے اگر دشمنوں کے ملک  
میں کوئی کسی کی کھوئی ہوئی چیز ملے تو اس کا اعلان کرنا چاہیے!  
اگر وہ چیز دشمنوں کی ہوئی تو اس میں سے بھی پانچواں حصہ واجب  
ہوگا اور بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ کان بھی دَفینہ جاہلیت  
کی طرح رکاز میں داخل ہے کیونکہ عرب کے محاورہ میں "ارکز  
المعدن" اس وقت کہا جاتا ہے کہ جب کان سے کوئی چیز نکالی  
جائے لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ ارکزت اس شخص کے لئے بھی

استعمال کرتے ہیں جسے کوئی شخص ہبہ کر دے یا اسے بہت زیادہ فائدہ حاصل ہو یا اس کے (درخت پر) پھل بکثرت آئے ہوں، پھر  
انہیں "بعض" نے اپنی پہلی بات کے خلاف بھی کہہ دیا، انہوں نے کہا کہ اسے چھپانے میں اور اس کا پانچواں حصہ نہ ادا کرنے میں

کوئی حرج نہیں ۱۱

۱۔ یہ واقعہ اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ذکر کیا کہ دریا کا اس میں ذکر ہے، ہمارے یہاں دریائے نکل ہوئی چیزوں میں پانچواں حصہ واجب نہیں ہوتا  
ہم اسے رکاز نہیں سمجھتے!

۲۔ ایک ہیں معدنیات یعنی جو چیزیں زمین کے اندر اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوتی ہیں اور دوسری چیزیں کنز یا دَفینہ یعنی جسے کسی انسان نے زمین میں دفن کیا  
ہو، یہ دونوں دو الگ چیزیں ہیں۔ دونوں کا مشترک نام "رکاز" ہے اور خیفہ کے بیان دونوں میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے جو بیت المال میں جمع کیا جائے  
سکا، البتہ مسلمانوں کے دَفینے اس سے مستثنیٰ ہیں مسلمانوں کے دَفینے کا حکم نقطہ کا ہے جسے حتی الامکان اصل مالک تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی ۱۱

(بقیہ فیض منور غزٹ) مسئلہ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے کوئی مزدور کان میں کام کرنے کے لئے ہجرت پر ننگایا اور کان کے کسی حادثے کی وجہ سے وہ مزدور مر گیا تو ان کا کوئی تاوان مالک کو نہیں دینا پڑے گا، مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کان اور رکاراز کا حکم الگ الگ بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں دو مختلف چیزیں ہیں اور پانچواں حصہ صرف رکاراز میں واجب ہوتا ہے کان میں واجب نہیں ہوتا گو یا رکاراز مصنف کے نزدیک اخلاف کے مسلک کے خلاف صرف جاہلیت کے دینہ کا نام ہے اور معدنیات سے صرف زکوٰۃ یعنی چالیسواں حصہ میت المال کے لئے وصول کیا جائے گا لیکن اخلاف کی طرف سے کہا جائے گا کہ حدیث میں دو مختلف حکم بیان ہوئے ہیں، دینہ میں کسی کے مر جانے کا کوئی سوال ہی نہیں، اصل تو یہ ہے کہ کان میں مزدور کام کرتے ہیں اور بعض اوقات کسی حادثے کی وجہ سے مر جاتے ہیں تو کیا مالک اس کا ذمہ دار ہوگا؟ یہ قدرتی سوال تھا اور اُن حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کا جواب دیا ہے، دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ پانچواں حصہ کن چیزوں میں واجب ہوگا؟ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ رکاراز میں۔ اب معلوم یہ کرنا چاہیے کہ رکاراز کسے کہتے ہیں سب میں اس کا اطلاق کن کن چیزوں پر ہوتا تھا؟ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ رکاراز کی تعریف میں دونوں ہی چیزیں آجاتی ہیں اور یہ ایک عام لفظ ہے اس مسئلہ کا بنیادی ماخذ یہ ہے کہ پانچواں حصہ میت المال مال غنیمت سے لینا ہے اور جاہلیت کے دینے بھی ایک طرح مال غنیمت میں اس لئے اس میں سے بھی میت المال پانچواں حصہ لے گا۔ حنفیہ اس میں مزید اضافہ یہ کرتے ہیں کہ معدنیات بھی اسی حکم میں ہیں کیونکہ اسلام سے پہلے حکومت غیر مسلموں ہی کی تھی اب اسلام کے بعد مسلمان روئے زمین کے جس حصہ پر بھی قبضہ کریں اس کے دینوں کی طرح معدنیات بھی مال غنیمت کے حکم کے تحت آئیں گے اور اسلامی حکومت قائم ہونے کے سینکڑوں اور ہزاروں سال بعد بھی اگر جاہلیت کے دینوں میں تو ان سے جس طرح پانچواں حصہ میت المال وصول کرے گا اسی طرح معدنیات سے بھی وصول کیا جائے گا لیکن امام شافعیؒ کی طرح مصنف بھی صرف دینے ہی اس حکم کے تحت آئے ہیں !!

مسئلہ یہ پہلا موقع ہے کہ مصنف نے اپنی کتاب میں یہ لفظ ”بعض الناس“ کا استعمال کیا ہے۔ اس کے بعد کتاب میں متعدد مواقع پر یہ لفظ لگے گا بعض جگہ اس سے مراد بان بن عیسیٰ ہیں بعض جگہ امام شافعیؒ ہیں اور بعض جگہ امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس لفظ سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس سے مراد شخصیت کا استحقاق کرنا چاہتے ہیں یہ ایک بے بنیاد بات ہے بلکہ بعض اوقات تو مصنف نے اس لفظ کے ساتھ جس شخصیت کا مسلک نقل کیا ہے اسے خود انہوں نے بھی پسند کیا ہے اگرچہ اکثر مواقع پر اسے رد کر دیتے ہیں غالباً ”بعض الناس“ سے ان کی یہاں مراد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کیونکہ انہیں کا مسلک اس کے بعد نقل کیا ہے مصنف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بعض حضرات جن کا مسلک یہ ہے، کہ معدنیات بھی رکاراز ہیں وہ اپنا استدلال عرب کے ایک عاودہ سے کرتے ہیں لیکن اگر مسئلہ کی بنیاد عاودہ پر رکھ دی جائے تو عاودہ کا دوسرے مواقع پر بھی استعمال ہے اس لئے جن جن مواقع میں ان کا استعمال ہے ان سب پر پانچواں حصہ واجب کر دینا چاہیے کیونکہ سب رکاراز ہیں اور حدیث میں ہے کہ رکاراز پانچواں حصہ میت المال وصول کرے گا۔ عیسیٰ نے اس کا جواب تو یہ دیا ہے کہ ہمارے مسلک کی یہ کوئی دلیل نہیں ہے جس کی حیثیت بروج کر کے کوئی فائدہ حاصل کیا جاسکے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر الزم معدن نہیں بلکہ اگر الزم جملہ جات ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ سونے کے ڈبے اس کی ملکیت میں آجائے تفصیل عیسیٰ ص ۳۳۳ میں دیکھئے، مصنف دوسرا اعتراض یہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہی حضرات جنہوں نے کہا تھا کہ معدنیات میں بھی پانچواں حصہ وصول کیا جائے گا یہ بھی کہہ دیا کہ اگر کسی کو کان کیس پوشیدہ جگہ مل جائے تو وہ چھپا بھی سکتا ہے اور جو پانچواں حصہ میت المال کو دینا چاہیے تھا وہ اپنے اوپر خرچ کر سکتا ہے لیکن اخلاف نے اس صورت میں بات کہی ہے جب کان اپنے گھر وغیرہ میں پائے والا بیت المال کو دینے جانے والے پانچویں حصے کا بھی خود مستحق ہو اور دوسری طرف اسے یقین ہو کہ اگر اس کا پانچواں حصہ میت المال کو دیدیا تو استحقاق کے باوجود وہ اس میں سے کچھ نہیں پاسکے گا اس صورت میں وہ اپنے اخراجات میں اس پانچویں حصہ کو لا سکتا ہے حقیقی فقہ کی کتابوں میں ہے کہ ایسے وہ تمام اموال جن کا مصرف متعین ہے اور وہ بیت المال کو دینے جاتے ہیں اگر کسی کو یہ معلوم ہے کہ اس کا مصرف وہ خود بھی ہے اور بیت المال کو دینے میں اسے نہ ہٹنے کا بھی امکان ہے تو اپنے طور پر اسے خرچ کر سکتا ہے !!

۱۴۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہہ میں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو پیارے اگر کسی کا خون کر دے تو) معاف ہے کنوئیں میں گر کر کوئی مر جائے تو معاف ہے اور کان (کے حارث میں اگر کوئی مر جائے تو) معاف ہے اور

رکان سے پانچواں حصہ وصول کیا جائے گا (اس حدیث پر نوٹ کتاب الہدیات میں آئے گا)

۹۴۹۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق وَالْعَامِلِينَ

عَلَيْهَا (زکوٰۃ صدقات حکومت کی طرف سے وصول کرنے

والے حکام) اور صدقہ وصول کریں انہوں سے امام کا حساب لینا

۱۴۰۵۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ کہہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہ کہہ ہم سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو حمید سعدی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسد کے ایک شخص ابن لتیبہ کو بنی سلیم کا صدقہ وصول کرنے پر عامل بنایا جب وہ آئے تو آپ نے ان سے حساب لیا

۹۵۰۔ صدقہ کے اونٹ اور ان کے دودھ کا استعمال

مسافروں کے لئے

۱۴۰۶۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی کہ کہہ ہم سے عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عزیہ کے کچھ لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دے دی تھی کہ وہ صدقہ کے اونٹوں میں جا کر ان کا دودھ اور بیشاب استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ وہ ایسے مرض میں مبتلا تھے جس کی دوا یہی تھی (لیکن انہوں نے) (ان اونٹوں کے) دھڑا بے کو مار ڈالا اور اونٹ لے کر بھاگ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پیچھے آدمی دوڑائے آخر وہ لوگ پکڑ لائے گئے۔ آں حضور نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلاخیاں بھر وادیں پھر انہیں دھوپ میں ڈالوا دیا (جس کی شدت کی وجہ سے) وہ پتھر جبانے لگے

تھے! اس روایت کی متابعت ابو قتادہ، ثابت اور حمید نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی ہے

۹۵۱۔ صدقہ کے اونٹوں پر امام اپنے ہاتھ سے نشان لگاتا ہے

بَابُ وَنِسْمِ الْإِمَامِ إِبْرَاهِيمَ الْقَدِّقِيِّ

اس حدیث اس سے پہلے آچکی ہے تفیسی روایتوں میں ہے کہ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کے ساتھ بعینہ اس طرح کا معاملہ کیا، تھا جس کا بدلہ انہیں دیا گیا یہ ابتدائی واقعہ ہے پھر اس طرح کی سزا کی ممانعت آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دی تھی خواہ جرم نے جرم کتنا ہی سنگین کیوں نہ کیا ہو

**۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا** - ابراہیم بن المنذر قال حَدَّثَنَا  
أَبُو لَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ وَأَبُو ذَرٍّ قَالَا حَدَّثَنَا  
إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَعْقُبُ اللَّهُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَدِّثَهُ فَوَاقَيْتُهُ فِي يَدِهِ  
الْيُسْبُكَةِ يَسِيرُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ !!

دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں نشان لگانے کا آلہ تھا اور آپ اس سے صدقہ کے اذموں پر نشان لگا رہے تھے !!

يُسْبِكُ اللَّهُ الرَّحْنِي الرَّحِيضُ !!

**باب ۹۵۲۔** قَرْنِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ !! وَرَأَى

أَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءُ بْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ

الْفِطْرِ قَرْنِيَةً !!

**۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا** - يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ  
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
يُحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ  
قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ  
صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ  
وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
وَأَمْرِيهَا أَنْ تُؤْتِيَ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ

وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمْرِيهَا أَنْ تُؤْتِيَ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ

**باب ۹۵۳۔** صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ

وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمْرِيهَا أَنْ تُؤْتِيَ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ

**۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا** - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ  
أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرَ أَوْ أُنْثَى

سے امام شافعی کی طرح مصنف بھی اسے فرض قرار دیتے ہیں لیکن امام ابو حنیفہؒ کے یہاں یہ واجب ہے امام شافعیؒ کا مذہب یہ بھی ہے کہ صدقہ فطر کی فریفت

کے لئے نصاب شرط نہیں ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کے یہاں نصاب شرط ہے البتہ زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر کے نصاب میں فرق ہے زکوٰۃ انیس اموال میں ضروری

ہے جو نو کے قابل ہیں لیکن صدقۃ الفطر کے نصاب کے لئے یہ شرط نہیں، اس فرق کا تعلق اللہ کے جہاد سے ہے بظاہر حدیث سے امام شافعیؒ کے مسلک

ہی کی تائید ہوتی ہے لیکن امام حنیفہؒ کا کہنا ہے کہ احادیث میں صدقہ فطر کو زکوٰۃ کہا گیا ہے اس لئے زکوٰۃ کی شرائط یہاں بھی ملحوظ رہیں گی !!

**۱۴۰۷۔** ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید نے  
حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عمر و زاعمی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے  
اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں عبد اللہ بن ابی طلحہ کو لے کر رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ ان کی تنبیہ کر دیں !!  
یعنی اپنے منہ سے کوئی چیز چبا کر ان کے منہ میں ڈال دیں! میں نے اس وقت

یوسف بن محمد بن سکن نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن

جعفر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی

ان سے عمر بن نافع نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ

عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فطر کی زکوٰۃ" صدقہ فطر

ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض قرار دی تھی، غلام، آزاد، مرد اور عورت

چھوٹے اور بڑے تمام مسلمانوں پر! آپ کا یہ حکم تھا کہ نماز (عید) کے لئے جانے

سے پہلے یہ صدقہ (عطا ہوں گا) دیدیا جائے (تاکہ جو محتاج ہیں وہ بھی دل جی اور

خوشی کے ساتھ عید منائیں !!

**۹۵۳۔** غلام وغیرہ تمام مسلمانوں پر صدقہ فطر !!

**۱۴۰۹۔** ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر

دی انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فطر کی زکوٰۃ آزاد یا غلام، مرد یا عورت تمام مسلمانوں پر ایک صاع

کھجور یا جو فرض کی تھی !!

سے امام شافعیؒ کی طرح مصنف بھی اسے فرض قرار دیتے ہیں لیکن امام ابو حنیفہؒ کے یہاں یہ واجب ہے امام شافعیؒ کا مذہب یہ بھی ہے کہ صدقہ فطر کی فریفت

کے لئے نصاب شرط نہیں ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کے یہاں نصاب شرط ہے البتہ زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر کے نصاب میں فرق ہے زکوٰۃ انیس اموال میں ضروری

ہے جو نو کے قابل ہیں لیکن صدقۃ الفطر کے نصاب کے لئے یہ شرط نہیں، اس فرق کا تعلق اللہ کے جہاد سے ہے بظاہر حدیث سے امام شافعیؒ کے مسلک

ہی کی تائید ہوتی ہے لیکن امام حنیفہؒ کا کہنا ہے کہ احادیث میں صدقہ فطر کو زکوٰۃ کہا گیا ہے اس لئے زکوٰۃ کی شرائط یہاں بھی ملحوظ رہیں گی !!

جلد اول

۹۵۴۔ صدق نظر ایک صاع جو ہے !!

۱۴۱۰- ہم سے تبیصرہ بن قنفذ نے حدیث بیان کی کہ ہمارے سفیان نے زید بن اسلم کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے عیاض بن عبد اللہ نے اور ان سے ابوسعید غدیری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک صاع جو کاصدقہ فطر دیا کرتے تھے !!

۹۵۵۔ صدقہ فطر ایک صلہ کھانا ہے !!

۱۴۱۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے انہیں عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی مروح عامری نے کہ انہوں نے سید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہم فطر کی زکوٰۃ ایک صاع کھانا یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پیاز یا ایک صاع زبیب (خشک انگور یا انجیر) نکالا کرتے تھے دہر شخص کی طرف سے ۱۱

۹۵۶۔ صدقہ فطر ایک صاع کھجور ہے !!

۱۴۱۲ھ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع بھجور یا ایک صاع جو کی زکوٰۃ فطر دینے کا حکم فرمایا تھا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر لوگوں نے اسی کے مساوی دو مودا صاع بھجیوں کر لیا تھا !!

۹۵۷۔ ایک صاع زریب !!

۱۴۱ھ - ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، انہوں نے یزید بن حکیم عدنی سے سنا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے کہا کہ ہم سے عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی مروح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حد نہ فطر ایک صاع گیوں یا ایک صاع کجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع زریب (خشک انگور یا خشک انجیر) نکالتے تھے۔ ہر حب معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت آیا اور گیوں بھی میسر آنے لگا تو انہوں

۲۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کی خود تصریح موبودہ کے کہ ان دنوں کھانے کے لئے تو زہیب ابنہیر اور مجبور ہی بیسر نہیں گویا اس حدیث میں پہلے کھانے کا ایک عام لفظ استعمال کر کے خود ہی اس کی مختلف صورتوں کی تعبیر کر دی گئی ہے ۱۱

باب ۹۵۴۔ صدقۃ الفطر مائتین شعیر!!

١٤١. أَخَذَ شَا - ثِيْبَةُ بْنُ عَفْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِمَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَطْعُمُ الصَّدَقَةَ  
صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ !!

**سأف** - مَدَقَّةُ الْفُطْرَمَاءِ مِنْ طَعَامِهِ

۱۴۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ سَعْدٍ بِنِ أَبِي سُرُجٍ وَ الْقَاسِمِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ  
بِ الْحُدَّارِيِّ يَقُولُ كُنَّا نَخْرُجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ  
طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا  
مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَرِييبٍ !!

أ. ٩٥٤ - مَدَّ قَتُّ الْفَطْرِ مَاءً مِنْ تَمْرٍ.

١٣١٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْكَلْبِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ الْفِطْرُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ  
أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
فَعَمَلَ النَّاسُ بِذَلِكَ مُدَيْنِينَ مِنْ حِنْطَةٍ ۥ

۱۵۷۹۔ ماء من زمين !!

س ١٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ سَيِّدُ تَرْيَدِ  
 بْنُ أَبِي عَكِيمٍ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَدَيْدِ  
 بْنِ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي عِيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 أَبِي مَرْجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَقِطُّهَا  
 فِي رَمَاحٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامِهِ  
 أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ  
 لَبَنٍ فَلَمَّا خَافَ مَخَافَةً وَخَافَتْ الشَّعْرَاءُ قَالَ



نے فرمایا کہ میرے خیال میں گیسوں کا ایک مدار چیزوں کے دلدل کے برابر ہو جائے گا۔

۹۵۸۔ صدقہ عید سے پہلے !!

۱۴۱۴۔ ہم سے آدم سے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے حفص بن میسر نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے موسیٰ بن عقیق نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر نماز (عید) کے لئے جانے سے پہلے نکالنے کا حکم دیا تھا !!

۱۴۱۵۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے ابو عمر حفص بن میسر نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عباس بن عبد اللہ نے سعد نے ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا کھاتے تھے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارا کھانا (ان دنوں) ابو زریب پیئر اور کھجور تھا !!

۹۵۹۔ صدقہ فطر، آزاد اور غلام پر زہری نے تجارت کے غلاموں کے متعلق فرمایا کہ مال تجارت ہونے کی وجہ سے ان کی زکوٰۃ بھی دی جائے گی اور صدقہ فطر بھی ان کا نکالا جائے گا !!

۱۴۱۶۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے یوب نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر یا یہ کہ صدقہ رمضان مرد و عورت آزاد اور غلام (سب پر) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ضروری قرار دیا تھا، پھر لوگوں نے آدھا صاع گیسوں اس کے برابر قرار دے لیا لیکن ابن عمر کھجور دیا کرتے تھے ایک مرتبہ مدینہ میں کھجور کا قحط پڑا تو آپ نے جو صدقہ میں نکالا، ابن عمر چھوٹے بڑے سب کی طرف سے یہاں تک کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی صدقہ فطر نکالتے تھے۔ ابن عمر صدقہ وصول کرنے والوں کو (جو حکومت کی طرف سے متعین ہوتے تھے) دے دیا کرتے تھے اور لوگ صدقہ فطر ایک یا دو دن پہلے ہی دے دیا کرتے

اُذی مُتَدَّ آتِنَ هَذَا يَغْدِلُ مُدَّيْنِ !!

۹۵۸۔ الصَّدَقَةُ قَبْلَ الْعِيدِ !!

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو رُوَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُفَيْصُ بْنُ مُيَسَّرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُثْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ !!

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُصَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَقِصُ بْنُ مُيَسَّرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعِيمٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَكَانَ طَعَامُنَا السَّعِيرَ وَالزَّرِيرَ وَالْأَقْطَ وَالشَّمْرَ !!

۹۵۹۔ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْخَيْرِ

وَالسُّلُوكِ، وَكَانَ التَّوْهِيظُ فِي السُّلُوكِ لِيَجْعَلَ

يُكَلِّ فِي التَّجَارَةِ وَيُكَلِّ فِي الْفِطْرِ !!

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّادُ

ابْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ مَصْفَاتٍ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْخَيْرِ وَالسُّلُوكِ صَاعًا مِنْ شَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَعَدَلِ النَّاسِ بِهِ يَصِفُ صَاعًا مِنْ يَزْمَكَانَ، ثُمَّ يُعْطِي الشَّمْرَ فَاغْوِ زَا هَلْ السَّيِّئَةِ مِنَ الشَّمْرِ كَأَعْلَى شَعِيرٍ أَوْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرَةِ وَالْكَبِيرَةِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُعْطِي عَنْ بَنِي وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهَا الْيَدَيْنِ يَقْبَلُوا أَمَّا كَأَلُوا يُعْطُونَ قَبْلَ

سے کھجور، جو وغیرہ کے مقابلہ میں سب سے عمدہ سمجھی جاتی تھی، صحابہ صدقہ میں عمدہ ترین چیزیں دے کر خدا کی رضا و رحمت کے متوقع بنتے تھے شریعت میں مطلوب بھی اپنی پسندیدہ اور عمدہ چیز صدقہ میں دیتے تھے اگر کوئی شخص بے کار اور غیر ضروری چیزوں کو نکالتا بھی ہے تو کیا کمال کرتا ہے !!

سے نافع رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے راوی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلے غلام تھے لیکن پھر آزاد ہوئے آپ ابن عمر کے مخصوص شاگرد اور علم و فضل کے اعتبار سے کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں ممکن ہے کہ ابن عمر آپ کے بیٹوں کی طرف سے ہر ماہ صدقہ فطر نکالتے ہوں !!

تھے: اے

الْفِطْرِ يَتَوَمَّزُ أَوْ يَتُومِّنُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَتَوَمَّزُ يَتَوَمَّزُ يَتَوَمَّزُ  
بَنِي تَابِعٍ قَالَ كَانُوا يُعْطُونَ لِيُجْمَعَ لَا لِتُفْقَرُوا ۝

۹۶۰۔ صدقہ فطر، چھوٹوں اور بڑوں پر، ابو عمر و بیان کیا

بَاب ۹۶۰۔ صدقۃ الفطر علی الصغیر،

کہ عمر، علی، جابر، عائشہ، طاہس، عطاء اور ابن سیرین رضی  
اللہ عنہم کا خیال یہ تھا کہ یتیم کے مال سے بھی زکوٰۃ دی جائے  
گی اور زہری مجنون کے مال سے زکوٰۃ نکالنے کے قائل تھے

وَالْكَبِيرُ، قَالَ أَبُو عُمَرَ وَرَأَى عُمَرُ وَعَيْنُ  
رَأَى عُمَرَ وَجَابِدٌ وَعَائِشَةُ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءُ  
وَأَبْنُ سِيرِينَ أَنَّ يَتِيمًا مَالُ الْيَتِيمِ وَقَالَ  
الرَّهْزِيُّ يَتِيمًا مَالُ الْمَجْنُونِ ۝

۱۴۱۷۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے یحییٰ نے عبید اللہ کے  
واسطہ سے حدیث بیان کی کہ کعبہ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع جو یا ایک صاع کجور  
کا صدقہ فطر چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام سب پر فرض فرما دیا تھا ۝

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ رَأَى  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا  
مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ  
وَالْعَبْدِ ۝

يَسِيرُ اللَّهُ الرَّخَمِينَ الرَّحِيمُ ۝

## کتاب الناسک

۹۶۱۔ حج کے مسائل، حج کا وجوب اور اس کی فضیلت

بَاب ۹۶۱۔ وَجُوبُ الْحَجِّ وَفَضْلُهُ وَقَوْلُ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”ان لوگوں پر جنہیں استطاعت ہو  
اللہ کے لئے بیت اللہ کا قصد کرنا ضروری ہے اور جس نے  
حج کا انکار کیا تو خداوند تعالیٰ تمام کائنات سے بے نیاز ہے

اللہ تَعَالَى وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ  
اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ  
عَنِّي وَعَنِ الْعَالَمِينَ ۝

۱۴۱۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کعبہ میں مالک  
نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سلیمان بن یسار نے اور ان سے عبد اللہ  
بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فضل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ تیبہ نشتم کی ایک عورت آئی

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّاحَاتٍ امْرَأَةٍ وَتَمْرٍ تَحْتَمُّ

سے یعنی امیر المومنین کی طرف سے مقرر ہوا صدقہ وصول کرنے میں سے ایک دو دن پہلے ہی آجاتا ہے اور آپ اسے ہی صدقہ دے دیتے تھے پھر امیر المومنین کی طرف  
سے عید کی نماز سے پہلے یہ غریبوں میں تقسیم ہو جاتا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی پہلے صدقہ آپ کے پاس جمع ہو جاتا تھا پھر آپ اسے  
تقسیم کروایا کرتے تھے ۝ اسے یہ امام شافعی کا مسلک ہے، ہمارے یہاں یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی کیونکہ وہ نابالغ ہے اور شرعی احکام کا مکلف نہیں، یتیم  
بالغ ہو جانے کے بعد یتیم نہیں کہلاتا، اسے حج کب فرض ہوا؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کا خیال ہے کہ شہ میں بعض شہ یا شہ اور بعض نے شہ کہا ہے قرآن کی  
آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حج صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے استطاعت سے مراد صرف سامان سفر یعنی زاد و احاطہ ہی نہیں بلکہ صحت جہانی اور مالی بھی ضروری ہے ۝

# تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

## تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہزار تفسیریں مزاراتِ حبیبیت ۱ جلد	مولانا ابوالوفاء "امام عثمانی" صاحب مکتبہ دارالافتاء
تفسیر زمخشری اردو ۱۲ جلدیں	قاضی محمد شمس الدین دہلوی
قصص القرآن ۴ حصے دار ۲ جلدیں	مولانا صفوان الرحمن سیوریہ
تاریخ ابن القرآن	مدرسہ سید سلمان مدنی
قرآن اور تاجوت	ابو نعیم شریف میرٹھی
قرآن تائیس اور تیز و تمدن	ڈاکٹر مفتاحی ناصر قادری
نفاذ القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاضی امین الحق پٹنہ
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرشید عباس مدنی
مکتبہ الیسان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حبیب اللہ پٹنہ
اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی صدیقی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

## حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا محمد امجد السیاحی مظلومی فاضل دیوبند
تفسیر بیہدائم ۱۰ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
ہاشم ترمذی ۱۰ جلد	مولانا غنیمت احمد صاحب
سنن ابوداؤد شریف ۱۰ جلد	مولانا سراج احمد صاحب مولانا مفتاح عبدالعالم کویتہ فاضل دیوبند
سنن نسائی ۱۰ جلد	مولانا افضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۱۲ جلد ۷ حصے کول	مولانا محمد تقی عثمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد	مولانا مہدی الرحمن کابیر سنی مولانا محمد عبدالغفور صاحب
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد	مولانا طہیل الرحمن صاحب فی نظام الدینی
الادب المفرد کلام ترمذی و شرح	ڈاکٹر امام حسین مدنی
مناہج فرق بدیع شریعت مشکوٰۃ شریف و دیگر کلام	مولانا عبدالرشید مدنی فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف ۳ حصے مکمل	محمد شمس الدین مولانا محمد زکریا صاحب
تجوید بخاری شریف ۱ حصہ	مولانا حسین بن مبارک صاحب مدنی
تفہیم اللغات ۳ جلد	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح البیہود نووی ترجمہ و شرح	مولانا مفتاحی ناصر الدین

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور منسلک اسلامی تعلیمی اداروں کی کتب خانوں میں  
کراچی، پاکستان، خٹا، ویکس (myanmar)  
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں لیکن مکمل مجموعہ کا انتظام ہے / فہرست کتب مفت ڈاک سے بھیجیں / پاکستان